www.besturdubooks.wordpress.com
تفسیرِ محمود
جلد دوم
افادات:
فقیہِ ملّت مفکّرِ اسلام حضرت مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ
شیخ الحدیث جامعہ قاسم العلوم ملتان۔
www.besturdubooks.wordpress.com

تفسیرِ محمود

جلد دوم

سورہ انعام تا سورہ شعرآء

افادات:

فقیہ ملت مفکرِ اسلام حضرت مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الحدیث جامعہ قاسم العلوم ملتان۔

ترجمہ:

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ لاہوری

رحمان پلازہ مچھلی منڈی اُردو بازار، لاہور فون: 042-37361339
E-Mail: jamiatbooks@gmail.com

Tafseer-e-Mahmood
by
Maulana Mufti Mahmood
ISB No: 969-8793-56-9

ضابطہ

نام کتاب	:	تفسیر محمودؒ (جلد دوم)
افادات	:	مولانا مفتی محمودؒ
اشاعت اوّل	:	جولائی ۲۰۰۶ء
اشاعتِ چہارم	:	مارچ ۲۰۱۱ء
سرورق	:	جمیل حسین
ناشر	:	محمد ریاض درانی
کمپوزنگ	:	التمش مبین
مطبع	:	اشتیاق اے مشتاق پرنٹنگ پریس
بہ اہتمام	:	محمد بلال درانی
قانونی مشیر	:	سید طارق ہمدانی (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)
زیر سرپرستی	:	مفتی محمود اکیڈمی پاکستان

ضبط و املاء

مولانا محمد یوسف خان استاذ الحدیث (جامعہ اشرفیہ لاہور)

مولانا حفیظ الرحمٰن بن مولانا صدر الشہید بنوں

مرتبین

مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان گورمانی (جامعہ فتاح العلوم گوجرانوالہ)

مولانا عبد الرحمٰن (خطیب جامع مسجد عالی موڑ سمن آباد لاہور)

پروفیسر امجد علی شاکر (پرنسپل گورنمنٹ کالج قصور)

حافظ محمد ریاض درانی (خطیب جامع مسجد پائلٹ ہائی سکول وحدت روڈ لاہور)

تصحیح

قاری محمد یوسف احرار

رجسٹرڈ پروف ریڈر، حکومت پنجاب

مولانا محمد عارف

اُستاذ جامعہ مدنیہ کریم پارک، راوی روڈ، لاہور

فہرست

(٦) سُوۡرَةُ الۡاَنۡعَامِ مَكِّيَّةٌ (٥٥)

آیتیں ۱۶۵ سورۂ انعام مکّی ہے رکوع ۲۰

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوۡرَ ؕ ثُمَّ

سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور اندھیرا اور اجالا بنایا پھر بھی

الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِرَبِّهِمۡ يَعۡدِلُوۡنَ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ طِيۡنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ

یہ کافر اوروں کو اپنے رب کے ساتھ برابر ٹھہراتے ہیں ۝ اللہ وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر ایک وقت مقرر کر دیا

وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنۡدَهٗ ثُمَّ اَنۡتُمۡ تَمۡتَرُوۡنَ ﴿۲﴾ وَهُوَ اللّٰهُ فِى السَّمٰوٰتِ وَفِى الۡاَرۡضِ ؕ

اور اس کے ہاں ایک مدّت مقرر ہے تم پھر بھی شک کرتے ہو ۝ اور وہی ایک اللہ آسمانوں میں بھی ہے اور زمین میں بھی

يَعۡلَمُ سِرَّكُمۡ وَجَهۡرَكُمۡ وَيَعۡلَمُ مَا تَكۡسِبُوۡنَ ﴿۳﴾ وَمَا تَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ اٰيَةٍ مِّنۡ

تمہارے ظاہر اور چھپے سب حال جانتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ۝ ان کے رب کی نشانیوں میں سے

اٰيٰتِ رَبِّهِمۡ اِلَّا كَانُوۡا عَنۡهَا مُعۡرِضِيۡنَ ﴿۴﴾ فَقَدۡ كَذَّبُوۡا بِالۡحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمۡ ؕ فَسَوۡفَ

کوئی نشانی ایسی نہیں جو ان کے سامنے آئی ہو اور انہوں نے منہ نہ موڑا ہو ۝ اب جو حق ان کے پاس آیا تو اسے بھی انہوں نے جھٹلا دیا

يَاۡتِيۡهِمۡ اَنۡۢبٰٓؤُا مَا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۵﴾ اَلَمۡ يَرَوۡا كَمۡ اَهۡلَكۡنَا مِنۡ قَبۡلِهِمۡ

جس چیز کا وہ اب تک مذاق اڑاتے رہے ہیں عنقریب اس کے متعلق کچھ خبریں ان کو پہنچیں گی ۝ کیا وہ دیکھتے نہیں کہ ہم نے ان سے پہلے

مِّنۡ قَرۡنٍ مَّكَّنّٰهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ مَا لَمۡ نُمَكِّنۡ لَّكُمۡ وَاَرۡسَلۡنَا السَّمَآءَ عَلَيۡهِمۡ

کتنی اُمتیں ہلاک کر دیں ہم نے انہیں زمین میں وہ اقتدار بخشا تھا جو تمہیں نہیں بخشا اور ہم نے ان پر آسمان سے خوب بارشیں

مِّدۡرَارًا وَّجَعَلۡنَا الۡاَنۡهٰرَ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهِمۡ فَاَهۡلَكۡنٰهُمۡ بِذُنُوۡبِهِمۡ وَاَنۡشَاۡنَا

برسائیں اور ان کے نیچے نہریں بہا دیں پھر ہم نے انہیں ان کے گناہوں کی پاداش میں ہلاک کر دیا اور ہم نے

مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ قَرۡنًا اٰخَرِيۡنَ ﴿۶﴾ وَلَوۡ نَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ كِتٰبًا فِىۡ قِرۡطَاسٍ فَلَمَسُوۡهُ

ان کے بعد اور امتوں کو پیدا کیا ۝ اور اگر ہم تم پر کوئی کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب بھی اتار دیتے

بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٧﴾ وَقَالُوا لَوْلَا
اور لوگ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو کر بھی دیکھ لیتے تب بھی کافر یہی کہتے کہ یہ تو صریح جادو ہے ۞ اور کہتے ہیں کہ اس پر
أُنزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۖ وَلَوْ أَنزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنظَرُونَ ﴿٨﴾ وَلَوْ
کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا اور اگر ہم فرشتہ اتارتے تو اب تک فیصلہ ہو چکا ہوتا پھر انہیں مہلت نہ دی جاتی ۞ اور اگر
جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِم مَّا يَلْبِسُونَ ﴿٩﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ
ہم کسی فرشتہ کو رسول بنا کر بھیجتے تو وہ بھی آدمی ہی کی صورت میں ہوتا اور انہیں اسی شبہ میں ڈالتے جس میں اب مبتلا ہیں ۞ اور تم سے
بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿١٠﴾ ع
پہلے بھی بہت سے رسولوں کا مذاق اڑایا جا چکا ہے پھر جن لوگوں نے ان سے مذاق کیا تھا انہیں اسی عذاب نے آ گھیرا جس کا مذاق اڑاتے تھے ۞

افاداتِ محمود:

(۱) مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ سورت مکی ہے، لیکن دو آیتیں آیت ۹۱ اور ۱۴۱ مدنی ہیں۔ پہلی آیت دو یہودیوں کعب ابن اشرف اور مالک ابن سیف کے متعلق نازل ہوئی ہے اور دوسری آیت حضرت ثابت ابن قیس انصاریؓ کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ (۲) ثعلبیؒ کے نزدیک چھ آیتیں مدنی ہیں۔ آیت نمبر ۹۱، ۹۲، ۹۳ تین آیات مسلسل اور قل تعالوا اتل ماحرم ربکم الخ یہ تین آیتیں مسلسل مدنی ہیں۔ کل چھ آیتیں ہوگئیں۔ جب یہ سورت نازل ہوئی تو اس کے ساتھ ستر ہزار (۷۰۰۰۰) فرشتے بھی نازل ہوئے تھے جو اس سورت کی مدح سرائی میں مشغول تھے۔ سوائے چند مدنی آیات کے یہ ساری سورت یک بار نازل ہوئی ہے۔

خلاصہ سورۃ:

یہ سورۃ توحید کے اہم مضامین پر مشتمل ہے۔ اس میں مشرکین کے عقائد باطلہ کی اور مبتدعین کی بھی تردید کی گئی۔ بعث کے منکرین کی بھی تردید کی گئی ہے اور عقلی و نقلی دلائل سے بعث بعد الموت ثابت کیا گیا ہے۔

اقسام المشرکین:

مشرکین کی کئی قسمیں ہیں۔ (۱) مجوسی دو خالق مانتے ہیں۔ خالق خیر کو ''یزدان'' اور خالق شر کو ''اہرمن'' کہتے ہیں۔ (۲) ہندوستان کے ہندو کروڑوں دیوتاؤں کے قائل ہیں۔ (۳) آریہ سماج باوجودیکہ یہ توحید کے مدعی ہیں، لیکن یہ مادہ اور روح کو قدیم مانتے ہیں۔ غیر مخلوق اشیاء کی خلق مادہ اور روح پر موقوف مانتے ہیں۔ (۴) عیسائیوں نے تثلیث کا خود ساختہ شرک اختیار کر رکھا ہے، حالانکہ ان کو کتاب بھی دی گئی۔ انھیں توحید کا درس دیا گیا، لیکن

انہوں نے یہ عقیدہ گھڑ لیا کہ باپ، بیٹا اور روح القدس تین ایک میں اور ایک تین میں۔(۵) مشرکین عرب نے پہاڑ کے ہر پتھر کو معبود اور مسجود بنایا اور سمجھا۔ الغرض انسان نے اللہ کی مخلوق میں سے تقریباً ہر چیز کو معبود بنا لیا۔ مثلاً درخت کو، آگ کو، پانی کو، چاند کو، سورج کو، ستاروں کو حتی کہ بچھڑے اور گائے کو معبود بنایا۔ گویا کوئی چیز نہ چھوڑی جسے خدائی منصب نہ دیا ہو، حالانکہ اللہ تعالیٰ تو نام ہے اس ذات بابرکات کا جو تمام صفات کمالیہ کا مالک ہے۔ تمام عیوب ونقائص سے پاک اور منزہ ہے۔ ان لوگوں کے زعم باطل میں بھی ان کے خود ساختہ معبود بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ملاء اعلیٰ اور ملاء اسفل دونوں کا خالق ہے۔ موت وحیات، خیر وشر، نور وظلمات، آسمان وزمین، رات دن الغرض اللہ تعالیٰ نے کائنات کے ایک ایک ذرے کو پیدا فرمایا ہے تو پھر اس کے ساتھ کسی اور کو شریک کرنا نہایت ہی حماقت کی بات ہے۔

خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ الخ

تمام کائنات عالم کبیر ہے اور انسان عالم صغیر ہے۔ یہاں عالم صغیر کے خلق کا ذکر ہے۔ حضرت آدمؑ کو بھی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے اور تمہیں بھی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے، لیکن فرق یہ ہے کہ حضرت آدمؑ کی تخلیق مٹی سے بلاواسطہ ہے اور اولاد آدم کی تخلیق مٹی سے بواسطہ غذا ہے۔ یعنی باپ کا نطفہ غذا سے تیار ہوتا ہے۔ پھر گوشت پوست بھی غذا سے تیار ہوتے ہیں اور غذا مٹی سے حاصل ہوتی ہے۔

ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ؕ الخ

اجل سے مراد موت کا مقرر کردہ وقت بھی ہے اور اجل سے مراد مختلف چیزوں اور پھلوں وغیرہ کے اوقات بھی ہوسکتے ہیں۔ کیونکہ سب کے پیدا ہونے، پکنے اور ختم ہونے اور پھر نئی فصل پیدا ہونے کا وقت مقرر ہے۔

فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ الخ

حق سے مراد قرآن کریم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ثابتہ اور آپ کے احکام وفرامین ہیں۔

فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا الخo

اس سے مراد یا تو وہ باتیں ہیں جو وہ جھٹلاتے تھے یا علامات قیامت ہیں۔ قــرن، ایک صدی کو بھی کہتے ہیں اور کسی قوم کے خاص دور کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے دور صحابہ، دور تابعین، دور تبع تابعین اور یہ سارے ادوار سو سال سے کم عرصہ میں ہوئے۔ اس صورت میں ''قرن'' کے لیے پورا سو سال کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

خير القرون قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلو نهمo

یہاں اظہار اور حذف اصحابہ کے دور اور تابعین وتبع تابعین کے دور کو ''قرن'' کہا گیا ہے۔ آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے صرف یہ نہیں کہ کفر کیا ہو، بلکہ کفر کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی آیات کا تمسخر اور مذاق بھی اڑاتے

تھے جس کے نتیجے میں ان کی ہلاکت واقع ہوئی اور عذاب بھی جلدی نازل ہوا۔ جیسے قوم عاد اور قوم ثمود پر آیا۔ قوم عاد کے لوگ بڑے بڑے تھے۔ جیسے سورہ حاقہ میں ہے۔ **کانهم اعجاز نخل خاوية** گویا کہ کھجور کے درختوں کے کھوکھلے تنے پڑے ہوئے ہیں۔

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا الخ

مشرکین مکہ کا ایک مطالبہ یہ تھا کہ قرآن کریم تورات کی طرح کیوں یک بارگی نازل نہیں ہوتا۔ تھوڑا تھوڑا کیوں نازل ہوتا ہے؟ اگر پورا قرآن اکٹھا نازل ہو اور ساتھ کچھ فرشتے بھی ہوں جو اس کے کتاب برحق ہونے اور من جانب اللہ ہونے کی شہادت دیں تو ہم بھی مان جائیں گے۔

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ الخ

مشرکین کہا کرتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر فرشتے کیوں نہیں اترتے؟ حالانکہ فرشتے جیسے حضرت جبرئیلؑ حضور اقدسؐ کے پاس آتے رہتے تھے، لیکن ان لوگوں کو نظر نہیں آتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اگر فرشتوں کو ان کی اصل شکل میں دیکھیں تو مر جائیں۔

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا الخ

پچھلی آیت میں معلوم ہوا کہ فرشتے اپنی اصل صورت میں نہیں آتے۔ اب اگر یہ کہا جائے کہ ان کو انسانی شکل میں بھیجا جائے تو؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ اگر آتے تو انسانی شکل ولباس میں ہوتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت پر تمہارے جو معاندانہ اعتراضات ہیں، وہ تو بدستور قائم رہتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی بھر میں دو دفعہ حضرت جبریلؑ کو اصلی صورت میں دیکھا ہے۔ کسی اور نبی یا رسول کے متعلق یہ بات منقول نہیں۔ اللہ کے پیغمبر تو فرشتوں کو دیکھ سکتے ہیں، لیکن تم کیسے دیکھ سکتے ہو؟ اگر فرشتہ آ بھی جائے اور تم اس کو اصلی صورت میں دیکھ کر برداشت بھی کرلو، لیکن تم پھر بھی تکذیب کرو گے۔ تم مانو گے نہیں۔ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد معجزے مشاہدہ کرنے کے بعد تمہارا منتہائے علم یہ ہے کہ تم نبی کو ساحر اور کاہن کہتے ہو اور پھر عادۃ اللہ وسنۃ اللہ یہی ہے کہ بن مانگے معجزے کے انکار پر فوری سزا نہیں ہے اور جس معجزے کا قوم نے مطالبہ کیا پھر اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے باوجود انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں فوراً پکڑ لیا۔ انہیں پھر ذرا بھی مہلت نہیں ملی۔ جیسے مائدہ والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان پر دسترخوان کھانے سمیت اتار دیا تو انھوں نے کھا کر بھی نمک حرامی کی اور کہنے لگے کہ یہ تو ہم پر جادو ہو گیا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے انھیں فوراً پکڑ لیا۔ کچھ بندر بن گئے اور کچھ سور بن گئے اور بعد میں یہ سب ہلاک ہو گئے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ان لوگوں نے بشریت اور رسالت کو جمع ہونا متضاد قرار دیا تھا اور ذہنوں میں ایک خود ساختہ مفروضہ بٹھایا تھا کہ بشریت اور رسالت دونوں چیزیں جمع نہیں ہوسکتیں۔ انھوں نے انسانیت کی پوری تاریخ سے آنکھیں بند کرلیں۔

بشریت اور رسالت میں تضاد کے بدعتی عقیدے کا رد:

ایک اس زمانہ کے لوگ تھے کہ رسالت کو بشریت کے منافی سمجھتے تھے اور آج کے اہل بدعت بشریت کو رسالت کے منافی سمجھتے ہیں۔ میں نے پہلے بتادیا تھا کہ ''لو'' نفی کے لیے آتا ہے اس کا مدخول منفی ہوتا ہے جیسا کہ ارشادخداوندی ہے:

لو كان فيهما الهة الاالله لفسدتاo

اگرزمین اور آسمان میں زیادہ معبود ہوتے تو ان میں فساد برپا ہو جاتا۔ چونکہ ایک سے زیادہ معبود نہیں ہے، لہٰذا فساد بھی نہیں ہے۔ اسی طرح درج ذیل آیت میں فرشتہ درلباس بشر رسول ہو، اس کی نفی کی گئی ہے اور یہ دعویٰ اپنی جگہ قائم ہے کہ نبی اور رسول انسانوں ہی میں سے ہوا کرتے تھے۔ آج کچھ لوگ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نور تھے اور بشر کے لباس میں تھے۔ حالانکہ اس آیت سے اسی مفروضے کا جواب دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ میں ایسا نہیں کرتا۔ کیونکہ اگر نور کو بشر کا لباس پہنانا ہے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ آدھا بشر اور آدھا ملک ایسا نہیں ہوسکتا، لہٰذا ایسا عقیدہ رکھنا غلط ہے۔

انبیاء کی بشریت کا عقیدہ رکھنا دین کی ضروریات اور بدیہیات سے ہے۔ ان کا انکار کر کے کفر سے بچا نہیں جاسکتا۔ موجودہ زمانہ کے بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ رسالت اور بشریت میں منافات اور تضاد ہے۔ یہ عقیدہ دراصل مشرکین مکہ کا ہے، لیکن تھوڑا سا فرق ہے۔ انہوں نے بشریت کو مان لیا تھا اور رسالت کا انکار کیا تھا۔ انھوں نے رسالت کو تسلیم کرلیا ہے، لیکن بشریت کو نہیں مانتے ہیں لہٰذا اس عقیدہ میں دونوں میں ایک طرح کی مماثلت پیدا ہو جاتی ہے۔ بشریت امر محسوس ہے اور رسالت امر معقول ہے اور ہر امر معقول دلائل سے ثابت ہوتا ہے۔ مشرکین مکہ نے امر محسوس کو تسلیم کر کے امر معقول کا انکار کردیا تھا اور ان لوگوں نے امر معقول کو تسلیم کر کے امر محسوس کا انکار کردیا ہے۔ امر معقول غیر محسوس ہونے کی وجہ سے اگر کوئی نہ سمجھ سکے اور دلائل ذہن نشین نہ ہوسکیں تو یہ کوتاہی ذرا کم ہے، لیکن امر محسوس کا انکار کرنا جنون کے سوا کچھ نہیں ہے۔ یہ ان کی عقلوں پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ امر محسوس کو مسترد کر کے انھوں نے گویا اپنے تمام حواس کو معطل کردیا ہے۔ ان کی جہالت ان لوگوں کی جہالت سے اشد ہے، لیکن ان کی غلطی ان کے کفر سے کم تر نہیں ہے۔ دراصل علم کلی وغیرہ میں تو تاویل کی جاسکتی ہے، لیکن بشریت کے انکار کی کوئی تاویل نہیں ہے۔ پہلے مشرکین تو حضور کے بھی دشمن تھے قرآن کے بھی دشمن تھے۔ آج جو بشریت کے منکر ہیں۔ یہ حضور کے دشمن نہیں ہیں، لیکن جہالت میں مبتلا ہیں۔

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۱﴾

کہہ دو کہ ملک میں سیر کرو پھر دیکھو جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا ○

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلْ لِّلّٰهِ ۭ كَتَبَ عَلٰي نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۭ

ان سے پوچھو آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے وہ کس کا ہے کہہ دو سب کچھ اللہ ہی کا ہے اس نے اپنے اوپر رحم لازم کرلیا ہے

لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰي يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ

وہ قیامت کے دن تم سب کو ضرور اکٹھا کرے گا جسمیں کچھ شک نہیں جو لوگ اپنی جانوں کو نقصان میں ڈال چکے ہیں

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳﴾

وہ ایمان نہیں لاتے ○ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ رات اور دن میں پایا جاتا ہے اور وہی سننے والا اور جاننے والا ہے ○

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۭ

کہہ دو جو اللہ آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے کیا اس کے سوا کسی اور کو اپنا مددگار بناؤں اور وہ سب کو کھلاتا ہے اور اسے کوئی نہیں کھلاتا

قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۴﴾

کہہ دو مجھے تو حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے اس کا فرمانبردار ہو جاؤں اور تو ہرگز مشرکوں میں شامل نہ ہو ○

قُلْ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾ مَنْ يُّصْرَفْ

کہہ دو اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ○ جس سے اس

عَنْهُ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ

دن عذاب ٹل گیا تو اس پر اللہ نے رحم کر دیا اور یہی بڑی کامیابی ہے ○ اور اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے

فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۭ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾

تو اس کے سوا اور کوئی دُور کرنے والا نہیں اور اگر تجھے کوئی بھلائی پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے ○

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۸﴾ قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ

اور اپنے بندوں پر اسی کا زور ہے اور وہی حکم والا خبردار ہے ○ تو پوچھ سب سے بڑا

شَهَادَةً ۭ قُلِ اللّٰهُ ڐ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۣ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ

گواہ کون ہے کہہ دو اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے اور مجھ پر یہ قرآن اتارا گیا ہے تاکہ تمہیں

بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ قُلْ لَّآ
اس کے ذریعہ سے ڈراؤں اور جس جس کو یہ قرآن پہنچے کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور بھی کوئی معبود ہیں کہہ دو
اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ⑲ اَلَّذِيْنَ
میں تو گواہی نہیں دیتا کہہ دو وہی ایک معبود ہے اور میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں ۝ جنہیں ہم نے
اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
کتاب دی ہے وہ اسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور جو لوگ اپنی جانوں کو نقصان میں ڈال چکے ہیں
فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ⑳
وہی ایمان نہیں لاتے ۝

افاداتِ محمود:

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ⑮

یہاں دو نقطۂ نظر ہیں۔ ایک نقطہ نظر کے مطابق قیامت کے دن کا عظیم ہونا یا تو اس اعتبار سے ہے کہ وہ دن لمبا ہوگا۔ جیسا کہ ایک آیت میں ایک ہزار سال کا اور دوسری میں پچاس ہزار سال کا آیا ہے۔ (۲) اس وجہ سے کہ اس دن میں بڑے بڑے واقعات رونما ہوں گے اور بعض کہتے ہیں کہ ''عظیم'' دراصل یہاں عذاب کی صفت ہے، یوم کی صفت نہیں ہے۔ اب رہا یہ سوال کہ عظیم جب عذاب کی صفت ہے تو عذاب مفعول بہ واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے تو صفت کو بھی منصوب ہونا چاہیے جبکہ یہ مجرور ہے۔ جواب اس کا یہ ہے کہ یہ جر جوار ہے جیسے کہا جاتا ہے جحر ضب خرب، گوہ کا یہ بل غیر آباد ہے۔ تو یہاں خرب جحر کی صفت ہے اور جحر مرفوع ہے تو خرب کو مرفوع ہونا چاہیے تھا لیکن جوار کی وجہ سے (یعنی ضب) اس پر بھی جر آیا ہے یہ عربوں سے اس طرح منقول ہے۔ اسی طرح سورہ مائدہ کی آیت نمبر ۶ میں ''وَاَرْجُلَكُمْ'' ہے تو فاغسلوا کا مفعول بہ واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہونا چاہیے اور اگر ارجل کو لام کے زیر کے ساتھ پڑھیں یہ ''بِرُءُوْسِكُمْ'' کی جوار کی وجہ سے ہوگا ''رؤس'' مجرور ہے، لہٰذا ایک قرأت میں اس کو بھی مجرور پڑھا گیا ہے۔ مذکورہ بالا آیت کا ترجمہ یہ ہوگا قیامت کے دن کے بڑے عذاب سے ڈرتا ہوں جبکہ پہلی صورت میں ترجمہ یہ تھا کہ قیامت کے بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ

جو شخص اللہ پر بہتان باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے اس سے زیادہ ظالم کون ہے

اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا

بے شک ظالم نجات نہیں پائیں گے ○ اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر ان لوگوں سے کہیں گے جنہوں نے

اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّاۤ اَنْ

شرک کیا تھا تمہارے شریک کہاں ہیں جن کا تمہیں دعویٰ تھا ○ پھر سوائے اس کے ان کا اور کوئی بہانہ نہ ہوگا

قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿۲۳﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ

کہیں گے ہمیں اللہ اپنے پروردگار کی قسم ہے کہ ہم تو مشرک نہیں تھے ○ دیکھو اپنے اوپر انہوں نے کیسا جھوٹ بولا اور

ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى

جو باتیں وہ بنایا کرتے تھے وہ سب غائب ہوگئیں ○ اور بعض ان میں سے تیری طرف کان لگائے رہتے ہیں اور ہم نے

قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا

ان کے دلوں پر پردے ڈال رکھے ہیں جن کی وجہ سے وہ کچھ نہیں سمجھتے اور ان کے کانوں میں گرانی ہے اور اگر یہ تمام نشانیاں بھی دیکھ

يُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ

لیں تو بھی ان پر ایمان نہ لاویں گے جب وہ تمہارے پاس آکر تم سے جھگڑتے ہیں تو کافر کہتے ہیں کہ یہ

اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ

تو پہلے لوگوں کی کہانیاں ہی ہیں ○ اور یہ لوگ اس سے روکتے ہیں اور خود بھی اس سے دور بھاگتے ہیں اور نہیں

يُّهْلِكُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ

ہلاک کرتے مگر اپنے آپ کو اور سمجھتے نہیں ○ کاش تم اس وقت کی حالت دیکھ سکتے جب وہ دوزخ کے کنارے کھڑے کئے جائینگے

فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷﴾ بَلْ

اس وقت کہیں گے کاش کوئی صورت ایسی ہو کہ ہم واپس بھیج دئے جائیں اور اپنے رب کی نشانیوں کو نہ جھٹلائیں اور ایمان والوں میں ہوجائیں ○

بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ

بلکہ جس چیز کو اس سے پہلے چھپاتے تھے وہ ظاہر ہوگئی اور اگر یہ واپس بھیج دیئے جائیں، تب بھی وہی کام کرینگے جن سے انہیں منع کیا گیا تھا

لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۲۹﴾
اور یقیناً یہ جھوٹے ہیں ○ اور کہتے ہیں اس دنیا کی زندگی کے سوا ہمارے لئے اور کوئی زندگی نہیں اور ہم اٹھائے نہیں جائیں گے ○
وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ
اور کاش کہ تو دیکھے جس وقت وہ اپنے رب کے سامنے کھڑے کئے جائینگے وہ فرمائے گا کیا یہ سچ نہیں کہیں گے ہاں ہمیں اپنے رب کی قسم ہے
قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع
فرمائے گا تو اپنے کفر کے بدلے عذاب چکھو ○

افاداتِ محمود:

وَاللّٰهِ مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿۲۳﴾

صحیح بخاری میں ہے کہ بعض لوگوں کو یہ شبہ ہے کہ اس آیت سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مشرکین قیامت کے دن اپنے مشرک ہونے کی نفی کریں گے۔ جبکہ سورۃ نساء کی ایک آیت میں ہے کہ کفار اللہ تعالیٰ سے کوئی بات نہیں چھپائیں گے۔ اس شبہے کا جواب یہ ہے کہ قیامت کے روز مختلف احوال ہوں گے۔ ابتداء میں تو انکار کریں گے، لیکن جب ان کے اپنے ہاتھ پاؤں گواہی دیدیں گے تو پھر تسلیم کرلیں گے۔ دوسرا شبہ یہ ہوسکتا ہے کہ ہاتھ پاؤں وغیرہ تو اندھے گونگے اور بہرے ہیں۔ ان کی شہادت کیسے قابل قبول ہوگی؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب کچھ اللہ کے علم میں ہے۔ دراصل قیامت کے روز ہاتھ پاؤں کی شہادت اثبات حق کے لیے نہیں، بلکہ اتمام حجت کے لیے ہوگی۔ کیونکہ ہاتھ پاؤں کی زبان بھی تو نہ ہوگی، لیکن خرق عادت گفتگو کریں گے، لہٰذا اس کو دنیوی شہادت پر قیاس کرنا درست نہیں ہے۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

وہ لوگ تباہ ہوئے جنہوں نے اپنے رب کی

بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا

ملاقات کو جھٹلایا یہاں تک کہ جب ان پر قیامت اچانک آپہنچے گی تو کہیں گے اے افسوس ہم نے اس میں کیسی

فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَمَا الْحَيٰوةُ

کوتاہی کی اور وہ اپنے بوجھ اپنی پیٹھوں پر اٹھائیں گے خبردار وہ برا بوجھ ہے جسے وہ اٹھائیں گے ○ اور دنیا کی

الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾

زندگی تو ایک کھیل اور تماشہ ہے اور البتہ آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو پرہیزگار ہوئے کیا تم نہیں سمجھتے ○

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِىْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ

ہمیں معلوم ہے کہ ان کی باتیں تمہیں غم میں ڈالتی ہیں سو وہ تجھے نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم اللہ کی

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا

آیتوں کا انکار کرتے ہیں ○ اور بہت سے رسول تم سے پہلے جھٹلائے گئے پھر انہوں نے

كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ

جھٹلائے جانے پر صبر کیا اور ایذا دئے گئے یہاں تک کہ ان کو ہماری مدد پہنچی اور اللہ کے فیصلے کوئی بدل نہیں سکتا اور تمہیں

مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۴﴾ وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ

پیغمبروں کے حالات کچھ پہنچ چکے ہیں ○ اور اگر ان کا منہ پھیرنا تم پر گراں ہو رہا ہے پھر اگر تم سے ہو سکے تو

تَبْتَغِىَ نَفَقًا فِى الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِى السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ

کوئی سرنگ زمین میں تلاش کر یا آسمان پر سیڑھی لگا پھر ان کے پاس کوئی معجزہ لا اور اگر اللہ چاہتا تو

لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ

سب کو سیدھی راہ پر جمع کر دیتا سو تو نادانوں میں سے نہ ہو ○ وہی مانتے ہیں جو

يَسْمَعُوْنَ ؕ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ

سنتے ہیں اور اللہ مردوں کو زندہ کرے گا پھر اس کی طرف لوٹائے جائیں گے ○ اور کہتے ہیں اس کے

عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ

رب کی طرف سے اس پر کوئی نشانی کیوں نہیں اتری کہہ دو اللہ اس بات پر قادر ہے کہ نشانی اتارے اور لیکن

اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٣٧ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ

ان میں سے اکثر نہیں جانتے ۝ اور کوئی چلنے والا زمین میں نہیں اور نہ کوئی پرندہ کہ اپنے

اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِى الْكِتٰبِ مِنْ شَىْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ

دو بازوؤں سے اڑتا ہے مگر یہ تمہاری ہی طرح کی جماعتیں ہیں ہم نے ان کی تقدیر کے لکھنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی پھر سب اپنے رب

يُحْشَرُوْنَ ۝٣٨ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِى الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ

کے سامنے جمع کیے جائیں گے ۝ اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہ بہرے اور گونگے ہیں اندھیروں میں ہیں اللہ جسے چاہے

اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٣٩ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ

گمراہ کر دے اور جسے چاہے سیدھی راہ پر ڈال دے ۝ کہہ دو دیکھو تو سہی

اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ

اگر تم پر خدا کا عذاب آئے یا تم پر قیامت ہی آ جائے تو کیا خدا کے سوا کسی اور کو پکارو گے اگر تم

صٰدِقِيْنَ ۝٤٠ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ

سچے ہو ۝ بلکہ اسی کو پکارتے ہو پھر اگر وہ چاہتا ہے تو اس مصیبت کو دور کر دیتا ہے جس کیلئے اس کو پکارتے ہو اور جنہیں تم اللہ کا شریک

مَا تُشْرِكُوْنَ ۝٤١ ع

بناتے ہو انہیں بھول جاتے ہو ۝

افادات محمود:

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ الخ

یہاں بڑے سخت الفاظ میں تنبیہ فرمائی گئی ہے کہ ان لوگوں کے لیے جتنی نشانیاں درکار تھیں، وہ اللہ تعالیٰ نے از خود بطور معجزہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ظاہر فرمائیں، لیکن یہ لوگ ایمان نہ لائے۔ اب اپنی من پسند نشانیاں مانگتے ہیں تو ان کو پیش کرنا کوئی ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ ان نشانیوں کو دیکھ کر بھی ان کے ایمان لانے کی کوئی ضمانت نہیں ہے، لہٰذا اگر آپ بھی کوئی ایسی نشانی پیش کرنا چاہتے ہیں تو زمین میں کوئی سرنگ دیکھیں یا آسمان کی طرف کوئی سیڑھی لگا کر دیکھیں پھر نشانی پیش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت تو ہے، لیکن عادت یہ نہیں ہے کہ ہر مانگی ہوئی نشانی پیش کریں۔ اگر مانگی ہوئی نشانی مل گئی اور پھر بھی نہ مانا تو پھر عذاب آ کر رہے گا۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَخَذْنَاهُم بِالْبَأْسَاءِ

اور ہم نے تجھ سے پہلے بہت سی امتوں کے ہاں رسول بھیجے تھے پھر ہم نے انہیں سختی

وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ ﴿۴۲﴾ فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُم بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَٰكِن

اور تکلیف میں پکڑا تا کہ وہ عاجزی کریں ○ پھر کیوں نہ ہوا کہ جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو عاجزی کرتے لیکن

قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۴۳﴾ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا

ان کے دل سخت ہو گئے اور شیطان نے انہیں وہ کام آراستہ کر دکھائے جو وہ کرتے تھے ○ پھر جب وہ اس نصیحت کو

بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُم

بھول گئے جو ان کو کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ ان چیزوں پر خوش ہو گئے جو انہیں دی گئی تھیں

بَغْتَةً فَإِذَا هُم مُّبْلِسُونَ ﴿۴۴﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ وَالْحَمْدُ

ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا پس وہ اس وقت نا امید ہو کر رہ گئے ○ پھر ان ظالموں کی جڑ کاٹ دی گئی اور اللہ ہی کے لئے سب تعریف ہے

لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۴۵﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ اللَّهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ

جو سارے جہان کا پالنے والا ہے ○ ان سے کہہ دو دیکھو تو سہی اگر اللہ تمہارے کان اور آنکھیں چھین لے اور تمہارے

عَلَىٰ قُلُوبِكُم مَّنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم بِهِ ۗ انظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ ثُمَّ

دلوں پر مہر لگا دے تو اللہ کے سوا کوئی ایسا رب ہے جو تمہیں یہ چیزیں لا دے دیکھ ہم کیونکر طرح طرح کی نشانیاں بیان کرتے ہیں پھر

هُمْ يَصْدِفُونَ ﴿۴۶﴾ قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً هَلْ

بھی یہ منہ موڑتے ہیں ○ کہہ دو اگر تم پر اللہ کا عذاب اچانک یا ظاہر آ جائے تو

يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الظَّالِمُونَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ

ظالموں کے سوا اور کون ہلاک ہو گا ○ اور ہم پیغمبروں کو صرف اسی لئے بھیجا کرتے ہیں کہ وہ بشارت دیں اور ڈراویں

فَمَنْ آمَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۴۸﴾ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا

پھر جو شخص ایمان لے آوے اور اپنی اصلاح کر لے سو ان پر کوئی ڈر نہ ہو گا اور نہ وہ غم کھائیں گے ○ اور جنہوں نے

بِآيَاتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿۴۹﴾ قُل لَّا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي

ہماری آیتوں کو جھٹلایا انہیں عذاب پہنچے گا اس لئے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے ○ کہہ دو میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس

خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعۡلَمُ الۡغَيۡبَ وَلَآ اَقُوۡلُ لَكُمۡ اِنِّىۡ مَلَكٌ ۚ اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا

اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس

يُوۡحٰۤى اِلَىَّ ‌ؕ قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِى الۡاَعۡمٰى وَالۡبَصِيۡرُ‌ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوۡنَ ۝ ع

وحی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر نازل کی جاتی ہے کہہ دو کیا اندھا اور آنکھوں والا دونوں برابر ہو سکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے ○

افاداتِ محمود:

قُلۡ لَّاۤ اَقُوۡلُ لَـكُمۡ عِنۡدِىۡ خَزَآئِنُ اللّٰهِ الخ

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے منصب رسالت کی وضاحت فرمادی ہے کہ نبی و رسول بنی نوع انسان ہی میں سے ہوتے ہیں۔ وہ صرف نبوت کے مدعی اور دین کے داعی ہوتے ہیں، لیکن وہ لوگوں سے یہ نہیں کہا کرتے کہ خدا کے خزانے ہمارے پاس ہیں۔ ہم ان کو لوگوں پر تقسیم کیا کریں گے۔ نہ یہ فرماتے ہیں کہ ہم غیب کی تمام باتیں جانتے ہیں۔ جو چاہیں گے لوگوں کو بتاتے پھریں گے۔ نہ لوگوں سے یہ کہتے ہیں کہ ہم فرشتے ہیں۔ کیونکہ ان میں تمام بشری اور انسانی لوازم موجود ہوتے ہیں۔ انھیں فرشتہ بننے کی ضرورت تو اس وجہ سے بھی نہیں ہے کہ جو کمال انسانوں میں ہے، وہ فرشتوں میں نہیں ہے۔ اگر نبی سے کوئی شخص کوئی چیز مانگے اور نبی وہ نہ دے سکے تو اس سے منصب رسالت میں کوئی نقص یا کمی نہیں آتی۔ منصب رسالت کے لوازم میں سے یہ نہیں ہے کہ نبی لوگوں میں چیزیں تقسیم کرتے پھریں۔ ایسے ہی انسانی ضرورت کے تحت بازار میں جانا اور کھانا کھانا وغیرہ یہ منصب رسالت کے خلاف نہیں ہے۔ نہ ان باتوں کی وجہ سے نبی کی شان ہی کم ہوتی ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ نبی کے پاس خزانے تھے اور وہ غیب بھی جانتے تھے، لیکن آیت سے تو صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو کہتے نہ تھے یعنی نفی وجود خزائن اور علم غیب کی نہیں ہے، بلکہ بتلانے اور کہنے کی نفی ہے؟ اور بعض کہتے ہیں کہ لا الگ ہے اور اقول الگ ہے یعنی یہ تمام جملے مثبت ہیں منفی نہیں ہیں، لیکن جواب یہ ہے کہ یہ ترجمے اور مفہوم صریح نص کے خلاف اور تحریفی ہیں۔ آج تک نہ کسی مفسر نے ایسا ترجمہ کیا اور نہ ہی کوئی کلام ایسے بے اصل ترجموں کی اجازت دیتا ہے۔

وَاَنْذِرْ بِهِ

اور اس

الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ

قرآن کے ذریعہ سے ان لوگوں کو ڈرا جنہیں اس کا ڈر ہے کہ وہ اپنے رب کے سامنے جمع کئے جائینگے اس طرح پر کہ اللہ کے سوا ان کا

لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ

کوئی مددگار اور سفارش کرنے والا نہ ہوگا تاکہ وہ پرہیزگار ہو جائیں ○ اور جو لوگ اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں انہیں

يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ

اپنے سے دور نہ کر جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں تیرے ذمہ ان کا کوئی حساب نہیں ہے اور نہ تیرا کوئی حساب

عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا

ان کے ذمہ اگر تو نے انہیں دور ہٹایا پس تو بے انصافوں میں سے ہوگا ○ اور اسی طرح ہم نے

بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ

بعض کو بعض کے ذریعہ آزمایا ہے تاکہ یہ لوگ کہیں کیا یہی ہیں ہم میں سے جن پر اللہ نے فضل کیا ہے کیا اللہ

بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ

شکرگزاروں کو جاننے والا نہیں ہے ○ اور ہماری آیتوں کے ماننے والے جب تیرے پاس آئیں تو کہہ دو کہ تم پر سلام ہے

كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ

تمہارے رب نے اپنے ذمہ رحمت لازم کی ہے جو کوئی تم میں سے ناواقفیت سے برائی کرے پھر اس کے بعد توبہ کرے

مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ

اور نیک ہو جائے تو بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور اسی طرح ہم آیتوں کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں اور تاکہ

سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾ ع

گنہگاروں کا راستہ واضح ہو جائے ○

افاداتِ محمود:

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ الخ

اکثر و بیشتر معاشروں کے غریب اور فرومایہ لوگ ہی حضرات انبیاء علیہم السلام کے پیروکار ہوتے تھے۔

چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کہنے لگی کہ ہم میں سے نوحؑ کے پیروکار وہ ہیں جو ہم میں ظاہری طور پر ذلیل ہیں۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس معاشرے کے کمزور افراد بیٹھتے تھے اور آپ کی مجالس خیر سے بصیرت اندوز ہوتے تھے۔ رئیسانِ مکہ تو حقیقت میں آپ کے پاس بیٹھنے کے لیے تیار ہی نہ تھے، لیکن کبھی کبھی یہ شوشا چھوڑ دیتے تھے کہ ہمارا جی چاہتا ہے کہ آپ کی مجلس میں بیٹھیں، لیکن آپ کے پاس یہ غریب اور نادار لوگ ہوتے ہیں۔ ہم ان میں بیٹھنا پسند نہیں کرتے۔ ان لوگوں میں بیٹھنا ہماری شان کے خلاف ہے، لہٰذا آپ ان غریبوں کو پاس سے ہٹا دیں تو ہم بھی بیٹھ جائیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خواہش ہوئی کہ جو پکے مسلمان ہیں، گو ان کو تکلیف ہو، لیکن ان کو وقتی طور پر ہٹا کر رؤسائے مکہ اور رؤسائے قریش سے بات چیت کی جائے، تاکہ وہ اگر مسلمان ہو جائیں تو ان کی پیروی میں بہت سے لوگ مشرف بہ اسلام ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کو ان درویشوں کا ہٹانا پسند نہ تھا۔ یہ رسول اللہ کے سچے عاشق تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی کہ یہ درویش اور غریب لوگ آپ کے ہاں بیٹھے رہیں گے۔ ان رؤساء کی وجہ سے ان کا پیچھے ہٹانا مناسب نہیں ہے۔ اگر یہ لوگ ان کے ہوتے ہوئے آپ کے ہاں آتے ہیں اور استفادہ کرتے ہیں تو ضرور آئیں، ورنہ نہ آئیں، مگر صحابہ کی دل شکنی نہیں ہونی چاہیے۔ آج بھی کچھ لوگ علماء اور بزرگوں سے کہتے ہیں کہ ہمیں تنہائی میں الگ وقت ملنا چاہیے، لیکن یہ بات مناسب نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی پردہ کی بات ہو تو وہ تنہائی میں کہی جا سکتی ہے۔ مشرکین یہ بھی کہا کرتے تھے کہ اگر یہ دین سچا ہوتا تو غریب ہی اس کے پیروکار کیوں ہوتے۔ اس میں بڑے بڑے لوگوں کو آنا چاہیے تھا۔ ہرقل نے جب حضرت ابوسفیانؓ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی علامات پوچھیں تو ان میں ایک سوال یہ بھی تھا کہ حضورؐ کے پیروکار کس قسم کے لوگ ہیں؟ حضرت ابوسفیانؓ نے جواب دیا کہ ہم میں سے کمزور لوگ۔ اس پر ہرقل نے کہا تھا کہ یہی انبیاء علیہم السلام کی شان ہے کہ غریب اور کمزور لوگ ان کے پیروکار ہوتے ہیں۔

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ

کہہ دو مجھے منع کیا گیا ہے اس سے کہ میں بندگی کروں ان کی جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو

قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ۝۵۶ قُلْ اِنِّیْ

کہہ دو میں تمہاری خواہشات کے پیچھے نہیں چلتا کیونکہ میں اس وقت گمراہ ہو جاؤں گا اور ہدایت پانے والوں میں سے نہ رہوں گا۝ کہہ دو

عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا

میرے پاس تو میرے رب کی طرف سے ایک دلیل ہے اور تم اس کو جھٹلاتے ہو جس چیز کو تم جلدی چاہتے ہو وہ میرے پاس نہیں ہے

لِلّٰهِ ؕ یَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ ۝۵۷ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ

اللہ کے سوا اور کسی کا حکم نہیں ہے وہ حق بیان کرتا ہے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۝ کہہ دو اگر میرے پاس وہ چیز ہوتی جس کی تم جلدی

بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ۝۵۸ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ

کر رہے ہو تو اس معاملہ میں فیصلہ ہو گیا ہوتا جو میرے اور تمہارے درمیان ہے اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۝ اور اسی کے پاس

الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ

غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا جو کچھ جنگل اور دریا میں ہے وہ سب جانتا ہے اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر وہ

اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ

اسے بھی جانتا ہے اور کوئی دانہ زمین کے تاریک حصوں میں نہیں پڑتا اور نہ کوئی تر اور خشک چیز ہے مگر یہ سب کچھ کتاب

مُّبِیْنٍ ۝۵۹ وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ یَبْعَثُكُمْ

روشن میں ہیں۝ اور وہ وہی ہے جو تمہیں رات کو اپنے قبضہ میں لے لیتا ہے اور جو کچھ تم دن میں کر چکے ہو وہ جانتا ہے پھر تمہیں

فِیْهِ لِیُقْضٰۤی اَجَلٌ مُّسَمًّی ۚ ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ یُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

دن میں اٹھا دیتا ہے تاکہ وہ وعدہ پورا ہو جو مقرر ہو چکا ہے پھر اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے پھر تمہیں خبر دے گا اس کی

تَعْمَلُوْنَ ۝۶۰ ع

جو تم کرتے تھے۝

افاداتِ محمود:

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ الخ

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے مرتدین اور مجرمین وغیرہ کے متعلق احکام بیان فرمائے ہیں۔

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ الخ

یعنی اللہ تعالیٰ کے علم کے دائرے سے کوئی شے باہر نہیں ہے۔ وہ ان ظالموں کی ہر بات کو جانتے ہیں۔ وہی فیصلہ فرمائیں گے۔

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤى إِذَا

اور وہی اپنے بندوں پر غالب ہے اور تم پر نگہبان بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب

جَآءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿٦١﴾ ثُمَّ رُدُّوْٓا إِلَى اللّٰهِ

تم میں سے کسی کو موت آ پہنچتی ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے اسے قبضہ میں لے لیتے ہیں اور وہ ذرا کوتاہی نہیں کرتے ○ پھر اللہ کی

مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ أَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ﴿٦٢﴾ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ

طرف پہنچائے جائیں گے جو ان کا سچا مالک ہے خوب سن لو فیصلہ اللہ ہی کا ہوگا اور وہ بہت جلدی حساب لینے والا ہے ○ کہہ دو تمہیں

ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ أَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ

جنگل اور دریا کے اندھیروں سے کون بچالاتا ہے جب اسے عاجزی سے اور چھپا کر پکارتے ہو کہ اگر ہمیں اس آفت سے بچالے تو

مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٣﴾ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿٦٤﴾

البتہ ہم ضرور شکر کرنے والوں سے ہوں گے ○ کہہ دو اللہ تمہیں اس سے اور ہر سختی سے بچاتا ہے تم پھر بھی شرک کرتے ہو ○

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى أَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ

کہہ دو وہ اس پر قادر ہے کہ تم پر عذاب اوپر سے بھیجے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے

أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ ؕ أُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ

یا تمہیں مختلف فرقے کر کے ٹکرادے اور ایک کو دوسرے کی لڑائی کا مزہ چکھادے دیکھو ہم کس طرح مختلف طریقوں سے

الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ

دلائل بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھ جائیں ○ اور تیری قوم نے اسے جھٹلایا ہے حالانکہ وہ حق ہے کہہ دو میں تمہارا ذمہ دار نہیں

بِوَكِيْلٍ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ نَبَإٍ مُّسْتَقَرٌّ ؗ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِيْنَ

بنایا گیا ○ ہر خبر کے ظاہر ہونے کا ایک وقت مقرر ہے اور عنقریب جان لو گے ○ اور جب تو ان لوگوں کو دیکھے

يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَإِمَّا

جو ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں تو ان سے الگ ہو جا یہاں تک کہ کسی اور بات میں بحث کرنے لگیں اور اگر

يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا

تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آجانے کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھ ○ اور

عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۶۹﴾

جھگڑنے والوں کے حساب میں سے پرہیزگاروں کے ذمہ کوئی چیز نہیں لیکن نصیحت کرنی ہے شاید کہ وہ ڈر جائیں ○

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ

اور انہیں چھوڑ دو جنہو ں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا ہے اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکا دیا ہے اور انہیں

اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ

قرآن سے نصیحت کرتا کہ کوئی اپنے کیے میں گرفتار نہ ہو جائے کہ اس کے لئے اللہ کے سوا کوئی دوست اور سفارش کرنے والا نہ ہوگا

وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ

اور اگر دنیا بھر کا معاوضہ بھی دے گا تب بھی اس سے نہ لیا جائے گا یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے کیے میں گرفتار ہوئے

لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ

ان کے پینے کے لئے گرم پانی ہوگا اور ان کے کفر کے بدلہ میں دردناک عذاب ہوگا ○ انہیں کہہ دو کہ کیا ہم

دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا

اللہ کے سوا انہیں پکاریں جو ہمیں نہ نفع پہنچا سکیں اور نہ نقصان دے سکیں اور کیا ہم الٹے پاؤں پھر جائیں اس کے بعد کہ اللہ نے ہمیں

اللّٰهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ

سیدھی راہ دکھائی ہے اس شخص کی طرح جسے جنگل میں جنوں نے راستہ بھلا دیا ہو جبکہ وہ حیران ہو اس کے ساتھی اسے راستہ کی طرف

اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۗ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۗ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾

بلاتے ہوں کہ ہمارے پاس چلا آ کہہ دو کہ اللہ نے جو راہ بتلائی وہی سیدھی ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم پروردگار عالم کے تابع رہیں ○

وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۗ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَهُوَ الَّذِيْ

اور یہ کہ نماز قائم رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور وہی ہے جس کے سامنے اکٹھے کیے جاؤ گے ○ اور وہی ہے جس نے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۗ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۗ

آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر بنایا ہے اور جس دن کہے گا کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گا اس کی بات سچی ہے

وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۗ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۗ وَهُوَ الْحَكِيْمُ

جس دن صور میں پھونکا جائے گا تو اسی کی بادشاہی ہوگی چھپی اور ظاہر باتوں کا جاننے والا ہے اور وہی حکمت والا اور

الْخَبِيرُ ﴿٧٣﴾ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً ۖ إِنِّي أَرَاكَ

خبردار ہے ○ اور یاد کر جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کیا تو بتوں کو خدا جانتا ہے میں تجھے

وَقَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٧٤﴾ وَكَذَٰلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

اور تیری قوم کو صریح گمراہی میں دیکھتا ہوں ○ اور ہم نے اسی طرح ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کے عجائبات دکھائے

وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَىٰ كَوْكَبًا ۖ قَالَ هَٰذَا رَبِّي ۖ

اور تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے ○ پھر جب رات نے اس پر اندھیرا کیا اس نے ایک ستارا دیکھا کہا یہ میرا رب ہے

فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَا أُحِبُّ الْآفِلِينَ ﴿٧٦﴾ فَلَمَّا رَأَى الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هَٰذَا رَبِّي ۖ فَلَمَّا

پھر جب وہ غائب ہو گیا تو کہا کہ میں غائب ہونے والوں کو پسند نہیں کرتا ○ پھر جب چاند کو چمکتا ہوا دیکھا کہا یہ میرا رب ہے پھر

أَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَمْ يَهْدِنِي رَبِّي لَأَكُونَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّينَ ﴿٧٧﴾ فَلَمَّا رَأَى

جب وہ غائب ہو گیا تو کہا کہ اگر میرا رب ہدایت نہ کرے گا تو میں ضرور گمراہوں میں سے ہو جاؤں گا ○ پھر جب

الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هَٰذَا رَبِّي هَٰذَا أَكْبَرُ ۖ فَلَمَّا أَفَلَتْ قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي

آفتاب کو چمکتا ہوا دیکھا کہا یہی میرا رب ہے یہ سب سے بڑا ہے پھر جب وہ غائب ہو گیا کہا اے میری قوم میں

بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ ﴿٧٨﴾ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ

ان سے بیزار ہوں جنہیں تم اللہ کا شریک بناتے ہو ○ سب سے یک سو ہو کر میں نے اپنے منہ کو اسی کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمان

حَنِيفًا ۖ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٧٩﴾ وَحَاجَّهُ قَوْمُهُ ۚ قَالَ أَتُحَاجُّونِّي فِي اللَّهِ وَقَدْ

اور زمین بنائی اور میں شرک کرنے والوں سے نہیں ہوں ○ اور اس کی قوم نے اس سے جھگڑا کیا اس نے کہا کیا تم مجھ سے اللہ کے ایک ہونے میں

هَدَانِ ۚ وَلَا أَخَافُ مَا تُشْرِكُونَ بِهِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبِّي شَيْئًا ۗ وَسِعَ رَبِّي كُلَّ

جھگڑتے ہو اور اس نے میری رہنمائی کی ہے اور جنہیں تم شریک کرتے ہو میں ان سے نہیں ڈرتا مگر یہ کہ میرا رب مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے

شَيْءٍ عِلْمًا ۗ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿٨٠﴾ وَكَيْفَ أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُونَ

میرے رب نے علم کے لحاظ سے سب چیزوں پر احاطہ کیا ہوا ہے کیا تم سوچتے نہیں ○ اور میں تمہارے شریکوں سے کیوں ڈروں

أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُمْ بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا ۚ فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ بِالْأَمْنِ

حالانکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو اس چیز کو جس کی اللہ نے تم پر کوئی دلیل نہیں اتاری اگر تم کو کچھ سمجھ ہے

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ
تو (بتاؤ) دونوں جماعتوں میں سے امن کا زیادہ مستحق کون ہے۔ جولوگ ایمان لائے اورانہوں نے اپنے ایمان میں شرک نہیں ملایا
الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾
امن انہیں کے لئے ہے اور وہی راہِ راست پر ہیں۔

افاداتِ محمود:

لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى الخ

بعض کفار نے مسلمانوں سے ترک اسلام کی درخواست کی تھی۔اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی جس کا حاصل یہ ہے کہ انبیاء اوران کے متبعین کی شان یہ ہے کہ خود بھی توحید پر قائم رہیں گے اور دوسروں کو بھی توحید پر قائم رہنے کی تلقین کریں گے۔ جو کسی غیر کے در پر جھکتے اور سر جھکاتے ہیں ان کو بھی ایک رب کے درِ راحت پر لا کھڑا کریں گے۔ان سے یہ توقع رکھنا فضول ہے کہ وہ ایک رب کی عبادت کو چھوڑ کر کسی اور کے در پر جھکیں گے۔ خدانخواستہ اگر مسلمانوں نے ایسا کر لیا تو اس کی مثال یہ ہوگی جیسے چند ساتھی سفر کر رہے ہوں۔ خبیث اور شرارتی جنوں کی شیطنیت سے ایک شخص اپنے ساتھیوں سے جدا ہو گیا۔ وہ راستہ بھی نہیں جانتا اور ادھر ادھر بھٹکتا پھرتا ہے۔ اس کے ساتھی ازراہ خیر خواہی اس کو اپنی طرف بلا رہے ہیں اور اس کو سیدھی راہ پر ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ باوجود سیدھی راہ پر چلنے کے بھٹک کر گمراہ ہو گیا۔ مسلمان ایسا کبھی نہ کریں گے کہ ہدایت ملنے کے بعد پھر گمراہ ہو جائیں۔ مشرکین اس بات کو خوب سمجھتے تھے۔ تمام اشیاء کے خالق اللہ تعالیٰ ہیں لیکن مگر پھر بھی بتوں کو خدا کا درجہ دیتے تھے اور اُن سے حاجتیں مانگتے تھے اور جیسا کہ آگے اسی سورت میں آئے گا کہ بعض چیزیں تقسیم کرتے وقت کچھ اللہ تعالیٰ کا رکھ دیتے اور کچھ حصہ بتوں کے نام کا۔ اگر اللہ تعالیٰ کے حصہ میں کمی ہو جاتی تھی تو کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت ہے اور اگر بتوں کا حصہ کم ہو جاتا تو اللہ تعالیٰ کے لیے مقرر کردہ حصہ لے کر اس کمی کو پورا کرتے تھے۔

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا الخ

مسئلہ عصمت انبیاء اور مودودی صاحب:

پہلی آیت میں بتلا دیا گیا تھا کہ ہم (اللہ تعالیٰ) نے ابراہیم کو کائنات کے اس عجیب وغریب نظام کی حکمتیں سمجھائیں تا کہ خود بھی حق الیقین کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہوں اور علیٰ وجہ البصیرۃ قوم کی راہنمائی بھی کرسکیں۔ چنانچہ مذکورہ آیت اور اس کے بعد والی آیات میں حضرت ابراہیمؑ نے ''هٰذَا رَبِّيْ'' فرمایا ہے یہ الزامی جواب کے طور پر فرمایا تھا۔ اگر تمہارے زعم کے مطابق یہ سارے نفع ونقصان کے مالک اور کائنات میں متصرف ہیں تو میں بھی تھوڑے وقت کے لیے تسلیم کیے لیتا ہوں، لیکن دیکھنا یہ ہے کہ ان کا قیام کب تک رہتا ہے؟

چنانچہ ایک ایک کر کے جب سارے سیارے غروب ہوتے گئے تو حضرت ابراہیمؑ نے قوم پر حجت تمام کردی کہ جس کو تم نفع ونقصان کا مالک اور متصرف سمجھتے ہو، جب وہ نہ اپنی مرضی سے طلوع ہوسکتے ہیں، نہ غروب ہوسکتے ہیں۔ نیز غروب ہوکر غائب ہوجاتے ہیں تو ایسوں کو خیر وشر کا مالک گردانا اور حقیقت میں جن سیاروں کو اللہ تعالیٰ نے انسان کا خادم اور مزدور بنایا ہے ان کو مخدوم، مسجود اور معبود بنانا، اس سے بڑی نادانی اور حماقت کیا ہوگی۔

مودودی صاحب نے لکھا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کافی دلائل کے بعد توحید تک پہنچے ہیں۔ پہلے وہ بھی غیر اللہ کو رب کہتے رہے، لیکن جب بعد میں حقیقت حال سمجھ آگئی تو توحید کے قائل ہوگئے۔ آیت کے ظاہر سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم پہلے شرک کرتے تھے، بعد میں توحید سمجھ میں آگئی تھی؟ جواب اس کا یہ ہے کہ حضرات انبیاءؑ صغائر وکبائر سے معصوم ہوتے تھے۔ نبوت ملنے سے قبل بھی اور نبوت ملنے کے بعد بھی۔ قرآن و حدیث میں اس کے متعدد دلائل ہیں جن کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں ہے۔ مختصر یہ ہے کہ انبیاء منبع ومرکز شریعت ہوتے ہیں اور آسمانی کتابوں میں حضرات انبیاء کی غیر مشروط اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ خدانہ کرے اگر وہ معصوم و محفوظ نہ ہوں تو پھر ان کی ایک ایک اداء قابل تقلید کیسے ہوسکتی ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب نے عصمت انبیاء کو تسلیم ہی نہیں کیا ہے۔ نہ نبوت ملنے سے قبل اور نہ بعد میں۔ جس کی وجہ ان کی یہ غیر ذمہ دارانہ تحریریں وقتاً فوقتاً سامنے آتی رہتی ہیں۔ پھر لطف یہ ہے کہ مودودی صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ باتیں حضرت ابراہیمؑ کے نبوت ملنے سے قبل کی ہیں۔ حالانکہ اگر ان آیات میں ذرا غور کرتے تو سمجھ جاتے کہ یہ باتیں نبوت ملنے کے بعد کی ہیں۔

(۱) فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ الخ

یہاں حضرت ابراہیمؑ اپنی قوم سے خطاب فرما رہے ہیں۔ یہ نبوت کے بعد کا انداز ہے۔ قبل از نبوت کا انداز نہیں۔

(۲) پچھلی آیت میں ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے والد سے کہا کہ تونے تو بتوں کو معبود بنالیا ہے۔ تو اور تیری قوم صریح گمراہی میں ہے۔ ان آیات میں آپ اپنے والد اور ان کی قوم کو تبلیغ فرما رہے ہیں۔

(۳) آگے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ

اور یہ ہماری دلیل ہے کہ ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم کے مقابلہ میں دی تھی ہم

دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۸۳﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ

جس کے چاہیں درجے بلند کرتے ہیں بے شک تیرا رب حکمت والا جاننے والا ہے ۝ اور ہم نے ابراہیم کو اسحٰق اور یعقوب بخشا

كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَ

ہم نے سب کو ہدایت دی اور اس سے پہلے ہم نے نوح کو ہدایت دی اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور

اَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَ

ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون ہیں اور اسی طرح ہم نیکو کاروں کو بدلہ دیتے ہیں ۝ اور

زَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ

زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس سب نیکو کاروں سے ہیں ۝ اور اسمٰعیل

وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَمِنْ

اور الیسع اور یونس اور لوط اور ہم نے سب کو سارے جہان والوں پر بزرگی دی ۝ اور ان کے

اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ

باپ دادوں اور ان کی اولاد اور ان کے بھائیوں میں سے بعضوں کو ہم نے ہدایت دی اور ہم نے انہیں پسند کیا اور سیدھی

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۸۷﴾ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا

راہ پر چلایا ۝ یہ اللہ کی ہدایت ہے اپنے بندوں کو جسے چاہے اس پر چلاتا ہے اور اگر یہ لوگ شرک کرتے

لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ

تو البتہ جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب کچھ ضائع ہو جاتا ۝ یہی لوگ تھے جنہیں ہم نے کتاب اور شریعت

وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ اُولٰٓئِكَ

اور نبوت دی تھی پھر اگر مکہ والے ان باتوں کو نہ مانیں تو ہم نے ان باتوں کے ماننے کے لئے ایسے لوگ مقرر کر دیئے ہیں جو ان کے منکر نہیں ہیں ۝

الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ

یہ وہ لوگ تھے جنہیں اللہ نے ہدایت دی سو تو ان کے طریقہ پر چل کہہ دو میں تم سے اس پر کوئی مزدوری نہیں مانگتا یہ تو

اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ۝۹۰
جہان والوں کے لئے محض نصیحت ہے ۝

ع ۱۰

افاداتِ محمود:

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ الخ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیمؑ کو قوم کے مقابلے میں دلیل سکھائی۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بعد از نبوت سے متعلق آیات ہیں۔ ذرا غور کریں کہ قوم کے سامنے اللہ تعالیٰ کی عطاء کی ہوئی حجت کو قائم کرنا اور قوم کو ساکت کرنا، یہ شان نبوت نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا نبوت سے پہلے ایسی باتیں ہوسکتی ہیں؟ جب اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ یہ حجتیں جو ابراہیم علیہ السلام نے پیش فرمائیں، ہم نے ان کو سکھائی تھیں تو یہ حضرت ابراہیمؑ کی اپنی بات تو نہ رہی۔ یہ تو خدا کی تعلیم دی ہوئی بات ہے۔ ''هٰذَا رَبِّيْ'' کہنا قوم کی زبان میں تھا۔ ان کو سمجھانا اس طریقے سے ممکن ہوسکتا تھا۔

(۴) پھر ان حجتوں کے اتمام کے بعد حضرت ابراہیمؑ نے کہا **انی بری مما تشرکون اور مما اشرک** نہیں کہا۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ میں تمہارے شرک کا ذمہ دار نہیں ہوں۔ اس سے بری ہوں۔ یہ نہیں فرمایا کہ میں اپنے شرک سے بری ہوں یا توبہ کرتا ہوں، لہٰذا شرک فعل مشرکین اور فعل قوم ابراہیم ہے، نہ کہ فعل ابراہیمؑ۔ ارے ظالمو کیا کوئی نبی نبوت ملنے کے بعد بھی شرک کرتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور پسندیدہ بندوں کو تو شرک کا وہم بھی نہیں ہوتا۔ اصل بات یہ ہے کہ بعض لوگوں کا عصمت انبیاء کا عقیدہ ہی نہیں ہے۔ وہ منصب نبوت کی بلندیوں کو نہ چھوسکیں گے اور نہ اس حقیقت کے کنہ تک پہنچ سکیں گے کہ عصمت انبیاء کا منکر ہوکر ہم دین کی پوری عمارت کی بنیادیں کھوکھلی کررہے ہیں۔ عصمتِ انبیاء کے عقیدہ کے بغیر دین کی عمارت قائم نہیں رہ سکتی۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا الخ

(۱) یہاں ایک سوال تو یہ ہے جو صحابہ کرامؓ نے حضور سے کہا تھا کہ اگر ہدایت یافتہ ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ ایمان کے ساتھ ظلم نہ ہو تو ایسا کون ہوگا جس نے ظلم نہ کیا ہو؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہاں ظلم سے مراد شرک ہے۔ جیسا کہ سورہ لقمان میں ہے "**ان الشرک لظلم عظیم**"۔

(۲) دوسرا ایک اصولی سا سوال یہ ہے کہ ایمان کا محل قلب ہے اور ظلم کا محل جوارح یعنی اعضاء ہیں، جیسے ہاتھ پاؤں وغیرہ تو یہ دونوں الگ الگ محل ہیں۔ پھر ایمان میں لُبس اور اختلاط کیسے ممکن ہے؟ جواب یہ ہے کہ جب ظلم سے مراد شرک اور انکار و جحود ہے تو یہ بھی فعل قلب ہے اور ایمان بھی فعل قلب ہے، لہٰذا کوئی منافات اور تضاد نہیں ہے۔

(۳) تیسرا سوال یہ ہے کہ ایمان اور شرک ضدین ہیں تو دونوں کا اجتماع کیسے ممکن ہے؟ جواب یہ ہے کہ ایمان دل کا یقین ہے۔ جب تک کوئی تذبذب نہیں آتا۔ یقین کامل رہتا ہے اور جب تذبذب آجاتا ہے تو یقین کا کمال ختم ہو جاتا ہے، لہٰذا دونوں بیک وقت نہیں رہتے۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدۡرِهٖۤ اِذۡ قَالُوۡا مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلٰى

اور انہوں نے اللہ کو صحیح طور پر نہیں پہچانا جب انہوں نے کہا کہ اللہ نے کسی انسان پر

بَشَرٍ مِّنۡ شَیۡءٍ ؕ قُلۡ مَنۡ اَنۡزَلَ الۡكِتٰبَ الَّذِیۡ جَآءَ بِهٖ مُوۡسٰی نُوۡرًا وَّ

کوئی چیز نہیں اتاری ان سے کہہ دو وہ کتاب جو موسیٰ لے کر آئے تھے وہ کس نے اتاری تھی جو لوگوں کے واسطے روشنی اور

هُدًی لِّلنَّاسِ تَجۡعَلُوۡنَهٗ قَرَاطِیۡسَ تُبۡدُوۡنَهَا وَتُخۡفُوۡنَ كَثِیۡرًا ۚ وَعُلِّمۡتُمۡ

ہدایت تھی جسے تم نے ورق ورق کر کے لوگوں کو دکھلایا اور بہت سی باتوں کو چھپا رکھا اور تمہیں

مَّا لَمۡ تَعۡلَمُوۡۤا اَنۡتُمۡ وَلَاۤ اٰبَآؤُكُمۡ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرۡهُمۡ فِیۡ خَوۡضِهِمۡ یَلۡعَبُوۡنَ ﴿۹۱﴾

وہ چیزیں سکھائیں جنہیں تم اور تمہارے دادا نہیں جانتے تھے تو کہہ دو اللہ ہی نے اتاری تھی پھر انہیں چھوڑ دو کہ اپنی بحث میں کھیلتے رہیں ○

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیۡ بَیۡنَ یَدَیۡهِ وَلِتُنۡذِرَ اُمَّ

اور یہ کتاب جسے ہم نے اتارا ہے برکت والی ہے ان کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے تھیں اور تاکہ تو مکہ والوں کو

الۡقُرٰی وَمَنۡ حَوۡلَهَا ؕ وَالَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ یُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ وَهُمۡ عَلٰی

اور اس کے آس پاس والوں کو ڈرائے اور جو لوگ آخرت پر یقین رکھتے ہیں وہی اس پر ایمان لاتے ہیں اور وہی

صَلَاتِهِمۡ یُحَافِظُوۡنَ ﴿۹۲﴾ وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوۡ قَالَ

اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں ○ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر بہتان باندھے یا یہ کہے کہ

اُوۡحِیَ اِلَیَّ وَلَمۡ یُوۡحَ اِلَیۡهِ شَیۡءٌ وَّمَنۡ قَالَ سَاُنۡزِلُ مِثۡلَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوۡ

مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے حالانکہ اس پر وحی نہ اتری ہو اور جو کہے میں بھی ایسی چیز اتار سکتا ہوں جیسی کہ اللہ نے اتاری ہے اور اگر

تَرٰۤی اِذِ الظّٰلِمُوۡنَ فِیۡ غَمَرٰتِ الۡمَوۡتِ وَالۡمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوۡۤا اَیۡدِیۡهِمۡ ۚ

تو دیکھے جس وقت ظالم موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھانے والے ہوں گے کہ

اَخۡرِجُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ ؕ اَلۡیَوۡمَ تُجۡزَوۡنَ عَذَابَ الۡهُوۡنِ بِمَا كُنۡتُمۡ تَقُوۡلُوۡنَ عَلَی اللّٰهِ

اپنی جانوں کو نکالو آج تمہیں ذلت کا عذاب ملے گا اس سبب سے کہ تم اللہ پر جھوٹی باتیں کہتے تھے

غَیۡرَ الۡحَقِّ وَكُنۡتُمۡ عَنۡ اٰیٰتِهٖ تَسۡتَكۡبِرُوۡنَ ﴿۹۳﴾ وَلَقَدۡ جِئۡتُمُوۡنَا فُرَادٰی كَمَا

اور اس کی آیتوں کے ماننے سے تکبر کرتے تھے ○ اور البتہ تم ہمارے پاس ایک ایک ہو کر آ گئے ہو

خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ تَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ
جس طرح ہم نے تمہیں پہلی دفعہ پیدا کیا تھا اور جو کچھ ہم نے تمہیں دیا تھا وہ اپنے پیچھے ہی چھوڑ آئے ہو اور ہم تمہارے ساتھ ان
شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ۭ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ
سفارش کرنے والوں کو نہیں دیکھتے جنہیں تم خیال کرتے تھے کہ وہ تمہارے معاملہ میں شریک ہیں تمہارا آپس میں قطع تعلق ہو گیا ہے
مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ (۹۴) ع
اور جو تم خیال کرتے تھے وہ سب جاتا رہا ۝

افاداتِ محمود:

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ الخ

اس رکوع میں معاندین اور مرتدین کے عقائد باطلہ کی تردید ہے اور ان کے اس جرم کو افشاء کیا گیا ہے کہ عناد اور عداوت میں آ کر ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی صفت بالواسطہ یا بلاواسطہ وحی یا ایماء یعنی اشارہ سب کا انکار کر دیا۔

اُمَّ الْقُرٰى الخ

اُمَّ الْقُرٰى کا لفظی معنیٰ بستیوں کی اصل اور بنیاد ہے۔ اس سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔ بعض آیات میں مکہ مکرمہ کو اُمَّ الْقُرٰى کہا گیا ہے اور بیت اللہ کو ''اول بیت'' کہا گیا ہے۔ اس میں مفسرین کا اختلاف ہوا ہے کہ بیت اللہ کی اولیت زمانی ہے یا رتبی ہے۔ (۱) صحابہ کرامؓ اور تابعین کی ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ اس اولیت سے زمانی اولیت مراد ہے جو کہ رتبی اولیت کو مستلزم ہے یعنی زمانی اولیت کا لازمی نتیجہ رتبی اولیت ہے۔ اولیت زمانی کی تفصیل یہ ہے کہ صحیح روایات میں آیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے زمین پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو جس جگہ اس وقت بیت اللہ ہے۔ یہاں پانی کی سطح پر ایک بلبلہ تھا جس سے زمین کی تخلیق کی ابتداء کی گئی۔ سب سے پہلے بیت اللہ اور پھر مکہ مکرمہ کو بنایا گیا۔ اس تفسیر کے مطابق بیت اللہ کا ''اول بیت'' ہونا اور مکہ مکرمہ کا ام القریٰ ہونا ظاہر ہے کہ تمام زمین اور تمام بستیاں بیت اللہ اور مکہ مکرمہ کے بعد وجود میں آئی ہیں اور یہ مرکز اور اصل ہیں۔

(۲) مفسرین کی ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ مکہ مکرمہ کا ام القریٰ ہونا وسط زمین میں واقع ہونے کی وجہ سے ہے اور بیت اللہ کی اولیت رتبی ہے یعنی اول بیت ہونا باعتبار رتبہ اور عبادت خانہ کے ہے۔ اس صورت میں اولیت زمانی مراد نہیں ہے، بلکہ مقام و مرتبے کے اعتبار سے اولیت مراد ہے۔ چنانچہ اگر آپ مکہ کے مشرق کی طرف چلتے ہیں تو ایشیاء ہے۔ ایران، کویت وغیرہ اور اگر مغرب کی طرف چلتے ہیں تو شام، عراق، مصر وغیرہ ہیں۔ آگے یورپ شروع ہو جاتا ہے برطانیہ، فرانس وغیرہ۔ مختصر یہ مکہ مکرمہ پوری دنیا کا وسط ہے۔

وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ الخ مشرکین کہتے تھے کہ لو نشاء لقلنا مثل ھذا یعنی اگر ہم چاہیں تو قرآن کریم جیسا کلام بنا سکتے ہیں، لیکن یہ ان کا ایک ڈھکوسلا تھا۔ کیونکہ قرآن کریم نے تین جگہ چیلنج کیا ہے کہ اس جیسا کلام بنا کر لاؤ، لیکن آج تک کسی نے جواب نہیں دیا ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۖ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ

بے شک اللہ دانے اور گٹھلی کا پھاڑنے والا ہے مُردہ سے زندہ کو

الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۚ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَأَنّٰى تُؤْفَكُونَ ﴿٩٥﴾ فَالِقُ

نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ کو نکالنے والا ہے اللہ یہی ہے پھر کدھر الٹے پھرے جارہے ہو○ وہ صبح کا

الْإِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۚ ذٰلِكَ تَقْدِيرُ

نکالنے والا ہے اور اس نے آرام کے لئے رات بنائی اسی نے چاند اور سورج کا حساب مقرر کیا ہے یہ غالب جاننے

الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٩٦﴾ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمٰتِ

والے کا اندازہ ہے○ اور اسی نے تمہارے لئے ستارے بنائے ہیں تاکہ ان کے ذریعہ سے جنگل اور دریا کے اندھیروں میں

الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيٰتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٩٧﴾ وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ مِنْ

راستہ معلوم کرسکو تحقیق ہم نے کھول کر نشانیاں بیان کردی ہیں ان لوگوں کیلئے جو جانتے ہیں○ اور اللہ وہی ہے جس نے ایک شخص سے تم سب کو

نَفْسٍ وَاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيٰتِ لِقَوْمٍ يَفْقَهُونَ ﴿٩٨﴾ وَهُوَ

پیدا کیا پھر ایک تو تمہارا ٹھکانا ہے اور ایک امانت رکھے جانے کی جگہ تحقیق ہم نے کھول کر نشانیاں بیان کردی ہیں ان کیلئے جو سوچتے ہیں○

الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۚ فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ

اور اسی نے آسمان سے پانی اُتارا پھر ہم نے اس سے ہر چیز اگنے والی نکالی پھر ہم نے اس سے

خَضِرًا نُخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُتَرَاكِبًا وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَجَنّٰتٍ

سبز کھیتی نکالی جس سے ہم ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے شگوفوں میں سے پھل کے جھکے ہوئے گچھے

مِنْ أَعْنَابٍ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۗ انْظُرُوا إِلٰى ثَمَرِهِ إِذَا

اور انگور اور زیتون اور انار کے باغ آپس میں ملتے جلتے اور جدا جدا بھی ہر ایک درخت کے پھل کو دیکھو جب

أَثْمَرَ وَيَنْعِهِ ۚ إِنَّ فِي ذٰلِكُمْ لَآيٰتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٩٩﴾ وَجَعَلُوا لِلّٰهِ

وہ پھل لاتا ہے اور اس کے پکنے کو دیکھو ان چیزوں میں ایمان والوں کے لئے نشانیاں ہیں○ اور اللہ کے

شُرَكَاءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ ۖ وَخَرَقُوا لَهُ بَنِينَ وَبَنٰتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ سُبْحٰنَهُ

شریک جنوں کو ٹھہراتے ہیں حالانکہ اس نے انہیں پیدا کیا ہے اور جہالت سے اس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں تجویز کرتے ہیں وہ پاک ہے

وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝١٠٠ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ

اوران باتوں سے بہت بلند ہے جو وہ بیان کرتے ہیں ۝ آسمانوں اورزمین کوازسرنو پیدا کرنے والا ہے اس کا بیٹا کیونکر ہوسکتا ہے

تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ۭ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝١٠١ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ

حالانکہ اس کی کوئی بیوی نہیں اوراس نے ہر چیز کو بنایا ہے اور وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے ۝ یہی اللہ تمہارا رب ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝١٠٢

اس کے سوائے اور کوئی معبود نہیں ہر چیز کا پیدا کرنیوالا ہے پس اسی کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز کا کارساز ہے ۝

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۡ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝١٠٣

اُسے آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں اور وہ آنکھوں کو دیکھ سکتا ہے اور وہ نہایت باریک بین خبردار ہے ۝

قَدْ جَاۗءَكُمْ بَصَاۗىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۭ

تحقیق تمہارے ہاں تمہارے رب کی طرف سے نشانیاں آچکیں پھر جس نے دیکھ لیا تو خود ہی نفع اٹھایا اور جو اندھا رہا سو اپنا نقصان کیا

وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝١٠٤ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَ

اور میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں ۝ اور اسی طرح ہم مختلف طریقوں سے دلائل بیان کرتے ہیں تاکہ وہ کہیں کہ تو نے کسی سے پڑھا ہے اور

لِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝١٠٥ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

تاکہ ہم سمجھداروں کے لئے واضح کردیں ۝ تو اس کی تابعداری کر جو تیرے رب کی طرف سے تجھے وحی کی گئی ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں

وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝١٠٦ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ۭ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ

اور مشرکوں سے منہ پھیر لے ۝ اور اگر اللہ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے اور ہم نے تجھے ان پر

حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝١٠٧ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ

نگہبان نہیں بنایا اور تو ان کا ذمہ دار نہیں ہے ۝ اور جن کی یہ اللہ کے سوا پرستش کرتے ہیں انہیں برا نہ کہو ورنہ وہ بے سمجھی

اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۠ ثُمَّ اِلٰى

سے زیادتی کرکے اللہ کو برا کہیں گے اسی طرح ایک جماعت کی نظر میں ان کے اعمال کو ہم نے آراستہ کردیا ہے پھر ان سب کو

رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٠٨ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ

اپنے رب کی طرف لوٹ کر آنا ہے تب وہ انہیں بتلائے گا جو کچھ کیا کرتے تھے ۝ اور وہ اللہ کے نام کی پکی قسمیں

أَيْمَانِهِمْ لَئِن جَاءَتْهُمْ آيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ اللَّهِ ۖ وَمَا
کھاتے ہیں کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آئے تو اس پر ضرور ایمان لادیں گے ان سے کہہ دو کہ نشانیاں تو اللہ کے ہاں ہیں اور تمہیں
يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠٩﴾ وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ
اے مسلمانو کیا خبر ہے کہ جب نشانیاں آئیں گی تو یہ لوگ ایمان لے ہی آئیں گے؟○ اور ہم بھی ان کے دلوں کو اور ان کی نگاہوں کو
يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١١٠﴾
پھیر دیں گے جس طرح یہ اس پر پہلی دفعہ ایمان نہیں لاتے اور ہم انہیں ان کی سرکشی میں حیران رہنے دیں گے○

افاداتِ محمود:

فَالِقُ الْحَبِّ ، ف ل ق یہ تین لفظ جب کبھی جمع ہوں گے تو پھاڑنے کے معنی میں آئیں گے جیسے قل اعوذ برب الفلق ، فالق الاصباح وغیرہ "الحب" یعنی بیج کا دانہ جیسے گندم مولی وغیرہ، کھجور کی گٹھلی۔

فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ الخ

اس کی سب سے بہتر توجیہ وہ ہے جو حضرت شاہ صاحبؒ نے موضح قرآن میں کی ہے کہ مستقر سے مراد ماں کا پیٹ ہے اور مستودع سے مراد قبر ہے۔ یعنی کچھ عرصہ کے لیے ماں کے پیٹ میں قرار پکڑتے ہو اور وہاں سے نکل کر زمین میں کچھ عرصہ کے لیے بطور امانت رکھے جاتے ہو۔ پھر قبر میں بطور امانت رکھے جاتے ہو کہ قیامت کے دن نکالے جاؤ گے۔ مُتَرَاكِبًا الخ یہ رکب اور رکوب سے ہے یعنی تہہ بہ تہہ طَلْعِهَا سفید سفید دانے پہلے پہل خوشہ غلاف میں چھپا ہوا ہوتا ہے پھر جب دانے باہر نکل آتے ہیں تو سفید سفید ہوتے ہیں۔ قِنْوَانٌ۔ خوشے۔ وَيَنْعِهِ الخ یعنی اس کے پکنے کو دیکھو جب پک جائے پہلے پھلوں کے دانے مکمل ہوتے ہیں پھر پکنا شروع ہو جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ اس کا رنگ جمتا رہتا ہے حتیٰ کہ تمام دانہ ایک رنگ کا ہو جاتا ہے۔

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ الخ

آنکھیں اللہ تعالیٰ کو دیکھ نہیں سکتیں اور اللہ تعالیٰ آنکھوں کو دیکھتے ہیں۔ اس آیت کے آخر میں دو دعوے ہیں۔ (۱) اللہ تعالیٰ لطیف ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ خبیر ہے لہٰذا آیت کا ابتدائی حصہ دونوں دعووں کی دلیل پر مشتمل ہے۔

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ

یہ لطیف ہونے کی دلیل ہے اور " وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ " یہ خبیر ہونے کی دلیل ہے۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اہل سنت والجماعت مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جنتی جنت میں اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہوں گے اور یہ بات صحیح احادیث سے ثابت ہے جبکہ آیت بتا رہی ہے کہ آنکھیں اللہ تعالیٰ کو دیکھ نہیں سکتیں؟

(۱) اس سوال کا ایک تو الزامی جواب ہے جو مولانا احمد حسن صاحبؒ نے ایک مناظرہ کے موقع پر دیا تھا۔ رؤیت باری تعالیٰ کے موضوع پر ہندوستان میں ایک مناظرہ ہوا تھا۔ مولانا احمد حسنؒ (حضرت نانوتوی کے خصوصی

شاگرد مولانا احمد حسن محدث امروہوی) نے یہ جواب دیا تھا کہ جو لوگ رؤیت باری تعالیٰ کے قائل ہیں وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ سکیں گے اور جو قائل نہیں ہیں۔ وہ نہیں دیکھ سکیں گے، لیکن یہ الزامی جواب ہے۔

(۲) تحقیقی جواب یہ ہے کہ

الادراک ھو احاطة بجمیع جو انب الشیئی ٥ (المفردات)

یعنی کسی چیز کو تمام جہات سے باعتبار علم کے گھیر لینا اس کا نام ادراک ہے۔ (اور آنکھوں کے لیے یہ ممکن نہیں)

آیت میں ادراک کی نفی ہے۔ رؤیت کی نفی نہیں ہے رویت میں جہت واحدۃ ہوگی اور ادراک چونکہ تمام جہات اور تمام جوانب سے گھیرنے کو کہتے ہیں، لہٰذا اس کی نفی درست ہے اور ادراک کی نفی سے رؤیت کی نفی لازم نہیں آتی۔

(۳) الابصار، جمع ہے تو ادراک کو اگر رؤیت کے معنی میں بھی لیا جائے تو نفی رؤیت کل ابصار سے ہے، نہ کہ بعض ابصار سے یعنی یہ رفع ایجاب کلی ہے سلب کلی نہیں ہے اور رفع ایجاب کلی ایجاب جزئی کو مستلزم ہے یعنی ساری آنکھیں اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتیں اور یہ قضیہ صادقہ ہے۔ کیونکہ کافر اور منافق لوگ جہنم میں ہوں گے۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی رویت جیسی نعمت عظمیٰ کب نصیب ہوگی؟ جیسے کوئی کہے کہ لاہور کے سارے لوگ عالم دین نہیں ہیں تو اگر لاہور والوں میں سے بعض لوگ عالم ہوں تو بھی یہ قضیہ (دعویٰ) سچا ہے۔ بعض لوگوں کے عالم ثابت ہونے سے وہ جھوٹا نہیں پڑے گا۔

(۴) رؤیت باری تعالیٰ چونکہ کوئی امر محال نہیں ہے، لہٰذا دنیا میں بھی ممکن ہے اور آخرت میں بھی ممکن ہے۔ چنانچہ اکثر مفسرین کے ہاں شب معراج میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رؤیت ثابت ہے اور قرآنی آیت

افتمار ونه علی مایریٰ٥

سے یہی مراد ہے اور بعض مفسرین کے ہاں اگرچہ رؤیت ثابت نہیں ہے، لیکن کلام تو بہرحال ثابت ہے خواہ من وراء الحجاب ہو یا من دون الحجاب ہو۔ (اس کی تفصیل اپنے مقام پر آئے گی)

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ الخ

یعنی مشرکین جن بتوں وغیرہ کی پرستش کرتے ہیں۔ ایمان والوں کو ان کو برا بھلا نہیں کہنا چاہیے۔ مبادا کہ وہ اپنی جہالت وحماقت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ، جو معبود برحق ہے کو، برا بھلا کہیں۔ اس کا سبب وہ لوگ بنیں گے جو ان کے معبودوں کو برا بھلا کہتے ہیں۔ جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ ماں باپ کو گالی گلوچ دیں گے اور برا کہیں گے۔ صحابہ کرام نے یہ بات نہایت ہی بعید سمجھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حضور یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی اپنے ماں باپ کو گالی دے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ دوسروں کے ماں باپ کو گالی گلوچ دیں گے اور برا کہیں گے۔ پھر وہ ان کے ماں باپ کو برے الفاظ سے یاد کریں گے۔ اسی طرح یہ لوگ اپنے ماں باپ کے لیے گالی گلوچ کا سبب بن جائیں گے۔

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ

اور اگر ہم ان پر فرشتے بھی اتار دیں اور ان سے مُردے باتیں بھی کریں اور ان کے سامنے ہم

شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

ہر چیز کو زندہ بھی کر دیں تو بھی یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں مگر یہ کہ اللہ چاہے لیکن اکثر ان میں سے جاہل ہیں ○

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ

اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لیے شریر آدمیوں اور جنوں کو دشمن بنا دیا جو کہ ایک دوسرے کو

اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ

ملمع کی ہوئی باتیں فریب دینے کے لیے سکھاتے ہیں اور اگر تیرا رب چاہتا تو یہ کام نہ کرتے سو تو انہیں اور جو جھوٹ بناتے ہیں

وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ

اسے چھوڑ دے ○ اور تا کہ ان ملمع کی ہوئی باتوں کی طرف ان لوگوں کے دل مائل ہوں جنہیں آخرت پر یقین نہیں اور تا کہ وہ لوگ

وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ

ان باتوں کو پسند کریں اور تا کہ وہ کریں جو بُرے کام وہ کر رہے ہیں ○ کیا میں اللہ کے سوا اور کسی کو منصف بناؤں حالانکہ اسی نے

اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ

تمہاری طرف ایک واضح کتاب اتاری ہے اور جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ ٹھیک تیرے رب کی طرف سے

رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا

نازل ہوئی ہے پس تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو ○ اور تیرے رب کی باتیں سچائی

وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۵﴾ وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ

اور انصاف کی انتہائی حد تک پہنچی ہوئی ہیں اسکی باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا اور وہ سننے والا جاننے والا ہے ○ اور اگر تو کہا مانے گا

فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ

اکثر اُن لوگوں کا جو دنیا میں ہیں تو تجھے اللہ کی راہ سے ہٹا دیں گے وہ تو اپنے خیال پر چلتے اور

هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ

قیاس آرائیاں کرتے ہیں ○ تیرا رب خوب جانتا ہے اسے جو اسکے راہ سے ہٹ جاتا ہے اور وہ

اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ ﴿۱۱۷﴾ فَكُلُوۡا مِمَّا ذُكِرَ اسۡمُ اللّٰهِ عَلَيۡهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ بِاٰيٰتِهٖ مُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۱۸﴾
سیدھے راستہ چلنے والوں کو بھی خوب جانتا ہے ○ سو تم اس جانور میں سے کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے اگر تم اس کے حکموں پر ایمان لانے والے ہو ○
وَمَا لَكُمۡ اَلَّا تَاۡكُلُوۡا مِمَّا ذُكِرَ اسۡمُ اللّٰهِ عَلَيۡهِ وَقَدۡ فَصَّلَ لَكُمۡ مَّا حَرَّمَ
کیا وجہ ہے کہ تم وہ چیز نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو حالانکہ وہ واضح کر چکا ہے جو کچھ اس نے تم پر
عَلَيۡكُمۡ اِلَّا مَا اضۡطُرِرۡتُمۡ اِلَيۡهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيۡرًا لَّيُضِلُّوۡنَ بِاَهۡوَآئِهِمۡ بِغَيۡرِ
حرام کیا ہے ہاں مگر وہ چیز جس کی طرف تم مجبور ہو جاؤ اور بہت سے لوگ بے علمی کے باعث اپنے خیالات کی بنا پر لوگوں کو
عِلۡمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُعۡتَدِيۡنَ ﴿۱۱۹﴾ وَذَرُوۡا ظَاهِرَ الۡاِثۡمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ
بہکاتے ہیں تیرا رب حد سے بڑھ جانے والوں کو خوب جانتا ہے ○ تم ظاہری اور باطنی سب گناہ چھوڑ دو بے شک
الَّذِيۡنَ يَكۡسِبُوۡنَ الۡاِثۡمَ سَيُجۡزَوۡنَ بِمَا كَانُوۡا يَقۡتَرِفُوۡنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا تَاۡكُلُوۡا مِمَّا لَمۡ
جو لوگ گناہ کرتے ہیں عنقریب اپنے کیئے کی سزا پائیں گے ○ اور جس چیز پر اللہ کا نام
يُذۡكَرِ اسۡمُ اللّٰهِ عَلَيۡهِ وَاِنَّهٗ لَفِسۡقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيۡنَ لَيُوۡحُوۡنَ اِلٰٓى
نہیں لیا گیا اس میں سے نہ کھاؤ اور بے شک یہ کھانا گناہ ہے اور بے شک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں
اَوۡلِيٰٓـئِهِمۡ لِيُجَادِلُوۡكُمۡ ۚ وَاِنۡ اَطَعۡتُمُوۡهُمۡ اِنَّكُمۡ لَمُشۡرِكُوۡنَ ﴿۱۲۱﴾ ع
تا کہ وہ تم سے جھگڑیں اور اگر تم نے ان کا کہا مانا تو تم بھی مشرک ہو جاؤ گے ○

افاداتِ محمود:

وَاِنۡ تُطِعۡ اَكۡثَرَ مَنۡ فِى الۡاَرۡضِ الخ

اکثریت کی رائے کو تسلیم کرنا یورپ کی جمہوریت ہے۔ یہ احمقوں کا کام ہے۔ کیونکہ انسان کا علم محدود ہے۔ پھر سب انسانوں میں عقل کاملہ نہیں ہے، لہٰذا ان کی رائے اور ان کا بنایا ہوا قانون قرآن وسنت سے متصادم ہو سکتا ہے۔ کوشش یہ ہونی چاہیے کہ قرآن وسنت مقدم ہوں اور ان کی بالادستی ہو۔

وَمَا لَكُمۡ اَلَّا تَاۡكُلُوۡا الخ

ایمان والوں کا عقیدہ ہے کہ ہر چیز کا خالق اور مارنے والا بلاواسطہ یا بالواسطہ اللہ تعالیٰ ہیں، لیکن جاندار چیزوں میں جبکہ حلال ہوں، دو روایتیں ہیں، ایک ذبح اور دوسری طبعی موت۔ طبعی موت کی صورت میں دم مسفوح گوشت کے اندر جذب ہو کر رہ جاتا ہے اور ذبح کی صورت میں دم مسفوح، جو کہ نجس ہے، باہر نکل جاتا ہے اور

گوشت طیب و طاہر رہ جاتا ہے۔ مشرکین مکہ کہا کرتے تھے کہ مسلمان عجیب لوگ ہیں کہ اپنے ہاتھ کے مارے ہوئے جانور کو کھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے مارے ہوئے (جو طبعی موت یعنی بغیر ذبح کے مرے) کو نہیں کھاتے؟ حقیقت یہ ہے کہ وہ لوگ حکمت ذبح اور طبعی موت کی حقیقت سے ناواقف تھے۔ ورنہ جانور کا مرنا دونوں صورتوں میں ہوتا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ ذبح کرنے والے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کرتے ہیں۔ روح اللہ تعالیٰ کے حکم سے نکل جاتی ہے اور جو طبعی موت مرتے ہیں۔ وہ بھی اللہ کے حکم سے مرتے ہیں، لیکن دم نجس رہ جانے کی وجہ سے ناپاک ہیں۔ دونوں صورتوں کو ایک جیسا سمجھنا تعدی اور ظلم ہے۔ قرآن کریم نے اس فاسد عقیدہ کو رد کر دیا ہے۔

مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ الخ

یہاں ذبیحہ پر اللہ تعالیٰ کا نام لینے کا ذکر ہے، خواہ حقیقتاً ہو یا حکماً، لہٰذا اللہ کے حکم کو نسیاناً چھوڑنے والا حکماً پڑھنے والا شمار ہوتا ہے۔ اس کا ذبیحہ حلال ہوگا۔ امام شافعیؒ کے ہاں عمداً چھوڑنے والے کا ذبیحہ بھی حلال ہوگا اور امام مالکؒ کے ہاں نسیاناً چھوڑنے والے کا ذبیحہ بھی حلال نہ ہوگا۔ یہ مسلک چونکہ صحابہ میں سے حضرت ابن عمرؓ کا ہے، لہٰذا امام مالکؒ کے مسلک اور قول کے مطابق گنجائش ہے، لیکن امام شافعیؒ کا قول حلت ذبیحہ کا بصورت ترک تسمیہ عمداً یہ اجماع اور ظاہری نصوص کے خلاف ہے۔ کیونکہ ان آیت مذکورہ میں تصریح موجود ہے کہ جس ذبیحہ پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے، وہ نہ کھاؤ اور دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت عدی بن حاتمؓ نے حضورؐ سے پوچھا تھا کہ حضورؐ میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں، لیکن پکڑتے وقت اس کے ساتھ دوسرا کتا شریک ہو جاتا ہے اور میں یہ نہیں جانتا کہ اس کو چھوڑتے وقت کسی نے بسم اللہ پڑھی تھی یا نہیں؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ شکار آپ کے لیے حلال نہیں۔

انما سميت على كلبک ولم تسم على كلب غيرک

یعنی تو نے اپنے کتے کو چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھی تھی، لیکن دوسرے پر نہیں پڑھی تھی، لہٰذا شکار حلال نہیں ہے۔ یہاں ترک تسمیہ ہی کی وجہ سے شکار کو آپؐ نے حرام قرار دے دیا۔ لہٰذا اس مسئلہ میں اجتہاد کی گنجائش نہیں ہے۔ جس ذبیحہ پر اللہ تعالیٰ کا نام عمداً نہ لیا جائے، وہ حرام ہے۔

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا

بھلا وہ شخص جو مردہ تھا

فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ

پھر ہم نے اسے زندہ کر دیا اور ہم نے اسے روشنی دی کہ اسے لوگوں میں لیے پھرتا ہے وہ اس کے برابر ہو سکتا ہے جو اندھیروں میں پڑا ہو

لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ

وہاں سے نکل نہیں سکتا اسی طرح کافروں کی نظر میں اُن کے کام آراستہ کر دیے گئے ہیں اور اسی طرح

جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا

ہر بستی میں ہم نے گنہ گاروں کے سردار بنا دیے ہیں تا کہ وہاں اپنے مکر و فریب کا جال پھیلائیں حالانکہ وہ اپنے فریب کے جال میں

بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى

آپ پھنستے ہیں مگر وہ سمجھتے نہیں ○ جب ان کے پاس کوئی نشانی آتی ہے تو کہتے ہیں ہم نہیں مانیں گے جب تک کہ

نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ

وہ چیز خود ہمیں نہ دی جائے جو اللہ کے رسول کو دی گئی ہے اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ اپنی پیغمبری کا کام کس سے لے وہ وقت قریب ہے

الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

جب یہ مجرم اپنی مکاریوں کی پاداش میں اللہ کے ہاں ذلت اور سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے ○

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ

سو جسے اللہ چاہتا ہے کہ ہدایت دے تو اس کے سینہ کو اسلام کے قبول کرنے کے لیے کھول دیتا ہے اور جس کے متعلق چاہتا ہے کہ

يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ

گمراہ کرے اس کے سینہ کو بیحد تنگ کر دیتا ہے گویا کہ وہ آسمان پر چڑھتا ہے اسی طرح

يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ

اللہ تعالیٰ ایمان نہ لانے والوں پر پھٹکار ڈالتا ہے ○ اور یہ تیرے رب کا سیدھا

مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ

راستہ ہے ہم نے نصیحت حاصل کرنے والوں کیلئے آیتوں کو صاف صاف بیان کر دیا ہے ○ ان کے لئے

عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ
اپنے رب کے ہاں سلامتی کا گھر ہے اور وہ ان کے اعمال کے سبب سے ان کا مددگار ہے ○ اور جس دن ان سب کو جمع کریگا
يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ
تو جنوں کی جماعت سے فرمائیگا تم نے آدمیوں میں سے بہت سے اپنے تابع کر لئے تھے اور آدمیوں میں سے جو جنوں کے دوست
رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۭ قَالَ النَّارُ
تھے کہیں گے اے رب ہمارے ہم میں سے ہر ایک نے دوسرے سے کام نکالا اور ہم اپنی اس میعاد کو آپہنچے جو تو نے ہمارے واسطے مقرر کی تھی فرمائیگا
مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ وَكَذٰلِكَ
تم سب کا ٹھکانا آگ ہے اس میں ہمیشہ رہو گے اس سے صرف وہی بچیں گے جنہیں اللہ بچائیگا بیشک تیرا رب حکمت والا جاننے والا ہے ○
نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾
اور اسی طرح ہم گنہ گاروں کو ایک دوسرے کے ساتھ ان کے اعمال کے سبب ملا دیں گے ○

ع ۸

افاداتِ محمود:

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ الخ

کفار اپنے کبر اور معاندانہ حیلہ جوئی کی وجہ سے انبیاء کی رسالت کا انکار کرتے تھے اور ساتھ ہی کہا کرتے تھے کہ جب تک فرشتے نازل ہو کر ہم کو بتلا نہ دیں یا خود اللہ تعالیٰ ہم سے نبی کی رسالت کے متعلق بات چیت نہ کرے تو ہم نہیں مانیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بتلایا کہ نبوت اور رسالت کا منصب ایک خداداد منصب ہے جو کہ وہبی ہے کسبی نہیں ہے۔ ریاضت وغیرہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ کو خوب علم ہے کہ اس منصب کا اہل کون ہے اور بحمد اللہ اللہ تعالیٰ نے جس کو بھی اس عظیم الشان منصب کے لیے منتخب فرمایا انہوں نے پیغمبری اور رسالت کا حق ادا کیا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کا علم کائنات کے ایک ایک ذرہ کو محیط ہے اس کو خوب معلوم ہے کہ نبوت و رسالت کا حق کون ادا کر سکتے ہیں اور کون اس منصب کے اہل نہیں ہیں، لہٰذا ان ہی کو منتخب فرمایا گیا ہے جو اس کے اہل تھے۔

قوم یونسؑ پر سے عذاب ہٹائے جانے کی حکمت اور مولانا مودودی کی اختراع:

جیسے سورہ یونس میں ہے کہ حضرت یونسؑ کی قوم کے سوا اور کوئی قوم ایسی نہیں ہے کہ آثار عذاب ظاہر ہونے کے بعد عذاب سے بچ گئی ہو۔ ان لوگوں نے چونکہ سچی توبہ کی۔ جانوروں اور بچوں کو لے کر میدان میں نکلے اور

خوب الحاح وزاری کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس عذاب کو رفع کر دیا۔ قرآن کریم نے دو جگہ اس کا تذکرہ فرمایا ہے۔ ایک سورہ یونس اور دوسرا سورہ صافات پارہ نمبر ۲۳ میں۔ دونوں سورتوں میں اللہ تعالیٰ نے رفع عذاب کی وجہ قوم یونسؑ کے ایمان کو قرار دیا ہے چنانچہ سورہ یونسؑ میں ہے:

لما امنوا کشفنا عنھم عذاب الخزی ⃝ (سورہ یونس)

جب وہ (قوم یونس) ایمان لے آئی تو ہم نے ان سے رسوا کن عذاب ہٹا دیا۔

فامنو فمتعنا ھم الی حین⃝

جب وہ ایمان لے آئے تو ہم نے ان کو فائدہ پہنچایا ایک وقت مقرر تک۔

یہ دونوں آیتیں صاف صاف بتا رہی ہیں کہ قوم یونس ایمان کی برکت سے عذاب سے محفوظ ہوگئی، لیکن مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ عذاب اس وجہ سے رفع ہوا کہ قوم نے غلطی نہیں کی تھی، بلکہ یونس علیہ السلام سے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کوتاہی ہوگئی تھی (العیاذ باللہ)۔ آگے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "**وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا**" یعنی ہم اس وقت تک عذاب نہیں دیتے، جب تک رسول نہ بھیجیں اور حضرت یونسؑ سے چونکہ کوتاہی ہوگئی تھی تو ان کا آنا اور نہ آنا برابر تھا۔ لہٰذا عذاب اس وجہ سے ہٹایا گیا کہ قوم میں گویا کوئی مبعوث ہوا ہی نہیں تو ان کو سزا دینا مناسب نہ تھا۔ جب قرآن کریم نے رفع عذاب کی علت اس قوم کے ایمان کو قرار دیا ہے تو پھر یہ بات از خود اختراع کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں، بلکہ اصل بات یہ ہے کہ مودودی صاحب عصمت انبیاء کے قائل ہی نہیں انبیاء پر نقد و جرح کی یہ عمارت ہمیشہ اسی بنیاد پر اٹھائی جاتی ہے۔

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

اے جنو اور انسانو! کی جماعت

اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ

کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں میرے احکام سناتے تھے اور اس کی ملاقات سے تمہیں

يَوْمِكُمْ هٰذَا ۗ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا

ڈراتے تھے کہیں گے ہم اپنے گناہ کا اقرار کرتے ہیں اور انہیں دُنیا کی زندگی نے دھوکا دیا ہے

وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ

اور اپنے اوپر ہی گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے ○ یہ اس لئے ہوا کہ تیرا رب بستیوں کو

مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۗ

ظلم کرنے کے باوجود ہلاک نہیں کیا کرتا اس حال میں کہ وہ بے خبر ہوں ○ اور ہر ایک کے لیے ان کے اعمال کے لحاظ سے درجے ہیں

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۗ اِنْ يَّشَاْ

اور تیرا رب ان کے کاموں سے بے خبر نہیں ○ اور تیرا رب بے پرواہ رحمت والا ہے اگر وہ چاہے

يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ

تم سب کو اٹھالے اور تمہارے بعد جسے چاہے تمہاری جگہ آباد کردے جس طرح تمہیں ایک دوسری قوم کی نسل سے

اٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ ۭ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا

پیدا کیا ہے ○ جس چیز کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے وہ ضرور آنے والی ہے اور تم عاجز نہیں کر سکتے ○ کہہ دو اے لوگو تم

عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ

اپنی جگہ پر کام کرتے رہو اور میں بھی کام کرتا ہوں عنقریب معلوم کرلو گے کہ آخرت کا گھر کس کے لیے ہوتا ہے بے شک

لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا

ظالم نجات نہیں پاتے ○ اور اللہ کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور مویشیوں میں سے ایک حصہ اس کے لیے مقرر کرتے ہیں اور اپنے خیال کے

هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآىِٕنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآىِٕهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ

مطابق کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا حصہ ہے اور یہ ہمارے شریکوں کا ہے سو جو حصہ ان کے شریکوں کا ہے وہ اللہ کی طرف نہیں جا سکتا

وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ۗ سَآءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿١٣٦﴾ وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ

اور جو اللہ کا ہے وہ اُن کے شریکوں کی طرف جا سکتا ہے کیسا بُرا فیصلہ کرتے ہیں ○ اور اسی طرح بہت سے

لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ

مشرکوں کے خیال میں ان کے شریکوں نے اپنی اولاد کے قتل کرنے کو خوشنما بنا دیا ہے تا کہ انہیں ہلاکت میں مبتلا کر دیں

دِينَهُمْ ۖ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿١٣٧﴾ وَقَالُوا هٰذِهِ

اور ان پر ان کے دین کو مشتبہ بنا دیں اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو یہ ایسا نہ کرتے سو انہیں چھوڑ دو اور جو وہ افترا کرتے ہیں ○ اور کہتے ہیں یہ

أَنْعَامٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ إِلَّا مَن نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ

جانور اور کھیت محفوظ ہیں انہیں صرف وہی لوگ کھا سکتے ہیں جنہیں ہم چاہیں اور کچھ جانور ہیں جن پر سواری

ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ۚ سَيَجْزِيهِم

حرام کر دی گئی ہے اور کچھ جانور ہیں جن پر اللہ کا نام نہیں لیتے یہ سب اللہ پر افترا ہے عنقریب اللہ انہیں

بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿١٣٨﴾ وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا

اس افترا کی سزا دے گا ○ اور کہتے ہیں جو کچھ ان جانوروں کے پیٹ میں ہے یہ ہمارے مردوں کے لیے خاص ہے

وَمُحَرَّمٌ عَلٰى أَزْوَاجِنَا ۖ وَإِن يَكُن مَّيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَآءُ ۚ سَيَجْزِيهِمْ

اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اور جو بچہ مردہ ہو تو دونوں اس کے کھانے میں برابر ہیں اللہ انہیں ان باتوں کی

وَصْفَهُمْ ۚ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿١٣٩﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا

سزا دیگا بیشک وہ حکمت والا جاننے والا ہے ○ تحقیق خسارے میں پڑے وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو جہالت

بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ۚ قَدْ ضَلُّوا وَمَا

اور نادانی کی بنا پر قتل کیا اور اللہ پر بہتان باندھ کر اس رزق کو حرام کر لیا جو اللہ نے انہیں دیا تھا بیشک وہ گمراہ ہوئے اور

كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿١٤٠﴾ ع

سیدھی راہ پر نہ آئے ○

افاداتِ محمود:

قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ الخ

(۱) قتل کا ایک طریقہ اولاد کو زندہ درگور کرنا ہے۔ (۲) ایک طریقہ مشرکین کا تھا کہ بچوں کو بت کے بھینٹ

چڑھادیتے تھے۔شاید شیطان نے ان کے دلوں میں وسوسہ ڈال دیا ہو کہ حضرت ابراہیمؑ کا اسمٰعیلؑ کو ذبح کرنے کی کوشش کرنا بتوں کے نام پر تھا، لہٰذا وہ لوگ اس فعل قبیح اور شنیع میں حضرت ابراہیمؑ کی پیروی سمجھتے تھے۔ نیز یہ بھی ممکن ہے کہ جناب عبدالمطلب نے زم زم کا کنواں کھودتے وقت یہ نذر مانی تھی کہ اگر میرے دس جوان بیٹے ہوگئے تو ایک کو اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کروں گا۔اس کی پیروی کرتے ہوئے مشرکین مکہ بچوں کو بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہوں۔

وَاِنۡ یَّكُنۡ مَّیۡتَةً الخ

مشرکین نے ایک اختراع اور افتراء یہ کیا تھا کہ اگر سائبہ اور بحیرہ (وہ جانور جن سے نفع نہیں اٹھایا جاتا تھا) کو ذبح کردیا جائے اور اس کے پیٹ سے زندہ بچہ نکل آئے جسے جنین کہا جاتا ہے تو صرف مرد کھا سکتے ہیں۔عورتوں کے لیے اس کا کھانا جائز نہیں ہے اور اگر بچہ مردہ نکل آئے تو اس میں سب شریک ہیں۔یعنی مرد و عورتیں سب ہی کھا سکتے ہیں۔چونکہ یہ مسئلہ انہوں نے از خود اختراع کیا تھا، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس کو رد فرمایا:

ذبح جنین کا حکم:

ایک حدیث میں ہے کہ "ذکاۃ الجنین ذکات امه الخ" اس حدیث کی بنیاد پر امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ اگر کسی جانور کو ذبح کیا گیا اور پیٹ میں بچہ تھا تو وہ خود ہی ذبح تصور ہوگا۔اس کی ماں کے ذبح کی وجہ سے وہ بھی مذبوح شمار ہوگا۔امام اعظمؒ ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ حرمت کی علت دم نجس کا گوشت میں جذب ہوجانا ہے اور وہ یہاں موجود ہے، لہٰذا جنین بغیر ذبح حلال نہ ہوگا۔کیونکہ بچے کی حیات الگ ہے اس کی رگوں میں جو خون ہوتا ہے وہ الگ اور مستقل ہوتا ہے اور غرہ جنین میں بھی اس کا حکم الگ ہے۔اسی طرح اس کے ذبح کا بھی حکم الگ ہونا چاہیے۔رہی حدیث سو اس کا مفہوم اور ترجمہ یہ ہے کہ "پیٹ میں پائے جانے والے بچے کے ذبح کا وہی طریقہ ہے جو اس کی ماں کا ہے" لہٰذا امام صاحبؒ کا مسلک حدیث کے مطابق اور یہ حدیث احناف کے مسلک کی دلیل ہے۔

وَهُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡشَاَ جَنّٰتٍ مَّعۡرُوۡشٰتٍ وَّغَیۡرَ مَعۡرُوۡشٰتٍ

اور اسی نے وہ باغ پیدا کیے ہیں جو چھتوں پر چڑھائے جاتے ہیں اور جو نہیں چڑھائے جاتے

وَّالنَّخۡلَ وَالزَّرۡعَ مُخۡتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّیۡتُوۡنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَیۡرَ

اور کھجور کے درخت اور کھیتی جن کے پھل مختلف ہیں اور زیتون اور انار پیدا کیے جو ایک دوسرے سے مشابہ اور جدا جدا

مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوۡا مِنۡ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثۡمَرَ وَاٰتُوۡا حَقَّهٗ یَوۡمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسۡرِفُوۡا ؕ

بھی ہیں ان کے پھل کھاؤ جب وہ پھل لائیں اور جس دن اسے کاٹو اس کا حق ادا کرو اور بے جا خرچ نہ کرو

اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الۡمُسۡرِفِیۡنَ ﴿۱۴۱﴾ وَمِنَ الۡاَنۡعَامِ حَمُوۡلَةً وَّفَرۡشًا ؕ كُلُوۡا مِمَّا

بے شک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ○ اور بوجھ اٹھانے والے مویشی پیدا کیے اور زمین سے لگے ہوئے اور اللہ کے

رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۴۲﴾ ثَمٰنِیَةَ

رزق میں سے کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو وہ تمہارا صریح دشمن ہے ○ آٹھ قسمیں

اَزۡوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاۡنِ اثۡنَیۡنِ وَمِنَ الۡمَعۡزِ اثۡنَیۡنِ ؕ قُلۡ ءٰٓالذَّكَرَیۡنِ حَرَّمَ

پیدا کیں بھیڑ میں سے دو اور بکری میں سے دو تو پوچھ کہ دونوں نر اللہ نے حرام

اَمِ الۡاُنۡثَیَیۡنِ اَمَّا اشۡتَمَلَتۡ عَلَیۡهِ اَرۡحَامُ الۡاُنۡثَیَیۡنِ ؕ نَبِّـُٔوۡنِیۡ بِعِلۡمٍ اِنۡ

کیے ہیں یا دونوں مادہ یا وہ بچہ جو دونوں کے رحم میں ہے مجھے اس کی سند بتلاؤ اگر

كُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۱۴۳﴾ وَمِنَ الۡاِبِلِ اثۡنَیۡنِ وَمِنَ الۡبَقَرِ اثۡنَیۡنِ ؕ قُلۡ

سچے ہو ○ اور اونٹ اور گائے سے دو دو قسمیں پیدا کیں تو پوچھ

ءٰٓالذَّكَرَیۡنِ حَرَّمَ اَمِ الۡاُنۡثَیَیۡنِ اَمَّا اشۡتَمَلَتۡ عَلَیۡهِ اَرۡحَامُ الۡاُنۡثَیَیۡنِ ؕ

دونوں نر حرام کیے ہیں یا دونوں مادہ یا وہ بچہ جو دونوں مادہ کے رحم میں ہے

اَمۡ كُنۡتُمۡ شُهَدَآءَ اِذۡ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰهِ

کیا تم موجود تھے جس وقت اللہ نے تمہیں یہ حکم دیا تھا پھر اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر

كَذِبًا لِّیُضِلَّ النَّاسَ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۱۴۴﴾ ع

جھوٹا بہتان باندھے تاکہ لوگوں کو بلا تحقیق گمراہ کرے بے شک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا ○

افاداتِ محمود:

مَّعْرُوشٰتٍ الخ

بعض درخت بیل دار ہوتے ہیں۔ ان میں بعض بیلیں تو زمین پر پھیل جاتی ہیں۔ جیسے تربوز وغیرہ اور بعض بیلیں درختوں پر پھیل جاتی ہیں جیسے انگور وغیرہ۔

مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ الخ

یعنی آٹھ قسم کے یہ جانور حلال ہیں (۱) بھیڑ، دنبے میں سے نر، مادہ (۲) بکریوں میں سے نر، مادہ (۳) اونٹوں میں سے نر مادہ (۴) گائے بیل میں سے نر مادہ لیکن تم لوگ کبھی نر کو، کبھی مادہ کو اور کبھی مادہ کے پیٹ میں موجود بچے کو حرام گردانتے ہو۔ پھر بعض کو عورتوں پر اور بعض کو مردوں پر اور بعض کو دونوں قسم کے انسانوں پر حرام سمجھتے ہو۔ یہ سراسر غلط ہے کیونکہ کسی چیز کا حلال یا حرام ہونا حکم خداوندی کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ لہٰذا حرمت کا یہ حکم اور فیصلہ اگر تم اپنی طرف سے کرتے ہو تو یہ مداخلت فی الدین ہے جو کہ جائز نہیں ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی حرمت وغیرہ کی نسبت کرتے ہو تو یہ افتراء علی اللہ ہے جو اس سے بھی زیادہ بڑا جرم ہے۔

الضَّاْنِ عام ہے اس سے مراد بھیڑ اور دُنبے میں یعنی چکی والے یا بغیر چکی والے دونوں مراد ہیں۔ علامہ عبدالحیؒ لکھنویؒ باوجودیکہ بڑے عالم ہیں لیکن کچھ ظاہر بین ہیں۔ مجموعۃ الفتاویٰ میں جہاں قربانی کے مسائل لکھے ہیں وہاں الضَّاْنِ کی تعریف یہ کی ہے۔ مالہ الیۃ یعنی الضَّاْنِ سے چکی والا بھیڑ مراد ہے اور علامہ شامیؒ نے بھی فتاویٰ شامی ج ۶ ص ۳۲۱ پر یہی تعریف کی ہے۔ لکھتے ہیں کہ (قولہ من الضأن) وھو مالہ الیۃ یعنی ضان سے چکی والا دنبہ مراد ہے لیکن الضَّاْنِ کی یہ تعریف درست نہیں ہے۔ کیونکہ یہ جامع لالافراد نہیں ہے۔ علامہ شامیؒ نے تو شاید اس وجہ سے یہ تعریف کی ہو کہ شام میں بغیر چکی والے دُنبے نہیں ہوتے۔ اگر وہ ہندوستان، پاکستان اور افغانستان تشریف لے آتے اور بغیر چکی والے دُنبوں کے ریوڑ دیکھ لیتے تو پھر کبھی یہ تعریف نہ کرتے۔ اسی طرح مولانا عبدالحیؒ لکھنویؒ نے بھی بعض فقہاء کی تقلید میں یہ تعریف کر دی لیکن یہ تعریف تام نہیں ہے۔ کیونکہ جن جانوروں کی قربانی جائز ہے وہ پانچ ہیں۔ (۱) اونٹ (۲) گائے، بیل (۳) بھینس (۴) بکرا، بکری (۵) بھیڑ، دُنبے۔

اب اگر ''الضَّاْنِ'' کی تعریف ''مالہ الیۃ من جنس الغنم'' سے کی جائے جیسا کہ علامہ شامیؒ اور علامہ عبدالحیؒ نے فرمائی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ چکی والے دُنبے کی قربانی جائز ہے اور جو بغیر چکی دُنبے ہیں ان کی قربانی جائز نہ ہو۔ حالانکہ اس پر جمہور سلف وخلف کا اتفاق ہے کہ قربانی بھیڑ، دُنبے کی جائز ہے جو چکی والا ہے اُس کی بھی جائز ہے اور جو بغیر چکی کے ہیں اُن کی بھی جائز ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ ''الضَّاْنِ'' کی مندرج بالا تعریف میں چوک ہوئی۔ ''الضَّاْنِ'' کی اصل تعریف یہ ہے مالہ صوف من جنس الغنم یعنی اُون والے وہ جانور جو بکریوں کی جنس ہیں، خواہ چکی والے ہوں اور یا نہ ہوں اور اُون والا ہونا یہ تعریف مشترک ہے اور جامع ہے بھیڑ، دُنبوں کی دونوں

قسموں کو شامل ہے۔ چنانچہ علامہ دمیری حیوۃ الحیوان ج ۱ میں لکھتے ہیں۔ الضَّاْنِ ''ذوات الصوف من الغنم' یعنی '' الضَّاْنِ '' بھیڑ، دُنبے کو کہا جاتا ہے جو اُون والے ہوتے ہیں اور آگے بکریوں کے متعلق لکھتے ہیں المعز نوع من الغنم خلاف الضأن وھی ذوات الشعور والاذناب القصور یعنی الضَّاْنِ کے برخلاف معز بکروں اور بکریوں کو کہا جاتا ہے جو بال والے اور چھوٹی چھوٹی دُموں والے ہوتے ہیں۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ الضَّاْنِ کی تعریف عام رکھی جائے تاکہ دونوں قسموں کو شامل ہو اور کوئی قسم باہر نہ رہ جائے۔

ولا تقتلوا اولاد کم من خشیة املاق الخ ٥

خاندانی منصوبہ بندی کی شرعی حیثیت:

(۱) ایک تو بچوں کو پیدا ہونے کے بعد قتل کرنا ہے جو کہ صراحۃً حرام ہے۔

(۲) ایک بچوں کو پیدا ہونے سے روکنا ہے، یہ بھی شرعاً ممنوع ہے۔ حدیث میں ہے بعض صحابہؓ نے حضورؐ سے خصی ہونے کی اجازت مانگی تو آپؐ کی طرف سے ان کو اجازت نہ ملی۔ (۳) بعض لوگ عزل سے استدلال کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض صحابہ کرام عزل کرتے تھے اور یہ سبب ہے اولاد پیدا نہ کرنے کا، لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ عزل اور خاندانی منصوبہ بندی میں بڑا فرق ہے۔ کیونکہ عزل سے وقتی طور پر نطفہ کو استقرار سے بچایا جاتا ہے، مگر آپریشن میں تو بالکل استعداد ختم ہو جاتی ہے کیونکہ بعض لوگ بچہ دانی ہی نکلوا دیتے ہیں تو یہ بالکل اختصاء (خصی کرنے) کی طرح ہے اور اختصاء کی اجازت اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دی ہے اور عزل پر اگر میاں بیوی دونوں راضی ہوں تو جائز ہے، ورنہ نہیں۔

(۴) بعض لوگ بیمار اور کمزور عورت کی مثال دیتے ہیں کہ عورت کمزور یا بیمار ہوتی ہے تو ان کے لیے تو یہ چھوٹ ہونی چاہیے؟ لیکن ان دونوں صورتوں میں بڑا فرق ہے۔ دونوں کو خلط ملط کرنا یا ایک صورت کو دوسری پر قیاس کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے۔ کیونکہ عوت کا اس حد تک کمزور ہونا اور بیمار ہونا کہ بچوں کے پیدا کرنے اور پرورش کی صلاحیت ہی نہ ہو تو یہ ایک عذر شرعی ہے جو کہ واضح اور اجلی ہے۔ اس صورت میں بچے پیدا نہ کرنے اور برتھ کنٹرول میں شرعاً کوئی ممانعت اور گناہ نہیں ہے، لیکن اس نیت سے بچوں کی تعداد کا کم کرنا کہ یہ کہاں سے کھائیں گے اور اس کو اجتماعی حیثیت دے کر جگہ جگہ خاندانی منصوبہ بندی کے بورڈ آویزاں کرنا یقیناً گناہ ہے۔

ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً

کہہ دو کہ میں اس وحی میں جو مجھے پہنچی ہے کسی چیز کو کھانے والے پر حرام نہیں پاتا جو اسے کھائے مگر یہ کہ وہ مردار ہو

اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ

یا بہتا ہوا خون یا سور کا گوشت کہ وہ ناپاک ہے یا وہ ناجائز ذبیحہ جس پر اللہ کے سوا کسی

بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَعَلَی

اور کا نام پکارا جائے پھر جو شخص بھوک سے بے اختیار ہو جائے ایسے حال میں کہ نہ بغاوت کرنیوالا اور نہ حد سے گزرنے والا ہو تو تیرا رب بخشنے والا مہربان ہے ○

الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِیْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَیْهِمْ

یہود پر ہم نے ہر ایک ناخن والا جانور حرام کیا تھا اور گائے اور بکری میں سے ان دونوں کی چربی

شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَایَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذٰلِكَ

حرام کی تھی مگر جو پشت پر یا انتڑیوں پر لگی ہو یا جو ہڈی سے ملی ہوئی ہو ہم نے

جَزَیْنٰهُمْ بِبَغْیِهِمْ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ

ان کی شرارت کے باعث انہیں سزا دی تھی اور بیشک ہم سچے ہیں ○ پھر اگر تجھے جھٹلائیں تو کہہ دو تمہارا رب بہت وسیع

وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا یُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۴۷﴾ سَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا

رحمت والا ہے اور گنہگار لوگوں سے اس کا عذاب نہیں ٹلے گا ○ اب مشرک کہیں گے کہ

لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَیْءٍ ۭ كَذٰلِكَ

اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم اور نہ ہمارے باپ دادا شرک کرتے اور نہ ہم کسی چیز کو حرام کرتے اسی طرح ان

كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰی ذَاقُوْا بَاْسَنَا ۭ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ

لوگوں نے جھٹلایا جو ان سے پہلے تھے یہاں تک کہ انہوں نے ہمارا عذاب چکھا کہہ دو تمہارے ہاں کوئی

عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ۭ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ﴿۱۴۸﴾

ثبوت ہے تو اسے ہمارے سامنے لاؤ تم فقط خیالی باتوں پر چلتے ہو اور صرف تخمینہ ہی کرتے ہو ○

قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۴۹﴾ قُلْ هَلُمَّ

کہہ دو پس اللہ کا الزام پورا ہو چکا پس اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت کر دیتا ○ ان سے کہہ دو اپنے

شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا

گواہ لاؤ جو اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ نے ان چیزوں کو حرام کیا ہے پھر اگر وہ ایسی گواہی دیں تو تو

تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

ان کا اعتبار نہ کر اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے اور جو آخرت پر

بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ ع ۵

یقین نہیں رکھتے اور وہ اوروں کو اپنے برابر کرتے ہیں ○ کہہ دو آؤ میں تمہیں سنادوں جو تمہارے رب نے

عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ

تم پر حرام کیا ہے یہ کہ اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور تنگدستی کے سبب اپنی اولاد کو

مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ

قتل نہ کرو ہم تمہیں اور انہیں رزق دیں گے اور بے حیائی کے ظاہر

مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكُمْ

اور پوشیدہ کاموں کے قریب نہ جاؤ اور ناحق کسی جان کو قتل نہ کرو جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے تمہیں یہ

وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ

حکم دیتا ہے تاکہ تم سمجھ جاؤ ○ اور سوائے کسی بہتر طریقہ کے یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ

اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا

یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچے اور ماپ اور تول کو انصاف سے پورا کرو ہم

نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ

کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور جب بات کہو تو انصاف سے کہو اگرچہ رشتہ دار ہی ہو

وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَاَنَّ هٰذَا

اور اللہ کا عہد پورا کرو تمہیں یہ حکم دیا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو اور بے شک یہی

صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ

میرا سیدھا راستہ ہے سو اسی کا اتباع کرو اور دوسرے راستہ پر مت چلو وہ تمہیں اللہ کی راہ سے ہٹا دینگے

ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا

تمہیں اسی کا حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ ○ پھر ہم نے نیکوں پر نعمت پوری کرنے کے لیے موسیٰ کو

عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ

کتاب دی جس میں ہر چیز کی تفصیل اور ہدایت اور رحمت تھی تاکہ وہ لوگ

بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا ع

اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لائیں ○ یہ برکت والی کتاب ہم نے اتاری ہے سو اس کا اتباع کرو اور ڈرو

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ

تاکہ تم پر رحم کیا جائے ○ تاکہ تم یہ نہ کہو کہ ہم سے پہلے دو فرقوں پر کتاب نازل

قَبْلِنَا وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا

ہوئی تھی اور ہم تو ان کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر تھے ○ یا یہ کہو کہ اگر ہم پر کتاب نازل کی جاتی

الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى

تو ہم ان سے بہتر راہ پر چلتے سو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح کتاب اور ہدایت

وَّرَحْمَةٌ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا سَنَجْزِي

اور رحمت آچکی ہے اب اس سے زیادہ کون ظالم ہے جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑے جو لوگ

الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

ہماری آیتوں سے منہ موڑتے ہیں ہم انہیں ان کے منہ موڑنے کے باعث برے عذاب کی سزا دیں گے ○

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ

یہ لوگ اس کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آویں یا تیرا رب آئے یا تیرے رب کی

اٰيٰتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ

کوئی نشانی آئے جس دن تیرے رب کی کوئی نشانی آئے گی تو کسی ایسے شخص کا ایمان کام نہ آئے گا جو پہلے ایمان نہ

اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

لایا ہو یا اس نے ایمان لانے کے بعد کوئی نیک کام نہ کیا ہو کہہ دو انتظار کرو ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں ○

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ
جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور کئی جماعتیں بن گئے تیرا ان سے کوئی تعلق نہیں ان کا کام
اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ
اللہ ہی کے حوالہ ہے پھر وہی انہیں بتلائے گا جو کچھ وہ کرتے تھے ○ جو کوئی ایک نیکی کرے گا اس کے لئے
عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾
دس گنا اجر ہے اور جو بدی کرے گا سوا سے اسی کے برابر سزا دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا ○
قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ
کہہ دو میرے رب نے مجھے ایک سیدھا راستہ بتلا دیا ہے ایک صحیح دین ابراہیم کی ملت جو
حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ
ایک ہی طرف کا تھا اور مشرکوں میں سے نہیں تھا ○ کہہ دو بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا
وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ
اور میرا مرنا اللہ ہی کیلئے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے ○ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا تھا اور میں سب سے پہلے
الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۶۳﴾ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ
فرمانبردار ہوں ○ کہہ دو کیا اب میں اللہ کے سوا اور کوئی رب تلاش کروں حالانکہ وہی ہر چیز کا رب ہے اور جو شخص کوئی
كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ
گناہ کرے گا تو وہ اسی کے ذمہ ہے اور ایک شخص دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تمہارے رب کے ہاں ہی
مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ
سب کو لوٹ کر جانا ہے سو جن باتوں میں تم جھگڑتے تھے وہ تمہیں بتلا دے گا ○ اس نے تمہیں
خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ
زمین میں نائب بنایا ہے اور بعض کے بعض پر درجے بلند کر دیئے ہیں تا کہ تمہیں اپنے دیئے ہوئے
مَآ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۵﴾
حکموں میں آزمائے بے شک تیرا رب جلدی عذاب دینے والا ہے اور بیشک البتہ وہ بخشنے والا مہربان ہے ○

رکوعاتہا ۲۴ — سُوْرَةُ الْأَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ ۳۹ — آیاتہا ۲۰۶

سورۂ اعراف مکی ہے اور اس میں دوسو چھ آیتیں اور ۲۴ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓمّٓصٓ ﴿۱﴾ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ

یہ کتاب تیری طرف بھیجی گئی ہے تاکہ تو اس کے ذریعہ سے ڈرائے اور اس سے تیرے دل میں تنگی نہ ہونی چاہیے

وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا

اور یہ ایمان والوں کے لیے نصیحت ہے ○ جو چیز تمہارے رب کی طرف سے تم پر اتری ہے اس کا اتباع کرو اور اللہ کو چھوڑ کر

مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا

دوسرے دوستوں کی تابعداری نہ کرو تم لوگ بہت ہی کم نصیحت مانتے ہو ○ اور کتنی بستیاں ہم نے ہلاک کردی ہیں

فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ﴿۴﴾ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ

جن پر ہمارا عذاب رات کو آیا یا ایسی حالت میں کہ دو پہر کو سونے والے تھے ○ جس وقت ان پر ہمارا عذاب آیا پھر ان کی

بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵﴾ فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ

یہی پکار تھی کہتے تھے بے شک ہم ہی ظالم تھے ○ پھر ہم ان لوگوں سے ضرور سوال کرینگے جنکے پاس پیغمبر بھیجے گئے تھے

وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۶﴾ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ﴿۷﴾

اور ان پیغمبروں سے ضرور پوچھیں گے ○ پھر اپنے علم کی بناء پر ان کے سامنے بیان کردیں گے اور ہم کہیں غیر حاضر نہ تھے ○

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ۨ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸﴾

اور واقعی اس دن وزن بھی ہوگا پھر جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا سو ایسے لوگ کامیاب ہوں گے ○

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا

اور جس کا پلہ ہلکا ہوگا سو یہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کیا اس لیے کہ ہماری آیتوں کا

يَظْلِمُوْنَ ﴿۹﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ قَلِيْلًا

انکار کرتے تھے ○ اور ہم نے تمہیں زمین میں جگہ دی اور اس میں تمہاری زندگی کا سامان بنادیا تم بہت کم

مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۱۰
شکر کرتے ہو ۝

ع ۸

افاداتِ محمود:

یہ سورت مکی ہے، البتہ آٹھ آیتیں، آیت نمبر ۱۶۳ سے ۱۷۰ تک، مدنی ہیں۔ اس سورت میں ۲۰۶ آیات اور ۲۴ رکوع ہیں۔ نسائی میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی یہ روایت موجود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں سورہ اعراف پڑھی تھی اور اس کو دو حصوں پر تقسیم کر دیا تھا۔ آدھی ایک رکعت میں پڑھی تھی اور آدھی دوسری رکعت میں

الٓمّٓصٓ ۝۱ یہ حروف مقطعات میں سے ہیں۔ اس کی تفصیل سورہ بقرہ کے شروع میں گزر چکی ہے، وہی پیش نظر رہنی چاہیے۔

فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ الخ

''حرج'' کی تاویل:

(۱) حرج کی ایک تفسیر تو حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ ''حرج'' سے مراد شک ہے، یعنی کتاب اللہ کے متعلق آپ کے سینہ میں کسی قسم کا شک اور ریب نہیں ہونا چاہیے۔ اس صورت میں یہ تقریباً ''فلا تکونن من الممترین'' کے معنی میں ہوگا۔

(۲) ''حَرَجٌ'' کی دوسری تفسیر مفسرین کرام سے یہ منقول ہے کہ یہاں حرج تنگی کے معنی میں ہے یعنی ایک تو اس کے پہنچانے میں آپؐ دقت اور تنگی محسوس نہ کریں اور دوسرا معاندین کے بیہودہ سوالات، لغویات اور ایذارسانیوں اور طعن و تشنیع کی وجہ سے آپ تنگ دل نہ ہوں۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝۶ (سورۂ کہف ۶)

پس شاید آپ ہلاک کر ڈالیں گے اپنی جان کو ان کے پیچھے اگر وہ ایمان نہ لائیں اس کلام (قرآن) پر، افسوس کے مارے۔

معاندین کی بیہودہ باتیں اور اعتراضات ایسے تھے جو یقیناً جان لیوا ثابت ہو سکتے تھے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو صبر اور ہمت کا پہاڑ بنا دیا۔ چنانچہ مشرکین اور کفار کہا کرتے تھے:

(۱) وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ۝۷ (سورۂ فرقان ۷)

(۲) وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ الخ ۝ (سورۂ الرعد ۲۷)

اور وہ کہتے ہیں کہ کیا ہوا اس رسول کو کہ کھاتا ہے کھانا اور چلتا ہے بازاروں میں۔ کیوں نہ اتارا گیا اس کی طرف کوئی فرشتہ کہ وہ ہوتا اس کے ہمراہ ڈرانے والا۔

(ترجمہ آیت ۲) اور کہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہیں کہ کیوں نہیں اتاری گئی آپ پر کوئی نشانی آپ کے رب کی طرف سے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی کہ ان کے معاندانہ سوالات کی وجہ سے آپ تنگ دل اور بددل نہ ہوں اور اپنے فرائض حسب سابق بطریقۂ احسن ادا کرتے رہیے۔ یہ تفسیر پہلی تفسیر کی بنسبت زیادہ قرین صحت ہے۔ یہ طبعی اور فطری بات ہے کہ جب انسان ایک کام خوب محنت اور لگن سے کرتا ہے، مگر اسے ٹھکرا دیا جاتا ہے۔ اس وقت انسان دل میں ایک تنگی اور ضیق نفس محسوس کرتا ہے کہ اُس کی بات بے اثر کیوں رہی؟ لہٰذا یہ تفسیر اقرب الی الفهم ہے۔ شک کے ساتھ ''حرج'' کی جو تفسیر کی گئی ہے اس میں تھوڑا سا بعد محسوس ہوتا ہے کہ نزول قرآن اور کلام اللہ ہونے میں شک کیوں کر ہوسکتا ہے؟

فَجَآءَهَا بَأْسُنَا بَيَاتًا أَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ۝ الخ

اصول فقہ کی کتابوں میں نحو کے اس اصول کی تصریح موجود ہے کہ ''فا'' تعقیب مع الوصل کے لیے آتی ہے یعنی اگر یوں کہا جائے جاء زید فعمرو تو مطلب یہ ہوگا کہ پہلے زید اور اس کے متصل بعد یعنی بغیر کسی تاخیر کے، عمرو آیا۔ اس آیت میں پہلے بستیوں کی ہلاکت کا ذکر ہے اور بعد میں فا کے ساتھ عذاب آنے کا ذکر ہے یعنی بستیاں پہلے ہلاک کی گئیں اور بعد میں عذاب دیا گیا، حالانکہ عذاب جب آتا ہے تو ہلاکت اس کے نتیجہ میں رونما ہوتی ہے؟

جواب اس اشکال کا یہ ہے کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ''فا'' سے قبل معطوف علیہ میں اجمال ہوتا ہے اور اس کی تفصیل ''فا'' کے بعد معطوف میں ہوتی ہے اور تفصیل ہمیشہ رتبہ کے اعتبار سے اجمال کے بعد آتی ہے۔ ایسی صورت میں تعقیب زمانی نہیں ہوتی، بلکہ رتبی ہوتی ہے۔ جیسے آپ کہیں توضأ زید فغسل وجهه و یدیه الخ یعنی جب زید نے وضو شروع کیا تو اپنا چہرہ دھویا اور ہاتھ دھوئے تو توضاء میں اجمال ہے اور ''فغسل وجهه ویدیه'' میں اس کی تفصیل ہے۔ بعینہٖ اسی طرح ''أَهْلَكْنٰهَا'' میں ہے اجمال اور فجائھا سے اس کی تفصیل کا آغاز ہوا ہے۔ اس میں تعقیب رتبی ہے، زمانی نہیں ہے۔ ''أَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ۝'' یہ قیلولہ سے ہے یعنی خواب نیم روز، دوپہر کا آرام ''قیل'' یہ ہفت اقسام میں سے اجوف یائی ہے۔ ایک حدیث میں ہے:

ما كنا نقيل ولا نتغدّى الا بعد الجمعة ۝ (بخاری)

حضرت سہل ابن سعدؓ کہتے ہیں کہ ہم جمعہ کے دن دوپہر کا کھانا اور دوپہر کا آرام نماز جمعہ کے بعد ہی کرتے تھے۔

فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ الخ

امت سے نبی کے متعلق بھی پوچھا جائے گا۔ جیسا کہ ایک جگہ ارشاد ہے:

ماذا اجبتم المرسلین ٥

لوگو تم نے پیغمبروں کو کیا جواب دیا تھا (یعنی تمہارا جواب نفی میں تھا یا اثبات میں) اور پیغمبروں سے پوچھا جائے گا "مـاذا اجبتم" (اے پیغمبروں کے گروہ!) تمہیں لوگوں نے کیا جواب دیا تھا؟ یعنی آپ لوگوں کی دعوت کے بعد لوگوں نے آپ حضرات کے ساتھ کیا معاملہ کیا تھا۔ کیا وہ توحید و رسالت کے قائل ہو گئے تھے یا نہیں؟ "وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ" جب اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے تو پھر فرشتوں کے لکھنے کی کیا ضرورت ہے؟ فرشتوں کا لکھنا دراصل ہم لوگوں پر اتمام حجت کے لیے ہے۔ کیونکہ انسان عموماً ظاہری اسباب و علامات کو دیکھتا ہے۔ ورنہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کو فرشتوں کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کا نظام کائنات فرشتوں کے کرنے یا نہ کرنے پر موقوف ہے۔

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ الخ

وزن اعمال کی حقیقت اور معتزلہ:

قیامت کے روز اعمال کا وزن کرنا حق ہے۔ یہ ان بدیہیات ایمان و اسلام میں سے ہے جن پر ایمان رکھنا لازم ہے کیونکہ منطوق (بولے گئے) کلام سے صراحتہً یہی معلوم ہو رہا ہے۔ نیز اس عنوان اور موضوع کے لیے قرآن کریم میں متعدد آیات موجود ہیں جو قرآن کریم پر طائرانہ نظر رکھنے والوں سے بھی پوشیدہ نہیں ہیں۔ قدیم فرقوں میں سے معتزلہ نے وزن اعمال کا انکار محض عقل کے بل بوتے پر کیا ہے کہ اعمال اعراض ہیں اور وزن مختص بالا جسام ہے۔ ایسی صورت میں اعمال کا وزن ممکن نہیں ہے۔ اب سوچیے کہ محض عقل کے بل بوتے پر صریح نصوص کا انکار کرنا، اس سے بڑی بے عقلی اور حماقت اور کیا ہوگی۔ معتزلہ کی دلیل یہ ہے کہ صلوٰۃ عرض ہے، صوم عرض ہے، زکواۃ اور حج وغیرہ تمام اعمال اعراض ہیں۔ یہ اعمال وزن کے قابل نہیں ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ یہ اعمال وزن کیے جائیں گے تو کیسے کیے جائیں گے؟

اہل سنت والجماعت کی طرف سے اس سوال اور استدلال کے متعدد جوابات ہیں (۱) قرآن کریم میں متعدد آیات ہیں۔ ایک تو آیت مندرجہ بالا ہے۔ (۲) دوسری آیت و نـضـع الـمـوازيـن القسط الخ یعنی اللہ تعالیٰ ارشاد فرما رہے ہیں کہ ہم قیامت کے دن عدل و انصاف والے ترازو رکھیں گے۔ اسی طرح ارشاد ہے:

واقیموا الوزن بالقسط الخ

یعنی وزن انصاف اور عدل کے ساتھ قائم رکھو۔

قسط کی تحقیق:

لفظ "قسط" ثلاثی مجرد کا مصدر ہے اور اضداد کے باب میں سے ہے یہی مصدر جب ثلاثی مزید فیہ کے ابواب میں استعمال ہوتا تو یہ لفظ اضداد کے باب سے نکل جاتا ہے۔ جب یہ لفظ ثلاثی مجرد کے مصدر کے طور پر استعمال ہوتو یہ جور اور ظلم کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اور عدل کے مفہوم میں بھی۔ چنانچہ امام راغب مفردات میں لکھتے ہیں:

"والقسط هوان ياخذ قسط غيره وذالك جور"

یعنی قسط کا معنی یہ ہے کہ کسی اور کے حصہ کو دبالینا اور یہ صریح ظلم ہے اور "قسط الرجل" ای جار، یعنی قسط الرجل کا معنی ہے کہ فلاں آدمی نے ظلم کیا۔ چنانچہ سورہ جن پ ۲۹ میں ارشاد ہے:

"وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝"

اور جو ظالم ہیں وہ جہنم کا ایندھن بنیں گے اور ثلاثی مزید فیہ ہوکر "اِقْسَاط" اور "اَقْسَطُ" انصاف اور عدل کے معنی میں ہے چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

"واقسطو ان الله يحب المقسطين"

یعنی انصاف کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ لہٰذا جیسے "قرءٌ" اضداد میں سے ہے اور مشترک ہے، بين الحيض و الطهر الخ ویسے ہی قسط بھی۔

یعنی قرءٌ سے مراد حیض بھی ہوسکتا ہے اور طہر بھی۔ کلام کے سیاق وسباق کی مناسبت سے دونوں معنوں میں سے کوئی ایک معنی مراد لیا جائے گا۔ قسط ثلاثی مجرد ہو ظلم اور جور کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اور عدل کے معنی میں بھی لیکن ثلاثی مزید فیہ باب افعال میں عدل کے معنی میں آتا ہے، کیونکہ باب افعال کا همزہ سلب ماخذ کے لیے بھی آتا ہے، لہٰذا اقساط کا معنی سلب جور ہے یعنی جور اور ظلم کا نہ ہونا اور یہ عین عدل ہے۔ جیسا کہ باب تفعیل میں بھی ہوتا ہے کہا جاتا ہے:

اجلدت البعير و جلدته میں نے اونٹ کی کھال کھینچ لی یعنی اُتار لی۔ یہاں دونوں بابوں میں سلب ماخذ ہے اور قسطاس بھی قسط سے ہے۔ قسطاس ترازو کو بھی کہا جاتا ہے اور عدل وانصاف کو بھی جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

"وزنوا بالقسطاس المستقيم"

اور تولا کرو ترازو سیدھی سے۔

(۲) اسی طرح کفار کے متعلق ارشاد خداوندی ہے:

فلا نقيم لهم يوم القيامة وزنا (سورہ کھف)

سو نہیں قائم کریں گے ہم ان کے لیے قیامت کے دن وزن۔ یہ آیت بھی صراحتہً وزن اعمال پر دلالت کرتی ہے۔(۳) حدیث میں ہے **الحمد لله نصف الميزان و سبحان الله، يملاء الميزان**، یعنی الحمدللہ آدھی ترازو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ ترازو کو بھر دیتا ہے اور اس ترازو سے مراد جمہور امت کے ہاں وہ ترازو ہے جو قیامت کے روز وزن اعمال کے لیے رکھی جائے گی۔(۴) اسی طرح صحیح البخاریؒ کی آخری حدیث ہے:

کلمتان حبيبتان الى الرحمن خفيفتان على اللسان ثقليتان في الميزان سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم o

دو کلمے ایسے ہیں جو کہ رحمان کو محبوب ہیں زبان پر ہلکے ہیں اور ترازو میں وزنی ہیں۔(وہ ہیں)

(۱) **سبحان الله وبحمده** (۲) **سبحان الله العظيم.**

امام بخاری نے اس حدیث کو جس باب کے تحت نقل کیا ہے اس کا عنوان ہے:

"ان اعمال بني آدم يوزن"

یعنی بنی آدم کے اعمال وزن ہوں گے اور بطور دلیل یہ حدیث پیش فرمائی ہے۔

معتزلہ کے دلائل کے مفصل جوابات:

پہلی بات تو یہ ہے کہ جب دلیل عقلی اور وحی میں تعارض ہو تو ایک مسلمان کے شایان شان یہی ہے کہ وحی اور نقل کو ہر بات پر ترجیح دے اور عقل کی بات کو چھوڑ دے۔ دوسرے عقل بھی اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ جس بات کی موجد انسانی عقل ہو اس میں خطاء کا امکان قوی ہے۔ وحی اس اللہ کی طرف سے ہے اور اُس کا علم کائنات کے ذرے ذرے کو محیط ہے، لہٰذا اس میں غلطی کا امکان نہیں ہے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج میں جب آسمانوں پر تشریف لے گئے اور واپس آ گئے۔ لوگوں میں چرچا ہوا تو ابوجہل نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر میں لوگوں کو جمع کروں تو کیا آپ لوگوں کے سامنے کہہ دیں گے کہ آپ اس جسد عنصری کے ساتھ آسمانوں پر گئے تھے اور پھر اتنی قلیل مدت میں واپس بھی آ گئے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں میں کہوں گا۔ ابوجہل سمجھ رہا تھا کہ یہ بات نہ تو کسی کی عقل میں آئے گی اور نہ کوئی اسے تسلیم کرے گا، لہٰذا یہ لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منحرف کرنے کا ایک انوکھا اور نادر موقع ہے۔ جب وہ ادھر ادھر لوگوں کے پاس جانے لگا تو راستہ میں سیدنا صدیق اکبرؓ سے اُس کی ملاقات ہو گئی۔ ابوجہل نے حضرت صدیق اکبرؓ سے کہا کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں اس جسم عنصری کے ساتھ آسمانوں پر گیا ہوں اور واپس آ گیا ہوں تو کیا یہ عقلاً ممکن ہے؟ حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا بالکل نہیں۔ ابوجہل نے کہا کہ وہ تمہارا پیارا اور محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)، جس کی وجہ سے تم نے عزیز و اقارب سمیت پوری قوم کو چھوڑ دیا ہے، یہی کہہ رہے ہیں۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے سن کر فوراً فرمایا کہ اگر وہ کہتے ہیں تو پھر سچ ہی کہتے ہیں۔

آمنا به و صدقنا

انہوں نے دلیل عقلی چھوڑ کر وحی الٰہی اور نقل کو تسلیم کر لیا۔ ابو جہل عقلی گھوڑے دوڑاتا رہا۔ وہ وحی الٰہی کو چھوڑتا اور عقل محض کے پیچھے چلتا رہا۔ اب اگر کوئی ابو جہل کا متبع ہے وہ وحی الٰہی کو چھوڑ کر عقل محض کی پیروی کرتا ہے اور جو کوئی وحی اور نقل کا پیرو ہے، وہ صدیق اکبرؓ کا پیروکار ہے۔

(۳) حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے:

"ان اللہ یقلب الاعراض اجساماً فیزنھا"

یعنی اللہ تعالیٰ تمام اعمال کو جو کہ اعراض ہیں اجسام بنا دیں گے، پھر تولیں گے اور وزن کریں گے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ نماز، روزہ، صدقہ وغیرہ خوبصورت شکلوں میں قبر میں مردے کے پاس حاضر ہوں گے۔ وہ ہر اعتبار سے اس کی دل جوئی کریں گے۔ اسی طرح قیامت کے روز وزن اعمال سے متعلق ترمذی شریف کی ایک حدیث ہے کہ ایک شخص کے بہت سارے اعمال بد ہوں گے۔ برے اعمال کے تمام رجسٹر ترازو کے ایک پلڑے میں اور کلمہ جو اس نے پڑھا ہوگا وہ ایک کاغذ پر لکھا ہوا ہوگا۔ وہ دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا۔ نیک اعمال والا پلڑا جھک جائے گا۔ حدیث میں سجلات، کا لفظ مذکور ہے اس سے معلوم یہ ہوا کہ براہ راست اعمال نہ تولے جائیں گے، بلکہ جس رجسٹر میں اعمال خیر اور اعمال شر درج ہوں گے وہ رجسٹر تولے جائیں گے، لہٰذا اس پر اعراض والا اعتراض وارد ہی نہیں ہوتا۔

دورِ حاضر میں ان جوابات کی ضرورت ہی نہیں رہی کیونکہ اخبارات میں آپ پڑھتے رہتے ہیں کہ آج درجہ حرارت اتنے گریڈ تھا اور درجہ برودت اتنا تھا۔ اسی طرح ڈاکٹر مریضوں کو چیک کر کے تھرمامیٹر کے ذریعہ بخار کے درجہ حرارت کو معلوم کرتے ہیں کہ طبعی حرارت ۹۸.۴ ہونی چاہیے جب اس سے زیادہ ہو تو بخار چڑھ جاتا ہے۔ جب انسانوں کے پاس اعراض تولنے کے لیے اتنے آلات ہیں تو کیا خدا کے پاس اعراض کے تولنے کے لیے کوئی ترازو نہیں ہے؟ اب تو یہ بڑی حماقت کی بات لگتی ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اعمال کا وزن کرنے پر قدرت رکھتے ہیں اور یہی جمہور امت کا مذہب ہے۔ یہی درست اور حق ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا

اور ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہاری صورتیں بنائیں پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو

لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۱۱﴾ قَالَ مَا مَنَعَكَ

سجدہ کرو پھر سوائے ابلیس کے سب نے سجدہ کیا وہ سجدہ کرنے والوں میں سے نہ تھا ○ فرمایا تجھے سجدہ کرنے سے

اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ

کس چیز نے منع کیا ہے جبکہ میں نے تجھے حکم دیا کہا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے

مِنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ

مٹی سے بنایا ہے ○ کہا تو یہاں سے اتر جا تجھے یہ لائق نہیں کہ یہاں تکبر کرے پس نکل جا

اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالَ اِنَّكَ

بے شک تو ذلیلوں میں سے ہے ○ کہا مجھے اس دن تک مہلت دے جس دن لوگ قبروں سے اٹھائے جائینگے ○ فرمایا تجھے

مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۵﴾ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ

مہلت دی گئی ہے ○ کہا جیسا تو نے مجھے گمراہ کیا ہے میں بھی ضرور ان کی تاک میں تیری سیدھی

الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ

راہ پر بیٹھوں گا ○ پھر ان کے پاس ان کے آگے ان کے پیچھے ان کے دائیں اور

اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿۱۷﴾ قَالَ اخْرُجْ

ان کے بائیں سے آؤں گا اور تو اکثر کو ان میں سے شکر گزار نہیں پائیگا ○ فرمایا یہاں سے

مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ

ذلیل وخوار ہو کر نکل جا جو شخص ان سے تیرا کہا مانے گا میں تم سب کو جہنم میں

اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ

بھر دوں گا ○ اور اے آدم تو اور تیری عورت جنت میں رہو پھر جہاں سے

شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾ فَوَسْوَسَ

چاہو کھاؤ اور اس درخت کے پاس نہ جاؤ ورنہ بے انصافوں میں سے ہو جاؤ گے ○ پھر انہیں

وَقَالَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ
شیطان نے بہکایا تا کہ ان کی شرمگاہیں جو ایک دوسرے سے چھپائی گئی تھیں ان کے سامنے کھول دے اور کہا
مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا
تمہیں تمہارے رب نے اس درخت سے نہیں روکا مگر اس لیے کہ کہیں تم فرشتے ہو جاؤ یا
مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۝٢٠ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝٢١ فَدَلّٰىهُمَا
ہمیشہ رہنے والے ہو جاؤ ۝ اور ان کے روبرو قسم کھائی کہ البتہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں ۝ پھر انہیں دھوکا سے
بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا
مائل کرلیا پھر جب ان دونوں نے درخت کو چکھا تو ان پر ان کی شرمگاہیں کھل گئیں اور اپنے اوپر بہشت کے
مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۭ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ
پتے جوڑنے لگے اور انہیں ان کے رب نے پکارا کیا میں نے تمہیں اس درخت سے منع نہیں کیا تھا اور تمہیں کہہ
لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝٢٢ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ
نہ دیا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے ۝ ان دونوں نے کہا اے رب ہمارے ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور
لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٢٣ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ
اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم ضرور تباہ ہو جائیں گے ۝ فرمایا یہاں سے اترو تم
لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝٢٤ قَالَ فِيْهَا
ایک دوسرے کے دشمن ہو گے اور تمہارے لیے زمین میں ٹھکانا ہے اور ایک وقت تک نفع اٹھانا ہے ۝ فرمایا تم
تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ۝٢٥
اسی میں زندہ رہو گے اور اسی میں مرو گے اور اسی سے نکالے جاؤ گے ۝

ع ٥

افاداتِ محمود:

اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ الخ

انسان بھی عجیب چیز ہے جب سجدہ کرنے پر آتا ہے تو پتھروں اور چاند و سورج کو سجدہ کر جاتا ہے۔ جب انکار کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے آگے بھی سجدہ نہیں کرتا۔

قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ ۚ الخ

شیطان میں کیا بہتری اور برتری ہے؟ لیکن بلا سوچے سمجھے اس نے اپنے آپ کو اچھا کہنا شروع کر دیا۔

حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ **اول من قاس ابلیس فاخطأ القیاس** یعنی سب سے پہلے قیاس شیطان نے کیا اور وہ اس میں غلطی کر گیا۔ اس نے بنیادی غلطی یہ کہ دین کو رائے پر قیاس کیا اور وحی کے سامنے عقلی دلیل رکھ کر اس کا انکار کر دیا، لیکن حقیقت یہ ہے کہ مٹی نار سے کئی اعتبارات سے افضل ہے۔

قاضی بدرالدین حنفیؒ نے اپنی معرکۃ الاراء کتاب:

"آکام المرجان فی غرائب الأخبار و احکام الجبان"

میں طین کی افضلیت علی النار پر تقریباً ۱۵ دلائل دیئے ہیں۔

(۱) آگ کی طبیعت اور اصلیت میں فساد ہے۔ جو چیز اس کے قریب ہو جاتی ہے، جل کر خاکستر ہو جاتی ہے۔ جبکہ مٹی میں یہ بات نہیں ہے۔

(۲) آگ کی طبیعت میں تیزی طراری اور غصہ ہے، جبکہ مٹی میں یہ باتیں نہیں ہیں، بلکہ مٹی میں استقرار و سکون ہے۔

(۳) زمین میں تمام جانداروں کے خورد و نوش اور پوشاک کا انتظام ہے، جبکہ آگ میں کچھ بھی نہیں ہے۔

(۴) مٹی ہر جاندار کی ہر وقت کی ضرورت ہے اور آگ سے جانور تو بالکل ہی مستغنی ہیں، جبکہ انسان کو بھی کئی کئی دن اور کئی کئی ماہ تک آگ کی ضرورت نہیں پڑتی۔

(۵) مٹی میں اگر آپ بیج ڈالتے یا پودا لگاتے ہیں تو وہ کئی گنا بڑھا کر آپ کو پیش کر دیتی ہے اور وہی چیزیں آگ میں ڈال دیں تو وہ جلا دے گی اور ایک ذرہ بھی باقی نہیں چھوڑے گی۔

(۶) آگ اپنے وجود میں محل کی محتاج ہے، یہ بغیر کسی محل کے موجود نہیں ہو سکتی، جبکہ مٹی اپنی وجود میں کسی اور محل کی محتاج نہیں ہے۔

(۷) آگ مٹی کی محتاج ہے کیونکہ آگ کا محل بالواسطہ یا بلا واسطہ مٹی کے بغیر نہیں ہو سکتا، جبکہ مٹی آگ کی محتاج نہیں ہے۔

(۸) آگ اس قدر کمزور ہے کہ ہوا کے جھونکے کے ساتھ ادھر ادھر گھومتی ہے۔ ہوا جس طرف چلتی ہے آگ بھی ادھر ہی کو مائل ہو جاتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آگ سے پیدا شدہ مخلوق پر خواہشات کا غلبہ ہوتا ہے۔ خواہشات کے ساتھ ساتھ مغلوب ہو کر وہ ادھر ادھر گھوم جاتے ہیں۔ انسان مٹی سے پیدا ہوا ہے اور مٹی ہوا کے ساتھ ادھر ادھر نہیں گھومتی، لہٰذا مٹی سے پیدا شدہ انسان اپنی خواہشات پر قابو پا لیتا ہے اور خواہشات کے ہاتھوں قیدی نہیں بنتا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے مصطفیٰ اور مجتبیٰ بنا دیتا ہے۔ ابلیس اور اس کی ذریت اسی غلطی کے نتیجے میں رحمت

خداوندی سے دور ہو گئے۔

(۹) آگ سے اگرچہ جزوی طور پر نفع تو حاصل ہوتا ہے، لیکن حصول نفع کے وقت بھی آگ کو چولہے کی قید میں قید نہ رکھا جائے تو مکان دکانیں اور سب کچھ جل کر راکھ ہو جائے گا، جبکہ مٹی میں ایسی بات نہیں ہے۔

(۱۰) قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر زمین کا اور اس کے فوائد کا ذکر فرمایا ہے مثلاً زمین کا بچھونا ہونا، زندہ اور مردہ جانداروں کے لیے ٹھکانا ہونا، راجح الاصل حیوان کا حامل ہونا۔ پھر زمین پر چلنے پھرنے کی ترغیب عبرت کے لیے دی ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ان میں غور وفکر کرنے کی بار بار تلقین کی ہے۔ آگ کو صرف ایک دو جگہ بطور نافع ذکر کیا گیا ہے، ورنہ زمین کے مقابلے میں وہ نہ ہونے کے برابر ہے۔

(۱۱) قرآن کریم میں متعدد جگہ زمین کی حسی اور باطنی، ظاہری اور روحانی برکات کا ذکر کیا گیا ہے جیسے:

الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ ○

دوسری جگہ ارشاد ہے:

ونجیناہ ولو طا الی الارض التی بارکنا فیھا الخ ○

جبکہ آگ کے متعلق ایسی کوئی بات نہیں ہے، بلکہ آگ تو برکات کو ختم کرنے والی ہے۔

(۱۲) تمام مساجد اور عبادت خانے زمین پر واقع ہیں جن میں ۲۴ گھنٹے با کم از کم پانچ وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے اور اگر مسجد حرام کے سوا اور کوئی مسجد روئے زمین پر نہ بھی ہوتی تو بھی زمین کے فخر کے لیے صرف مسجد حرام ہی کافی تھی جبکہ آگ کو یہ سعادت نصیب نہیں۔

(۱۳) زمین میں اللہ تعالیٰ نے مختلف کانیں ودیعت فرمائی ہیں۔ سرسبز وشاداب باغات فصلیں اور لذیذ پھل لہلاتی کھیتیاں، دریا، سمندر، نہریں، چشمے وغیرہ یہ سب کچھ زمین میں ہیں۔ آگ کا ان نعمتوں سے دور کا بھی تعلق نہیں۔

(۱۴) زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ آگ زمین میں ایک خادم کی حیثیت سے ہے جب اس کی ضرورت پڑتی ہے استعمال میں لائی جاتی ہے جب ضرورت ختم ہو جاتی ہے تو بجھا دی جاتی ہے۔

(۱۵) ابلیس لعین نے اپنی بصیرت اور بصارت کے نقص کی وجہ سے اپنے آپ کو مٹی سے افضل سمجھا۔ وہ اگر بنظر انصاف دیکھتا اور غور کرتا تو سمجھ جاتا کہ انسان حقیقت میں دو چیزوں سے مرکب ہے۔

(۱) ایک پانی سے جو ہر زندہ کی زندگی کا سبب قریبی ہے جیسا کہ سورہ فرقان میں اس کی تصریح موجود ہے۔

(۲) دوسرا عنصر مٹی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے تمام خزانوں کا مرکز بنایا ہے۔ اگر ابلیس کی نظر گندھی ہوئی مٹی سے ذرا آگے اس کی ماہیت اور کنہہ پر پڑ جاتی تو حضرت آدمؑ کا افضل ہونا بھی سمجھ میں آ جاتا۔

اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ۝

شیطان نے ٹھوکر تو خود کھائی تھی، لیکن وہ اولادِ آدم کا دشمن بن گیا۔

يَخْصِفٰنِ الخ

ڈھکنا اور جوڑنا۔

حضرت آدم اور حضرت حواؑ سے جب لباس جنت واپس لیا گیا تو وہ انجیر یا کیلوں کے پتوں سے اپنے جسموں کو ڈھانپنے لگے۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ جو اکرام و اعزاز حضرت آدمؑ اور حواؑ کو دیا گیا تھا وہ ان سے واپس نہیں لیا گیا تھا، لیکن کھانے کے بعد جب قضائے حاجت کی ضرورت پیش آئی تو ان کو جنت سے اترنے کا حکم دیا گیا۔ کیونکہ جنت میں قضائے حاجت کی جگہ نہیں ہے۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ

اے آدم کی اولاد ہم نے تم پر پوشاک اتاری

لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ

جو تمہاری شرمگاہیں ڈھانکتی ہے اور آرائش کے کپڑے بھی اتارے اور پرہیزگاری کا لباس وہ سب سے بہتر ہے یہ اللہ کی

اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٢٦﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ

قدرت کی نشانیاں ہیں تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ○ اے آدم کی اولاد تمہیں شیطان نہ بہکائے جیسا کہ اس نے

اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ

تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکال دیا ان سے ان کے کپڑے اتروائے تاکہ انہیں ان کی شرمگاہیں دکھائے وہ اور

يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ

اس کی قوم تمہیں دیکھتی ہے جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھتے ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا دوست بنادیا ہے جو

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا

ایمان نہیں لاتے ○ اور جب کوئی برا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اسی طرح اپنے باپ دادا کو کرتے دیکھا ہے اور اللہ نے بھی

بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾

ہمیں یہ حکم دیا ہے کہہ دو بے شک اللہ بے حیائی کا حکم نہیں کرتا اللہ کے ذمہ وہ باتیں کیوں لگاتے ہو جو تمہیں معلوم نہیں ○

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۟ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ

کہہ دو میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے اور ہر نماز کے وقت اپنے منہ سیدھے کرو اور اس کے خالص

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۬ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿٢٩﴾ فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ

فرمانبردار ہو کر اسے پکارو جس طرح تمہیں پہلے پیدا کیا ہے اسی طرح دوبارہ پیدا ہو گے ○ ایک جماعت کو ہدایت دی اور ایک

عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ

جماعت پر گمراہی ثابت ہو چکی انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا دوست بنایا ہے اور خیال کرتے ہیں کہ

اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٣٠﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا

وہ ہدایت پر ہیں ○ اے آدم کی اولاد تم مسجد کی حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو اور کھاؤ اور پیو

وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ	اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾
اور حد سے نہ نکلو	بیشک اللہ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا ○

ع

افاداتِ محمود:

وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ الخ

ظاہری لباس ظاہری عیوب کو چھپاتا ہے اور تقویٰ کا لباس باطنی عیوب کو چھپا دیتا ہے۔

لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ الخ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

لایلدغ المومن من جحر واحد مرتین۔

مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا۔

لہٰذا جب شیطان نے تمہارے ابوالآباء حضرت آدمؑ سے دھوکہ کیا تو تم لوگوں کو دوبارہ اس کی فریب کاریوں کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔

لباس سے مقصد جسم کو ڈھانپنا ہے:

يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ الخ

اس آیت سے واضح طور پر یہ بات معلوم ہوئی کہ لباس کا مقصد عیب کی جگہوں کا چھپانا ہے اور جس لباس سے یہ مقصد حاصل نہ ہو وہ لباس نہیں ہے۔ آج کل بہت عریانی ہے۔ اگر لباس ہے بھی تو نہ ہونے کے برابر ہے۔ حدیث میں ہے:

رب کاسیات عاریات الخ.

بہت سی عورتیں باوجود لباس ہونے کے ننگی ہوتی ہیں۔ آج کل عورتیں برقع پہن کر پھرتی ہیں، لیکن وہ برقع اتنا تنگ ہوتا ہے کہ جسم کے خدوخال واضح طور پر معلوم ہوتے ہیں۔ سو یقین جاننا چاہیے کہ نہ تو یہ لباس ہیں اور نہ یہ برقع ہے۔

لباس کا دارومدار ہیئت پر ہے نہ کہ مادہ پر:

انسانی اعضاء جو مستور ہونے چاہئیں وہ دو چیزوں پر مشتمل ہیں۔

(۱) ایک ہیت کذائیہ (۲) دوسرا مادہ،

مادہ کا مفہوم یہ ہے کہ عورت غلیظہ، ہاتھ پیر سر وغیرہ کا خمیر ایک ہی ہے۔ ایک ہی خمیر سے یہ تمام اعضاء معرض وجود میں آئے ہیں۔ عام طور پر مادہ اور ہیئت کذائیہ دونوں کو عضو کہا جاتا ہے۔ اب شرعی حکم کی جو روح ہے وہ یہ ہے کہ ہیت کذائیہ اور مادہ دونوں کو ڈھکا اور چھپایا جائے۔ یہ اعضاء مستور اور چھپے ہوئے کہلائیں گے۔ اگر کسی لباس نے مادہ تو چھپالیا، لیکن ہیت کذائیہ اور صورت کذائیہ جوں کی توں نظر آتی ہے یعنی جس لباس نے مادہ کو تو کسی حد تک چھپالیا، لیکن ہیئت کذائیہ کو نہ چھپاسکا، اس کو لباس کہنا غلط ہے۔ آپ لوگ میری بات سمجھ گئے ہوں گے۔ تنگ پتلون کا بھی یہی حال ہے۔ اس میں نماز تو ہوجاتی ہے، لیکن وہ لباس کا مقصود اصلی پورا نہیں کرتی۔ وہ مادہ کو چھپاتی ہے، نہ کہ ہیت کذائیہ کو۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ الخ

اس آیت کے اس حصہ میں اللہ تعالیٰ نے آدھے طب کو بند کر دیا ہے یعنی کھاؤ پیو اور تجاوز نہ کرو۔ اس پر عمل کرنے سے جسم کو کوئی بیماری لاحق نہیں ہوگی، کیونکہ تمام امراض کی جڑ معدہ کی بے اعتدالی ہے۔

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ

کہہ دو اللہ کی زینت کو کس نے حرام کیا ہے جو اس نے

اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ

اپنے بندوں کے واسطے پیدا کی ہے اور کس نے کھانے کی ستھری چیزیں (حرام کیں) کہہ دو دنیا کی زندگی میں یہ نعمتیں اصل میں

الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝۳۲

ایمان والوں کے لیے ہیں قیامت کے دن خالص انہیں کے لیے ہو جائیں گی اسی طرح ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں انکے لیے جو سمجھتے ہیں ۝

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ

کہہ دو میرے رب نے صرف بے حیائی کی باتوں کو حرام کیا ہے خواہ وہ علانیہ ہوں یا پوشیدہ اور ہر گناہ کو

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا

اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو بھی اور یہ کہ اللہ کا ایسی چیز کو شریک کرو جس کی اس نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی اور یہ کہ اللہ پر وہ

عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۳۳ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ لَا

باتیں کہو جو تم نہیں جانتے ۝ اور ہر ایک گروہ کے لیے ایک معیاد معین ہے پھر جب وہ میعاد ختم ہو گی

يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝۳۴ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ

اس وقت نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹیں گے اور نہ آگے بڑھیں گے ۝ اے آدم کی اولاد اگر تم میں سے تمہارے پاس رسول آئیں

مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا

جو تمہیں میری آیتیں سنائیں پھر جو شخص ڈرے گا اور اصلاح کرے گا ایسوں پر کوئی خوف نہ ہو گا اور نہ

هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۳۵ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ

وہ غم کھائیں گے ۝ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا وہی دوزخی

النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۳۶ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ

ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے ۝ پھر اس سے زیادہ ظالم کون ہو گا جو اللہ پر بہتان باندھے یا اس کے

بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا

حکموں کو جھٹلائے ان لوگوں کا جو کچھ نصیب ہے وہ ان کو مل جائے گا یہاں تک کہ جب ان کے ہاں ہمارے بھیجے ہوئے

يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا

فرشتے ان کی روح قبض کرنے کے لیے آئیں گے تو کہیں گے کہ وہ کہاں گئے اللہ کو چھوڑ کر جن کی تم عبادت کیا کرتے تھے کہیں گے

عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝۳۷ قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ

ہم سے سب غائب ہو گئے اور اپنے کافر ہونے کا اقرار کرنے لگیں گے ○ فرمائے گا جنوں اور

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ۭ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ

آدمیوں میں سے جو امتیں تم سے پہلے ہو چکی ہیں ان کے ساتھ دوزخ میں داخل ہو جاؤ جب ایک امت داخل ہوگی

لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ۭ حَتّٰٓي اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ

تو دوسری پر لعنت کرے گی یہاں تک کہ جب اس میں سب گر جائیں گے تو ان کے پچھلے پہلوں سے کہیں گے

رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۗءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ڛ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ

اے رب ہمارے ہمیں انہوں نے گمراہ کیا سو تو انہیں آگ کا دگنا عذاب دے فرمائے گا کہ دونوں کو دگنا ہے

وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ۝۳۸ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ

لیکن تم نہیں جانتے ○ اور پہلے پچھلوں سے کہیں گے پس تمہیں ہم پر کوئی

فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝۳۹ ع

فضیلت نہیں پس بسبب اپنی کمائی کے عذاب چکھو ○

افاداتِ محمود:

لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝۳۴

یہاں یہ بات تو آسانی سے سمجھ میں آتی ہے کہ ہر انسان کی موت کا ایک وقت اللہ تعالیٰ کے علم اور تقدیر میں مقرر ومقدر ہے اور اس مقررہ وقت سے تاخیر سے نہیں آئے گی۔ جب وہ مقرر وقت پہنچے گا تو پھر تاخیر نہ ہوگی، لیکن اس کا کیا مطلب ہے کہ جب مقرر وقت پہنچے گا تو پھر تقدیم بھی نہ ہوگی یعنی وقت ابھی آن پہنچا ہے تو اس کی تقدیم کا کیا مطلب ہے؟ جواب اس کا یہ ہے کہ تقدیم سے مراد موت کی تقدیم کی نفی ہے یعنی وقت مقرر سے پہلے موت نہیں آئے گی نہ بعد میں، بلکہ اپنے وقت پر آئے گی۔

(۶) دوسرا جواب یہ ہے کہ میرے خیال میں کوئی مشکل جگہ نہیں ہے بلکہ اتنی سی بات ہے کہ یہاں دو محتملات ہیں تقدیم اور تاخیر، اصل مقصود تاخیر کی نفی ہے کیونکہ تقدیم تو ہونی ہی نہیں، لیکن عرف عام میں ایسا ہوتا ہے کہ جب

دو محتملات میں سے ایک منفی اور ایک غیر منفی ہوتا ہے تو کبھی غیر منفی کو بھی مبالغہ فی النفی کے لیے منفی کر دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ کوئی شخص دکاندار سے کپڑے کا ریٹ طے کر کے کہے کہ پانچ گز کپڑا دیدو اور ریٹ کچھ کم کر دو۔ وہ جواب میں کہے کہ خدا کی قسم اب ریٹ نہ کم ہوگا نہ زیادہ۔ یہاں زیادتی تو خود بخود منفی ہے، لیکن مبالغہ فی النفی کی غرض سے اس کی بھی نفی کر دی گئی۔ اسی طرح مذکورہ آیت میں حقیقت میں تقدیم خود بخود منفی ہے، لیکن مبالغہ فی نفی التاخیر کے لیے تقدیم کی بھی نفی کر دی گئی۔

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا

بیشک جنہوں نے ہماری

بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ

آیتوں کو جھٹلایا اور ان کے مقابلہ میں تکبر کیا ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنت میں

الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ ﴿٤٠﴾

داخل ہونگے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں گھس جائے اور ہم گنہ گاروں کو اسی طرح سزا دیتے ہیں ○

لَهُم مِّن جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِن فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ﴿٤١﴾

ان کے لیے دوزخ کا بچھونا اور اوپر سے اوڑھنا اور ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں ○

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا أُولَٰئِكَ

اور جو ایمان لائے اور نیکیاں کیں ہم کسی پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اس کی طاقت کے موافق وہی

أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٤٢﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ

بہشتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں ○ اور جو کچھ ان کے دلوں میں خفگی ہوگی ہم اسے دور کر دیں گے

تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ ۖ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا

ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں یہاں تک پہنچایا

وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ ۖ لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۖ

اور ہم راہ نہ پاتے اگر اللہ ہماری راہنمائی نہ فرماتا بے شک ہمارے رب کے رسول سچی بات لائے تھے

وَنُودُوا أَن تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٤٣﴾ وَنَادَىٰ أَصْحَابُ

اور آواز آئے گی کہ یہ جنت ہے تم اپنے اعمال کے بدلے اس کے وارث ہو گئے ہو ○ اور بہشت والے

الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ أَن قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدتُّم

دوزخیوں کو پکاریں گے کہ ہم نے وعدہ سچا پایا جو ہمارے رب نے ہم سے کیا تھا آیا تم نے بھی

مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۖ قَالُوا نَعَمْ ۚ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَن لَّعْنَةُ اللَّهِ

اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا وہ کہیں گے ہاں پھر ایک پکارنے والا ان کے درمیان پکاریگا کہ ان ظالموں پر

عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا

اللہ کی لعنت ہے ۞ جو اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور اسے ٹیڑھا کرنا چاہتے تھے

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ

اور وہ آخرت کے منکر تھے ۞ اور ان دونوں کے درمیان ایک دیوار ہوگی اور اعراف کے اوپر ایسے مرد ہونگے کہ

كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوْهَا

ہر ایک کو اس کی نشانی سے پہچان لیں گے اور جنت والوں کو پکار کر کہیں گے تم پر سلام ہو وہ ابھی جنت میں داخل

وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ قَالُوْا رَبَّنَا لَا

نہیں ہوئے اور امیدوار ہیں ۞ اور جب ان کی نگاہ دوزخ والوں کی طرف پھرے گی تو کہیں گے اے رب

تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ

ہمارے ہمیں ظالموں کے ساتھ نہ ملا ۞ اور اعراف والے پکاریں گے جنہیں وہ ان کی نشانی سے

بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٤٨﴾ اَهٰٓؤُلَآءِ

پہچانتے ہوں گے کہیں گے تمہاری جماعت تمہارے کسی کام نہ آئی اور نہ وہ جو تم تکبر کیا کرتے تھے ۞ یہ وہی ہیں

الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ

جن کے متعلق تم قسم کھاتے تھے کہ انہیں اللہ کی رحمت نہیں پہنچے گی (انہیں کہا گیا ہے) جنت میں چلے جاؤ تم پر نہ ڈر ہے

وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا

اور نہ تم غمگین ہوگے ۞ اور دوزخ والے بہشت والوں کو پکاریں گے کہ ہم پر تھوڑا سا

عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى

پانی بہادو یا کچھ اس چیز میں سے دو جو تمہیں اللہ نے رزق دیا ہے کہیں گے بیشک اللہ نے ان دونوں چیزوں کو کافروں پر

الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٠﴾ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا

حرام کیا ہے ۞ جنہوں نے اپنا دین تماشا اور کھیل بنایا اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا ہے

فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿٥١﴾

سو آج ہم انہیں بھلا دیں گے جس طرح انہوں نے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا اور جیسا وہ ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے ۞

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾
اور ہم نے ان کے پاس ایک ایسی کتاب پہنچادی ہے جسے ہم نے اپنے علم کامل سے بہت واضح کر کے بیان کر دیا ہے وہ ہدایت ہے اور رحمت ہے ○
هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ
ان لوگوں کیلئے جو ایمان لے آئے ہیں انہیں اور کسی بات کا انتظار نہیں صرف آخری نتیجہ کا انتظار ہے جس دن اسکا آخری نتیجہ سامنے آئے گا
قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ
اس دن جو اسے پہلے بھولے ہوئے تھے کہینگے کہ واقعی ہمارے رب کے رسول سچی باتیں لائے تھے سو اب کیا کوئی ہمارا سفارشی ہے
اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ
جو ہماری سفارش کرے یا کیا ہم پھر واپس بھیجے جاسکتے ہیں تاکہ ہم ان اعمال کے خلاف جنہیں کیا کرتے تھے دوسرے اعمال کریں بیشک
عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ ع
انہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈالدیا اور جو باتیں بناتے تھے وہ سب گم ہوگئیں ○

ع ۱۲

افاداتِ محمود:

فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ الخ

حقیقی نسیان جس کا غماز غفلت ہے اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بہت بلند اور اس کی ذات اس سے مبرا ہے، لیکن یہاں نسیان کا نتیجہ مراد ہے یعنی ہم ان کی طرف متوجہ نہ ہوں گے اور ان کو اپنی رحمت سے محروم کر دیں گے۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
بیشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں اور
فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۣ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ
زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر قرار پکڑا رات سے دن کو ڈھانک دیتا ہے کہ وہ اس کے پیچھے دوڑتا
حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۢ بِاَمْرِهٖ ۭ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ
ہوا آتا ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اپنے حکم کے تابعدار بنا کر پیدا کیے اسی کا کام ہے پیدا کرنا
وَالْاَمْرُ ۭ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ
اور حکم فرمانا اللہ بڑی برکت والا ہے جو سارے جہان کا رب ہے ○ اپنے رب کو عاجزی اور چپکے سے پکارو اسے
لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ
حد سے بڑھنے والے پسند نہیں آتے ○ اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد مت کرو اور اسے ڈر
خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ
اور طمع سے پکارو بے شک اللہ کی رحمت نیکوکاروں سے قریب ہے ○ اور وہی ہے جو
يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۭ حَتّٰٓي اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ
مینہ سے پہلے خوش خبری دینے والی ہوائیں چلاتا ہے یہاں تک کہ جب ہوائیں بھاری بادلوں کو اٹھا لاتی ہیں تو ہم
لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاۗءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ كَذٰلِكَ
اس بادل کو مردہ شہر کی طرف ہانک دیتے ہیں پھر ہم اس بادل سے پانی اتارتے ہیں پھر اس سے سب طرح کے پھل نکالتے ہیں اسی طرح
نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ
ہم مردوں کو نکالیں گے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ○ اور جو شہر پاکیزہ ہے اس کا سبزہ اس کے رب کے حکم سے
رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ۭ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
نکلتا ہے اور جو اس میں خراب ہے جو کچھ اس میں نکلتا ہے ناقص ہی ہوتا ہے اسی طرح ہم شکر گزاروں کے لیے مختلف طریقوں سے
يَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾ ع
آیتیں بیان کرتے ہیں ○

افاداتِ محمود:

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ الخ

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے دلائل بیان فرمائے ہیں اور انعامات واحسانات کا ذکر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بڑے احسانات ہیں تم پر لیکن تم ناشکرے ہو۔

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ

اللہ تعالیٰ کا عرش پر قائم ہونا بے کم وکیف ہے۔ وہ جس شان کے ساتھ ہو اس پر ہمارا ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ کا جسم ہی نہیں ہے، کیونکہ یہ تو مخلوق کی صفت ہے، لہٰذا وہ جسمی وجسمانی کیفیات وقیودات سے مبرا ہے۔ امام مالک کا قول ہے:

الاستواء حق والكيف مجهول والا يمان به واجب والسوال عنه بدعة (فقہ اکبر)

(عرش پر اللہ تعالیٰ کا) مستوی ہونا حق ہے اور اس کی کیفیت نامعلوم ہے۔ اس پر ایمان لانا واجب ہے اور اس کے متعلق سوال کرنا بدعت ہے، (یعنی زیادہ چوں چرا کرنا شان باری کے مناسب نہیں ہے)۔

یہ آیت بھی متشابھات میں سے ہے، لہٰذا اس پر اسی اجمال کے ساتھ ایمان لانا واجب ہے۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً الخ

ذکر بالجہر، رفع یدین فی الدعاء، دعاء بعد الجنازۃ اور حیلہ اسقاط کی تفصیل:

آیت مذکورہ میں خفیہ اور آہستہ دعا مانگنا مراد ہے۔

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت زکریاؑ نے بھی دعا آہستہ ہی مانگی تھی۔

اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا۝

جب پکارا اس نے اپنے رب کو آہستہ۔ (سورہ مریم)

حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

خير الذكر الخفى و خير الرزق مايكفى

یعنی بہترین ذکر وہ ہے جو آہستہ کیا جائے اور بہترین رزق وہ ہے جو کفایت کرے۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ نے اسی آیت سے آمین بالسر یعنی آہستہ آمین کہنے پر استدلال کیا ہے۔ اگرچہ اس آیت کا مدلول مطابقی اور عبارت النص دعاء ہے، لیکن مدلول تضمنی اور اشارۃ النص سے ذکر خفی پر استدلال کیا جا سکتا ہے بعض لوگ حد سے زیادہ اونچی آواز سے آمین کہتے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ ایسا اس وجہ سے کرتے ہیں کہ ابوحنیفہؒ کی مخالفت ہو اور وہ تڑپے، لیکن اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ صحیحین کی روایت ہے

کہ بعض صحابہ کرام اونچی آواز سے دعا مانگ رہے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا......

اربعو اعلی انفسکم انکم لستم تدعون اصم و ابکم انکم تدعون سمیعا بصیرا قریباًo (تفسیر ابن کثیر)

لوگو! میانہ روی اختیار کرو تم کسی گونگے، بہرے کو نہیں پکارتے، بلکہ تم جس (اللہ) کو پکارتے ہو وہ سنتا، دیکھتا اور قریب ہے۔

دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا جائز ہے کیونکہ کہیں حضور صلی اللہ کے قول اور فعل سے یہ ثابت ہے کہ نماز کے بعد بھی اور نماز کے علاوہ بھی آپ ہاتھ اُٹھا کر دعاء مانگتے تھے۔

(۱) قال ابو موسٰی دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم رفع یدیه و رایت بیاض ابطیه o

(بخاری ج۲)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگتے ہوئے ہاتھ اٹھائے۔ یہاں تک کہ میں نے آپؐ کے بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

(۲) عن ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لا مرئ ان ینظر فی جوف بیت امرئ حتی یستأذن فان نظر فقد دخل ولا یؤم قوما فیخص نفسه بدعوۃ دو نھم فان فعل فقدخا نھم ولا یقوم الی الصلوۃ و ھو حقن (ترمذی)

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ اجازت لینے سے قبل کسی کے گھر کے اندر جھانکے اور اگر کسی نے ایسا کیا تو گویا وہ داخل ہی ہو گیا (اندر جھانکنا بغیر اجازت کے داخل ہونے کے مترادف ہے) اور کوئی شخص لوگوں کو ایسی جماعت نہ کرائے کہ لوگوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے دعا مانگے اور جو ایسا کرے گا تو وہ ان لوگوں سے خیانت کریگا اور کوئی شخص اس حال میں نماز نہ پڑھے کہ اسے قضاء حاجت کی شدید ضرورت ہو۔

بہت سے لوگ اپنی لاعلمی کی وجہ سے فرض نمازوں کے بعد دعاء کو تسلیم ہی نہیں کرتے اور نہ ہی دعاء مانگتے ہیں۔ حالانکہ امام کو دعاء میں قوم کو ساتھ شامل کرنے کی تلقین کی گئی ہے اور صرف اپنے لیے دعا مانگنے کو قوم کے ساتھ خیانت قرار دیا گیا ہے۔ جب لوگ امام کے ساتھ دعاء میں شریک ہی نہیں ہوں گے تو وہ ان کو کیسے دعا میں شامل کرے گا؟

(۳) عن فضل ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلواۃ مثنٰی مثنٰی تشھد فی کل رکعتین و تخشع و تضرع و تمسکن و تقنع یدیک یقول ترفعھما الی ربک مستقبلاً ببطونھما وجھک و تقول یا رب یا رب و من لم یفعل فھو کذا و کذا (ترمذی)

حضرت فضل ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز دو دو رکعت ہیں۔ ہر دو رکعت کے بعد تشہد ہے اور نماز خشوع خضوع اور سکون و وقار کا نام ہے۔ تو اپنے ہاتھ اپنے رب کی طرف اٹھاتا ہے جبکہ ان دونوں کا باطنی رخ آپ کے چہرہ کی طرف ہوتا ہے اور تو یارب یارب کہہ کر پکارتا ہے اور جو ایسا نہیں کرے گا۔ وہ ایسا ویسا ہوگا (یعنی اس کی نماز ناقص ہوگی)۔

یہاں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے سے نماز کے اختتام پر دعاء مراد ہے۔ کیونکہ نماز کے اندر اس کیفیت کے ساتھ دعاء کا ذکر نہیں ہے چنانچہ مفتی رشید احمد گنگوہیؒ نے اس حدیث کے متعلق لکھا ہے کہ

بهذا يثبت الدعاء بعد الصلواة كما هو المعمول و انكار الجهلة مردود ٥

اس حدیث میں نماز کے بعد اجتماعی دعاء ثابت ہوتی ہے جیسا کہ معمول بھی ہے۔ جاہل لوگوں کے انکار کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

اگر کوئی بغیر دعا کیے اٹھ کر چلا جائے تو اس کے پیچھے نہیں پڑنا چاہیے۔ ہمارے ہاں یہ بات بعض علاقوں میں مشہور ہے کہ اگر کسی شخص نے قسم کھائی ہو کہ میں شیطان کو کان سے پکڑوں گا اور دیکھے کہ کوئی شخص بغیر دعاء کے اٹھ کر چلا گیا اور وہ اس کو کان سے پکڑ لے تو وہ حانث نہ ہوگا۔ بالفاظ دیگر گویا جو شخص بغیر دعا کے اٹھ کر چلتا ہے بقول ان کے وہ شیطان ہے۔ ایسا کہنا اور سمجھنا یہ بھی حد سے تجاوز ہے۔ ایسی باتیں چھوڑ دینی چاہئیں۔

اسی طرح ایک اور مصیبت یہ ہے کہ نماز جنازہ کے بعد لوگ دعا پر لڑتے رہتے ہیں۔ لوگ امر مباح اور واجب میں فرق نہیں کرتے۔ اسی وجہ سے جھگڑے برپا ہوتے ہیں۔

(۱) اصلی بنیاد اس کی فتاویٰ شامی کا ایک قانون ہے۔ جہاں علامہ ابن عابدینؒ نے لکھا ہے کہ امر مباح یا مندوب کا اگر اتنا اہتمام ہونے لگے کہ واجب معلوم ہو تو اس کا ترک واجب ہے۔

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

من احدث في امرنا ما ليس منه فهو رد۔ (مشکوٰۃ)

جس نے ہمارے اس (دین) کام میں نئی بات نکالی جو اس میں سے نہ ہو تو وہ مردود ہے۔ نماز جنازہ کے بعد جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء نہیں مانگی اور صحابہ کرام، تابعین وغیرہ جو کتاب وسنت اور فقہ کے امام تھے، انہوں نے نہیں مانگی۔ پھر یقیناً یہ بدعت کے زمرے میں آئے گی۔

بعض لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے کہتے ہیں کہ اگر اس طرح نو پیدا چیزوں کو بدعت کہتے رہو گے تو اس میں مدارس، تعلیم و تعلم، ہیئت جدیدہ کے ساتھ، تو یہ چیزیں بھی بدعت ٹھہریں گی؟ یہ سوال کوتاہ فہمی پر مبنی ہے کیونکہ چیزیں دو قسم کی ہیں۔

(۱) بعض وہ ہیں جن کی ضرورت ہی اس زمانہ میں نہ تھی، ان کی ضرورت بعد میں پیش آئی۔ مثل مشہور ہے

کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ اس طرح بہت سی نئی چیزیں وجود میں آ گئیں۔ جیسے تدوین حدیث، دینی مدارس کا موجودہ نظم ونسق وغیرہ۔ زمانہ رسالت میں ان چیزوں کی ضرورت ہی نہیں تھی، جبکہ آج ان کی اشد ضرورت ہے۔ یہ چیزیں بدعت نہیں ہیں۔

(۲) نماز جنازہ میں حضورؐ نے بڑے اہتمام سے دعاء کی اور دعاء مانگنے کے دوران میں خوب عاجزی و انکساری کی ہدایت ارشاد فرمائی پھر وہ موقع ہی دعاء کا ہے۔ مردے اور زندہ سب دعاء کے محتاج ہیں، لیکن جنازہ کی نماز کے بعد اسی جگہ کھڑے ہو کر دعاء نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے ثابت ہے، نہ فعل سے، بلکہ بخاری شریف کی ایک روایت میں یہ تصریح مذکور ہے کہ نماز جنازہ کے بعد جنازہ جلد لے جایا کرو۔

(۳) نماز جنازہ کے بعد دعاء نہ مانگنے کی تیسری دلیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عمل ہے کہ کوئی خاتون یا کوئی نوجوان مسجد نبوی میں جھاڑو دینے آتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وقتاً فوقتاً اس کی ملاقات بھی ہوتی تھی۔ کچھ دن گزر گئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ نظر نہ آیا۔ صحابہ کرامؓ سے پوچھا کہ وہ کدھر گیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ اس کی نماز جنازہ کے لیے لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کرنا ضروری نہ سمجھا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت مجھ کو اطلاع کیوں نہ دی گئی۔ پھر فرمایا کہ مجھ کو اس کی قبر کی نشان دہی کرو۔ آپؐ نے وہاں اکیلے ہی قبر پر نماز جنازہ پڑھ لی۔ پھر فرمایا کہ یہ قبریں اندھیروں سے بھری ہوتی ہیں، لیکن میری نماز کی برکت سے یہ نور سے بھر جاتی ہیں۔ (الترغیب والترھیب) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف نماز ہی پڑھی ہے۔ نماز کے بعد دعاء نہیں مانگی۔ حالانکہ آپ قبر کے پاس کھڑے تھے۔ یہ موقع تھا کہ آپ دعاء کرتے۔ اگر گنجائش ہوتی تو آپؐ نماز کے بعد بھی دعاء مانگ لیتے، لیکن نہیں مانگی۔ اس لیے یہ یقیناً بدعت ہے۔

(۴) جمہور فقہاء نے ایک مسئلہ لکھا ہے کہ اگر کسی شخص نے نماز جنازہ کا ابتدائی حصہ نہ پایا اور کچھ تکبیریں نکل گئیں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد صرف تکبیریں کہہ کر جلدی جلدی اپنی نماز مکمل کرے۔ اگر وہ نماز سے فارغ نہیں ہوا اور لوگوں نے جنازہ اٹھا لیا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ اگر نماز جنازہ کے بعد دعا امت میں عملاً رائج ہوتی تو فقہاء کو یہ مسئلہ لکھنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ آج کل جتنی لمبی لمبی دعائیں لوگ کراتے ہیں۔ اس کے دوران میں تو تین بار نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے۔

بہر حال نماز جنازہ کے بعد اسی جگہ کھڑے ہو کر دعاء مانگنا تو یقیناً بدعت ہے، لیکن اس بدعت کو اس انداز سے روکا جائے کہ فساد نہ ہو اور مسلمانوں میں انتشار پیدا نہ ہو۔ کیونکہ نزاع بین المسلمین قطعاً حرام ہے۔ بعض شدت پسند دیوبندی کہتے ہیں کہ جو دعاء مانگیں گے، ہم ان کے گھر جلا دیں گے۔ ایسی باتیں چھوڑ دینی چاہئیں، کیونکہ یہ حد سے تجاوز ہے۔ حکمت عملی سے اس مسئلہ کو حل کرو۔ مزید تفصیل کے لیے مفتی کفایت اللہ دہلویؒ کی دلیل الخیرات پڑھیے۔

جو لوگ نماز جنازہ کے بعد دعاء کے قائل ہیں وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔

"اذا صليتم على الجنازة فاخلصوا له الدعاء"

جمہور محدثین کے ہاں اس سے مراد وہی دعاء ہے جو نماز جنازہ کے اندر پڑھی جاتی ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔

"اذا قمتم الى الصلواة فاغسلوا الخ"

اب یہاں یہ مراد نہیں ہے کہ وضو نماز کے بعد کیا جائے گا، بلکہ مراد یہ ہے کہ جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو پہلے وضو کرلو۔ پھر نماز پڑھو۔ وامثاله شتیٰ۔ اس طرح کے پیرائے واظہار اور انداز بیان کی بہت سی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔

حیلہ اسقاط:

حیلہ اسقاط دو شرطوں کے ساتھ جائز ہے۔

(۱) ایک یہ ہے کہ کسی کی نماز روزہ عذر شرعی کی وجہ سے قضا ہو گئے ہوں۔ ان کے فدیہ کی ادائیگی کے لیے حیلہ کیا جائے، لیکن جو شخص بلا عذر شرعی نماز نہیں پڑھتا۔ روزے نہیں رکھتا۔ ان کے لیے فدیہ کا حکم نہیں ہے۔

(۲) دوسرا یہ ہے کہ مال اتنا کم ہو کہ ثلث میں سے فدیوں کی رقم پوری نہ ہوتی ہو۔ یہ نہیں ہے کہ لکھ پتی اور کروڑ پتی لوگ بھی حیلہ کرنا شروع کر دیں۔ یہ قطعاً جائز نہیں ہے۔ مالدار لوگوں کو پورا فدیہ دینا چاہیے۔ ایسے مسائل سے غلط فائدہ نہ اٹھائیں۔ جیسا کہ حضرت تھانویؒ کی ایک کتاب......

" **الحيلة الناجزة للخليلة العاجزة** " ہے۔

بعض عورتیں کسی کے ساتھ بھاگ نکلتی ہیں۔ پھر اس کتاب کے مسائل کو توڑ مروڑ کر عدالتوں سے طلاق حاصل کر لیتی ہیں۔ حضرت تھانویؒ کی کتاب کا یہ مقصد ہرگز نہیں ہے۔

اور جنازہ لیجاتے وقت اگر اس کے پاؤں قبلے کی طرف ہو گئے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ کیونکہ قبلے کی طرف پاؤں نہ کرنا یہ ادب لوگوں میں رائج تو ہے لیکن شرعی حکم نہیں ہے۔ شرعی حکم تو یہ ہے کہ قبلے کی طرف تھوکنا منع ہے۔ نزع کی حالت میں مردے کا منہ قبلے کی طرف کیا جاتا ہے۔ اس کی ایک صورت تو یہ ہے کہ قریب المرگ شخص کو جنوباً وشمالاً لٹایا جائے اور اس کا سر شمال کی طرف ہو اور منہ قبلہ کی طرف کیا جائے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ قریب المرگ شخص کو شرقاً وغرباً چت لٹایا جائے پاؤں قبلے کی طرف ہوں اور سرہانے کوئی تکیہ وغیرہ رکھ کر اس کے سر کو اونچا کیا جائے۔ تو یہاں بھی دیکھئے اس کے پاؤں قبلے کی طرف ہیں۔ اسی طرح معذور شخص کی نماز کی کیفیت سے متعلق بھی فقہاء نے ایک جزیہ لکھا ہے کہ معذور شخص کو بیڈ وغیرہ پر لٹایا جائے اور اس کے پاؤں قبلے کی طرف ہوں اور سرہانے کوئی تکیہ وغیرہ رکھ کر اس کے سر کو اُونچا رکھا جائے اور وہ سر کے اشارے سے نماز پڑھے۔ یہاں بھی اس کے پاؤں قبلہ رخ ہیں۔ لہٰذا میت کو لیجاتے وقت اگر راستہ میں اس کے پاؤں قبلے کی طرف ہو گئے تو کوئی حرج والی بات نہیں ہے۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا

بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا پس اس نے کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو

لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵۹﴾ قَالَ

اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ○ اس کی

الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۰﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ

قوم کے سرداروں نے کہا ہم تجھے صریح گمراہی میں دیکھتے ہیں ○ فرمایا اے میری قوم میں

بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۱﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ

ہرگز گمراہ نہیں ہوں لیکن میں جہان کے پروردگار کی طرف سے بھیجا ہوا ہوں ○ تمہیں اپنے رب کے پیغام پہنچاتا ہوں

وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ

اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ○ کیا تمہیں اس بات سے تعجب ہوا کہ

ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾

تمہارے رب کی طرف سے تم ہی میں سے ایک مرد کی زبانی تمہارے پاس نصیحت آئی ہے تاکہ وہ تمہیں ڈرائے اور تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِی الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ

اور تاکہ تم رحم کئے جاؤ ○ پھر انہوں نے اسے جھٹلایا پھر ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو کشتی میں بچالیا اور جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ ع وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ

تھے انہیں غرق کر دیا بے شک وہ لوگ اندھے تھے ○ اور قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا فرمایا اے میری قوم

اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ الْمَلَاُ

اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں سو کیا تم ڈرتے نہیں ○ اس کی

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ

قوم کے کافر سردار بولے ہم تو تمہیں بے وقوف سمجھتے ہیں اور ہم تجھے جھوٹا

الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۶﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِیْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ

خیال کرتے ہیں ○ فرمایا اے میری قوم میں بے وقوف نہیں ہوں لیکن میں پروردگار عالم کی طرف سے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۷﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿۶۸﴾ اَوَعَجِبْتُمْ

بھیجا ہوا ہوں ○ تمہیں اپنے رب کے پیغام پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا امانت دار خیر خواہ ہوں کیا تمہیں تعجب ہوا

اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ۭ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ

کہ تمہارے رب کی طرف سے تمہیں میں سے ایک مرد کی زبانی تمہارے پاس نصیحت آئی تاکہ تمہیں ڈرائے اور یاد کرو جب کہ

جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ

تمہیں قوم نوح کے بعد جانشین بنایا اور ڈیل ڈول میں تمہیں پھیلاؤ زیادہ دیا

فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ

سو اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ تم نجات پاؤ ○ انہوں نے کہا کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ ہم ایک اللہ کی

وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷۰﴾

بندگی کریں اور ہمارے باپ دادا جنہیں پوجتے رہے انہیں چھوڑ دیں پس جس چیز سے تو ہمیں ڈراتا ہے وہ لے آ اگر تو سچا ہے ○

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ۭ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ

فرمایا تمہارے رب کی طرف سے تم پر عذاب اور غصہ واقع ہو چکا مجھ سے ان

اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ

ناموں پر کیوں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے مقرر کیے ہیں اللہ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری

فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ

سو انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والا ہوں ○ پھر ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو اپنی رحمت سے

مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۲﴾ ع وَاِلٰى ثَمُوْدَ

بچالیا اور جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے ان کی جڑ کاٹ دی اور وہ مومن نہیں تھے ○ اور ثمود کی طرف

اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ قَدْ

ان کے بھائی صالح کو بھیجا فرمایا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تمہیں

جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ

تمہارے رب کی طرف سے دلیل پہنچ چکی ہے یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لیے نشانی ہے سو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی

فِیْٓ اَرْضِ اللّٰہِ وَلَا تَمَسُّوْھَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَکُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿٧٣﴾

زمین میں کھائے اور اسے بری طرح سے ہاتھ نہ لگاؤ ورنہ تمہیں دردناک عذاب پکڑے گا ○

وَاذْکُرُوْٓا اِذْ جَعَلَکُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَکُمْ فِی الْاَرْضِ

اور یاد کرو جب کہ تمہیں عاد کے بعد جانشین بنایا اور تمہیں زمین میں جگہ دی کہ

تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُھُوْلِھَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُیُوْتًا فَاذْکُرُوْٓا اٰلَآءَ

نرم زمین میں محل بناتے ہو اور پہاڑوں میں گھر تراشتے ہو سو اللہ کے احسان

اللّٰہِ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿٧٤﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا

یاد کرو اور زمین میں فساد مت مچاتے پھرو ○ اس قوم کے متکبر سرداروں نے

مِنْ قَوْمِہٖ لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْھُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا

غریبوں سے کہا جو ایمان لا چکے تھے کیا تمہیں یقین ہے کہ صالح کو

مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّہٖ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِہٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿٧٥﴾ قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْٓا

اس کے رب نے بھیجا ہے انہوں نے کہا جو وہ لے کر آیا ہے ہم اس پر ایمان لانے والے ہیں ○ متکبروں نے کہا

اِنَّا بِالَّذِیْٓ اٰمَنْتُمْ بِہٖ کٰفِرُوْنَ ﴿٧٦﴾ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّھِمْ

جس پر تمہیں یقین ہے ہم اسے نہیں مانتے ○ پھر اونٹنی کے پاؤں کاٹ ڈالے اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی

وَقَالُوْا یٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ کُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿٧٧﴾ فَاَخَذَتْھُمُ

اور کہا اے صالح لے آ ہم پر جس سے تو ہمیں ڈراتا ہے اگر تو رسول ہے ○ پس انہیں

الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِھِمْ جٰثِمِیْنَ ﴿٧٨﴾ فَتَوَلّٰی عَنْھُمْ وَقَالَ یٰقَوْمِ

زلزلہ نے آ پکڑا پھر صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے رہ گئے ○ پھر صالح ان سے منہ موڑ کر چلے اور فرمایا اے میری قوم

لَقَدْ اَبْلَغْتُکُمْ رِسَالَةَ رَبِّیْ وَنَصَحْتُ لَکُمْ وَلٰکِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِیْنَ ﴿٧٩﴾

میں تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچا چکا اور تمہاری خیرخواہی کی لیکن تم خیرخواہوں کو پسند نہیں کرتے تھے ○

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِہٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَکُمْ بِھَا مِنْ اَحَدٍ

اور لوط کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم کو کہا کیا تم ایسی بے حیائی کرتے ہو کہ تم سے پہلے اسے جہان میں

مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ

کسی نے نہیں کیا ۞ بے شک تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے شہوت رانی کرتے ہو بلکہ

اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿٨١﴾ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْهُمْ

تم حد سے بڑھنے والے ہو ۞ اور اس کی قوم نے کوئی جواب نہیں دیا مگر یہی کہا کہ انہیں اپنے شہر سے

مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖؗ

نکال دو یہ لوگ بہت ہی پاک بننا چاہتے ہیں ۞ پھر ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو سوائے اس کی

كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

بیوی کے بچالیا کہ وہ وہاں رہنے والوں میں رہ گئی ۞ اور ہم نے ان پر مینہ برسایا پھر دیکھیے گنہ گاروں کا کیا

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ ع

انجام ہوا ۞ اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا فرمایا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ

اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس دلیل پہنچ چکی ہے

وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ

سو ماپ اور تول کو پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد

بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ

فساد مت کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم ایمان دار ہو ۞ اور سڑکوں پر اس غرض سے مت بیٹھا کرو کہ

تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ

اللہ پر ایمان لانے والوں کو دھمکیاں دو اور اللہ کی راہ سے روکو اور اس میں ٹیڑھا پن تلاش کرو

وَاذْكُرُوْۤا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۪ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

اور اس حالت کو یاد کرو جبکہ تم تھوڑے تھے اللہ نے تمہیں زیادہ کردیا اور دیکھو کہ فساد کرنے والوں کا

الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ

انجام کیا ہوا ہے ۞ اور اگر تم میں سے ایک جماعت اس پر ایمان لے آئی ہے جو میرے ذریعے سے بھیجا گیا ہے

وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوا فَاصْبِرُوا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾
اور ایک جماعت ایمان نہیں لائی پس صبر کرو جب تک اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کرے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے○

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ

اس کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا اے شعیب ہم تجھے

وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِن قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۚ قَالَ أَوَلَوْ

اور انہیں جو تجھ پر ایمان لائے ہیں اپنے شہر سے ضرور نکال دینگے یا یہ کہ تم ہمارے دین میں واپس آجاؤ فرمایا کیا اگرچہ ہم

كُنَّا كَارِهِينَ ﴿٨٨﴾ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا إِنْ عُدْنَا فِي مِلَّتِكُم بَعْدَ

اس دین کو ناپسند کرنے والے ہوں ۝ ہم تو اللہ پر بہتان باندھنے والے ہوجائیں اگر ہم تمہارے مذہب میں واپس آئیں بعد

إِذْ نَجَّانَا اللَّهُ مِنْهَا ۚ وَمَا يَكُونُ لَنَا أَن نَّعُودَ فِيهَا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ

اس کے کہ اللہ نے ہمیں اس سے نجات دی ہے اور ہمیں یہ حق نہیں کہ تمہارے دین میں لوٹ کر آئیں مگر یہ کہ اللہ چاہے

رَبُّنَا ۚ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ

جو ہمارا رب ہے ہمارے رب کا علم ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے ہم اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اے رب ہمارے ہمارے اور ہماری قوم کے

قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ﴿٨٩﴾ وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا

درمیان حق کے موافق فیصلہ کردے اور تو بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ۝ اس کی قوم میں سے جو کافر سردار تھے انہوں نے کہا

مِن قَوْمِهِ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا إِنَّكُمْ إِذًا لَّخَاسِرُونَ ﴿٩٠﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

اگر تم شعیب کی تابعداری کروگے تو بے شک نقصان اٹھاؤ گے ۝ پھر انہیں زلزلہ نے آپکڑا

فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٩١﴾ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا

پھر وہ صبح تک اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے رہ گئے ۝ جنہوں نے شعیب کو جھٹلایا گویا کہ وہ وہاں کبھی

فِيهَا ۚ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَانُوا هُمُ الْخَاسِرِينَ ﴿٩٢﴾ فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ

بسے ہی نہیں تھے جنہوں نے شعیب کو جھٹلایا وہی نقصان اٹھانے والے ہوئے ۝ پھر ان سے منہ پھیرا اور کہا

يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۖ فَكَيْفَ آسَىٰ عَلَىٰ قَوْمٍ

اے میری قوم تحقیق میں نے تمہیں اپنے رب کے احکام پہنچا دیے اور میں نے تمہارے لیے خیر خواہی کی پھر کافروں کی قوم پر

كَافِرِينَ ﴿٩٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ

کیونکر غم کھاؤں ۝ اور ہم نے کسی بستی میں کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر وہاں کے لوگوں کو سختی

وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۴﴾ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ

اور تکلیف میں پکڑا تا کہ وہ عاجزی کریں ○ پھر ہم نے بُرائی کی جگہ بھلائی بدل دی

حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ

یہاں تک کہ وہ زیادہ ہوگئے اور کہنے لگے کہ ہمارے باپ دادوں کو بھی تکلیف اور خوشی کا وقت آیا تھا پھر ہم نے انہیں اچانک پکڑا اور ان کو

لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ

خبر ہی نہ ہوئی ○ اور اگر بستیوں والے ایمان لے آتے اور ڈرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے

مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾ اَفَاَمِنَ

نعمتوں کے دروازے کھول دیتے لیکن انہوں نے جھٹلایا پھر ہم نے انہیں ان کے اعمال کے سبب سے گرفت کی ○ کیا

اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۹۷﴾ اَوَاَمِنَ اَهْلُ

بستیوں والے نڈر ہو چکے ہیں کہ ہماری طرف سے ان پر رات کو عذاب آئے جب وہ سو رہے ہوں ○ یا بستیوں والے

الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ

اس بات سے نڈر ہو چکے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آئے جب وہ کھیل رہے ہوں ○ کیا وہ اللہ کی اچانک پکڑ سے بے فکر

فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ

ہوگئے ہیں پس اللہ کی اچانک پکڑ سے بے فکر نہیں ہوتے مگر نقصان اُٹھانے والے ○ کیا اُن لوگوں پر جو زمین کے وارث

الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَنَطْبَعُ

ہوئے ہیں وہاں کے لوگوں کے ہلاک ہونے کے بعد یہ ظاہر نہیں ہوا کہ اگر ہم چاہیں تو انہیں ان کے گناہوں کے سبب سے پکڑ لیں

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا

اور ہم نے ان کے دِلوں پر مہر لگا دی ہے پس وہ نہیں سُنتے ○ یہ بستیاں ہیں جن کے کچھ حالات ہم تمہیں سُناتے ہیں

وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا

بے شک ان کے پاس ان کے رسول روشن نشانیاں لے کر آئے تھے پھر اس بات پر ہرگز ایمان نہ لائے جسے پہلے

مِنْ قَبْلُ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَمَا وَجَدْنَا

جھٹلا چلے تھے اللہ اسی طرح کافروں کے دِلوں پر مہر لگا دیتا ہے ○ اور ہم نے ان کے

لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ
اکثر لوگوں میں عہد کا نباہ نہیں پایا اور ان میں اکثر کو نافرمان پایا ○ اس کے بعد ہم نے
بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ
موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا پھر انہوں نے نشانیوں سے بے انصافی کی پھر دیکھ
عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ
مفسدوں کا انجام کیا ہوا ○ اور موسیٰ نے کہا اے فرعون بے شک میں رب العالمین کی طرف سے
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ
رسول ہوکر آیا ہوں ○ میرے لیے یہی مناسب ہے کہ سوائے سچ کے کوئی بات خدا کی طرف منسوب نہ کروں میں تمہارے
بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۰۵﴾ قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ
رب کی طرف سے تمہارے پاس ایک بڑی دلیل لایا ہوں پس بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے ○ کہا اگر تو کوئی
بِاٰيَةٍ فَأْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ
نشانی لے کر آیا ہے تو وہ لا اگر تو سچا ہے ○ پھر اس نے اپنا عصا ڈال دیا وہ
ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾
اسی وقت صریح اژدہا ہو گیا ○ اور اپنا ہاتھ نکالا تو اسی وقت دیکھنے والوں کیلئے سفید نظر آنے لگا ○

افاداتِ محمود:

فَاَلْقٰى عَصَاهُ الخ

سحر میں کسی شیٔ کی حقیقت تبدیل نہیں ہوتی، فقط نظر کا دھوکا ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا جب اژدہا بن گیا تھا تو اس نے ستر ہزار رسیاں ہڑپ کرلی تھیں، لیکن جب دوبارہ عصا بن گیا تو نہ اس کے جسم میں کوئی اضافہ ہوا اور نہ لمبائی وغیرہ کے اعتبار سے کچھ فرق نظر آیا۔ اگر جادو ہوتا تو عصا بننے کے بعد وہ رسیاں باہر آجاتیں۔ چونکہ یہ معجزہ تھا، لہٰذا ستر ہزار رسیوں کا کوئی اثر محسوس نہیں ہوا۔ عصا ویسے کا ویسا ہی رہا۔

قَالَ الْمَلَأُ مِنْ

فرعون کی قوم کے

قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هَٰذَا لَسَٰحِرٌ عَلِيمٌ ﴿۱۰۹﴾ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ ۖ فَمَاذَا

سرداروں نے کہا بے شک یہ بڑا ماہر جادوگر ہے ○ تمہیں تمہارے ملک سے نکالنا چاہتا ہے پس تم کیا

تَأْمُرُونَ ﴿۱۱۰﴾ قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَأَرْسِلْ فِي الْمَدَائِنِ حَٰشِرِينَ ﴿۱۱۱﴾ يَأْتُوكَ بِكُلِّ

مشورہ دیتے ہو ○ انہوں نے کہا کہ اسے اور اس کے بھائی کو مہلت دے اور شہروں میں جمع کرنے والے بھیج دے ○ تاکہ تیرے

سَٰحِرٍ عَلِيمٍ ﴿۱۱۲﴾ وَجَاءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوا إِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِنْ كُنَّا نَحْنُ

پاس ماہر جادوگر کو لے آئیں ○ اور جادوگر فرعون کے پاس آئے کہا ہم اگر غالب آئے تو ہمیں کچھ

الْغَٰلِبِينَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿۱۱۴﴾ قَالُوا يَٰمُوسَىٰ إِمَّا أَنْ

صلہ بھی ملے گا ○ کہا ہاں اور بے شک تم مقرب ہو جاؤ گے ○ کہا اے موسیٰ یا تو

تُلْقِيَ وَإِمَّا أَنْ نَكُونَ نَحْنُ الْمُلْقِينَ ﴿۱۱۵﴾ قَالَ أَلْقُوا ۖ فَلَمَّا أَلْقَوْا

تو ڈال یا ہم ڈالتے ہیں ○ کہا تم ڈالو پس جب

سَحَرُوا أَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوهُمْ وَجَاءُو بِسِحْرٍ عَظِيمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَأَوْحَيْنَا

انہوں نے ڈالا لوگوں کی نظر بندی کر دی اور انہیں ڈرا دیا اور ایک طرح کا بڑا جادو دکھایا ○ اور ہم نے

إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ۖ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴿۱۱۷﴾ فَوَقَعَ

موسیٰ کو وحی کے ذریعے سے حکم دیا کہ اپنا عصا ڈال دے سو وہ اُسی وقت نگلنے لگا جو کھیل انہوں نے بنا رکھا تھا ○ پھر

الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۱۸﴾ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صَٰغِرِينَ ﴿۱۱۹﴾

حق ظاہر ہو گیا اور جو انہوں نے بنایا تھا وہ غلط ہو گیا ○ پھر اس جگہ ہار گئے اور ذلیل ہو کر لوٹے ○

وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَٰجِدِينَ ﴿۱۲۰﴾ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَٰلَمِينَ ﴿۱۲۱﴾ رَبِّ مُوسَىٰ

اور جادوگر سجدہ میں گر پڑے ○ کہا ہم رب العالمین پر ایمان لائے جو موسیٰ اور

وَهَٰرُونَ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ آمَنْتُمْ بِهِ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ ۖ إِنَّ هَٰذَا لَمَكْرٌ

ہارون کا رب ہے ○ فرعون نے کہا تم اس پر میری اجازت سے پہلے ہی ایمان لے آئے یہ تو مکر ہے

مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ لَاُقَطِّعَنَّ
جو تم سب نے اس شہر میں بنایا ہے تا کہ اس شہر کے رہنے والوں کو نکال دو سو اب تمہیں معلوم ہو جائیگا ۝ میں ضرور
اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى
تمہارے ہاتھ اور دوسری طرف سے پاؤں کاٹوں گا پھر تم سب کو سولی پر چڑھا دوں گا ۝ انہوں نے کہا ہمیں تو
رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ؕ
اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہی ہے ۝ اور تمہیں ہم سے یہی دشمنی ہے کہ ہم اپنے رب کی نشانیوں کو مان لیا جب وہ ہمارے پاس آئیں
رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ ع
اے ہمارے رب ہمارے اوپر صبر ڈال اور ہمیں مسلمان کر کے موت دے ۝

افاداتِ محمود:

قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾

یہ جادوگر فرعون کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے تھے، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے انھیں ایمان کی دولت سے مالا مال فرمایا، تو انھیں صرف پانچ دس منٹ میں ایسی قوت اور جروت نصیب ہوئی کہ فرعون نے ان کو ڈرایا دھمکایا اور خوفزدہ کیا۔ اس نے دھمکی دیتے ہوئے کہا کہ ایمان سے پھر جاؤ، ورنہ میں تمہیں عبرت آموز سزائیں دونگا تو وہ انتہائی بے باکانہ انداز میں فرعون سے کہنے لگے:

"فاقض ماانت قاض الخ" (سورۂ طٰہٰ پ ۱۶)

تو جو فیصلہ کرنے والا ہے کر گزر، یعنی اپنی تمام جباریت آزما کر دیکھ، لیکن ہمیں ایمان کی ایسی حلاوت نصیب ہو چکی ہے کہ اب نہیں پھریں گے۔ اب تو ایمان پر ہی ثابت قدم رہیں گے۔

آج کل کے ساحران کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہیں۔ یہ وقت کے فرعون کے آگے سجدہ تو نہیں کرتے، لیکن لوگوں کا ایمان اتنا کمزور ہے کہ ڈرتے ہیں، بات نہیں کر سکتے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں آنے والے جادوگروں کا ایمان صرف چند منٹ میں اتنا مضبوط بن گیا تھا کہ انھوں نے فرعون کے سامنے ایمان کا علم بلند کیا، لیکن آج کل ۶۰، ۷۰، ۸۰ سال کا ایمان اتنا کمزور ہے کہ بے دینی اور بے عملی کے مقابلہ میں یہ لوگ چپ ہیں بول نہیں سکتے۔ حاکموں کا خوف دلوں میں ایسا راسخ ہے کہ اظہار کی جرأت سے کاملاً محروم ہیں۔

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ

اور فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہا

اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ

کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو چھوڑتا ہے تا کہ وہ ملک میں فساد کریں اور تجھے اور تیرے معبودوں کو چھوڑ دے کہا

سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْىٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ

ہم ان کے بیٹوں کو قتل کریں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھیں گے اور بیشک ہم ان پر غالب ہیں ○ موسیٰ نے

مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا

اپنی قوم سے کہا اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو بیشک زمین اللہ کی ہے اپنے

مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ

بندوں میں سے جسے چاہے اس کا وارث بنا دے اور انجام بخیر پرہیزگاروں کا ہی ہوتا ہے ○ انہوں نے کہا تیرے آنے سے پہلے بھی

اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ

ہمیں تکلیفیں دی گئیں اور تیرے آنے کے بعد بھی فرمایا تمہارا رب بہت جلد تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے گا

وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ ع وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ

اور اس کی بجائے تمہیں اس سرزمین کا مالک بنا دیگا پھر دیکھے گا تم کیا کرتے ہو ○ اور ہم نے

فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ

فرعون والوں کو قحطوں میں اور میووں کی کمی میں پکڑ لیا تا کہ وہ نصیحت مانیں ○ جب ان پر

الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ

خوشحالی آتی تو کہتے کہ یہ تو ہمارے لیے ہونا ہی چاہیے اور اگر انہیں کوئی بدحالی پیش آتی تو موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی نحوست بتلاتے

اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَقَالُوْا مَهْمَا

یاد رکھو ان کی نحوست اللہ کے علم میں ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ○ اور کہا جو کوئی

تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ

نشانی تو ہمارے پاس لائے گا کہ ہم پر اس کے ذریعہ سے جادو کرے سو ہم تجھ پر ہرگز ایمان نہ لائینگے ○ پھر ہم نے ان پر

الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا

طوفان اور ٹڈی اور جوئیں اور مینڈک اور خون یہ سب کھلے کھلے معجزے بھیجے پھر بھی اُنہوں نے تکبر ہی کیا

وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ

اور لوگ گنہ گار تھے ○ اور جب اُن پر کوئی عذاب آتا تو کہتے اے موسیٰ ہمارے لیے

لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ

اپنے رب سے دُعا کر جس کا اس نے تجھ سے عہد کر رکھا ہے اگر تو نے ہم سے یہ عذاب دُور کر دیا تو بے شک ہم تجھ پر ایمان لے آئیں گے

وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۳۴﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ

اور بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ بھیج دیں گے ○ پھر جب ہم نے ان سے ایک مدت تک عذاب اُٹھا لیا کہ

هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ

انہیں اس مدت تک پہنچنا تھا اس وقت وہ عہد توڑ ڈالتے ○ پھر ہم نے ان سے بدلہ لیا پھر ہم نے انہیں دریا میں ڈبو دیا اس لیے کہ

بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ

انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ ان سے غافل تھے ○ اور ہم نے

الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا

ان لوگوں کو وارث کر دیا جو اس زمین کے مشرق و مغرب میں کمزور سمجھے جاتے تھے کہ جس میں ہم نے برکت

فِيْهَا ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ۭ

رکھی ہے اور تیرے رب کا نیک وعدہ بنی اسرائیل کے حق میں ان کے صبر کے باعث پورا ہو گیا

وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَجٰوَزْنَا

اور فرعون اور اس کی قوم نے جو کچھ بنایا تھا ہم نے اُسے تباہ کر دیا اور جو وہ اونچی عمارتیں بناتے تھے ○ اور ہم نے

بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ

بنی اسرائیل کو دریا میں پار اتارا تو ایک ایسی قوم پر پہنچے جو اپنے بتوں کے پوجنے میں لگے ہوئے تھے

قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

کہا اے موسیٰ ہمیں بھی ایک ایسا معبود بنا دے جیسے ان کے معبود ہیں فرمایا بے شک تم لوگ جاہل ہو ○

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ قَالَ اَغَيْرَ

یہ لوگ جس چیز میں لگے ہوئے ہیں وہ تباہ ہونے والی ہے اور جو وہ کر رہے ہیں وہ غلط ہے ○ کہا کیا

اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ

اللہ کے سوا تمہارے لیے اور معبود بنادوں حالانکہ اس نے تمہیں سارے جہان پر فضیلت دی ہے ○ اور یاد کرو جب ہم نے

اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ

تمہیں فرعون والوں سے نجات دی جو تمہیں برا عذاب دیتے تھے تمہارے بیٹوں کو مار ڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے تھے

وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۱۴۱﴾ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا

اور اس میں تمہارے رب کا بڑا احسان تھا ○ اور موسیٰ سے ہم نے تیس رات کا وعدہ کیا اور انہیں اور

بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ

دس سے پورا کیا پھر تیرے رب کی مدت چالیس راتیں پوری ہوگئی اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ

اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَمَّا جَآءَ

میری قوم میں میرا جانشین رہ اور اصلاح کرتے رہو اور مفسدوں کی راہ پر مت چل ○ اور جب موسیٰ ہمارے

مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ۭ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ

مقرر کردہ وقت پر آئے اور ان کے رب نے ان سے باتیں کیں تو عرض کیا کہ اے میرے رب مجھے دکھا کہ میں تجھے دیکھوں فرمایا کہ تو مجھے

وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى

ہرگز نہیں دیکھ سکتا لیکن تو پہاڑ کی طرف دیکھتا رہ اگر وہ اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو تو مجھے دیکھ سکے گا پھر جب اس کے رب نے پہاڑ کی طرف

رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ

تجلی کی تو اس کو ریزہ ریزہ کردیا اور موسیٰ بے ہوش ہوکر گر پڑے پھر جب ہوش میں آئے عرض کی کہ تیری ذات پاک ہے

تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ

میں تیری جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلا یقین لانیوالا ہوں ○ فرمایا اے موسیٰ میں نے پیغمبری اور ہم کلامی سے دوسرے

بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ ڮ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِي

لوگوں پر تجھے امتیاز دیا ہے جو کچھ میں نے تجھے عطا کیا ہے اسے لے لو اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جاؤ ○ اور ہم نے اسے

الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ

تختیوں پر ہر قسم کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لکھ دی سو انہیں مضبوطی سے پکڑ لے

وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ۗ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ سَاَصْرِفُ

اور اپنی قوم کو حکم کر کہ اس کی بہتر باتوں پر عمل کریں عنقریب میں تمہیں نافرمانوں کا ٹھکانا دکھاؤں گا ○ پھر میں اپنی

عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ

آیتوں سے انہیں پھیر دوں گا جو زمین ناحق تکبر کرتے ہیں اور اگر وہ ساری

اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ

نشانیاں بھی دیکھ لیں تو بھی ایمان نہیں لائیں گے اور اگر ہدایت کا راستہ دیکھیں تو اسے اپنی راہ نہیں بنائیں گے اور اگر

يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا

گمراہی کی راہ دیکھیں تو اسے اپنا راستہ بنائیں گے یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے

عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ

بے خبر رہے ○ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا ان کے اعمال

اَعْمَالُهُمْ ۗ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ ۧ

ضائع ہو گئے انہیں وہی سزا دی جائے گی جو کچھ وہ کیا کرتے تھے ○

افاداتِ محمود:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر چلے کے لیے تشریف لے گئے تھے اور پیچھے حضرت ہارون کو بنی اسرائیل کے انتظامی اور ریاستی امور کے لیے بطور خلیفہ چھوڑ گئے تھے۔ آپ کے چلہ کشی کا پہلا وقت یکم ذی قعدہ سے ۳۰ ذی قعدہ تک ہے۔ پھر مزید ۱۰ دن ذی الحج کے ملا کر پور۔ چالیس دن چلہ فرمایا۔

وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ الخ

بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ۳۰ دن کے بعد مسواک فرمائی تھی جس کی وجہ سے منہ سے پہلی والی خوشبو زائل ہو گئی جیسا کہ حدیث میں ہے کہ

لحلوف فم الصائم اطیب عنداللہ من المسک ○ (الترغیب)

روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں مشک سے زیادہ خوشبودار ہوتی ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا دس دن مزید بڑھاؤ۔

وَخَرَّ مُوسٰى صَعِقًا ۚ الخ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن جب لوگ اٹھائے جائیں گے تو میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کا پایہ پکڑے ہوئے ہوں گے۔ یا تو اس وجہ سے کہ وہ مجھ سے پہلے بیدار ہوئے ہوں گے یا اس وجہ سے کہ دنیا میں چونکہ تجلیات ربانیہ کو دیکھ کر بے ہوش ہو گئے تھے، لہٰذا قیامت کے روز کی بے ہوشی سے محفوظ رہیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلا حجاب شرف مکالمہ سے سرفراز فرمایا تو حضرت موسیٰ دیدارِ خداوندی کے لیے بے تاب ہو گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مشاہدہ بالعین نہیں کر سکتے ہو۔ البتہ کوہ طور پر نظر رکھئے۔ میں اس پر نور کی تجلی اور ایک جھلک ڈال دیتا ہوں تا کہ آپ کو اندازہ ہو جائے۔ چنانچہ جب پہاڑ پر تجلی پڑی تو پہاڑ جل کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے۔

وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا ۚ الخ

یہاں بظاہر یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ تورات کتاب اللہ ہونے کی وجہ سے تمام اچھی باتوں پر مشتمل تھی تو پھر کیسے فرمایا گیا کہ...... يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا ۚ

یعنی اس میں سے اچھی اچھی باتیں لے لیا کریں؟ جواب اس کا یہ ہے کہ یہاں اسم تفضیل کا صیغہ استعمال فرمایا گیا ہے جو اس بات کی طرف مشیر ہے کہ بعض باتیں حسن ہیں اور بعض احسن ہیں۔ جیسے تورات میں تھا کہ ظالم سے بدلہ لینا جائز ہے، لہٰذا یہ حسن ہے، لیکن معاف کر دینا، یہ احسن ہے۔ اسی طرح قرآن کریم میں ارشاد ہے......

وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا ۗ الخ (سورہ نساء ۸۶)

اور جب تمہیں دعاء دی جائے سلامتی کی تو تم اس سے بہتر دعا دو یا وہی لوٹا دو۔

اگر کوئی شخص دوسرے سے کہے، السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو وہ جواب میں کہے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ، یہ جائز ہے اور اگر جواب میں کہے ''وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' تو یہ احسن ہے اسی طرح مقتول کے ورثاء کے لیے دیت لینا جائز ہے، لیکن معاف کر دیں تو احسن ہے۔ تو اس آیت میں ''احسن'' کو اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ سفر میں روزہ رکھنا عزیمت اور احسن ہے، بشرطیکہ مسافر کے ہلاک ہونے اور بیمار ہو جانے کا اندیشہ نہ ہو۔

سَأُورِيكُمْ دَارَ الْفَاسِقِينَ ۝ الخ

یہاں مصر کی حکومت مراد ہے یعنی اگر تم احکام خداوندی کی تعمیل کرو گے تو تمہیں مصر کی حکومت دے دی جائے گی جو فاسقوں کے پاس ہے۔

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى
اور موسیٰ کی قوم نے

مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ
اس کے بعد اپنے زیوروں سے بچھڑا بنالیا ایک جسم تھا جس میں گائے کی آواز آتی تھی کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ وہ اُن سے بات بھی

وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ
نہیں کرتا اور نہ ہی انہیں راہ بتاتا ہے اسے معبود بنالیا اور وہ ظالم تھے ○ اور جب

اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا
نادم ہوئے اور معلوم کیا کہ بیشک وہ گمراہ ہوگئے تھے تو کہنے لگے کہ اگر ہمارے رب نے ہم پر رحم نہ کیا اور ہمیں نہ بخشا تو

لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ
بے شک ہم نقصان پانے والوں میں سے ہوں گے ○ اور جب موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے

اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ
واپس آئے تو فرمایا تم نے میرے بعد یہ بڑی نامعقول حرکت کی کیا تم نے اپنے رب کے حکم سے پہلے ہی جلد بازی کرلی اور تختیاں

وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ
پھینک دیں اور اپنے بھائی کا سر پکڑا اسے اپنی طرف کھینچنے لگا اس نے کہا کہ اے میری ماں کے بیٹے لوگوں نے مجھے کمزور سمجھا

وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۫ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ
اور قریب تھے کہ مجھے مار ڈالیں سو مجھ پر دشمنوں کو نہ ہنسا اور مجھے گنہ گار لوگوں میں

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۰﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ
نہ ملا ○ کہا اے میرے رب مجھے اور میرے بھائی کو معاف فرما اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر اور تو

اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾
سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ○

افاداتِ محمود:

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا الخ

قبطیوں کے زیورات تھے۔ ان سے یہ بنی اسرائیل کے قبضہ میں آگئے۔ سامری نے ان کا بچھڑا بنایا۔ اُس

نے بتایا کہ اُسے کسی ذریعہ سے اسے معلوم ہوگیا تھا کہ حضرت جبریل علیہ السلام کا گھوڑا جہاں قدم رکھتا ہے، وہاں سبزہ اُگتا ہے۔ اس مٹی میں آثار حیات ہیں۔ اُس نے وہ مٹی اس بچھڑے کے ساتھ لگائی تو وہ بولنے لگا۔

حضرت ہارون حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تین سال بڑے تھے۔ اس کے باوجود حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بڑے بھائی پر غصہ کھانا اس سبب سے تھا کہ انسانی طبائع تکوینی طور پر مختلف ہوتے ہیں۔ حضرت موسیٰؑ میں دینی حمیت و غیرت بہت زیادہ تھی اور جلالی طبیعت کے مالک تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام خود نبی تھے لیکن نرم مزاج اور لطیف الطبع تھے۔

وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ الخ

یہاں بظاہر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے اپنے بڑے بھائی اور ایک پیغمبر کی توہین کی؟ اصل بات یہ ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی طبیعت ہی ایسے سانچے میں ڈھلی ہوئی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ان سے برداشت نہیں ہوتی۔ جیسا کہ خاتم الانبیاء علیہ السلام کے متعلق متعدد روایات میں وارد ہوا ہے کہ خلاف شرع بات سن کر یا دیکھ کر آپ کے چہرہ انور کا رنگ متغیر ہو جاتا تھا۔ یہاں بھی یہی معاملہ ہے۔ حضرت موسیٰؑ یہ سمجھ رہے تھے کہ شاید حضرت ہارونؑ نے طبعی نرمی کی وجہ سے اپنی بھرپور صلاحیتوں سے فائدہ نہیں اٹھایا اور قوم شرک میں مبتلا ہوگئی۔ قَالَ ابْنَ اُمَّ الخ حضرت ہارون نے حضرت موسیٰؑ کو ماں شریک بھائی کہہ کر پکارا۔ اس وجہ سے کہ شفقت مادری زیادہ ہوتی ہے ورنہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حقیقی اور عینی بھائی تھے محض اخیافی بھائی نہ تھے۔ جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّن

بیشک جنہوں نے بچھڑے کو معبود بنایا انہیں ان کے رب کی طرف سے غضب

رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ ﴿۱۵۲﴾ وَالَّذِينَ

اور دنیا کی زندگی میں ذلت پہنچے گی اور ہم بہتان باندھنے والوں کو یہی سزا دیتے ہیں ۝ اور جنہوں نے

عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِن بَعْدِهَا وَآمَنُوا إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا

بُرے کام کیے پھر اس کے بعد توبہ کی اور ایمان لے آئے تو بے شک تیرا رب توبہ کے بعد

لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۵۳﴾ وَلَمَّا سَكَتَ عَن مُّوسَى الْغَضَبُ أَخَذَ الْأَلْوَاحَ ۖ وَفِي

البتہ بخشنے والا مہربان ہے ۝ اور جب موسیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو اس نے تختیوں کو اٹھایا اور جو

نُسْخَتِهَا هُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ ﴿۱۵۴﴾ وَاخْتَارَ مُوسَىٰ

ان میں لکھا ہوا تھا اس میں ان کے واسطے ہدایت اور رحمت تھی جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور موسیٰ نے

قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِّمِيقَاتِنَا ۖ فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ

اپنی قوم میں سے ستر مرد ہمارے وعدہ گاہ پر لانے کے لیے چن لیے پھر جب انہیں زلزلہ نے پکڑا تو کہا کہ اے میرے رب اگر تو چاہتا تو

أَهْلَكْتَهُم مِّن قَبْلُ وَإِيَّايَ ۖ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا ۖ إِنْ هِيَ

پہلے ہی انہیں اور مجھے ہلاک کر دیتا کیا تو ہمیں اس کام پر ہلاک کرتا ہے جو ہماری قوم کے بیوقوفوں نے کیا یہ سب

إِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَن تَشَاءُ وَتَهْدِي مَن تَشَاءُ ۖ أَنتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا

تیری آزمائش ہے جسے تو چاہے اس سے گمراہ کر دے اور جسے چاہے سیدھا رکھے تو ہی ہمارا کارساز ہے سو ہمیں بخش دے

وَارْحَمْنَا ۖ وَأَنتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ ﴿۱۵۵﴾ وَاكْتُبْ لَنَا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي

اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے ۝ اور ہمارے لیے اس دنیا میں اور آخرت میں بھلائی لکھ

الْآخِرَةِ إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ ۚ قَالَ عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ ۖ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ

ہم نے تیری طرف رجوع کیا فرمایا میں اپنا عذاب جسے چاہتا ہوں کرتا ہوں اور میری رحمت سب

كُلَّ شَيْءٍ ۚ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُم

چیزوں سے وسیع ہے پس وہ رحمت ان کے لیے لکھوں گا جو ڈرتے ہیں اور جو زکوٰۃ دیتے اور جو ہماری

بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ

آیتوں پر ایمان لاتے ہیں ○ وہ لوگ جو اس رسول کی پیروی کرتے ہیں اور جو نبی امی ہے جسے اپنے ہاں

مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ

تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ ان کو نیکی کا حکم کرتا ہے اور بُرے

عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓىٕثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ

کام سے روکتا ہے اور ان کے لیے سب پاک چیزیں حلال کرتا ہے اور ان پر ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے اور ان پر سے ان کے

اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ

بوجھ اور وہ قیدیں اتارتا ہے جو ان پر تھیں سو جو لوگ اس پر ایمان لائے اور اس کی حمایت کی اور اُسے مدد دی

وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ ع

اور اس کے نور کے تابع ہوئے جو اس کے ساتھ بھیجا گیا ہے یہی لوگ نجات پانے والے ہیں ○

افاداتِ محمود:

رَجُلًا لِّمِیْقَاتِنَا الخ

دو میقات ہیں۔ ایک تو وہ ہے جو حضرت موسیٰ چالیس دن کوہ طور پر رہے اور ان کو تورات ملی۔ دوسرا میقات وہ ہے کہ قوم نے کلام الٰہی سننے کا اشتیاق کیا تھا۔ حضرت موسیٰ قوم کے ۷۰ سرکردہ افراد کو ساتھ لے کر کوہ طور پر تشریف لے گئے تھے۔ جب ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا کلام سنا تو کہنے لگے کہ ہم اس وقت تک کلام الٰہی کی صداقت اور منجانب اللہ ہونے کو تسلیم نہیں کریں گے جب تک اللہ تعالیٰ کو دیکھ نہ لیں۔ اس پر ایک زلزلہ آیا اور وہ سب کے سب ہلاک ہو گئے۔ یہاں اسی میقات کا ذکر ہے۔

اِنَّا هُدْنَاۤ اِلَیْكَ الخ

ہاد یہود بمعنی رجع ہے۔

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ

کہہ دو اے لوگو

اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ۨالَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا

میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں جس کی حکومت آسمانوں اور زمین میں ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں

هُوَ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ الَّذِىْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ

وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے پس اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول نبی امی پر جو کہ اللہ پر اور اس کے

وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝١٥٨ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ

سب کلاموں پر یقین رکھتا ہے اور اس کی پیروی کرو تا کہ تم راہ پاؤ ○ اور موسیٰ کی قوم میں سے ایک جماعت ہے جو حق کی راہ بتاتے ہیں

بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۝١٥٩ وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَىْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ۗ وَاَوْحَيْنَاۤ

اور اسی کے موافق انصاف کرتے ہیں ○ اور ہم نے انہیں جدا جدا کر دیا بارہ دادوں کی اولاد جو بڑی بڑی جماعتیں تھیں اور

اِلٰى مُوْسٰۤى اِذِ اسْتَسْقٰهُ قَوْمُهٗۤ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ

موسیٰ کو ہم نے حکم بھیجا جب اس کی قوم نے اس سے پانی مانگا کہ اپنی لاٹھی اس پتھر پر مار تو اس سے

مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۗ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۗ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ

بارہ چشمے پھوٹ نکلے ہر قبیلہ نے اپنا گھاٹ پہچان لیا اور ہم نے ان پر

الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۗ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۗ وَمَا

اَبر کا سایا کیا اور ہم نے ان پر من اور سلویٰ اتارا ہم نے جو ستھری چیزیں تمہیں دی ہیں وہ کھاؤ اور

ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝١٦٠ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ

انہوں نے ہمارا کوئی نقصان نہیں کیا لیکن اپنا ہی نقصان کرتے تھے ○ اور جب انہیں حکم دیا گیا کہ تم اس

الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ

بستی میں جا کر رہو اور وہاں جہاں سے تم چاہو کھاؤ اور زباں سے یہ کہتے جاؤ توبہ ہے اور دروازہ میں جھک کر داخل ہو ہم تمہاری

لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ۗ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝١٦١ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ

غلطیاں معاف کر دیں گے اور نیکو کاروں کو اور زیادہ اجر دیں گے ○ سو ان میں سے ظالموں نے دوسرا لفظ اس کے سوا

الَّذِیْ قِیْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا کَانُوْا یَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۲﴾
بدل دیا جو ان سے کہا گیا تھا پھر ہم نے ان پر آسمان سے عذاب بھیجا اس لیے کہ وہ ظلم کرتے تھے ○

افاداتِ محمود:

اَسْبَاطًا اُمَمًا الخ

بنی اسرائیل کے بارہ قبائل تھے، کیونکہ حضرت یعقوبؑ کے بارہ بیٹے تھے۔ ہر بیٹے کے نام پر ایک قبیلہ مشہور ہوا۔ ہر قبیلہ کو سبط کہتے ہیں جس کی جمع اسباط ہے۔

اُسْکُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْیَةَ الخ

اکثر مفسرین نے اس سے اریحا بستی مراد لی ہے جو بیت المقدس کے سامنے واقع ہے۔ اس کے قریب سرخ ٹیلے پر حضرت موسیٰؑ کی قبر ہے اور اس جگہ جو دریا ہے اسے بحر میت کہتے ہیں۔

(۱) ایک تو اس وجہ سے کہ مچھلیاں جب سمندر کے دوسرے حصوں سے یہاں آتی ہیں تو مر جاتی ہیں کیونکہ حیات کے لیے جو آکسیجن درکار ہے وہ یہاں نہیں ہے۔ اسی وجہ سے اس کو بحر میت کہتے ہیں۔

(۲) آج تک بیت المقدس اور دریا اردن کے اس درمیانی حصے کو بحر میت کہتے ہیں یہ قوم لوط کے عذاب کی ایک ایسی نشانی ہے جو رہتی دنیا تک یاد رکھی جائے گی اور عبرت حاصل کرنے کے لیے نہ ختم ہونے والی نشانی ہے۔

(۳) اس وجہ سے کہ اس دریا کا پانی مر چکا ہے یعنی تکوینی طور پر پانی کی ایک خاص طبیعت ہوتی ہے، یہ اس سے ہٹ چکا ہے۔ بحر کا اصول یہ ہے کہ ساحل کی سطح بلند ہوتی ہے اور دریا کے پانی کی سطح نیچے ہوتی ہے۔ پانی طبعًا مائل الی الاسفل ہوتا ہے یعنی پستی کی طرف مائل لیکن اس دریا کا حال یہ ہے کہ اگر اس کی تہہ میں ۱۰ میٹر نیچے پتھر وغیرہ چلا جائے تو وہاں پانی نہیں ہے یعنی یہ پانی نیچے نہیں جاتا، لہٰذا **ما بقی علی طبعه فهو حی ای مائل الی الاسفل**، یعنی پانی جب تک اپنی طبیعت پر قائم ہے تو وہ زندہ ہے یعنی **مائل الی الاسفل** ہے اور جب مائل الی الاسفل نہیں ہے تو وہ مردہ ہے۔ اس وجہ سے اس کو بحر میت کہتے ہیں۔

وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِىْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِى السَّبْتِ اِذْ

اور ان سے اس بستی کا حال پوچھ جو دریا کے کنارے پر تھی جب ہفتہ کے معاملہ میں حد سے

تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۛ كَذٰلِكَ ۛ

بڑھنے لگے جب ان کے پاس مچھلیاں ہفتہ کے دن پانی کے اُوپر آنے لگیں اور جس دن ہفتہ نہ ہوتو نہ آتی تھیں ہم نے انہیں

نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ

اس طرح آزمایا اس لیے کہ وہ نافرمان تھے ○ اور جب ان میں سے ایک جماعت نے کہا ان لوگوں کو کیوں

قَوْمًا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۗ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى

نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا انہیں سخت عذاب دینے والا ہے انہوں نے کہا تمہارے

رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ

رب کے روبرو عذر کرنے کیلئے اور شاید کہ یہ ڈر جائیں ○ پھر جب وہ بھول گئے اس چیز کو جو انہیں سمجھائی گئی تھی تو ہم نے

يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَـِٔيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا

انہیں نجات دی جو بُرے کام سے منع کرتے تھے اور ظالموں کو ان کی نافرمانی کے باعث بُرے

يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۱۶۶﴾

عذاب میں پکڑا ○ پھر جب وہ اس کام میں حد سے آگے بڑھ گئے جس سے روکے گئے تھے تو ہم نے حکم دیا کہ ذلیل ہونے والے بندر ہو جاؤ ○

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ

اور یاد کر جب تیرے رب نے خبر دی تھی کہ یہود پر قیامت کے دن تک ایسے شخص کو ضرور بھیجتا رہے گا جو انہیں بُرا

الْعَذَابِ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ښ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۷﴾ وَقَطَّعْنٰهُمْ فِى

عذاب دیتا رہے بیشک تیرا رب جلدی عذاب دینے والا ہے اور تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہے اور ہم نے انہیں ملک میں

الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۡ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ

مختلف جماعتوں میں متفرق کر دیا بعضے ان میں سے نیک ہیں اور بعضے اور طرح کے اور ہم نے انہیں بھلائیوں

وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۶۸﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ

اور برائیوں سے آزمایا تاکہ وہ لوٹ آئیں ○ پھر ان کے بعد ان کے ایسے جانشین ہوئے جو کتاب کے وارث بنے

يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَٰذَا الْأَدْنَىٰ وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا وَإِن يَأْتِهِمْ عَرَضٌ

اس ادنیٰ زندگی کا مال ومتاع لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں معاف کر دیا جائے گا اور اگر ایسا ہی مال

مِّثْلُهُ يَأْخُذُوهُ ۚ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِم مِّيثَاقُ الْكِتَابِ أَن لَّا يَقُولُوا عَلَى

ان کے سامنے پھر آئے تو اسے لے لیتے ہیں کیا ان سے کتاب میں عہد نہیں لے لیا گیا تھا کہ اللہ پر سوائے سچ کے اور کچھ نہ

اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوا مَا فِيهِ ۗ وَالدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا

کہیں اور انہوں نے جو کچھ اس میں لکھا ہے پڑھا ہے اور آخرت کا گھر ڈرنے والوں کے لیے بہتر ہے کیا تم

تَعْقِلُونَ ﴿١٦٩﴾ وَالَّذِينَ يُمَسِّكُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ إِنَّا لَا نُضِيعُ

سمجھتے نہیں ○ اور جو لوگ کتاب کے پابند ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں بیشک ہم

أَجْرَ الْمُصْلِحِينَ ﴿١٧٠﴾ وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ وَظَنُّوا أَنَّهُ وَاقِعٌ

نیکی کرنے والوں کا ثواب ضائع نہیں کریں گے ○ اور جب ہم نے ان پر پہاڑ اٹھایا گویا کہ وہ سائبان ہے

بِهِمْ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٧١﴾ ع

اور وہ ڈرے کہ ان پر گریگا ہم نے کہا جو ہم نے تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی سے پکڑو اور جو اس میں ہے اسے یاد رکھو تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ ○

افاداتِ محمود:

وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ الخ

بنی اسرائیل نے جب ہفتہ کے روز مچھلی پکڑنے کی تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ کے صریح حکم کی خلاف ورزی کی تو اس وقت تین قسم کے لوگ تھے۔

(۱) عاصین (۲) مانعین (۳) ساکتین، پھر مانعین دو حصوں میں بٹ گئے تھے۔ کچھ تو وہ تھے جو ان کو نصیحت کرتے کرتے تھک گئے اور دوسرا گروہ وہ تھا جو مسلسل منع کرنے اور نصیحت کرنے پر تلا رہا اور یہ سمجھتا رہا کہ یہ لوگ مانیں یا نہ مانیں، لیکن ہمارا اجر و ثواب تو یقینی ہے، لہٰذا یہاں امۃ سے مراد مانعین کا پہلا گروہ ہے جو تھک کر دوسرے گروہ کو کہنے لگے تھے کہ ان لوگوں کو نصیحت کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دینا چاہیے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا تو مانعین کو اللہ تعالیٰ نے بچا لیا اور عاصین و مجرمین کو پکڑ لیا اور ساکتین سے سکوت فرمایا۔ ان کے متعلق کوئی اشارہ موجود نہیں ہے کہ وہ محفوظ رہے یا ان کو بھی سزا ہوئی۔

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ

اور جب تیرے رب نے بنی آدم کی پیٹھوں سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان سے ان کی جانوں پر اقرار کرایا

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰي ۚ شَهِدْنَا ۚ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ

کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں انہوں نے کہا ہاں ہے ہم اقرار کرتے ہیں کبھی قیامت کے دن کہنے لگو کہ ہمیں تو

هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷۲﴾ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً

اس کی خبر نہ تھی ۝ یا کہنے لگو کہ ہمارے باپ دادا نے ہم سے پہلے شرک کیا تھا اور ہم ان کے

مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ

بعد انکی اولاد تھے کیا تو ہمیں اس کام پر ہلاک کرتا ہے جو گمراہوں نے کیا ۝ اور اسی طرح ہم کھول کر آیتیں

وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا

بیان کرتے ہیں تاکہ وہ لوٹ آئیں ۝ اور انہیں اس شخص کا حال سنادے جسے ہم نے اپنی آیتیں دی تھیں پھر وہ اُن سے نکل گیا

فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ

پھر اُس کے پیچھے شیطان لگا تو وہ گمراہوں میں سے ہوگیا ۝ اور اگر ہم چاہتے تو ان آیتوں کی برکت سے اس کا رتبہ بلند کرتے لیکن وہ

اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ

دنیا کی طرف مائل ہوگیا اور اپنی خواہش کے تابع ہوگیا اس کا تو ایسا حال ہے جیسے کتا اس پر تو سختی کرے تو بھی ہانپے

اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ

اور اگر اسے چھوڑ دے تو بھی ہانپے یہ ان لوگوں کی مثال ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا سو یہ حالات بیان کردے

لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ سَاۗءَ مَثَلَۨا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ

شاید وہ فکر کریں ۝ ان کی بری مثال ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ اپنا ہی

كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰۗىِٕكَ

نقصان کرتے رہے ۝ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے وہی راہ پاتا ہے اور جسے گمراہ کردے پس

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ښ لَهُمْ

وہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں ۝ اور ہم نے دوزخ کے لیے بہت سے جن اور آدمی پیدا کئے ہیں ان کے

قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اٰذَانٌ

دل ہیں کہ ان سے سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں کہ ان سے دیکھتے نہیں اور کان ہیں کہ

لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ (۱۷۹)

ان سے سنتے نہیں وہ ایسے ہیں جیسے چوپائے بلکہ ان سے بھی گمراہی میں زیادہ ہیں یہی لوگ غافل ہیں ○

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۠ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَاۗىِٕهٖ ۭ

اور سب اچھے نام اللہ ہی کے لیے ہیں سو اسے انہیں ناموں سے پکارو اور چھوڑ دو ان کو جو اللہ کے ناموں میں کجروی اختیار کرتے ہیں

سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (۱۸۰) وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ

وہ اپنے کئے کی سزا پا کر رہیں گے ○ اور ان لوگوں میں سے جنہیں ہم نے پیدا کیا ایک جماعت ہے جو سچی راہ بتاتی ہے اور اسی کے

يَعْدِلُوْنَ (۱۸۱) ع ۱۲

موافق انصاف کرتے ہیں ○

افاداتِ محمود:

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ الخ

یہ چند آیات بنی اسرائیل کے ایک درویش صفت بزرگ کے متعلق نازل ہوئی ہیں جس کا نام بلعم ابن باعورا ہے۔ بارہ ہزار دواتیں سیاہی کی تھیں جن سے یہ اپنے شاگردوں کو املاء کراتا تھا۔ اس نے ایک کتاب مرتب کی تھی اس کا نام تھا ''لیس للعالم صانع'' یعنی دنیا کو بنانے والا کوئی نہیں ہے۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ اسے نبوت بھی دی گئی تھی، لیکن یہ بات قرآن وحدیث کی صریح نصوص کے خلاف ہے، البتہ یہ بات درست ہے کہ یہ شخص ایک درویش صفت عالم تھا اور مستجاب الدعوات تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مخالفین نے اس کو کہا کہ تو حضرت موسیٰؑ کے خلاف دعاء مانگ۔ جب اس نے بددعاء کا ارادہ کیا تو اس کا حلق خشک ہوگیا اور اس کی زبان سے بددعاء جبارین کے حق میں نکل گئی۔ حضرت موسیٰ اور ان کے متبعین کو اللہ تعالیٰ نے اس کے شر سے محفوظ رکھا۔ اس نے اپنے علم پر عمل نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کی مستحکم آیات کو سمجھنے کے باوجود پس پشت ڈال دیا اور دنیا کی خواہشات اور چاہتوں کے پیچھے ہولیا۔ اس کی پاداش میں اسے یہ سزا ملی کہ کتے کی طرح زبان باہر لٹک گئی اور جیسے کتا ہر وقت ہانپتا رہتا ہے، یہ اسی طرح ہانپتا رہتا تھا۔ کیونکہ گناہوں کی تاثیر گرم ہے۔ وہ اگر اپنے علم پر عامل ہوتا اور اللہ کے رسول (حضرت موسیٰؑ) کے دشمنوں کا ساتھ نہ دیتا اور شیطان کی پیروی نہ کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کی شان کو بلند فرما دیتے، لیکن وہ دنیوی اور سفلی لذات کے چکر میں پڑ کر گمراہ ہوگیا۔ بعض عارفین سے پوچھا گیا کہ بلعم کی یہ حالت کیوں ہوئی ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ

لم یشکر یوما من الایام علی ما اعطی من العلم ولو شکر علی ذالک یوماً لما سلب عنہ

یعنی بلعم ابن باعورا نے ایک دن بھی اپنے علم پر شکر ادا نہیں کیا اور اگر ایک دن بھی شکر ادا کر لیتا تو یہ علم اس سے سلب نہ ہوتا۔ حضرت موسیٰ کی بددعاء سے اس سے سارا علم سلب ہوگیا۔ بہر حال اس واقعہ میں علماء اور واعظین کے لیے عبرت آموز سبق ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ شخص بددعاء پر خود بھی راضی نہ تھا اور پیغمبر کے خلاف بددعا کے نتیجہ اور اس پر مرتب ہونے والے اثرات سے اندیشہ کر رہا تھا لیکن بیوی کا اصرار اور بعض دشمنانِ دین و دشمنانِ پیغمبر کی طرف سے بھاری رشتوں کی پیشکش نے اس کو اندھا کر دیا۔ یہاں تک کہ یہ اس جرم میں مبتلا ہو گیا۔ لہٰذا آج بھی علماء کرام کو قدم قدم پر اس واقعہ کو پیش نظر رکھنا چاہیے کہ اگر اپنے علم کا درست استعمال نہیں کریں گے تو یہی حشر ان کا بھی ہوسکتا ہے۔

اس واقعہ کو بذریعہ وحی اُمتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو بتلانے کا اصل مقصد بھی یہی ہے کہ یہود کے بہت بڑے علامہ اور عارف باللہ پر اگر خواہشات کا غلبہ ہو کر وہ اپنے علم اور ثمرات علم سے محروم ہوسکتا ہے اور ” فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۞ “ کا مصداق بن سکتا ہے تو ہر زمانہ میں ایسا ہوسکتا ہے۔

خود جب اس عالم سے بھی اس سزا کی وجہ پوچھی گئی تو کہنے لگا کہ میں نے اپنے علم پر ایک دن بھی خدا کا شکر ادا نہیں کیا۔ ورنہ میرے ساتھ یہ معاملہ نہ ہوتا۔ اللہ تعالیٰ سب کو غور کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى الخ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ۹۹ نام ہیں۔ جس نے ان کو یاد کر لیا، وہ جنت میں داخل ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء توقیفی ہیں۔ ان میں اضافہ جائز نہیں ہے۔ اگرچہ بعض لوگوں نے قرآن وحدیث کے بعض الفاظ سے اور بھی اسماء کا استنباط کیا ہے جیسے یا خیر الوارثین یا خیر الماکرین وغیرہ، لیکن انھیں اسماء حسنی میں شامل کرنا جائز نہیں ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾

اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہم انہیں آہستہ آہستہ پکڑیں گے ایسی جگہ سے جہاں انہیں خبر بھی نہ ہوگی ○

وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ

اور میں انہیں مہلت دونگا بیشک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے ○ کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ ان کے ساتھی کو جنون تو نہیں ہے ○

اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸۴﴾ اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ

وہ تو کھلم کھلا ڈرانے والا ہے ○ اور کیا انہوں نے آسمان اور زمین کی سلطنت کو

وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ

نہیں دیکھا اور دوسری چیزوں کو جو اللہ نے پیدا کی ہیں اور یہ کہ ممکن ہے کہ ان کی اجل قریب

اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ

ہی ہو پھر قرآن کے بعد کس بات پر یہ لوگ ایمان لائیں گے ○ جسے اللہ گمراہ کردے اسے کوئی راہ دکھانے والا

لَهٗ ۭ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ

نہیں اور انہیں اللہ چھوڑ دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں حیران پھریں ○ قیامت کے متعلق تجھ سے پوچھتے ہیں کہ اس کی آمد کا کونسا

مُرْسٰىهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ۘ ثَقُلَتْ

وقت ہے کہہ دو کہ اس کی خبر تو میرے رب ہی کے ہاں ہے وہی اسے اس کے وقت پر ظاہر کر دکھائے گا وہ

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ۭ يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۭ

آسمانوں اور زمین میں بھاری بات ہے وہ تم پر محض اچانک آئے گی تجھ سے پوچھتے ہیں گویا کہ تو اسکی تلاش میں لگا ہوا ہے

قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ قُلْ لَّآ

کہہ دو اس کی خبر خاص اللہ ہی کے ہاں ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے ○ کہہ دو

اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ

میں اپنی ذات کے نفع ونقصان کا بھی مالک نہیں مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب کی

الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْۗءُ ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ

بات جان سکتا تو بہت کچھ بھلائیاں حاصل کر لیتا اور مجھے کبھی تکلیف نہ پہنچتی میں تو محض ڈرانے والا

وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾
اور خوشخبری دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان دار ہیں ○

ع ۲۳

افاداتِ محمود:

اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الخ

مفہوم یہ ہے کہ تکوینیات میں غور کرنا چاہیے کہ نظر اور فکر کے بعد انسان منزل مقصود پر پہنچے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ ایمانیات میں نظر اور فکر کے نتیجہ میں حاصل شدہ ایمان معتبر ہے، لیکن نظر اور فکر سے استدلال پہلی بار ایمان لانے میں معتبر ہے، نہ کہ ہر حکم ماننے کے دوران۔ یعنی آسمان وزمین کے اس محکم اور مستحکم نظام اور پھر جو کچھ ان کے درمیان ہے، اس محیر العقول نظم ونسق میں غور کر کے بندہ کو شاہنشاہ کائنات کی وحدانیت کا قائل ہونا چاہیے، لیکن یہ نہیں کہ جہاد پر جانے کے لیے اعلان ہوا تو کوئی شخص کہے کہ میں غور وفکر کر کے پھر جاؤں گا اور یہ بھی یاد رہے کہ صحت ایمان غور اور فکر پر موقوف نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص بغیر کسی غور وفکر کے ایمان لاتا ہے تو وہ بھی یقیناً معتبر ہے۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ

وہ وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا

وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا ۖ فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا

اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تا کہ اس سے آرام پائے پھر جب میاں نے بیوی سے ہم بستری کی تو اسکو

فَمَرَّتْ بِهِ ۖ فَلَمَّا أَثْقَلَت دَّعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُونَنَّ

ہلکا سا حمل رہ گیا پھر اسے لیے پھرتی رہی پھر جب وہ بوجھل ہوگئی تب دونوں میاں بیوی نے اللہ سے جو انکا مالک ہے دعا کی اگر آپ نے

مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿١٨٩﴾ فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا ۚ فَتَعَالَى

ہمیں صحیح سالم اولاد دے دی تو ہم ضرور شکر گزار ہونگے○ پھر جب اللہ نے انکو صحیح سالم اولاد دی تو اللہ کی دی ہوئی چیز میں وہ دونوں اللہ کا شریک

اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿١٩٠﴾ أَيُشْرِكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ﴿١٩١﴾ وَلَا

بنانے لگے سو اللہ ان کے شرک سے پاک ہے○ کیا ایسوں کو شریک بناتے ہیں جو کچھ بھی نہیں بنا سکتے اور وہ خود بنائے ہوئے ہیں○ اور نہ

يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَلَا أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ﴿١٩٢﴾ وَإِن تَدْعُوهُمْ

وہ ان کی مدد کر سکتے ہیں اور نہ اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں○ اور اگر تم انہیں

إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَتَّبِعُوكُمْ ۚ سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنتُمْ صَامِتُونَ ﴿١٩٣﴾

راستہ کی طرف بلاؤ تو تمہاری تابعداری نہ کریں برابر ہے کہ تم انہیں پکارو یا چپکے رہو○

إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ ۖ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا

بیشک جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری طرح بندے ہیں پھر انہیں پکار کر دیکھو پھر چاہیے کہ وہ تمہاری پکار کو قبول کریں

لَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٩٤﴾ أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ

اگر تم سچے ہو○ کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلیں یا ان کے ہاتھ ہیں

يَبْطِشُونَ بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ أَعْيُنٌ يُبْصِرُونَ بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ

جن سے وہ پکڑیں یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھیں یا ان کے کان ہیں جن سے وہ

بِهَا ۗ قُلِ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنظِرُونِ ﴿١٩٥﴾ إِنَّ وَلِيِّيَ اللَّهُ

سنیں کہہ تو اپنے شریکوں کو پکارو پھر میری برائی کی تدبیر کرو پھر مجھے ذرا مہلت نہ دو○ بیشک میرا حمایتی اللہ ہے

الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَ هُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۹۶﴾ وَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ

جس نے کتاب نازل فرمائی اور وہ نیکوکاروں کی حمایت کرتا ہے ○ اور جنہیں تم پکارتے ہو

مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَ لَاۤ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾ وَ اِنْ

وہ تمہاری مدد نہیں کر سکتے اور نہ اپنی جان کی مدد کر سکتے ہیں ○ اور اگر

تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا یَسْمَعُوْا ؕ وَ تَرٰىهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ وَ هُمْ

تم انہیں راستہ کی طرف پکارو تو وہ کچھ نہیں سنیں گے اور تو دیکھے گا کہ وہ تیری طرف دیکھتے ہیں حالانکہ وہ

لَا یُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾ خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾

کچھ نہیں دیکھتے ○ درگزر کر اور نیکی کا حکم دے اور جاہلوں سے الگ رہ ○

وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۰۰﴾

اور اگر تجھے کوئی وسوسہ شیطان کی طرف سے آئے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کر بیشک وہ سننے والا جاننے والا ہے ○

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىِٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ

بیشک جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں جب انہیں کوئی خطرہ شیطان کی طرف سے آتا ہے تو وہ یاد میں لگ جاتے ہیں پھر اچانک انکی

مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ وَ اِخْوَانُهُمْ یَمُدُّوْنَهُمْ فِی الْغَیِّ ثُمَّ لَا یُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ وَ اِذَا

آنکھیں کھل جاتی ہیں ○ اور جو شیاطین کے تابع ہیں وہ انہیں گمراہی میں کھینچے چلے جاتے ہیں پھر وہ باز نہیں آتے ○ اور جب تو

لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰیَةٍ قَالُوْا لَوْ لَا اجْتَبَیْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَاۤ اَتَّبِعُ مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ

ان کے پاس کوئی معجزہ نہیں لاتا تو کہتے ہیں کہ تو فلاں معجزہ کیوں نہیں لایا کہہ دو میں اس کا اتباع کرتا ہوں جو مجھ پر میرے

مِنْ رَّبِّیْ ۚ هٰذَا بَصَآىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾

رب کی طرف سے حکم بھیجا جاتا ہے یہ تمہارے رب کی طرف سے بہت سی دلیلیں ہیں اور ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کیلئے جو ایماندار ہیں ○

وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾ وَ اذْكُرْ

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور چپ رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ○ اور اپنے

رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِیْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ

رب کو اپنے دل میں عاجزی کرتا ہوا اور ڈرتا ہوا یاد کرتا رہ اور صبح اور شام بلند آواز کی نسبت

وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۲۰۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ
ہلکی آواز سے اور غافلوں سے نہ ہو ○ بے شک جو تیرے رب کے ہاں ہیں وہ اس کی بندگی سے تکبر
عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾
نہیں کرتے اور اسکی پاک ذات کو یاد کرتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں ○

افاداتِ محمود:

فَلَمَّآ اٰتٰهُمَا صَالِحًا الخ

حضرت آدم وحوا علیہما السلام کے ہاں جب لڑکا پیدا ہوا تو انھوں نے حقیقت میں کوئی شرک نہیں کیا تھا، بلکہ شیطان نے حضرت حواءؑ کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ ان کا نام عبدالحارث رکھنا اور شیطان ملائکہ میں حارث کے نام سے پہچانا اور یاد کیا جاتا تھا۔ اس تسمیہ میں صرف شرک کی ہلکی سی بو تھی، مگر اللہ تعالیٰ اپنے خاص اور پسندیدہ و برگزیدہ بندوں کی معمولی غلطی کو بھی سخت الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔ جیسے حضرت یونسؑ کے متعلق ہے:

وظن ان لن نقدر عليه ○

اور دوسری جگہ ارشاد ہے: ''حتی اذا استیئس الرسل'' وغیرہ

بتلانا یہ مقصود ہے کہ دربارِ الٰہی کے مقربین کی شان رفیع ہے۔ اُن سے چھوٹی سے چھوٹی غلطی بھی خلاف توقع ہے اور قرب کامل کے تقاضوں سے متصادم ہے۔ عبد کا معنی جیسے بندہ ہے، اسی طرح لفظ ''عبد'' کا دوسرا معنی غلام اور خادم بھی ہے۔ جیسا کہ ایک شاعر کا قول ہے:

وانی لعبد الضيف مادام خاويا ۔۔۔ وما فی الافيک العبد

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ الخ

کسی کی قبر ہو یا کوئی میت ہو، کوئی قبر یا میت کسی انسان کی مدد نہیں کر سکتے۔ ان کو صاحب اختیار سمجھنا اور یہ خیال کرنا کہ یہ بیٹے دیتے ہیں اور شادیاں کراتے ہیں، یہ قرآن کی صریح نص کے خلاف ہے:

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ○ (سورہ شوریٰ آیت ۴۹/۵۰)

اللہ ہی کے لیے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی۔ پیدا فرماتا ہے جو چاہے، عطاء کرتا ہے جسے چاہے لڑکیاں اور عطاء کرتا ہے جسے چاہے لڑکے یا ملا جلا کر دیتا ہے انہیں لڑکے اور لڑکیاں اور کر دیتا ہے جسے چاہے بانجھ، بلاشبہ وہ سب کچھ جاننے والا اور قادر ہے۔

مشرکین تو کہا کرتے تھے کہ ہم ان بتوں کی عبادت ان کی ذات کی وجہ سے نہیں کرتے، بلکہ اس وجہ سے کرتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیتے ہیں۔ چنانچہ سورہ زمر آیت نمبر ۳ میں ارشاد ہے......

مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ط

ہم نہیں عبادت کرتے ان کی، مگر یہ کہ وہ پہنچا دیں ہمیں اللہ کے قریب۔

ضابطہ یہ ہے کہ عابد سے معبود افضل ہوتا ہے اور بتوں جیسی بے جان چیزوں کو معبود سمجھ کر ان کی عبادت کرنا بہت بڑی حماقت اور بے عقلی کی بات ہے اور شرافت انسانیہ سے کھیلنے کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بعد شرافت اور بزرگی کا محور خود انسان ہے۔ جب انسان کی پرستش کی گنجائش نہیں تو انسان کے علاوہ جو چیزیں ہیں جیسے چاند، سورج، ستارے، سیارے وغیرہ یہ سب انسان کے خادم ہیں، لہٰذا کسی بھی غیر اللہ کو معبود بنانا شرافت انسانیہ کی توہین ہے۔ گزشتہ امتوں کے لوگ اسی طرح گمراہ ہوئے کہ نیک اور صالح لوگوں سے محبت کرتے تھے اور اُن کے فوت ہو جانے کے بعد پتھر وغیرہ سے اُن کی شکل کے مجسمے تراشتے اور ان کے ناموں سے موسوم کرتے۔ پھر بعد کی نسلوں نے اُن کو پوجنا اور سجدہ کرنا شروع کر دیا۔ لہٰذا شرک میں مبتلا ہو گئے۔

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ الخ

صحیح مسلمؒ میں روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان تم میں سے کسی ایک کے پاس آ جاتا ہے اور اس کے دل میں یہ ڈالتا ہے کہ فلاں چیز کا خالق کون ہے؟ فلاں چیز کا خالق کون ہے؟ تو بندہ جواب دیتا رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہے۔ آخر میں اس کے دل میں یہ ڈال دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خالق کون ہے؟ جب بندہ یہاں تک پہنچے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور اپنے خیالات بدل کر یہ کہے:

رضيت بالله ربا و بالا سلام دينا و بمحمد نبياً (صلی اللہ علیہ وسلم)

میں اس بات پر خوش ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا رب ہے اور اس بات پر خوش ہوں کو اسلام ہمارا مذہب ہے اور اس بات پر خوش ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نبی ہیں۔

اسی طرح ایک اور روایت میں ہے کہ صحابہ کرامؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے تھے کہ حضور بسا اوقات ہمارے دلوں میں ایسے خیالات آتے ہیں کہ آپ کے سامنے زبان پر لانے سے بہتر ہے کہ ہم جل کر کوئلہ ہو جائیں؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا:

ذاک صريح الايمان○

یعنی یہ تو عین ایمان ہے، گویا شیطانی وساوس کا بڑا معلوم ہونا اور اس سے نفرت کرنا ایمان ہی کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ اگر اندر ایمان نہ ہوتا تو اس وسوسے کی وجہ سے اتنی پریشانی کبھی نہ ہوتی، لہٰذا وسوسوں سے نفرت کرنا عین ایمان ہے۔

ترک القراۃ خلف الامام:

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ الخ

یعنی جب قرآن پڑھا جائے تو خاموش ہو کر اسے غور سے سنو۔ تلاوت کلام پاک کے دوران میں کفار شور و غل کرتے تھے تاکہ الفاظ قرآنی لوگوں کے کانوں میں نہ پڑیں اور یہ قرآن جو اپنے اندر شان جاذبیت رکھتا ہے۔ اس سے لوگ متاثر ہو کر مائل الی الاسلام نہ ہوں۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے......

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ﴿٢٦﴾ (سورہ حم سجدہ/۲۶)

اور کہنے لگے منکر لوگ مت کان دھرو اس قرآن سننے کو اور بک بک کرو اس کے پڑھنے میں۔ شاید کہ تم غالب رہو۔

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اس کتاب کا حق یہ ہے کہ اسے غور سے سنا جائے اور تلاوت کے وقت شور و شغب نہ ہو۔ بہت سے علماء نے اس آیت سے ترک قراۃ الفاتحہ خلف الامام پر استدلال کیا ہے اور یہ نہایت ہی قوی و مستحکم دلیل ہے سمجھنے والوں کے لیے، لیکن اس سے جہری نمازوں میں تو استدلال درست ہے، البتہ سری نمازوں میں اس سے استدلال نہیں ہوسکتا۔

سری نمازوں میں ترک قراۃ الفاتحہ خلف الامام پر بطور عبارۃ النص بہت سی حدیثیں دلالت کرتی ہیں۔ ان کی تفصیل کا یہ موقع نہیں۔

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ جو لوگ فاتحہ کی تلاوت کے دوران استماع نہیں کرتے تو ما زاد علی الفاتحہ یعنی فاتحہ سے زائد تلاوتِ قرآن میں وہ بھی استماع کرتے ہیں، حالانکہ حکم دونوں جگہ ایک ہے۔

(۳) اور بعض مجتہدین من المخالفین نے کہا کہ سورہ فاتحہ ام الکتاب ہے اور ام الشئی غیر شئی ہوتا ہے، لہٰذا فاتحہ کتاب اللہ میں سے نہیں۔ فنعوذ باللہ من مثل هذا الاجتهاد، ہم ایسے اجتہاد سے پناہ مانگتے ہیں۔ اُن کا یہ کہنا کہ فاتحہ غیر قرآن ہے لہٰذا اس کے سننے کا حکم ہے ہی نہیں۔ یہ بات سراسر غلط اور جہل ہے۔

سُوْرَةُ الْأَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ

سورہ انفال مدنی ہے اور اس میں پچھتر (۷۵) آیتیں اور دس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔
يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا
تجھ سے غنیمت کا حکم پوچھتے ہیں کہہ دے غنیمت کا مال اللہ اور رسول کا ہے سو اللہ سے ڈرو اور آپس میں
ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ① اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ
صلح کرو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اگر ایمان دار ہو ○ ایمان والے
الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا
وہی ہیں جب اللہ کا نام آئے تو ان کے دل ڈر جائیں اور جب اس کی آیتیں ان پر پڑھی جائیں تو ان کا ایمان زیادہ ہو جاتا ہے
وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ② ۚۖ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ③ ؕ
اور وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں ○ وہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو ہم نے انہیں رزق دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں ○
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ
یہی سچے ایمان والے ہیں ان کے رب کے ہاں ان کے لیے درجے ہیں اور بخشش ہے اور عزت کا
كَرِيْمٌ ④ ۚ كَمَاۤ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۪ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
رزق ہے ○ جیسے تیرے رب نے تجھے تیرے گھر سے سچائی کے ساتھ نکالا اور بیشک ایک جماعت مسلمانوں میں سے ناپسند
لَكٰرِهُوْنَ ⑤ ۙ يُجَادِلُوْنَكَ فِى الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى
کرنے والی تھی ○ وہ تجھ سے حق بات میں اس کے ظاہر ہو چکنے کے بعد جھگڑتے تھے گویا وہ آنکھوں سے دیکھتے ہوئے
الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ⑥ ؕ وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ
موت کی طرف ہانکے جاتے ہیں ○ اور جس وقت دو جماعتوں میں سے ایک کا اللہ تم سے وعدہ کرتا تھا کہ وہ تمہارے ہاتھ
وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ
لگے گی اور تم چاہتے تھے جس میں کانٹا نہ ہو وہ تمہیں ملے اور اللہ چاہتا تھا کہ اپنے حکم سے

الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ
حق کو ثابت کر دے اور کافروں کے جڑ کاٹ دے ۝ تا کہ حق کو ثابت کر دے اور باطل کو مٹا دے
وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ
اگرچہ گنہ گار ناراض ہوں ۝ جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے اس نے جواب میں فرمایا کہ میں تمہاری مدد کے لیے
بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ
پے در پے ایک ہزار فرشتے بھیج رہا ہوں ۝ اور یہ تو اللہ نے فقط خوشخبری دی تھی اور تا کہ تمہارے دل اس سے
بِهٖ قُلُوْبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝
مطمئن ہو جائیں اور مدد تو صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے ۝

افاداتِ محمود:

یہ سورۃ مدنی ہے سوائے چند آیات کے۔ اس سورہ میں چونکہ واقعہ بدر کا ذکر ہے اس لیے اس کو سورۃ بدر یہ بھی کہتے ہیں۔ اس سورۃ میں ''وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ الخ'' سے آگے سات آیتیں مکی ہیں۔

شانِ نزول:

حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم بدر تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح سے ہمکنار فرمایا تو اُس وقت مالِ غنیمت کے مسئلہ پر صحابہ کرام کی تین جماعتیں تھیں۔

(۱) ایک جماعت جو زیادہ تر نوجوانوں پر مشتمل تھی۔ وہ سمجھ رہی تھی کہ مال غنیمت کے مستحق ہم ہیں کیونکہ ہم لوگوں نے دشمنوں کا تعاقب کیا ہے۔

(۲) ایک جماعت وہ تھی جس میں بزرگ صحابہ کرام شامل تھے۔ وہ فرما رہے تھے کہ تم لوگوں نے جو جنگ جیتی ہے، دراصل تمھیں عقب سے ہمارا سہارا تھا، لہٰذا مال غنیمت کے مستحق ہم لوگ ہیں۔

(۳) اور ایک جماعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت پر مامور تھی۔ وہ حضرات سمجھ رہے تھے کہ مال غنیمت کے ہم لوگ زیادہ حقدار ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ نازل فرما دی جس میں مال غنیمت اور انفال کے احکام بالتفصیل بیان ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورۃ کے احکام کے مطابق مال غنیمت کو تقسیم فرمایا۔

نفل کی تحقیق:

نفل پر حافظ ابن کثیر نے سیر حاصل بحث کی ہے جس کا خلاصہ اختصار کے ساتھ پیش خدمت ہے:

(۱) والنفل ما یحصل للانسان من جملة الغنیمة. (المفردات)

نفل وہ ہے جو حصہ مال غنیمت کی تقسیم سے قبل ہی کسی کو مل جائے۔

(۲) وقیل ما یحصل للمسلمین بغیر قتال وھو الفیئی.

اور یہ بھی کہا گیا کہ جو مال غنیمت مسلمانوں کو لڑائی کے بغیر حاصل ہو جائے، وہ نفل ہے۔ جسے مالِ فیئ کہا جاتا ہے۔

(۳) ومعنی الانفال فی کلام العرب کل احسان فعله فاعل تفضلا من غیر ان یجب ذالک علیه. (ابن کثیر)

نفل کا معنی کلام عرب کے مطابق ہر وہ احسان اور بھلائی ہے جو کرنے والا کرے اور وہ اس پر واجب نہ ہو۔ جیسے نفل نماز، نفل روزہ، نفل حج، نفل صدقہ وغیرہ۔

(۴) قیل ھو الغنیمة بعینھالکن اختلفت العبارۃ فیه لاختلاف الاعتبارات o

مال غنیمت ہی کو مال نفل کہا جاتا ہے، لیکن مختلف مواقع کے اعتبار سے تعبیر مختلف ہو جاتی ہے۔

(۵) انما ھو شیئی خصھم الله به تطولا منه علیھم بعد ان کانت المغانم محرمة علی الامم قبلھم فنفلھا الله تعالی ھٰذہ الامة فھذا اصل النفل (ابن کثیر)

نفل وہ مال غنیمت ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد فرمائی۔ کیونکہ اس سے قبل قدیم امتوں میں مال غنیمت حرام تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مال غنیمت کو مسلمانوں پر حلال فرما کر اس امت پر احسان فرمایا۔ نفل کی یہی حقیقت ہے۔

مأخذ نفل:

یہ بات تو واضح ہو گئی کہ نفل مال غنیمت ہی کو کہا جاتا ہے، لیکن اب دیکھنا یہ ہے کہ کس وقت کن لوگوں کو یہ نفل دیا جائے گا۔ حافظ ابن کثیر نے چار صورتیں لکھی ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) یہ ہے کہ امام لوگوں سے کہہ دے کہ قتال کرو اور جو مال دشمن سے کسی کو ملے وہ اس کا ہوا۔ جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا تھا...... **من قتل قتیلاً فله سلبه o**

(۲) امام کسی جماعت کو لڑنے کے لیے روانہ فرما دے اور جب وہ مال غنیمت لے کر لوٹے تو خمس نکالنے کے بعد ان کو کل مال کا ایک تہائی یا چوتھائی حصہ دیا جائے۔

(۳) یہ ہے کہ کل مال غنیمت میں سے خمس نکالنے سے قبل ہی بعض خاص افراد کو جیسے جانور چرانے والے اور ہنکانے والوں کا کچھ متعین حصہ دیا جائے۔ حسب مایراہ الامام۔ (امام کی رائے کے مطابق)

(۴) یہ ہے کہ نفل خمس الخمس سے دیا جائے گا۔

یعنی کل مال غنیمت کا خمس تو امام کو ملتا ہے اس کے کچھ مصارف۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دیے ہیں۔ ان متعین مصارف کے علاوہ بھی امام جب چاہے، وہ کوئی خاص مہم سر کرنے والوں کو خمس الخمس میں سے نفل دے سکتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ (سورہ انفال/۴۱)

اور جان رکھو جو کچھ تم کو غنیمت ملے کسی چیز سے سو اللہ کے واسطے ہے اس میں سے پانچواں حصہ اور رسول کے واسطے اور اس کے قرابت والوں کے واسطے اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کے واسطے۔

مال غنیمت میں سے خمس یعنی پانچواں حصہ تو اللہ اور اس کے رسول کا ہوتا ہے۔ بقیہ مال غنیمت مجاہدین میں تقسیم ہو جاتا تھا۔ خمس کا مصرف، جیسا کہ آیت بالا سے معلوم ہوا، اس کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے کچھ حصہ تو خانہ کعبہ کے لیے رکھ دیتے تھے اور کچھ اپنی ذات بابرکات پر صرف فرماتے تھے اور اپنے رشتہ داروں کو بھی عطا فرما دیتے۔ یعنی خمس کو دوبارہ پانچ حصوں پر تقسیم کیا جائے گا۔ ایک حصہ حضور کو (۲) ذوالقربیٰ (۳) یتامیٰ (۴) مساکین (۵) اور ابن السبیل۔

مصارف خمس میں ذوی القربیٰ سے کون مراد ہیں؟

ذوی القربیٰ سے مراد بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب ہیں۔ عبد المناف کے چار بیٹے تھے۔

(۱) ہاشم (۲) مطلب (۳) نوفل (۴) عبد شمس۔

اسلام سے قبل دور جاہلیت میں ایک طرف ہاشم اور مطلب ہو گئے تھے اور ایک طرف نوفل او عبد شمس تھے۔ ان میں لڑائیاں بھی ہوتی تھیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان فرمایا تو سبھی قریش نے قسمیں کھا کر آپ سے بائیکاٹ کر دیا۔ اس وقت ہاشم کی تمام اولاد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی، سوائے ابولہب اور اس کے بیٹے کے۔ انہوں نے اپنا رشتہ منقطع کر لیا تھا اور مطلب کی تمام اولاد ساتھ تھی۔ ان دونوں بھائیوں کی اولاد میں مسلمان بھی تھے اور غیر مسلم بھی۔ مسلمان تو دینی حمیت وغیرت اور صلہ رحمی کی وجہ سے آپؐ کے ساتھ تھے اور غیر مسلم قومی حمیت وغیرت کی وجہ سے آپؐ کے ساتھ تھے، لیکن بنو نوفل اور بنی عبد شمس آپ کے ساتھ نہ تھے۔ عبدالشمس کی نسل میں حضرت عثمانؓ، حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت ابوسفیانؓ بہت مشہور ہیں۔ نوفل کی نسل میں مسطحؓ تھے۔ جو

حضرت حضرت عائشہؓ پر بہتان لگانے والوں میں شامل ہوگیا تھا اور حضرت صدیق اکبرؓ جو سالانہ وظیفہ ان کو دیتے تھے اس وجہ سے بند فرما دیا پھر جب ایک آیت میں آپ کو ترغیب دی گئی تو آپؓ نے دوبارہ بحال کر دیا۔

حضرت جبیر بن مطعمؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں اور حضرت عثمانؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے۔ ہم نے آپؐ سے پوچھا کہ آپ نے خیبر کے مال میں سے بنو مطلب کو تو حصہ دے دیا ہے اور ہمیں چھوڑ دیا ہے۔ حضرت جبیرؓ نوفل کی اولاد میں سے ہیں اور حضرت عثمان بنی عبد شمس میں سے ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرما دیا تھا کہ ابولہب کو اللہ تعالیٰ نے بنو ہاشم کی اولاد سے خارج کر دیا ہے اور بنی عبد المطلب بلا استثنیٰ سب شامل ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ بنو ہاشم اور بنی المطلب سوائے چند لوگوں کے مسلسل ۳ سال شعب ابی طالب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قید رہیں۔ خواہ مسلم تھے یا غیر مسلم لہٰذا یہ تقسیم حق پر مبنی ہے اور مکافات عمل ہے۔ (مسلم)

يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ الخ

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ نے اس دین کی آبیاری کرتے ہوئے بڑی بڑی مصیبتیں اور مشقتیں جھیلیں۔ مکہ والوں نے ان کو اذیت پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ یہاں تک کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اور صحابہ کرامؓ کو ہجرت کرنے اور مکہ مکرمہ سے باہر نکلنے پر مجبور کر دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد آ گئی۔

غزوہ بدر کے محرکات اور اسباب:

مکہ مکرمہ کے لوگ تاجر تھے۔ یہ سردیوں میں یمن کی طرف اور گرمیوں میں شام کی طرف سفر کرتے تھے۔ مکہ جنوب میں ہے اور یمن و شام شمال میں ہیں۔ شام کا راستہ مدینہ منورہ کے قریب پڑتا ہے۔ جدہ میں جو بحیرہ احمر ہے اس کے کنارے سڑک مدینہ منورہ کو جاتی ہے مغربی جانب کو، اور بدر راستہ میں پڑتا ہے۔ وہ سمندر کے کنارے کے قریب ہے۔ یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں آ گئی کہ حضرت ابوسفیانؓ کی قیادت میں مکے والوں کا قافلہ سامان سے لدا ہوا شام سے واپس آ رہا ہے جس کے ساتھ قریش کے ایک ہزار اونٹ اور پچاس ہزار دینار کا سامان ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے مشورہ فرمایا۔ بعض صحابہ کرامؓ نے قافلہ سے تعرض کرنے کو ترجیح دی۔ بعض حضرات کی رائے اس کے خلاف ہوگئی۔ جب حضرت ابوسفیانؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارادے کا علم ہوا تو اس نے فوراً مکہ مکرمہ آدمی بھیجا اور مکے والوں کے نام پیغام دیا کہ اگر اپنے قافلہ کو بچانا چاہتے ہو تو فوراً پہنچ جاؤ۔ چنانچہ ابوجہل کی قیادت میں ایک ہزار افراد پر مشتمل لشکر جرار، جو ہر قسم کے اسلحہ اور وسائل و آسائش سے لیس تھا، چل پڑا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوجہل کی لشکر کشی کا علم ہوا تو آپؐ نے دوبارہ صحابہ کرام سے مشورہ فرمایا کہ اس وقت تمہارے سامنے دو چیزیں ہیں۔

(۱) تجارتی قافلہ (۲) جنگ کے لیے آنے والا لشکر۔ تم دونوں میں کس سے تعرض کرنے کو مناسب سمجھتے ہو؟ بعض صحابہ کی رائے یہ تھی کہ چونکہ ہم گھروں سے تو قافلہ سے تعرض کرنے کی غرض سے نکلے تھے۔ اب نہ تو ہماری تعداد جنگ کرنے کے قابل ہے اور نہ ہی ہمارے پاس جنگی وسائل ہیں، مگر خود امام المجاہدین صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے مبارک لشکر سے مقابلہ کرنے کی تھی۔ حضرت صدیقؓ اور فاروق اعظمؓ کی یہی رائے تھی۔ حضرت مقداد ابن اسودؓ، سعدؓ وغیرہ حضرات مہاجرین اور انصار نے ولولہ انگیز تقریریں فرمائیں اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہم وہ بات کبھی نہیں کہیں گے جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی کہ تو جا اور تیرا رب جائے اور تم لوگوں سے لڑو، ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے، بلکہ آپ چلیں اور ہم آپ کے دائیں بائیں، آگے پیچھے ساتھ ہو کر دشمن کا مقابلہ کریں گے۔

چنانچہ ان بے سروسامان، مگر ایمانی قوت وجذبہ سے سرشار صحابہ کرامؓ کا جب کفار سے مقابلہ ہوا تو انہوں نے خوب جوہر شجاعت دکھائے۔ متعدد کفار کو تہہ تیغ کیا اور متعدد کو گرفتار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح نصیب فرمائی اور کفار کو شکست فاش ہوئی۔ یہاں بعض اہل قلم نے اپنا خیال یوں ظاہر کیا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم شروع ہی سے جنگ کے ارادہ سے چلے تھے کیونکہ ایسے قافلہ سے تعرض کرنا جو قوم کے لیے ضروریات زندگی لے جا رہا ہو اور ان کے مال پر شب خون مارنا شان نبوت کے خلاف ہے، جیسا کہ علامہ شبلی نے لکھا ہے، لیکن یہ بات بعید از فہم ہے۔ محض اپنی رائے پر متواتر اور مرفوع احادیث کو قربان کرنا کسی صورت میں درست نہیں ہے۔ جب اہل مکہ سے نہ مسلمانوں کے اموال محفوظ ہیں نہ جانیں، حتیٰ کہ خود اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کے بھی مشورے ہو رہے ہیں تو ایسے دشمنوں کے اموال واملاک سے تعرض کرنا اور ان کو اقتصادی طور پر کمزور کر کے ان کی کمر توڑ دینا حکمت اور مصلحت کے عین مطابق ہے تاکہ سرزمین حرم ان کے ظالمانہ چنگل سے بآسانی آزاد ہو سکے۔ ان سے جنگ کو تو جائز قرار دینا اور ان کے مال سے تعرض کو نامناسب خیال کرنا یہ خیال ہی نامناسب ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مشرکین مکہ معصوم المال ہیں معصوم النفس والدم نہیں ہیں۔ یعنی ان کا مال تو معصوم ہے، مگر ان کا نفس اور خون معصوم نہیں ہے۔ یہ عجیب کلیہ ہے۔ کیا وہ صحابہ کرامؓ کی جانوں کے درپے نہ تھے۔ ان کی زمینوں اور جائیدادوں پر ناحق قابض نہیں تھے؟ پھر ایک قافلہ اور ان کے مال کی حیثیت ہی کیا رہی؟ جب غزوہ احزاب ہوا تو یہ قریش کا آخری حملہ تھا۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

الان نغزوهم ولا يغزونا ٥

اب ہم ان سے جارحانہ جنگ کریں گے، وہ جارحانہ جنگ نہیں کر سکیں گے۔ اسلام میں جارحانہ اور دفاعی دونوں قسم کی جنگیں جائز ہیں اور دونوں کا مقصد اعلائے کلمۃ اللہ ہے۔

إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً

جس وقت اس نے تم پر اپنی طرف سے تسکین کے لیے اونگھ ڈال دی اور تم پر آسمان سے پانی اتارا

لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ

تا کہ اس سے تمہیں پاک کر دے اور شیطان کی نجاست تم سے دُور کر دے اور تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے

وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ﴿۱۱﴾ إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا

اور اس سے تمہارے قدم جما دے ○ جب تیرے رب نے فرشتوں کو حکم بھیجا کہ میں تمہارے

الَّذِينَ آمَنُوا ۚ سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ

ساتھ ہوں تم مسلمانوں کے دل ثابت قدم رکھو میں کافروں کے دل میں دہشت ڈال دوں گا

الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿۱۲﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ

سو گردنوں پر مارو اور ان کے پور پور پر مارو ○ یہ اس لیے ہے کہ وہ اللہ

وَرَسُولَهُ ۚ وَمَن يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾

اور اس کے رسول کے مخالف ہیں اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہو تو بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے ○

ذَٰلِكُمْ فَذُوقُوهُ وَأَنَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا

یہ تو چکھ لو اور جان لو کہ بے شک کافروں کے لیے دوزخ کا عذاب ہے ○ اے ایمان والو جب

لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ ﴿۱۵﴾ وَمَن يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ

تم کافروں سے میدان جنگ میں ملو تو ان سے پیٹھیں نہ پھیرو ○ اور جو کوئی اس دن ان سے

دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ

پیٹھ پھیرے گا مگر یہ کہ لڑائی کا ہنر کرتا ہو یا فوج میں جا ملتا ہو سو وہ اللہ کا غضب لے کر

اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿۱۶﴾ فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ

پھرا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور بہت برا ٹھکانا ہے ○ سو تم نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے

قَتَلَهُمْ ۚ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ

انہیں قتل کیا اور تو نے مٹی نہیں پھینکی جب کہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی تھی اور تا کہ ایمان والوں پر

مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۱۷ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ
اپنی طرف سے خوب احسان کرے بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے ۝ یہ تو ہو چکا اور بیشک اللہ کافروں کی
كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ۝۱۸ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا
تدبیر کو کمزور کرنے والا ہے ۝ اگر تم فیصلہ چاہتے ہو تو تمہارا فیصلہ آ چکا اور اگر باز آ ؤ تو
فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا
تمہارے لیے بہتر ہے اور اگر پھر یہی کرو گے تو ہم بھی پھر یہی کریں گے اور تمہاری جمعیت تمہارے ذرا بھی کام نہ آئے گی
وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۹ ع
اگرچہ وہ بہت ہوں اور بیشک اللہ ایمان والوں کے ساتھ ہے ۝

افاداتِ محمود:

وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً الخ

مشرکین مکہ نے بدر کے کنویں پر قبضہ کر لیا تھا۔ اب صورت حال یہ تھی کہ صحابہ کرام ایک تو پانی کی وجہ سے پریشان تھے اور دوسرا یہ کہ اُن کے قیام کی جگہ ریتلی زمین تھی۔ چلنا پھرنا بھی دشوار تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بارش برسائی۔ ریتلی زمین سخت ہوگئی۔ مشرکین چونکہ سخت زمین پر قیام پذیر تھے، وہ زمین نرم اور کیچڑ ہوگئی۔ اب کیچڑ کی وجہ سے چلنا پھرنا دوبھر ہو گیا۔ بارش کی وجہ سے صحابہ کرامؓ کے پاس پانی بھی وافر مقدار میں آ گیا۔ گویا اللہ تعالیٰ نے ایک بارش ہی سے بہت سے مسائل حل فرما دیئے۔

اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا الخ

زحف اصل میں جب چھوٹا بچہ گھٹنوں اور چوتڑوں کے بل چلتا ہے، اس حالت کو کہا جاتا ہے اور جب لشکر بہت زیادہ ہو تو اس میں بھی لوگوں کو چلنا پھرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ الخ

پیٹھ پھیر کر جانا (۱) ایک تو اس وجہ سے ہو سکتا ہے کہ بعض مجاہدین اپنے ساتھیوں سے آگے نکل کر دشمن کا مقابلہ کر رہے تھے۔ وہ اب پیچھے ہٹ کر مسلمانوں سے ملنا چاہتے ہیں، یہ جائز ہے۔ (۲) اسی طرح حملہ کی نیت سے پیچھے ہٹ کر پھر حملہ کرنا جیسا کہ غزوہ اُحد میں حضرت خالدؓ نے مسلمانوں کے خلاف کیا تھا تو یہ بھی جائز ہے، بلکہ جنگی تدبیر کا تقاضا ہے۔ کیونکہ حدیث میں ہے ''الحرب خدعة'' لڑائی تو چال کا نام ہے۔ لڑائی میں چالیں کرنی پڑتی ہیں۔ (۳) اور تیسری صورت یہ ہے کہ انسان اپنی جان بچانے کے لیے پیٹھ پھیر کر بھاگ جائے۔

اس کی دوصورتیں ہیں۔(۱)اگر مسلمان کے مقابل دشمن مسلمانوں کی تعداد کے برابر ہے یا صرف دوگنی تعداد ہے تو اس صورت میں دشمن سے بھاگنا بنص قرآن حرام ہے۔(۲)اور اگر دشمن کی تعداد دوگنی سے بھی زیادہ ہے تو پھر جان بچانے کے لیے بھاگنا جائز ہے۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا

اے ایمان والو

اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنتُمْ تَسْمَعُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ

اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور سن کر اس سے مت پھرو ○ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جنہوں نے

قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿٢١﴾ إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الصُّمُّ

کہا ہم نے سن لیا اور وہ سنتے نہیں ○ بیشک سب جانوروں میں سے بدتر اللہ کے نزدیک وہی بہرے

الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ﴿٢٢﴾ وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَّأَسْمَعَهُمْ ۖ وَلَوْ

گونگے ہیں جو نہیں سمجھتے ○ اور اگر اللہ ان میں کچھ بھلائی جانتا تو انہیں سنا دیتا اور اگر

أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوا وَّهُم مُّعْرِضُونَ ﴿٢٣﴾ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ

انہیں اب سنا دے تو منہ پھیر کر بھاگیں ○ اے ایمان والو اللہ اور

وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ

رسول کا حکم مانو جس وقت تمہیں اس کام کی طرف بلائے جس میں تمہاری زندگی ہے اور جان لو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے

وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٢٤﴾ وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا

درمیان آڑ بن جاتا ہے اور بیشک تم اسی کی طرف جمع کیے جاؤ گے ○ اور تم اس فتنہ سے بچتے رہو جو تم میں سے خاص ظالموں پر

مِنكُمْ خَاصَّةً ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٢٥﴾ وَاذْكُرُوا إِذْ

ہی نہ پڑے گا اور جان لو کہ بے شک اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے ○ اور یاد کرو جس وقت

أَنتُمْ قَلِيلٌ مُّسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَن يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ

تم تھوڑے تھے ملک میں کمزور سمجھے جاتے تھے تم ڈرتے تھے کہ لوگ تمہیں اچک لیں

فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُم بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٢٦﴾

پھر اس نے تمہیں ٹھکانا بنا دیا اور اپنی مدد سے تمہیں قوت دی اور تمہیں ستھری چیزوں سے رزق دیا تاکہ تم شکر کرو ○

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنتُمْ

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے خیانت نہ کرو اور آپس کی امانتوں میں بھی خیانت نہ کرو حالانکہ تم

تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۷﴾ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَاۤ اَمۡوَالُكُمۡ وَاَوۡلَادُكُمۡ فِتۡنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ
جانتے ہو ○ اور جان لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک امتحان کی چیز ہے اور بے شک اللہ
عِنۡدَهٗۤ اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ ﴿۲۸﴾
کے ہاں بڑا اجر ہے ○

ع ۱۷

افاداتِ محمود:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَخُوۡنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ الخ

اس آیت کے دو شان نزول ہیں۔(۱) پہلا یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول سے کسی معاملہ میں خیانت نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ اور رسول کے احکام کی مخالفت کرنا، خواہ قول سے ہو یا فعل سے، یہ بڑی خیانت ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے بندوں سے خیانت کرنا بھی اس میں شامل ہے اور مال غنیمت میں خیانت کرنا بھی اس حکم میں شامل ہے۔

(۲) دوسرا شان نزول جو صحیح روایات سے ثابت ہے، یہ ہے کہ غزوہ خندق کے دوران میں بنوقریظہ نے، مسلمانوں کے سایہ عاطفت اور سایہ امن میں رہتے رہتے عہد شکنی کی۔ اس لیے غزوہ خندق ختم ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے فرمایا کہ اب بنوقریظہ کی بھی خبر لینی چاہیے۔ بنوقریظہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ وہی معاملہ کریں جو بنونضیر کے ساتھ کیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعینہٖ وہ فیصلہ تو نہ ہوگا، البتہ تمہیں اتنی رعایت دیتا ہوں کہ تم قبیلہ اوس کے سردار اور اپنے پرانے حلیف حضرت سعد بن معاذؓ کو حکم تسلیم کرلو۔ وہ جو فیصلہ تمہارے متعلق کریں، وہ تمہیں منظور کرنا ہوگا۔

ان لوگوں نے اپنے برادر نسبی حضرت ابولبابہؓ کو اپنے پاس بلوایا اور ان سے مشورہ کیا کہ حضرت سعدؓ کو حکم تسلیم کرنا ہمارے حق میں اچھا ہے یا نہیں؟ حضرت ابولبابہؓ نے اپنے حلقوم کی طرف اشارہ کر دیا۔ جس کا مفہوم یہ تھا کہ اگر حضرت سعدؓ کو حکم تسلیم کرو گے تو ذبح کر دیے جاؤ گے۔ حضرت ابولبابہؓ کے اموال اور خاندان بنوقریظہ میں تھے۔ ان کے شر سے بچنے کے لیے انہوں نے ایک راز کی بات ان لوگوں کو بتادی، لیکن فوراً متوجہ ہوگئے کہ میں نے اللہ کے رسول کے ساتھ خیانت کر دی، لہٰذا اپنے آپ کو مسجد نبوی میں ایک ستون کے ساتھ باندھ لیا اور قسم کھائی کہ نہ کھاؤں گا نہ پیوں گا، یہاں تک کہ یا تو موت آجائے یا اللہ تعالیٰ میری توبہ کو قبول فرمالیں۔ تقریباً ایک ہفتہ تک یہی کیفیت رہی۔ آپ پر بار بار غشی طاری ہوتی تھی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول فرمائی۔ جب لوگوں نے حضرت ابولبابہ کو خوشخبری سنائی کہ توبہ قبول ہوگئی۔ انہوں نے پھر قسم کھائی کہ میں خود اپنے آپ کو نہ کھولوں گا جب تک اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے ہاتھ سے نہ کھول دیں۔ چنانچہ انھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

دست مبارک سے کھول دیا۔ آج بھی اس ستون پر "اسطوانة ابی لبابة الانصاری رضی اللہ عنہ" لکھا ہوا ہے۔ بعد ازاں دوسرے لوگ بھی توبہ کے طور پر اپنے آپ کو یہاں باندھ لیتے تھے۔ بہر حال خیانت لوگوں سے ہو یا اللہ تعالیٰ سے، مال اور اولاد کی محبت میں ہی یہ وجود میں آتی اور پروان چڑھتی ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو تنبیہ فرمائی کہ اولاد اور مال بہت بڑی آزمائش ہے۔ اس کی وجہ سے کسی فتنہ میں مبتلا نہ ہونا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ

اے ایمان والو اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تمہیں ایک

فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٢٩﴾

فیصلہ کی چیز دیگا اور تم سے تمہارے گناہ دُور کردے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے ○

وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ ۚ

اور جب کافر تیرے متعلق تدبیریں سوچ رہے تھے کہ تمہیں قید کردیں یا تمہیں قتل کردیں یا تمہیں دیس بدر کردیں

وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ ۖ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ﴿٣٠﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ

وہ اپنی تدبیریں کررہے تھے اور اللہ اپنی تدبیر کررہا تھا اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے ○ اور جب ان کے سامنے

آيَاتُنَا قَالُوا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هَٰذَا ۙ إِنْ هَٰذَا إِلَّا

ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے سُن لیا اگر ہم چاہیں تو اس کے برابر ہم بھی کہہ دیں اس میں پہلوں کے

أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٣١﴾ وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ

قصوں کے سوا اور کچھ نہیں ○ اور جب انہوں نے کہا کہ اے اللہ اگر یہ دین تیری طرف سے حق ہے

عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ

تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا ہم پر دردناک عذاب

أَلِيمٍ ﴿٣٢﴾ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ

لا ○ اور اللہ ایسا نہ کرے گا کہ انہیں تیرے ہوتے ہوئے عذاب دے اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں

وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ﴿٣٣﴾ وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ

درآنحالیکہ وہ بخشش مانگتے ہوں ○ اور اللہ انہیں عذاب کیوں نہ دے حالانکہ وہ

عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَهُ ۚ إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ

مسجد حرام سے روکتے ہیں اور وہ اس کے اہل نہیں ہیں اس کے اہل تو پرہیزگار ہی ہیں

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٤﴾ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا

لیکن ان میں سے اکثر نہیں سمجھتے ○ اور کعبہ کے پاس ان کی نماز سوائے سیٹیاں

مُكَاۗءً وَّتَصْدِيَةً ۭ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۳۵ اِنَّ الَّذِيْنَ

اور تالیاں بجانے کے اور کچھ نہیں تھی سو عذاب چکھو بسبب اس کے کہ تم کفر کرتے تھے ○ بیشک جو لوگ

كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ

کافر ہیں وہ اپنے مال خرچ کرتے ہیں تاکہ اللہ کی راہ سے روکیں سو ابھی اور بھی خرچ کریں گے پھر

تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ڛ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ

وہ ان کے لیے حسرت ہوگا پھر مغلوب کیے جائینگے اور جو کافر ہیں وہ دوزخ کی طرف

يُحْشَرُوْنَ ۳۶ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ

جمع کئے جائیں گے ○ تاکہ اللہ ناپاک کو پاک سے جدا کردے اور ایک ناپاک کو

بَعْضَهٗ عَلٰي بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ

دوسرے پر دھر کر ڈھیر بنائے پھر اسے دوزخ میں ڈال دے وہی لوگ

ع ۸ الْخٰسِرُوْنَ ۳۷ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ

نقصان اٹھانے والے ہیں ○ کافروں سے کہہ دو کہ اگر وہ باز آجائیں تو جو کچھ گذر چکا وہ انہیں معاف کردیا جائے گا

وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ۳۸ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰي لَا

اور اگر لوٹیں گے تو پہلے کافروں کے حق میں قانون نافذ ہو چکا ہے ○ اور تم ان سے اس حد تک لڑو کہ

تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ

شرک کا غلبہ نہ رہنے پائے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے پھر اگر یہ باز آجائیں تو اللہ ان کے اعمال کو

بَصِيْرٌ ۳۹ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ۭ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ

دیکھنے والا ہے ○ اور اگر وہ پھر جائیں تو جان لو کہ اللہ تمہارا دوست ہے اور وہ بہت اچھا دوست ہے اور بہت اچھا

النَّصِيْرُ ۴۰

مددگار ہے ○

افاداتِ محمود:

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا الخ

مشرکین مکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مختلف اوقات میں مختلف تدبیریں کرتے رہتے تھے۔ جس رات

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی، اس رات مشرکین مکہ دارالندوہ میں جمع ہو گئے تھے۔ ابلیس لعین بھی اس مشورہ میں شامل ہوا اور مقامی لوگوں کے لیے وہ ناشناسا اور اجنبی تھا۔ اُن کے دریافت کرنے پر اُس نے بتلایا کہ میں نجد کے علاقہ کا ایک بزرگ اور جہاندیدہ شخص ہوں۔ میں نے چاہا کہ میں بھی اس اہم مشورہ میں شامل ہو جاؤں۔ لوگوں نے کہا بہت اچھا۔ جب مشورہ شروع ہوا تو ایک شخص نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) قید کر لیا جائے، یہاں تک کہ دوسرے شعراء کی طرح ان کا قصہ تمام ہو جائے (معاذ اللہ) اس پر شیخ نجدی یعنی ابلیس نے کہا کہ یہ رائے انتہائی کمزور ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا رب اس کو چھڑا دے گا اور وہ پہلے سے زیادہ قوی ہو جائے گا۔ ایک اور شخص نے کہا کہ ان کو جلا وطن کر دیا جائے اور اسی طرح مرور زمانہ کے ساتھ لوگ ان کو بھول جائیں گے۔ شیخ نجدی نے کہا کہ یہ رائے بھی ناقص ہے۔ کیا تم اس کی باتوں کی مٹھاس، اُس کی طلاقت لسانی اور اُس پر لوگوں کے قلوب کی فریفتگی کو دیکھتے نہیں؟ یہاں سے باہر جا کر وہ لوگوں پر اثر انداز ہو جائیں گے۔ پھر وہ ایک جم غفیر کے ساتھ تمہارے اوپر چڑھائی کر کے تمہیں اور تمہارے بڑوں کو قتل کر دیں گے۔ ابوجہل نے کہا کہ میں ایک اہم رائے پیش کرنے والا ہوں۔ وہ کہنے لگا کہ قریش کے تمام قبائل میں سے ایک ایک نوجوان ننگی تلوار لے کر آپؐ پر حملہ آور (نعوذ باللہ) اور ایک ہی وار میں آپ کا کام تمام کر دیا جائے۔ بنو ہاشم میں یہ سکت نہیں تمام قریش سے لڑ سکیں، لہٰذا مجبوراً دیت قبول کریں گے۔ ابلیس نے کہا کہ اس نوجوان کی رائے بہت عمدہ ہے اور یہی قابل قبول ہے۔ حضرت جبریلؑ نے آ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلا دیا۔ آپ حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر لٹا کر دروازہ سے باہر تشریف لائے اور کفار کے سروں پر مٹی ڈالتے ہوئے تشریف لے گئے۔ ان کو آپ کے جانے کا پتا بھی نہ چلا۔ اس وقت آپ کے دروازہ کے باہر ۷ آدمی موجود تھے۔ یہ سب کے سب غزوہ بدر میں مارے گئے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۚ الخ

یہاں یہ بتلایا گیا ہے کہ دو چیزیں مانع عذاب ہیں۔

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا موجود ہونا اور استغفار، ایک دفعہ کسوف الشمس (سورج کا گرہن ہونا) ہو گیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور لمبی دعا مانگی۔ یہاں تک کہ سورج صاف ہو گیا۔ آپ کی وہ نماز بڑی عجیب اور مختلف کیفیات پر مشتمل تھی۔ بعض روایات میں ہر رکعت میں ایک ایک رکوع کا ذکر آتا ہے، بعض میں دو دو رکوع کا، بعض میں تین تین، بعض میں چار چار اور بعض روایات میں پانچ پانچ رکوع کا ذکر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز میں آگے بڑھے تھے اور پھر پیچھے کو ہٹ گئے۔ صحابہ کرامؓ کے استفسار پر آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے جنت کے انگور دکھلائے گئے۔ اگر میں ان میں سے ایک خوشہ توڑ لیتا تو اس کا انگور کبھی ختم نہ ہوتا۔ فرمایا مجھ کو جہنم دکھلائی گئی جس کی وجہ سے میں پیچھے کو ہٹ گیا۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

”وانا فیھم“ یعنی اے اللہ آپ کا وعدہ ہے کہ میرے ہوتے آپ عذاب نہیں دیں گے اور میں تو ان

میں موجود ہوں۔

اور دوسری چیز جو عذاب سے مانع ہے، وہ استغفار ہے۔ استغفار کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے یا استغفار کرنے والوں کے استغفار کی برکت سے بہت سے لوگ عذاب سے محفوظ رہتے ہیں۔ بعض مفسرین نے مستغفرین میں کفار کو بھی شمار کیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو رب مانتے تھے، لیکن صحیح ہے کہ مستغفرین سے مراد مومنین مستغفرین ہیں نہ کہ کفار واللہ اعلم بالصواب۔

وَاعْلَمُوٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي

اور جان لو کہ جو کچھ تمہیں بطورِ غنیمت ملے خواہ کوئی چیز ہو تو اس میں سے پانچواں حصہ اللہ اور اُس کے رسول کا ہے اور

الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ

رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے اگر تمہیں اللہ پر یقین ہے اور اُس

اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

چیز پر جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلہ کے دن اُتاری جس دن دونوں جماعتیں ملیں اور اللہ ہر چیز پر

قَدِيْرٌ ﴿۴۱﴾ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ

قادر ہے ۝ جس وقت تم ورلے کنارے پر تھے اور وہ پرلے کنارے پر اور قافلہ

اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ

تم سے نیچے اتر گیا تھا اور اگر تم آپس میں وعدہ کرتے تو ایک ساتھ وعدہ پر نہ پہنچتے لیکن اللہ کو

اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ

ایک کام کرنا تھا جو مقرر ہو چکا تھا تاکہ جو ہلاک ہو وہ اتمام حجت کے بعد ہلاک ہو اور جو زندہ رہے وہ اتمام حجت کے

عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾ اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ

بعد زندہ رہے اور بے شک اللہ سننے والا جاننے والا ہے ۝ جب کہ اللہ نے وہ کافر تجھے تیرے خواب میں

قَلِيْلًا وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

تھوڑے کر کے دکھلائے اور اگر تجھے بہت دکھلا دیتا تو تم لوگ نامردی کرتے اور کام میں جھگڑا ڈالتے لیکن اللہ نے

سَلَّمَ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴۳﴾ وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ

بچا لیا جو بات دلوں میں ہے وہ اسے خوب معلوم ہے ۝ اور جب تمہیں وہ فوج مقابلہ کے وقت تمہاری

اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا وَ

آنکھوں میں تھوڑی کر کے دکھائی اور تمہیں ان کی آنکھوں میں تھوڑا کر کے دکھایا تاکہ اللہ ایک کام پورا کر دے جو مقرر ہو چکا تھا اور

اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴۴﴾

ہر کام اللہ تک ہی پہنچتا ہے ۝

افاداتِ محمود:

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ الخ

خمس اور خمس الخمس کے مصارف کا مفصل بیان گزشتہ صفحات میں گزر چکا ہے جن میں بنو ہاشم اور بنوالمطلب شامل ہیں۔ یہاں یہ مسئلہ بھی قابل وضاحت ہے کہ آج کل خالص شرعی جہاد تقریباً متروک ہو چکا ہے اور سیدوں کو خمس یا خمس الخمس نہیں ملتا تو کیا ان کو زکوٰۃ دینی چاہیے، لیکن یہ خیال ہی غلط ہے۔ اگر حلت زکوٰۃ کی علت خمس کا ملنا ہوتا تو پھر فقراء اور مساکین کے لیے زکوٰۃ کیوں جائز اور حلال ہے؟ جبکہ وہاں خمس وغیرہ کی کوئی بات نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ سیدوں کے لیے حرمت زکوٰۃ کی علت دست یابی خمس نہیں ہے، بلکہ شرافت نسبی ہے۔ جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصریح فرمائی ہے کہ زکوٰۃ اور صدقات اوساخ الناس ہیں اور محمدؐ اور آل محمدؐ کے لیے مناسب نہیں ہیں۔ سید علماء اس معاملے میں کمزور موقف پیش کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ علامہ انور شاہ کشمیریؒ بھی کمزور موقف پیش کرتے ہیں، لیکن حضرت شاہ صاحبؒ نے سید کے لیے حلت زکوٰۃ کا بالاطلاق فتویٰ نہیں دیا، بلکہ یہ فرمایا ہے کہ اگر وہ محتاج ہو اور کوئی اسے زکواۃ دے تو یہ اس کے سامنے اپنے سید ہونے کو بیان نہ کرے، بلکہ زکوٰۃ وصول کر لے۔ کیونکہ یہ ایسر البلیتین ہے اور زکوٰۃ کی وصولی اسھل من السوال ہے، لہٰذا شاہ صاحب نے اعطاء زکوٰۃ کا نہیں اخذ زکوٰۃ کا ارشاد فرمایا ہے، لیکن صحیح مذہب کے مطابق سید کو زکواۃ دینا درست نہیں ہے۔

اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا الخ

یعنی مسلمان شمال میں تھے اور کفار جنوب میں وَالرَّكْبُ الخ اس سے مراد حضرت ابوسفیانؓ کا وہ قافلہ ہے جس کو لوٹنے کی غرض سے مسلمان گھروں سے نکلے تھے۔ گویا مشرکین کی فوج مسلمانوں اور قافلہ کے درمیان حائل ہوگئی۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا لَقِيۡتُمۡ فِئَةً فَاثۡبُتُوۡا

اے ایمان والو! جب کسی فوج سے ملو تو ثابت قدم رہو

وَاذۡكُرُوا اللّٰهَ كَثِيۡرًا لَّعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۝۴۵ وَاَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَلَا

اور اللہ کو بہت یاد کرو تا کہ تم نجات پاؤ ۝ اور اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانو اور

تَنَازَعُوۡا فَتَفۡشَلُوۡا وَتَذۡهَبَ رِيۡحُكُمۡ وَاصۡبِرُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيۡنَ ۝۴۶

آپس میں نہ جھگڑو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کرو بے شک اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے ۝

وَلَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ خَرَجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ

اور ان لوگوں جیسا نہ ہونا جو اِتراتے ہوئے اور لوگوں کو دکھانے کے لئے

وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ مُحِيۡطٌ ۝۴۷ وَاِذۡ

گھروں سے نکل آئے اور اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور جو کچھ یہ کرتے ہیں اللہ اس پر احاطہ کرنے والا ہے ۝ اور جس

زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيۡطٰنُ اَعۡمَالَهُمۡ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الۡيَوۡمَ مِنَ النَّاسِ

وقت شیطان نے ان کے اعمال کو ان کی نظروں میں خوشنما کر دیا اور کہا کہ آج کے دن لوگوں میں سے کوئی بھی تم پر غالب نہ ہوگا

وَاِنِّىۡ جَارٌ لَّكُمۡ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الۡفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيۡهِ وَقَالَ اِنِّىۡ

اور میں تمہارا حمایتی ہوں پھر جب دونوں فوجیں سامنے ہوئیں تو وہ اپنی ایڑیوں پر اُلٹا پھرا اور کہا میں

بَرِىۡٓءٌ مِّنۡكُمۡ اِنِّىۡۤ اَرٰى مَا لَا تَرَوۡنَ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيۡدُ

تمہارے ساتھ نہیں ہوں میں ایسی چیز دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سخت

الۡعِقَابِ ۝۴۸ ع

عذاب کرنے والا ہے ۝

افاداتِ محمود:

وَاِنِّىۡ جَارٌ لَّكُمۡ ۚ الخ

بنی کنانہ اور کفار مکہ میں بھی وقتاً فوقتاً لڑائی رہتی تھی۔ ابو جہل کو ڈر ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بنو کنانہ بھی ہمارے خلاف مسلمانوں کا ساتھ دیں اور ہم مغلوب ہو جائیں تو شیطان فوراً حضرت

سراقہ بن مالک کی شکل میں لشکر سمیت نمودار ہوا۔ سراقہ بنو کنانہ کا سردار تھا۔ اسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کا پیچھا کیا تھا۔ ابوجہل نے سو اونٹ انعام میں دینے کا اعلان کیا تھا۔ یہ انھی اونٹوں کے لالچ میں گیا تھا، لیکن بعد میں مسلمان ہو گیا تھا۔ شیطان نے ابوجہل کی پشت مضبوط کی اور اسے تسلی دی کہ میرے متعلق مت گھبرایئے میں تو تمہارا ساتھ دوں گا، لیکن جب جنگ شدت اختیار کر گئی تو یہ کہنے لگا کہ میں وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے۔ میں یہاں نہیں رہ سکتا۔ اسے حضرت جبرئیلؑ اور دیگر فرشتے نظر آ گئے تھے۔ انہیں دیکھتے ہی یہ بھاگ گیا۔ شیطان نے کفار کے حوصلے بڑھائے اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے حوصلے ملائکہ کے ذریعے سے بڑھائے۔ اس کے پیچھے بھی حکمت الٰہیہ کارفرما تھی۔ اللہ تعالیٰ کو حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرانا منظور تھا اور یہ فیصلہ جنگ بدر کے ذریعہ کرنا چاہتے تھے۔ جیسا کہ آیت ۴۴ سے ظاہر ہے اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کی آنکھوں میں تعداد تھوڑی دکھائی تاکہ جنگ وقوع پذیر ہو۔ اسی طرح قریش کا قافلہ جب صحیح سالم سمندر کے کنارے پہنچ گیا تو (حضرت) ابوسفیانؓ نے ابوجہل کو پیغام بھیجا کہ آپ لشکر سمیت واپس آ جائیں۔ ہمارا مقصد قافلے کو بحفاظت پہنچانا تھا سو وہ پہنچ چکا ہے۔ اب چنداں لڑنے اور جنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن ابوجہل کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی تھی کہ ہم جنگ میں غالب آ جائیں گے۔ مسلمانوں کو مغلوب و کمتر کر دیں گے تا آنکہ آئندہ ان کو ایسے قدم اُٹھانے کی جرأت نہ ہو اور پھر ہم وہاں فتح کے جشن منائیں گے اور رقص و سرور و شراب کی محفلیں سجائیں گے اور اُونٹ ذبح کر کے عرب قبائل کو دعوتیں کھلائیں گے۔ لہٰذا دلوں میں لڑنے کا جذبہ و داعیہ اور زیادہ راسخ ہو گیا اور اپنی قتل گاہوں کی طرف چل پڑے۔ یہ سب کچھ اسی وجہ سے ہوا کہ اللہ تعالیٰ حق کو غالب اور کفر کو مغلوب کرنا چاہتے تھے۔

إِذْ يَقُولُ الْمُنٰفِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ

اس وقت منافق اور جن کے دلوں میں مرض تھا کہتے تھے کہ انہیں ان کے دین نے

دِينُهُمْ ۗ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٤٩﴾ وَلَوْ تَرٰٓى

مغلوب کر رکھا ہے اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرے تو اللہ زبردست حکمت والا ہے ○ اور اگر تو دیکھے

إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ۚ

جس وقت فرشتے کافروں کی جان قبض کرتے ہیں ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر مارتے ہیں

وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿٥٠﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ

اور کہتے ہیں جلنے کا عذاب چکھو ○ یہ اسی کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور بے شک اللہ بندوں پر

بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿٥١﴾ كَدَأْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَفَرُوا

ظلم نہیں کرتا ○ جیسا فرعونیوں اور ان سے پہلے لوگوں کا حال ہوا تھا انہوں نے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٥٢﴾

اللہ کی آیتوں سے انکار کیا تو اللہ نے ان کے گناہوں کی سزا میں انہیں پکڑ لیا بے شک اللہ زبردست اور سخت عذاب کرنے والا ہے ○

ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا

اس کا سبب یہ ہے کہ اللہ ہرگز اس نعمت کو نہیں بدلتا جو اس نے کسی قوم کو دی تھی جب تک وہ خود اپنے دلوں کی

بِأَنفُسِهِمْ ۙ وَأَنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٥٣﴾ كَدَأْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِينَ

حالت نہ بدلیں اور اس لئے کہ اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے ○ جیسے فرعونیوں اور ان سے پہلے

مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَأَهْلَكْنٰهُم بِذُنُوبِهِمْ وَأَغْرَقْنَآ اٰلَ

لوگوں کا حال ہوا تھا انہوں نے اپنے رب کی آیتوں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر ڈالا اور فرعونیوں کو

فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوا ظٰلِمِينَ ﴿٥٤﴾ إِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِندَ اللّٰهِ الَّذِينَ

ڈبو دیا اور سب ظالم تھے ○ اور اللہ کے ہاں سب جانداروں میں سے بدتر وہ ہیں جنہوں نے

كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٥٥﴾ ۖ الَّذِينَ عٰهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ

کفر کیا پھر وہ ایمان نہیں لاتے ○ جن لوگوں سے تو نے عہد لیا ہے پھر وہ ہر دفعہ اپنے

عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ۝ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ
عہد کو توڑتے ہیں اور وہ نہیں ڈرتے ۝ سو اگر کبھی تو انہیں لڑائی میں پائے تو انہیں
فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً
ایسی سزا دے کہ ان کے پچھلے دیکھ کر بھاگ جائیں تاکہ انہیں عبرت ہو ۝ اور اگر تمہیں کسی قوم سے دغابازی کا
فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ۝ ع
ڈر ہو تو ان کا عہد ان کی طرف پھینک دو ایسی طرح پر کہ تم اور وہ برابر ہو جاؤ بے شک اللہ دغابازوں کو پسند نہیں کرتا ۝

افاداتِ محمود:

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ الخ

یہاں یہ ضابطہ بتلایا گیا ہے کہ جو نعمتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کو ملتی ہیں اگر ان کو درست استعمال کیا جائے تو وہ نعمتیں برقرار رہتی ہیں۔ چھینی نہیں جاتیں۔ اگر ان کو درست استعمال نہ کیا جائے تو چھین لی جاتی ہیں۔ ملکی معاملات میں تو خصوصیت سے یہ خیال رکھنا چاہیے کہ ذاتی مفادات کو قومی مفادات پر کبھی بھی ترجیح نہ دی جائے لیکن یہ مقصد نہیں ہے جو ظفر علی خاں کے شعر سے عام طور پر لوگ سمجھتے ہیں۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

عام طور پر اس شعر کو دلیل میں پیش کر کے لوگ یہی سمجھے ہیں کہ اگر تم چاہو تو اپنی کمزوریاں دور کر سکتے ہو اور اگر تم نہ چاہو تو تمہاری کمزوریاں دور نہیں ہو سکتیں۔ اسی نوعیت کی ایک آیت سورہ رعد میں ہے:

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیرو اما بانفسھم الخ

اللہ نہیں بدلتا کسی قوم کی حالت کو جب تک وہ نہ بدلیں وہ جو ان کے جیوں میں ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ اپنی رحمت عامہ سے کسی قوم یا فرد کو محروم نہیں کرتا الا یہ ہے کہ ان کا کردار مسلسل ظالمانہ اور عاصیانہ ہو تو یہ اپنی بدکرداری کی بدولت اس کی رحمت عامہ کو اخذ نہیں کر سکتے۔ رحمت عامہ تو بدستور موجود رہتی ہے۔

اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ الخ

یہاں ایفائے عہد اور عہد شکنی سے متعلق ضابطہ بتلایا گیا ہے کہ اگر کفار اور مسلمانوں کا کوئی معاہدہ ہو جائے تو مسلمان کفار سے زیادہ حقدار ہیں کہ اپنے معاہدوں کی پاس داری کریں اور کفار عہد شکنی کریں تو مسلمان بھی ان سے کھل کر بیان کر دیں کہ معاہدہ ختم ہو چکا ہے۔ مسلمانوں کی طرف سے ذرہ برابر غدر نہیں ہونا چاہیے۔ مسلمان کفار کو عہد شکنی کی ایسی سزا دیں کہ آنے والی نسلوں کے لیے درس عبرت ہو۔ حضرت امیر معاویہؓ کا ایک دفعہ

رومیوں سے ایک خاص میعاد کے لیے جنگ بندی کا معاہدہ ہوا تھا۔ دوران معاہدہ حضرت امیر معاویہؓ اپنی فوجیں سرحدوں پر پہنچا رہے تھے کہ اس دوران میں ایک بزرگ صحابی گھوڑے پر سوار آگئے اور فرمایا کہ

"الله اکبر الله اکبر وفاءً لاغدراً"

انھوں نے فوج کی نقل وحرکت پر تعجب کا اظہار فرمایا اور ساتھ ہی فرمایا کہ یہ بات بھی عہد شکنی کے زمرے میں آتی ہے کہ امن کے دنوں میں فوج سرحد پر پہنچائی جائے۔ حضرت معاویہؓ کو جب یہ معلوم ہوا تو فوراً فوجیں واپس بلالیں۔ یہ بزرگ صحابی حضرت عمرو بن عنبسہؓ تھے۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ

اور کافر یہ خیال

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ

کریں کہ وہ بھاگ نکلیں ہیں بے شک وہ ہمیں ہرگز عاجز نہ کرسکیں گے ○ اور ان سے لڑنے کے لئے جو کچھ (سپاہیانہ)

مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ

قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے جمع کرسکو سو تیار رکھو کہ اس سے اللہ کے دشمنوں پر اور تمہارے دشمنوں پر اور ان کے

مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ

سوا دوسروں پر جنہیں تم نہیں جانتے اللہ انہیں جانتا ہے ہیبت پڑے اور اللہ کی راہ میں جو کچھ تم خرچ کرو گے

اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا

تمہیں (اس کا ثواب) پورا ملے گا اور تم سے بے انصافی نہیں ہوگی ○ اور اگر وہ صلح کے لئے مائل ہوں تو تم بھی مائل ہو جاؤ

وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۱﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ

اور اللہ پر بھروسہ کرو بے شک وہی سننے والا جاننے والا ہے ○ اور اگر وہ چاہیں کہ تمہیں دھوکہ دیں

فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْۤ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾ وَاَلَّفَ

تو تجھے اللہ کافی ہے جس نے تمہیں اپنی مدد سے اور مسلمانوں سے قوت بخشی ○ اور ان کے

بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَيْنَ

دلوں میں الفت ڈال دی جو کچھ زمین میں ہے اگر سارا تو خرچ کر دیتا ان کے دلوں میں الفت

قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۳﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ

نہ ڈال سکتا لیکن اللہ نے ان میں الفت ڈال دی بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے ○ اے نبی! تجھے

اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۴﴾ ع

اور مومنوں کو جو تیرے تابعدار ہیں اللہ کافی ہے ○

افاداتِ محمود:

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ الخ

مسلمان اصل میں تو ایمانی قوت اور اللہ تعالیٰ پر توکل کے جذبہ سے لڑتا ہے، لیکن جائز اسباب اور رائج الوقت اسلحہ اور سامان جنگ کو اپنانا توکل کے خلاف نہیں ہے، بلکہ یہ توکل اور تدبر کا حصہ ہے۔ جیسا کہ حضرت فاروق اعظمؓ نے سرحد شام پر سے واپسی کے وقت فرمایا تھا۔

"نفر من قدر الله الى قدر الله"

حضرت عمر شام جارہے تھے کہ پتا چلا، شام میں وبا پھیلی ہوئی ہے۔ حضرت عمرؓ نے صحابہ کرامؓ سے مشورہ فرمایا کہ ہمیں شام میں داخل ہونا چاہیے یا نہیں؟ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے حدیث سنائی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر تم کسی سرزمین کے رہنے والے نہیں ہو اور وہاں وباء پھیلی ہوئی ہو تو (بغیر ضرورت شدیدہ کے) وہاں داخل نہ ہونا۔ اور تم جس جگہ آباد ہو وہاں اگر وبائی بیماری پھیل جائے تو وہاں سے مت نکلنا۔ (بخاری)

حضرت فاروق اعظمؓ نے شام کی سرحد ہی سے قافلہ کو واپسی کا حکم دے دیا تو حضرت ابوعبیدہؓ نے کہا:

"یاامیر المؤمنین اتفر من قدر الله"

امیر المومنین کیا آپ اللہ کی تقدیر سے بھاگنا چاہتے ہیں؟ تو حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا:

نعم نفر من قدر الله الى قدر اللهo

یعنی میں اللہ تعالیٰ کی ایک تقدیر سے دوسری تقدیر کی طرف بھاگنا چاہتا ہوں۔ گویا جائز اسباب کو اپنانا یہ بھی تقدیر خداوندی کا حصہ ہے اور فرمایا کہ کاش ابوعبیدہ یہ بات تیرے سوا کوئی اور کہتا۔ یعنی تجھ سے عقل مند آدمی کو یہ امر تقدیر کے خلاف نہیں سمجھنا چاہیے تھا۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى
اے نبی! مسلمانوں کو جہاد کی

الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ
ترغیب دو اگر تم میں سے بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں

مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾
سو ہوں گے تو ہزار کافروں پر غالب آئیں گے اس لئے کہ وہ لوگ کچھ نہیں سمجھتے ○

اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ
اب اللہ نے تم سے بوجھ ہلکا کر دیا اور معلوم کر لیا کہ تم میں کسی قدر کمزوری ہے پس اگر تم میں سو ثابت قدم

صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ
رہنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر ہزار ہوں گے تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پر

اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۶۶﴾ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى
غالب آئیں گے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ○ نبی کو نہیں چاہئے کہ اپنے ہاں قیدیوں کو رکھے یہاں تک کہ

يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ
ملک میں خوب خونریزی کر لے تم دنیا کی زندگی کا سامان چاہتے ہو اور اللہ آخرت کا ارادہ کرتا ہے

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۷﴾ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَاۤ اَخَذْتُمْ
اور اللہ غالب حکمت والا ہے ○ اگر اللہ کا حکم پہلے نہ ہو چکا ہوتا تو جو تم نے لیا اس کے بدلے تم پر

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۶۸﴾ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
بڑا عذاب ہوتا ○ پس جو مال تمہیں غنیمت میں حلال اور طیب ملا ہے اسے کھاؤ اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۹﴾ ع
بخشنے والا مہربان ہے ○

ع ۵

افاداتِ محمود:

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى الخ

شان نزول:

غزوہ بدر کے دوران میں مشرکین کے ۷۰ بڑے آدمی مارے گئے اور ۷۰ گرفتار ہوئے جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباسؓ بھی تھے۔ قیدیوں کے متعلق جب مشورہ ہوا کہ یا تو ان معاندین کی گردنیں ماری جائیں یا ان سے فدیہ لے کر ان کو آزاد کر لیا جائے۔ ممکن ہے کہ یہ مسلمان ہو جائیں اور مسلمان مالی طور پر اور اسلحہ کے اعتبار سے مستحکم ہو جائیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ اور اکثر صحابہ کی رائے اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے مبارک یہ ہوئی کہ ان قیدیوں کو زندہ چھوڑ دیا جائے۔ حضرت فاروق اعظمؓ اور حضرت سعد بن معاذؓ کی رائے یہ تھی کہ ان کی گردنیں ماری جائیں تاکہ اسلام اور مسلمان ان کے شر سے محفوظ ہوں۔ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے مبارک اور اکثر صحابہ کرامؓ کی رائے فدیہ لے کر زندہ چھوڑنے کی تھی، اس وجہ سے ان کو زندہ چھوڑ دیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمادیں ان اعداء الدین کو زندہ چھوڑنا مناسب نہ تھا، لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں ایسا ہی نوشتہ تھا، لہٰذا جو مال آپ لوگوں نے ان سے لیا ہے، وہ حلال و پاکیزہ ہے۔ اب اس کے استعمال پر کوئی قدغن نہیں ہے۔ واللہ اعلم

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْۤ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰۤى
اے نبی! جو قیدی تمہارے ہاتھ میں ہیں ان سے کہہ دو کہ
اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
اگر اللہ تمہارے دلوں میں نیکی معلوم کرے گا تو تمہیں اس سے بہتر دے گا جو تم سے لیا گیا ہے اور تمہیں بخشے گا
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۷۰ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ
اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۝ اور اگر یہ لوگ تم سے دغا کرنا چاہیں گے یہ تو پہلے ہی اللہ سے دغا کر چکے ہیں
قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۷۱ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا
پھر اللہ نے انہیں گرفتار کرا دیا اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ۝ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑا
وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا
اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں لڑے اور جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی
اُولٰۤئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۤءُ بَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ
وہ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں اور جو ایمان لائے اور گھر نہیں چھوڑا تمہیں ان کی وراثت سے
مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ
کوئی تعلق نہیں یہاں تک کہ وہ ہجرت کریں اور اگر وہ دین کے معاملہ میں مدد چاہیں
فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
تو تمہیں ان کی مدد کرنی لازم ہے مگر ان لوگوں کے مقابلہ میں کہ ان میں اور تم میں عہد ہو اور جو تم کرتے ہو
بَصِيْرٌ ۝۷۲ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۤءُ بَعْضٍ ۭ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ
اللہ اسے دیکھتا ہے ۝ اور جو لوگ کافر ہیں وہ ایک دوسرے کے رفیق ہیں اگر تم یوں نہ کرو گے تو ملک میں
فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ۝۷۳ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا
فتنہ پھیلے گا اور بڑا فساد ہوگا ۝ اور جو لوگ ایمان لائے اور اپنے گھر چھوڑے اور اللہ کی
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا اُولٰۤئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ
راہ میں لڑے اور جن لوگوں نے انہیں جگہ دی اور ان کی مدد کی وہی سچے مسلمان ہیں ان کے لئے

مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٧٤﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا مِن بَعْدُ وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا

بخشش اور عزت کی روزی ہے ○ اور جولوگ اس کے بعد ایمان لائے اور گھر چھوڑے اور تمہارے

مَعَكُمْ فَأُولَٰئِكَ مِنكُمْ ۚ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ ۗ

ساتھ ہو کر لڑے سو وہ لوگ بھی تمہیں میں سے ہیں اور رشتہ دار آپس میں اللہ کے حکم کے مطابق ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں

إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٧٥﴾

بے شک اللہ ہر چیز سے خبردار ہے ○

آیاتہا ۱۲۹ ۹ سُورَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ ۱۱۳ رکوعاتہا ۱۶

سُورۂ توبہ مدنی ہے اور اس کی ۱۲۹ آیتیں اور ۱۶ رکوع ہیں

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝١ فَسِيْحُوْا

اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکوں سے بیزاری ہے جن سے تم نے عہد کیا تھا ○ سو اس

فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي

ملک میں چار مہینے پھر لو اور جان لو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکو گے اور بے شک اللہ کافروں کو

الْكٰفِرِيْنَ ۝٢ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ

ذلیل کرنے والا ہے ○ اور اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بڑے حج کے دن لوگوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ

اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ۬ وَرَسُوْلُهٗ ۭ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ

اللہ اور اس کا رسول مشرکوں سے بیزار ہیں پس اگر تم توبہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر

تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ

نہ مانو تو جان لو کہ تم اللہ کو ہرگز عاجز کرنے والے نہیں اور کافروں کو دردناک عذاب کی خوشخبری

اَلِيْمٍ ۝٣ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ

سنادو ○ مگر جن مشرکوں سے تم نے عہد کیا تھا پھر انہوں نے تمہارے ساتھ کوئی قصور نہیں کیا اور

يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

تمہارے مقابلہ میں کسی کی مدد نہیں کی سو ان سے ان کا عہد ان کی مدت تک پورا کردو بے شک اللہ

الْمُتَّقِيْنَ ۝٤ فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ

پرہیزگاروں کو پسند کرتا ہے ○ پھر جب عزت والے مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کردو

وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا

اور پکڑو اور انہیں گھیر لو اور ان کی تاک میں ہر جگہ بیٹھو پھر اگر وہ توبہ کریں

وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٥﴾

اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰي يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ

اور اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے دو یہاں تک کہ اللہ کا کلام سنے پھر اسے اس کی

مَاْمَنَهٗ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦﴾ كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ ع

امن کی جگہ پہنچا دو یہ اس لئے ہے کہ وہ لوگ بے سمجھ ہیں ○ بھلا مشرکوں کے لئے

عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ

اللہ اور اس کے رسول کے ہاں عہد کیونکر ہو سکتا ہے ہاں جن لوگوں کے ساتھ تم نے مسجد حرام کے نزدیک عہد کیا ہے

فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٧﴾ كَيْفَ

اگر وہ قائم رہیں تو تم بھی قائم رہو بے شک اللہ پرہیزگاروں کو پسند کرتا ہے ○ کیونکر

وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ

صلح ہو اور اگر وہ تم پر غلبہ پائیں تو نہ تمہاری قرابت کا لحاظ کریں اور نہ عہد کا تمہیں اپنے منہ کی باتوں سے راضی کرتے ہیں

وَتَاْبٰي قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨﴾ اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا

اور ان کے دل نہیں مانتے اور ان میں سے اکثر بد عہد ہیں ○ انہوں نے اللہ کی آیتوں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالا

فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩﴾ لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ

پھر اللہ کے راستے سے روکتے ہیں بے شک وہ برا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں ○ یہ لوگ کسی مومن کے حق میں

اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ﴿١٠﴾ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ

نہ رشتہ داری کا خیال کرتے ہیں اور نہ عہد کا اور یہی لوگ حد سے گزرنے والے ہیں ○ اگر یہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں

وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ۭ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿١١﴾

اور زکوۃ دیں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں اور ہم سمجھ داروں کے لئے کھول کھول کر احکام بیان کرتے ہیں ○

وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا

اور اگر وہ عہد کرنے کے بعد اپنی قسمیں توڑ دیں اور تمہارے دین میں عیب نکالیں تو کفر کے سرداروں سے لڑو

أَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُونَ ﴿١٢﴾ أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا

ان کی قسموں کا   کوئی اعتبار نہیں   تا کہ وہ باز آئیں ۞   خبردار! تم ایسے لوگوں سے کیوں نہ لڑو

نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُمْ بَدَءُوكُمْ أَوَّلَ

جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا   اور پیغمبر کو جلاوطن کرنے کا ارادہ کیا   اور انہوں نے   پہلے تم سے

مَرَّةٍ ۚ أَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَوْهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٣﴾

عہد شکنی کی   کیا تم ان سے ڈرتے ہو   اللہ زیادہ حقدار ہے کہ   تم اس سے ڈرو   اگر تم ایمان دار ہو ۞

قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ

ان سے لڑو تا کہ اللہ انہیں تمہارے ہاتھوں سے عذاب دے   اور انہیں ذلیل کرے   اور تمہیں ان پر غلبہ دے   اور

صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ ﴿١٤﴾ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ ۗ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَىٰ

مسلمانوں کے دلوں کو ٹھنڈا کرے ۞   اور ان کے دلوں سے غصہ دور کرے   اور اللہ جسے چاہے

مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٥﴾ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ

توبہ نصیب کرے   اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ۞   کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ   چھوڑ دیئے جاؤ گے

اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ

حالانکہ ابھی اللہ نے   ایسے لوگوں کو جدا ہی نہیں کیا   جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا   اور اللہ   اور اس کے رسول

وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٦﴾ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ   ع ۸

اور مومنوں کے سوا کسی کو دلی دوست نہیں بنایا   اور اللہ تمہارے سب کاموں سے باخبر ہے ۞   مشرکوں کا کام نہیں کہ

أَنْ يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۚ أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ

اللہ کی   مسجدیں آباد کریں   جبکہ وہ اپنے آپ پر   کفر کی گواہی   دے رہے ہوں   ان لوگوں کے سب

أَعْمَالُهُمْ ۚ وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ ﴿١٧﴾ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ

اعمال بے کار ہیں   اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے ۞   اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتا ہے   جو اللہ پر

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ ۖ فَعَسَىٰ

اور آخرت کے دن پر ایمان لایا   اور نماز قائم کی   اور زکوٰۃ دی   اور اللہ کے سوا   کسی سے نہ ڈرا   سو وہ لوگ

أُولَٰٓئِكَ أَن يَكُونُوا۟ مِنَ ٱلْمُهْتَدِينَ ﴿١٨﴾ أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ ٱلْحَآجِّ وَعِمَارَةَ

امیدوار ہیں کہ ہدایت والوں میں سے ہوں ○ کیا تم نے حاجیوں کا پانی پلانا اور

ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ كَمَنْ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ وَجَٰهَدَ فِى سَبِيلِ

مسجدِ حرام کا آباد کرنا اس کے برابر کر دیا جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور اللہ کی

ٱللَّهِ ۚ لَا يَسْتَوُۥنَ عِندَ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿١٩﴾ ٱلَّذِينَ

راہ میں لڑا اللہ کے ہاں یہ برابر نہیں ہیں اور اللہ ظالم لوگوں کو راستہ نہیں دکھاتا ○ جو لوگ

ءَامَنُوا۟ وَهَاجَرُوا۟ وَجَٰهَدُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ أَعْظَمُ

ایمان لائے اور گھر چھوڑے اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے لڑے اللہ کے

دَرَجَةً عِندَ ٱللَّهِ ۚ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْفَآئِزُونَ ﴿٢٠﴾ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُم بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ

ہاں ان کے لئے بڑا درجہ ہے اور وہی لوگ مُراد پانے والے ہیں ○ انہیں ان کا رب اپنی طرف سے مہربانی

وَرِضْوَٰنٍ وَجَنَّٰتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ ﴿٢١﴾ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۚ إِنَّ

اور رضا مندی اور باغوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں انہیں ہمیشہ کا آرام ہوگا ○ ان میں ہمیشہ رہیں گے بے شک

ٱللَّهَ عِندَهُۥٓ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿٢٢﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوٓا۟ ءَابَآءَكُمْ

اللہ کے ہاں بڑا ثواب ہے ○ اے ایمان والو! اپنے باپوں

وَإِخْوَٰنَكُمْ أَوْلِيَآءَ إِنِ ٱسْتَحَبُّوا۟ ٱلْكُفْرَ عَلَى ٱلْإِيمَٰنِ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ

اور بھائیوں سے دوستی نہ رکھو اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں اور تم میں سے جو ان سے دوستی رکھے گا

فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿٢٣﴾ قُلْ إِن كَانَ ءَابَآؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ وَإِخْوَٰنُكُمْ

سو وہی لوگ ظالم ہیں ○ کہہ دے اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی

وَأَزْوَٰجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَٰلٌ ٱقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَٰرَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا

اور بیویاں اور برادری اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو

وَمَسَٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَجِهَادٍ فِى سَبِيلِهِۦ

اور مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے

فَتَرَبَّصُوا حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهُ بِأَمْرِهٖ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾
زیادہ پیارے ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم بھیجے اور اللہ نافرمانوں کو راستہ نہیں دکھاتا ○

افاداتِ محمود:

سورہ توبہ کی سورۃ انفال سے قریبی مناسبت ہے۔ دونوں کے مضامین ملتے جلتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر یہ نہیں بتلایا تھا کہ سورہ توبہ الگ سورۃ ہے یا سورہ انفال ہی کا حصہ ہے۔ اس وجہ سے اس کے شروع میں بسم اللہ نہیں لکھی گئی اور احتیاطاً اسے سورۃ انفال سے الگ رکھا گیا اور مصحف عثمانی میں بھی ایسا ہی لکھا ہوا ہے۔

سورہ توبہ کے شروع میں بسم اللہ نہ لکھنے کی وجوہات:

(۱) نسائی نے اپنی سنن میں یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت عثمان غنیؓ سے پوچھا گیا کہ آپ نے سورہ توبہ اور انفال کے درمیان بسم اللہ کیوں نہیں لکھی؟ تو حضرت عثمان غنیؓ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ یہ تھی کہ جب کوئی آیت نازل ہوتی تو آپ فرماتے اس کو فلاں جگہ رکھ دو۔ اسی طرح سورتوں کا حال تھا۔ سورۃ انفال ہجرت کے اوائل میں نازل ہوئی اور سورہ توبہ آخر میں نازل ہوئی۔ مضامین دونوں کے مشابہ ہیں، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ سورہ براۃ سورہ انفال کا جز ہے یا مستقل سورۃ ہے اور آپ دنیا سے چلے گئے، لہٰذا ہم نے خط فاصل بین السورتین تو لکھ دیا، لیکن بسم اللہ، جو دال علی الفصل بین السورتین یعنی دو سورتوں میں علیحدگی کی دلیل ہے، احتیاطاً نہیں لکھی۔

(۲) بعض مفسرینؒ نے لکھا ہے کہ اس سورہ میں براءۃ عن المعاہدہ ہے اور عربوں کی یہ عادت تھی کہ جب ایسی تحریر لکھتے یا لکھواتے تھے جس میں معاہدہ سے براءۃ کا اظہار مقصود ہوتا تھا تو اس کے شروع میں بسم اللہ نہیں لکھتے تھے اور سورہ براءۃ کے شروع میں براءۃ عن المعاہدہ ہے، لہٰذا اس وجہ سے بسم اللہ نہیں لکھی گئی۔

(۳) حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کہ سورہ براءۃ کے شروع میں بسم اللہ کیوں نہیں ہے؟ تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ

"بسم الله الرحمن الرحيم، امان والبرائة نزلت بالسيف"

یعنی بسم اللہ تو امان ہی امان ہے اور سورہ براءۃ میں چونکہ تلوار چلانے کا حکم ہے، لہٰذا شروع میں بسم اللہ نہیں لکھی گئی۔

سورہ براءۃ کا شانِ نزول:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عمرہ کے لیے تشریف لے گئے۔ صحابہ کرامؓ آپؐ کے ساتھ تھے۔ کفار مکہ نے آپؐ کو اور صحابہ کرامؓ کو حدیبیہ کے مقام پر روکا۔ آپؐ عمرہ کے لیے نہ جا سکے پھر دس شرائط کے ساتھ مسلمانوں اور

کفار میں صلح ہوگئی۔ان شرائط میں سے ایک شرط یہ تھی کہ دس سال تک جنگ بندی رہے گی۔آمدورفت اور تجارت آزادانہ ہوگی۔اس وقت بنوخزاعہ مسلمانوں کے حلیف بن گئے تھے اور بنوبکر مشرکین مکہ کے حلیف بن گئے تھے۔ اس معاہدہ کے، جیسے مسلمان پابند تھے، ویسے ہی کفار مکہ بھی پابند تھے۔اسی طرح بنوبکر اور بنوخزاعہ بھی اس کے پابند تھے،لیکن بنوبکر نے اس عہد کی کوئی پاس داری نہ کی۔انھوں نے دوران معاہدہ میں ہی بنوخزاعہ پر حملہ کردیا اور یوں معاہدہ توڑ ڈالا۔قریش مکہ نے بھی اسلحہ وغیرہ سے اپنے حلیفوں کی امداد کی۔وہ بھی عہد شکنی کے جرم میں برابر کے شریک ہوگئے۔چونکہ جنگ بندی کا معاہدہ عملاً ختم ہوگیا،لہٰذا ۸ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کفار کے قبضہ سے آزاد کرانے کا منصوبہ بنایا اور بفضل اللہ مکہ مکرمہ فتح ہوگیا۔سورہ براءۃ کی ابتدائی آیات اسی معاہدہ کے ختم ہونے کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ جب تم لوگوں نے عہد کی پاس داری نہیں کی تو اللہ کا رسول بھی اب پابند نہیں ہیں۔یہ تو میعادی معاہدہ کی بات تھی۔بعض دوسرے مشرکین سے غیر معیادی معاہدے بھی ہوئے یعنی ان معاہدوں کا کوئی وقت مقرر نہ تھا،ان کو بھی اطلاع دے دی گئی کہ انھیں چار ماہ کی مہلت ہے۔اس میں اگر کسی کی قسمت میں ہدایت ہے تو وہ گروہ اسلام میں داخل ہوجائے،ورنہ مسلمانوں کی طرف سے یہ اعلان سن رکھیں کہ وہ جزیرۃ العرب سے نکل جائیں اور اس پاک سرزمین کو خالی کردیں،البتہ جو لوگ آپ کی پناہ میں آجائیں دین اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی غرض سے تو ان کو پناہ دو تاوقتیکہ مسلمان ہوجائیں یا ان کو ان کے مقام پر لیجا کر چھوڑ دو اس وقت تک ان کو قتل نہ کرو۔

یوم الحج الاکبر:

حج اکبر حج ہے اور حج اصغر عمرہ ہے۔عمرہ کے مقابلے میں حج کو حج اکبر کہا گیا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حج فرمایا تھا تو اتفاق سے جمعہ کا دن تھا۔آج لوگ سمجھتے ہیں کہ عرفہ کو جمعہ کا دن ہو تو حج اکبر ہوگا۔اگر جمعہ کا دن نہ ہو تو وہ حج اکبر نہیں ہے،لیکن یہ نظریہ غلط ہے،بلکہ ہر حج حج اکبر ہے۔آیت ۱۹ کا شانِ نزول یہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت طلحہؓ،حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ کے درمیان یہ بحث چل پڑی کہ افضل عبادت کیا ہے؟ حضرت طلحہ نے کہا کہ میں بیت اللہ کا دربان ہوں اس کی چابی میرے پاس ہوتی ہے۔اگر میں چاہوں تو رات کو بھی بیت اللہ میں رہ سکتا ہوں۔حضرت عباسؓ نے کہا کہ میں حجاج کرام کو پانی پلاتا ہوں اور ان کی دیکھ بھال کرتا ہوں۔میں اگر چاہوں تو بیت اللہ میں رات کو بھی قیام کرسکتا ہوں۔حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مجھے تو آپ لوگوں کی بات کی کوئی حقیقت سمجھ نہیں آتی (یعنی افضل العبادات ہونا) کیونکہ میں نے عام لوگوں سے پہلے ہی چھ ماہ بیت اللہ کی طرف نمازیں پڑھی ہیں اور میں جہاد بھی کرتا رہا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الخ

جہاد کے ساتھ ایمان باللہ کا ذکر کیا گیا ہے تاکہ مشرکین کی سختی سے تردید ہو اور یہ واضح بھی کردیا جائے کہ جہاد

افضل ہے، لیکن ایمان باللہ اس سے بھی افضل ہے۔

قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ الخ

حاصل یہ ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ میں تمہاری کنبہ پروری اور تجارت وغیرہ رکاوٹ نہ بنیں، ورنہ اللہ تعالیٰ تمہیں سخت سزا کا مزہ چکھائیں گے۔ آج کل کے سیاسی لوگ جب میدان میں آتے ہیں تو ان کو گرفتار کرلیا جاتا ہے۔ ان کے گھر والوں کو تھانے بلایا جاتا ہے۔ ان کی فیکٹریوں کو ضبط کرنے یا ٹیکس لگانے کی دھمکی دی جاتی ہے۔ اس پر وہ میدان چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط سے مضبوط تر بنایا جائے پھر انسان کو کوئی چیز نہیں ہلاسکتی اور راہِ حق سے نہیں ہٹا سکتی۔

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ

اللہ بہت سے میدانوں میں تمہاری مدد کر چکا ہے اور حنین کے دن جب تم

كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ

اپنی کثرت پر خوش ہوئے پھر وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی اور تم پر زمین باوجود اپنی فراخی کے تنگ ہوگئی

ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۝۲۵ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى

پھر تم پیٹھ پھیر کر ہٹ گئے ۝ پھر اللہ نے اپنی طرف سے اپنے رسول پر اور ایمان والوں پر

الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَذٰلِكَ

تسکین نازل فرمائی اور وہ فوجیں اتاریں کہ جنہیں تم نے نہیں دیکھا اور کافروں کو عذاب دیا اور

جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝۲۶ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ

کافروں کو یہی سزا ہے ۝ پھر اس کے بعد جسے اللہ چاہے توبہ نصیب کرے گا اور

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۷ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا

اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۝ اے ایمان والو! مشرک تو پلید ہیں سو اس برس کے بعد

الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ

مسجد حرام کے نزدیک نہ آنے پائیں اور اگر تم تنگدستی سے ڈرتے ہو تو آئندہ اللہ

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَاۗءَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۲۸ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اگر چاہے تمہیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا بے شک اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ۝ ان لوگوں سے لڑو جو اللہ پر

بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا

اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں لاتے اور نہ اسے حرام جانتے ہیں جسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا ہے اور

يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰي يُعْطُوا الْجِزْيَةَ

سچا دین قبول نہیں کرتے ان لوگوں میں سے جو اہلِ کتاب ہیں یہاں تک کہ ذلیل ہو کر

عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝۲۹

اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں ۝

ع

افاداتِ محمود:

غزوۂ حنین:

غزوۂ بدر کی طرح غزوۂ فتح مکہ بھی رمضان المبارک میں وقوع پذیر ہوا۔ فتح مکہ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں مقیم رہے۔ حنین ایک مقام کا نام ہے جو مکہ اور طائف کے درمیان واقع ہے۔ جہاں قبائل ہوازن و ثقیف آباد تھے۔ یہ قبائل نہایت ہی جنگجو اور تیراندازی کے میدان کے شاہ سوار تھے۔ فتح مکہ سے ان لوگوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید اس کے بعد مسلمان ہم پر حملہ آور ہوں گے۔ لہٰذا ان کے حملے سے قبل ہی ہمیں مسلمانوں پر حملہ کرنا چاہیے۔ چنانچہ ان کے سردار مالک ابن عوف نصری بیس ہزار کا لشکر جرار لے کر حملہ کرنے کی غرض سے چلا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معلوم ہوا تو آپؐ ماہ شوال ۸ھ میں ۱۲۰۰۰ جانثاروں کو ساتھ لے کر حنین کے قصد سے چلے۔ ہوازن اور ثقیف کے تیرانداز کمین گاہوں میں چھپ کر بیٹھے ہوئے تھے اور مسلمانوں پر راستے ہی میں حملہ کر دیا۔ جس کی وجہ سے وقتی طور پر مسلمانوں کے پیرا کھڑ گئے اور پریشان ہو گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد فرمائی۔ حضور علیہ السلام نے ایک مشت خاک دشمنوں کی طرف پھینکی اور ساتھ ہی آسمان سے فرشتوں کو صحابہ کرامؓ نے اُترتے دیکھا۔ وہ مسلمان جو کفار کے ناگاہ حملہ کی وجہ سے تتر بتر ہو رہے تھے اب دوبارہ اُن کے قدم جم گئے اور دشمنوں کی صفوں میں گھس کر خوب بسالت و بطالت کے جوہر دکھائے۔ چنانچہ کفار کے ستر آدمی مارے گئے۔ چھ ہزار قیدی بنائے گئے۔ چوبیس ہزار اونٹ، چالیس ہزار بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی مسلمانوں کو بطور مال غنیمت ہاتھ آ گئے۔

ہوازن اور ثقیف کا سپہ سالار مالک ابن عوف نصری اپنی فوج سمیت طائف جا کر قلعہ میں چھپ گیا تھا۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ تمام مال غنیمت جعرانہ میں جمع کر دو اور اس کی تقسیم سے قبل ہی آپؐ نے طائف جانے کا قصد فرمایا۔ طائف وہ مقام ہے جہاں آپؐ ابتداء اسلام میں دعوت الی الحق کے لیے تشریف لے گئے تھے لیکن طائف والوں نے اوباشوں کو پیچھے لگا دیا۔ اُنہوں نے آپ کو پتھر مار مار کر آپ کا جسم مبارک لہولہان کر دیا۔ جوتے مبارک بھی خون سے بھر گئے تھے۔ اب ۸ھ میں جب آپ وہاں تشریف لے گئے اور قلعہ کا محاصرہ فرمایا تو باوجود کافی کوشش کے وہ قلعہ فتح نہ ہو سکا اور ۱۲ صحابہ کرام شہید ہو گئے۔ اس دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خواب دیکھا کہ میرے سامنے دودھ کا ایک پیالہ پیش کیا گیا لیکن مرغ نے چونچ مار کر اسے گرا دیا۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے اس کی تعبیر یہ دی کہ شاید قلعہ اب فتح نہ ہوگا۔ حضرت عمرؓ نے دربارِ رسالت میں یہ درخواست کی کہ حضور آپ ان لوگوں کے لیے بددعا فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ مجھ کو بددعا کی اجازت نہیں ہے۔ لہٰذا آپؐ نے وہ قلعہ فتح کیے بغیر صحابہ کرام کو کوچ کا حکم دیا اور جاتے وقت یہ دعا فرمائی۔

اللهم اهد ثقيفاً وأت بهم اے اللہ قبیلہ ثقیف کو ہدایت نصیب فرما اور ان کو میرے پاس پہنچا دیجیے۔

چنانچہ بعد میں یہ قلعہ خود بخود فتح ہو گیا اور سب لوگ مسلمان ہو گئے۔ فوج کا سپہ سالار حضرت مالک ابن عوفؓ بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف با اسلام ہو گئے تھے۔ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کا اثر تھا جب طائف والوں نے اوباشوں کو پیچھے لگایا اور انہوں نے حضور کے جسم مبارک زخمی کیا تو حضرت جبرئیلؑ نے آپؐ سے کہا تھا کہ اگر آپ کی اجازت ہو تو میں دونوں پہاڑوں کو ملا کر ان لوگوں کو بیچ میں کچل دیتا ہوں۔ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اگر اس وقت یہ لوگ مسلمان نہیں ہوتے تو آئندہ ان کی نسلوں میں مسلمان ہو جائیں گے۔ چنانچہ آپ کی یہ چاہت ۸ ھ میں پوری ہو گئی اور ان کے ایمان سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں۔

مالِ غنیمت کی تقسیم اور انصار کا شکوہ

اب طائف سے واپسی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ میں جمع شدہ مال غنیمت کو تقسیم فرمایا اور قریش مکہ کے نومسلموں کی تالیف قلب اور مالی و جانی سابقہ نقصان کی مکافات کے ارادے سے ان ہی لوگوں میں مال غنیمت کو تقسیم فرمایا اور انصار کو ان کی ایمانی پختگی کی وجہ سے چھوڑ دیا۔ بعض لوگوں کی زبانوں پر حرف شکایت آیا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ہوئی تو آپؐ نے انصار کو جمع فرمایا اور ان سے یوں گویا ہوئے۔ ''اے انصار کی جماعت! یہ میں کیا باتیں سن رہا ہوں؟''

انصار نے کہا ''یا رسول اللہ! ہم میں سے کسی ذمہ دار آدمی نے یہ بات نہیں کی ہے بلکہ بعض نوجوانوں نے کہی ہے''۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے گروہ انصار! کیا تم گمراہ نہ تھے اللہ تعالیٰ نے میرے واسطہ سے تم کو ہدایت دی۔ آپس میں تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے تمہارے دل ملا دیے۔ تم فقیر تھے اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے سے تم کو مالا مال کیا''۔

انصار نے کہا ''آپؐ نے جو فرمایا بالکل درست ہے اور اللہ اور اس کے رسول کا ہم پر بڑا احسان ہے''۔

پھر آپؐ نے خود ارشاد فرمایا ''تم میری اس تقریر کا یہ جواب دے سکتے ہو۔ جب لوگوں نے آپ کو جھٹلایا تو ہم نے آپ کی تصدیق کی۔ جب آپ بے یار و مددگار تھے اس وقت ہم نے آپ کی مدد کی۔ جب آپ بے سہارا و بے ٹھکانہ تھے تو ہم نے آپ کو ٹھکانہ دیا۔ جب آپ مفلس تھے تو ہم نے آپ کی غمگساری کی۔ اے گروہ انصار! کیا تم اس بات سے رنجیدہ ہو گئے ہو کہ میں نے اس دنیا دنی میں سے کچھ متاع قلیل چند لوگوں کو تالیف قلب کے لیے دیا اور تمہارے اسلام و پختگی ایمان پر بھروسہ کر کے تمہیں چھوڑ دیا۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو اونٹ اور بکریاں لے کر اپنے گھروں کو واپس ہو گئے اور تم اللہ کے رسول کو ساتھ لے جاؤ۔ قسم ہے اس پاک ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر ہجرت امرِ تقدیری نہ ہوتا تو میں انصار میں سے ہوتا۔ اگر لوگ ایک گھاٹی کو چلیں اور

انصار دوسری گھاٹی کو چلیں تو میں انصار کی گھاٹی کو اختیار کروں گا۔اے اللہ! تو انصار پر اوران کی اولاد پر اوران کی اولادوں کی اولاد پر رحم فرما''۔

یہ فرمانا تھا کہ انصار زار وقطار رونے لگے۔ یہاں تک کہ داڑھیاں تر ہوگئیں اور کہا کہ ہم اس تقسیم پر دل و جان سے راضی ہیں کہ اللہ کے رسول ہمارے حصہ میں ہیں۔اس کے بعد مجلس برخاست ہوگئی۔(الکامل لابن اثیر الجزری)

مکہ مکرمہ فتح ہونے کے بعد بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں مقیم رہے اوراب آپ کا روضۂ اطہر بھی مدینہ منورہ میں ہے۔قیامت تک یہ انوارات وبرکات وہاں رہیں گی جن کے مقابلے میں ساری دنیا ہیچ ہے۔

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ الخ

جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو ۹ھ میں یہ اعلان کیا گیا کہ کوئی مشرک آئندہ حدود حرم میں داخل نہ ہو اور نہ ہی حج و عمرہ ادا کرے۔پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اخرجوا الیھود والنصاری من جزیرة العرب" یعنی یہود اور نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے ہی نکال باہر کرو۔ چنانچہ حضرت فاروق اعظمؓ کے زمانہ میں اس حدیث پر عمل ہوا اور جزیرہ عرب کو یہود ونصاریٰ سے پاک کردیا گیا۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ

اور یہود کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائی کہتے ہیں کہ

النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِــُٔوْنَ قَوْلَ

مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں وہ کافروں کی سی

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٠﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ

باتیں بنانے لگے ہیں جو ان سے پہلے گزرے ہیں اللہ انہیں ہلاک کرے یہ کدھر الٹے جا رہے ہیں ○ انہوں نے اپنے عالموں

وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا

اور درویشوں کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا ہے اور مسیح مریم کے بیٹے کو بھی حالانکہ انہیں

اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٣١﴾

حکم یہی ہوا تھا کہ ایک اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے ○

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِــُٔـوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ

چاہتے ہیں کہ اللہ کی روشنی کو اپنے مونہوں سے بجھا دیں اور اللہ اپنی روشنی کو پورا کئے بغیر

نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٣٢﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ

نہیں رہے گا اور اگرچہ کافر ناپسند ہی کریں ○ اس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر

لِيُظْهِرَهٗ عَلَي الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

بھیجا ہے تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اور اگرچہ مشرک ناپسند کریں ○ اے ایمان والو!

اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ

بہت سے عالم اور فقیر لوگوں کا مال ناحق کھاتے ہیں

وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ

اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں

وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣٤﴾ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا

اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے ○ جس دن وہ

فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا

دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی یہ وہی ہے

مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝۳۵ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ

جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا سو اس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے تھے ○ بے شک اللہ کے ہاں

اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ

مہینوں کی گنتی بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جس دن سے اللہ نے زمین و آسمان پیدا کئے ان میں سے

اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڏ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا

چار عزت والے ہیں یہی سیدھا دین ہے سو ان میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو اور تم سب

الْمُشْرِكِيْنَ كَاۗفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَاۗفَّةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝۳۶

مشرکوں سے لڑو جیسے وہ سب تم سے لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے ○

اِنَّمَا النَّسِيْۗءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا

یہ مہینوں کا ہٹا دینا کفر میں اور ترقی ہے اس سے کافر گمراہی میں پڑتے ہیں اس مہینے کو ایک برس تو حلال کر لیتے ہیں

وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِــــُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ۭ

اور دوسرے برس اس کو حرام رکھتے ہیں تا کہ ان مہینوں کی گنتی پوری کر لیں جنہیں اللہ نے عزت دی ہے پھر حلال کر لیتے ہیں جو اللہ

زُيِّنَ لَهُمْ سُوْۗءُ اَعْمَالِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۳۷ ع ۸

نے حرام کیا ہے ان کے برے اعمال انہیں بھلے دکھائی دیتے ہیں اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں کرتا ○

افاداتِ محمود:

اِنَّمَا النَّسِيْۗءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ الخ

اللہ تعالیٰ نے ابتدائے افرینش سے ہی سال کے ۱۲ مہینوں میں سے چار مہینے محترم بنائے ہیں۔ ایک تو رجب کا مہینہ ہے اور تین مہینے مسلسل ہیں۔

(۱) ذی قعدہ (۲) ذی الحجہ (۳) محرم الحرام۔

زمانۂ جاہلیت میں بھی ان چار مہینوں کو محترم مانا جاتا تھا۔ ان میں لڑنے کو لوگ حرام اور نامناسب سمجھتے تھے، لیکن کبھی کبھی ایسا ہوتا تھا کہ لوگوں کو لڑنا مقصود ہوتا تو کہہ دیتے تھے کہ اس سال محرم کا مہینہ صفر کی جگہ پر رکھ دیتے ہیں

اور صفر کو محرم کی جگہ اور لڑائی جاری رکھیں گے۔ اس طریقے سے مہینوں کی صحیح پہچان بھی نہ ہو سکتی تھی۔ جس مہینے کو یہ لوگ ذی قعدہ یا ذی الحجہ سمجھتے تھے، نہ معلوم حقیقت میں وہ کوئی اور ہی مہینہ ہو۔ ان کی گڑبڑ کی وجہ سے مہینے آگے پیچھے ہو جاتے تھے، لیکن اللہ کا احسان یہ ہوا کہ ذوالحج کا مہینہ اپنی اصل جگہ پر تھا۔ اس لیے جس سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حج ادا فرمایا تھا آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"استدار الزمان کھیئتہ یوم خلق السمٰوات والارض"

آج زمانہ اپنی اصلی ہیئت پر ہے، جس طرح اس وقت تھا جب اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کر کے چاند اور سورج کا نظام قائم فرمایا تھا یعنی اللہ کے رسول نے جس ماہ میں حج فرمایا تھا وہ حقیقت میں ذی الحجہ کا مہینہ تھا اور الحمدللہ آج تک مسلمانوں کے پاس میقات اور تقویم کا درست حساب موجود ہے۔ رمضان بھی اپنے وقت میں ہے اور اسی طرح بقیہ تمام اسلامی مہینے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

اے ایمان

آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ

والو! تمہیں کیا ہوا جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں کوچ کرو تو زمین پر گرے جاتے ہو

أَرَضِيتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

کیا تم آخرت کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر خوش ہو گئے ہو دنیا کی زندگی کا فائدہ

فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ﴿۳۸﴾ إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلْ

تو آخرت کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے ○ اگر تم نہ نکلو گے تو اللہ تمہیں دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا اور تمہاری جگہ

قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۳۹﴾ إِلَّا

اور لوگ پیدا کرے گا اور تم اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکو گے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ○ اگر

تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ

تم رسول کی مدد نہ کرو گے تو اس کی اللہ نے مدد کی ہے جس وقت اسے کافروں نے نکالا تھا کہ وہ دو میں سے دوسرا تھا

إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَأَنْزَلَ

جب وہ دونوں غار میں تھے جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا تو غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر

اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ

اللہ نے اپنی طرف سے اس پر تسکین اُتاری اور اس کی مدد کو وہ فوجیں بھیجیں جنہیں تم نے نہیں دیکھا اور کافروں کی

الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَى وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿۴۰﴾

بات کو پست کر دیا اور بات تو اللہ ہی کی بلند ہے اور اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے ○

انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ

تم ہلکے ہو یا بوجھل نکلو اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں

اللَّهِ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۴۱﴾ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا

لڑو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم سمجھتے ہو ○ اگر مال نزدیک ہوتا اور سفر

قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَسَيَحْلِفُوْنَ
ہلکا ہوتا تو وہ ضرور تیرے ساتھ ہوتے لیکن انہیں مسافت لمبی نظر آئی اور اب اللہ کی قسمیں
بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ
کھائیں گے کہ اگر ہم سے ہوسکتا تو ہم تمہارے ساتھ ضرور چلتے اپنی جانوں کا ہلاک کرتے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ وہ
لَكٰذِبُوْنَ ﴿۴۲﴾ ع
جھوٹے ہیں ۝

افاداتِ محمود:

اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ الخ

اس آیت میں ہجرت کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ہجرت کا ارادہ فرما لیا تھا۔ وہ جارہے تھے کہ راستے میں ابن دغنہ سے ملاقات ہوگئی۔ اُس نے انھیں روکا اور ساتھ لے کر واپس آ گیا، مگر جب کفار کی اذیتیں حد سے بڑھ گئیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کی اجازت مرحمت فرمائی اس وقت حضرت ابوبکرؓ نے دو اونٹنیاں پال رکھی تھیں۔ ہجرت کے وقت ان پر سامان سفر باندھا گیا۔ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ نے خورد ونوش اور دیگر سامان سفر باندھ دیا۔ اور کوئی چیز نہ ہونے کی وجہ سے اپنے دوپٹے کو دو حصے کر کے اس سے ناشتہ دان باندھا۔ اس وجہ سے انھیں ''ذو النطاقتین'' کا لقب عطا ہوا۔

دوپہر کا وقت تھا۔ شدید گرمی تھی، پرانے زمانے میں یہ رواج تھا کہ دوپہر کو لوگ قیلولہ کرتے تھے۔ سارے لوگ سوئے ہوئے تھے اور کچھ لوگ ننگی تلواریں لے کر آپؐ کو شہید کرنے کی غرض سے آپ کے دروازہ کے باہر کھڑے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سروں پر مٹی ڈالتے ہوئے تشریف لے گئے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے بستر پر لٹا کر اہل مکہ کی جو امانتیں آپ کے پاس ہیں، وہ صاحب مال تک پہنچادی جائیں۔

حضرت ابوبکرؓ کی صحابیت کا انکار کفر ہے:

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صحابیت قرآن سے ثابت ہے۔ کسی کو صاحب قرآن نہیں کہا گیا، لہٰذا حضرت صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا انکار کفر ہے۔ کسی اور کی صحابیت کا انکار کفر نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب سقیفہ بنی ساعدہ میں انصار مشورہ فرمارہے تھے تو شیخین یعنی حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ بھی وہاں پہنچ گئے۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا کہ میں چند باتیں کہنا چاہتا تھا، لیکن حضرت ابوبکرؓ کھڑے ہوگئے انہوں نے وہ تمام باتیں کہہ دیں۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے درج ذیل خوبیوں کے حوالے سے حضرت ابوبکرؓ کی افضلیت پر استدلال کیا۔

(۱) ایک صحابی نے ایک طرف حضرت ابوعبیدہؓ کا ہاتھ پکڑا اور دوسری طرف حضرت فاروق اعظمؓ کا اور فرمایا کہ میری گردن کٹ جائے اگر میں ایسی قوم کا امیر بنوں جس میں ابوبکرؓ ہو۔

(۲) اور حضرت فاروق اعظمؓ نے لوگوں سے کہا کہ ''ثانی اثنین'' یعنی دو میں سے دوسرا اس سے کون مراد ہے؟ لوگوں نے کہا ابوبکر صدیقؓ، تو جو دو میں سے دوسرا ہے وہی خلیفہ ہوگا اور صاحب سے مراد بھی ابوبکرؓ ہیں۔ یہ لفظ قرآن کریم میں کسی اور کے لیے استعمال نہیں ہوا۔

(۴) ''إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا'' اللہ تعالیٰ کی معیت بھی حضرت ابوبکرؓ کو نصیب ہوئی ہے اسی طرح سیر و تاریخ کی کتابوں میں اور بھی بہت سے وہ فضائل موجود ہیں جو کسی اور کے لیے نہیں ہیں، لہٰذا تمام صحابہ کرامؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو خلیفہ رسول تسلیم کر کے ان کے ہاتھ پر بیعت فرمائی۔ انصار کا خیال ابتداء میں یہی تھا کہ حضرت سعد بن عبادہؓ کو امیر بنائیں گے، لیکن فریقین کی طرف سے تفصیلی گفتگو کے بعد وہ اپنی رائے سے دستبردار ہو گئے۔

حضرت سعد بن عبادہؓ حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے بعد شام تشریف لے گئے اور وہاں کسی غسل خانہ میں نہاتے ہوئے جنات کی شرارت سے انتقال فرما گئے **فرضی الله عنه وارضاه**

سیرت کی کتب میں صحابہ کرامؓ سے منقول ہے کہ جب حضرت سعدؓ کو لوگ غسل خانے سے اٹھانے لگے تو وہاں درج ذیل شعر سنائی دے رہا تھا، مگر کوئی نظر نہیں آ رہا تھا:

قتلنا سید الخزرج سعد بن عبادة　　　رميناه بسهمين فلم نخطئ فؤاده

ہم (جنوں) نے قبیلہ خزرج کے سردار سعد بن عبادہؓ کو قتل کر دیا اور ہم نے دو تیر (اس کی طرف) پھینکے تو اس کے دل ہی کو نشانہ بنایا۔ صحابہ کرامؓ کا خیال تھا کہ یہ شعر کسی جن نے کہا ہے۔ بہر حال مذکورہ بالا آیت نے مسلمانوں کو ایک امیر اور ایک خلیفہ پر جمع اور متفق کیا اور مسلمان بہت بڑے فتنے سے بچ گئے۔ انصار نے حضرت سعد ابن عبادہ کو امیر اور خلیفہ کی حیثیت سے کھڑا کیا تھا لیکن وہ دست بردار ہو گئے۔ آخر میں ایک تجویز یہ بھی آئی تھی کہ ایک امیر انصار میں سے ہو اور ایک مہاجرین میں سے مگر ایک ہی ملک میں بیک وقت دو امیروں کا ہونا عقل و نقل دونوں کے خلاف ہے۔ لہٰذا تمام مسلمان حضرت صدیق اکبرؓ کے خلیفہ ہونے پر متفق ہو گئے۔

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ

اللہ نے تمہیں معاف کردیا تم نے انہیں کیوں رخصت دی یہاں تک کہ تیرے لئے سچے

صَدَقُوْا وَ تَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۴۳﴾ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

ظاہر ہوجاتے اور تو جھوٹوں کو جان لیتا ○ جو لوگ اللہ پر

بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ

اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں وہ تم سے رخصت نہیں مانگتے اس سے کہ اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کریں اور اللہ

عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے ○ تم سے رخصت وہی مانگتے ہیں جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾

ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں پڑے ہوئے ہیں سو وہ اپنے شک میں بھٹک رہے ہیں ○

وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ

اور اگر وہ نکلنا چاہتے تو اس کے لئے کوئی سامان ضرور تیار کرتے لیکن اللہ نے ان کا اٹھنا پسند نہ کیا

فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۴۶﴾ لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ

سو انہیں روک دیا اور حکم ہوا کہ بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو ○ اگر وہ تم میں نکلتے تو سوائے فساد کے

اِلَّا خَبَالًا وَّلَا۟اَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ

اور کچھ نہ بڑھاتے اور تم میں فساد ڈلوانے کی غرض سے دوڑے دوڑے پھرتے اور تم میں ان کے جاسوس

لَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا

بھی ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ○ یہ پہلے بھی فساد کے طالب رہے ہیں اور

لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَاۗءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۴۸﴾

بہت سی باتوں میں تمہارے لئے الٹ پھیر کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ حق آپہنچا اور اللہ کا حکم غالب ہوا اور وہ ناخوش ہی رہے ○

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ۭ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ۭ

اور ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ مجھے تو اجازت ہی دیجئے اور فتنہ میں نہ ڈالئے خبردار! وہ فتنہ میں پڑ چکے ہیں

وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَاِنْ

اور بے شک دوزخ کافروں پر احاطہ کرنے والی ہے ○ اگر تمہیں آسائش حاصل ہوتی ہے تو انہیں بری لگتی ہے اور اگر

تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا

کوئی مشکل پڑتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم نے تو اپنا کام پہلے ہی سنبھال لیا تھا اور

وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۰﴾ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ

خوشیاں مناتے لوٹ جاتے ہیں ○ کہہ دو ہمیں ہرگز نہ پہنچے گا مگر وہی جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دیا وہی ہمارا کارساز ہے

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى

اور اللہ ہی پر چاہئے کہ مومن بھروسہ کریں ○ کہہ دو تم ہمارے حق میں دو بھلائیوں میں سے

الْحُسْنَيَيْنِ ۖ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ

ایک کے منتظر ہو اور ہم تمہارے حق میں اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ اپنے ہاں سے تم پر کوئی عذاب نازل کرے

اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿۵۲﴾ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا

یا ہمارے ہاتھوں سے تم بھی انتظار کرو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتے ہیں ○ کہہ دو تم خوشی سے خرچ کرو

اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ۖ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَمَا مَنَعَهُمْ

یا ناخوشی سے تم سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا بے شک تم نافرمان لوگ ہو ○ اور ان کے خرچ کے

اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا

قبول ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں ہوئی سوائے اس کے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے کفر کیا اور

يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۵۴﴾

نماز میں سست ہو کر آتے ہیں اور ناخوش ہو کر خرچ کرتے ہیں ○

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ۗ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ

سو تو ان کے مال اور اولاد سے تعجب نہ کر اللہ یہی چاہتا ہے کہ ان چیزوں کی

بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ

وجہ سے دنیا کی زندگی میں انہیں عذاب دے اور کفر کی حالت میں ان کی جانیں نکلیں ○ اور اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ

إِنَّهُمْ لَمِنكُمْ ۖ وَمَا هُم مِّنكُمْ وَلَٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ ﴿٥٦﴾ لَوْ يَجِدُونَ

وہ بے شک تم میں سے ہیں ۔ حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ۔ لیکن وہ ڈرتے ہیں ○ اگر وہ کوئی پناہ کی

مَلْجَأً أَوْ مَغَارَاتٍ أَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا إِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُونَ ﴿٥٧﴾ وَمِنْهُم

جگہ ۔ یا غار ۔ یا گھسنے کی جگہ پائیں ۔ تو ڈرتے ہوئے ۔ ادھر جائیں ○ اور بعضے

مَّن يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِن لَّمْ يُعْطَوْا

ان میں سے وہ ہیں جو خیرات بانٹنے میں تجھے طعن دیتے ہیں سو اگر انہیں اس میں سے مل جائے تو راضی ہوتے ہیں اور اگر نہ ملے

مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ ﴿٥٨﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ

تو فوراً ۔ ناراض ہو جاتے ہیں ○ اور کیا اچھا ہوتا ۔ اگر وہ اسی پر راضی ہو جاتے ۔ جو انہیں اللہ

وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ

اور اس کے رسول نے دیا ہے ۔ اور کہتے ہیں ہمیں ۔ اللہ کافی ہے ۔ وہ ہمیں اپنے فضل سے دے گا ۔ اور اس کا رسول

إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ ﴿٥٩﴾ ۞ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ ع

ہم اللہ ہی کی طرف رغبت کرنے والے ہیں ○ زکوٰۃ ۔ مفلسوں ۔ اور محتاجوں ۔ اور اس کا کام کرنے والوں کا

عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي

حق ہے ۔ اور جن کی ۔ دلجوئی کرنی ہے ۔ اور غلاموں کی گردن چھوڑانے میں ۔ اور قرض داروں کے قرض میں

سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ

اور اللہ کی راہ میں ۔ اور مسافر کو ۔ یہ اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا ہے ۔ اور اللہ جاننے والا

حَكِيمٌ ﴿٦٠﴾ وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ ۚ قُلْ

حکمت والا ہے ○ اور بعضے ان میں سے ۔ پیغمبر کو ایذا دیتے ہیں ۔ اور کہتے ہیں کہ یہ شخص نرا کان ہے ۔ کہہ دے

أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ

وہ کان تمہاری بھلائی کے لئے ہے ۔ اور اللہ پر یقین رکھتا ہے اور مسلمانوں کی بات کا یقین کرتا ہے اور تم میں سے ایمان والوں کے

آمَنُوا مِنكُمْ ۚ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦١﴾ يَحْلِفُونَ

حق میں رحمت ہے ۔ اور جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ۔ ان کے لئے دردناک عذاب ہے ○ تمہارے سامنے

بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُولُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوهُ اِنْ كَانُوا
اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں تا کہ تمہیں راضی کریں اور اللہ اور اس کے رسول کو راضی کرنا بہت ضروری ہے اگر وہ
مُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ
ایمان رکھتے ہیں ○ کیا وہ نہیں جانتے کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرتا ہے تو اس کے واسطے
جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ۗ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۳﴾ يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ
دوزخ کی آگ ہے اس میں ہمیشہ رہے گا یہ بڑی ذلت ہے ○ منافق اس بات سے ڈرتے ہیں کہ
تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ
مسلمانوں پر کوئی ایسی سورۃ نازل ہو کہ انہیں بتا دے جو منافقوں کے دل میں ہے کہہ دو ہنسی کئے جاؤ جس بات سے
اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَ
تم ڈرتے ہو اللہ اسے ضرور ظاہر کر دے گا ○ اور اگر تم ان سے دریافت کرو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی بات چیت اور
نَلْعَبُ ۗ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۶۵﴾ لَا تَعْتَذِرُوْا
دل لگی کر رہے تھے کہہ دو کیا اللہ سے اور اس کی آیتوں سے اور اس کے رسول سے تم ہنسی کرتے تھے ○ بہانے مت بناؤ
قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۗ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ
ایمان لانے کے بعد تم کافر ہو گئے اگر ہم تم میں سے بعض کو معاف کر دیں گے تو بعض کو عذاب بھی دیں گے
بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۶۶﴾
کیونکہ وہ گناہ کرتے رہے ہیں ○

افاداتِ محمود:

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ الخ

اس سے پچھلی آیت میں مذکور ہے کہ بعض ناعاقبت اندیش لوگوں نے اپنی کج ذہنی کی بنا پر مال کی تقسیم کے معاملہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلوں کو تنقید کا نشانہ بنایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت صدقات سے مصارف کی فہرست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کر دی تا کہ آپ اس فہرست کے مطابق تقسیم فرماتے رہیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی کے مطابق اموال تقسیم فرماتے رہے۔ وہ فہرست درج ذیل ہے:

(۱) فقیر جس کے پاس کچھ نہ ہو۔

(۲) اور مسکین جس کے پاس بقدر ضرورت نہ ہو۔

(۳) عاملین وہ لوگ جو زکوٰۃ اور صدقات لوگوں سے وصول کر کے بیت المال تک پہنچاتے ہیں۔

(۴) "والمؤلفة قلوبهم" اسلام لانے پر آمادہ کرنے اور اسلام پر ثابت قدم رہنے کے لیے ابتداء میں زکوٰۃ دی جاتی تھی، لیکن حضرت فاروق اعظمؓ نے اپنے دور خلافت میں اس کو بند فرما دیا۔ اس وجہ سے نہیں کہ آیت منسوخ ہوگئی ہے، بلکہ اس وجہ سے کہ حکم کی علت ختم ہوگئی۔ اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو قوت وغلبہ نصیب فرمایا ہے، لہٰذا تالیف قلب کے لیے کچھ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہی جمہور علماء کا مذہب ہے، لیکن مودودی صاحب کہتے ہیں کہ زکوٰۃ کی رقم سے ووٹ خریدنا جائز ہے۔ اسلام کی خدمت کی غرض سے اگر زکواۃ کی رقم سے ووٹ خریدا جائے تو جائز ہے۔ یہ عجیب بات ہے۔

وَفِي الرِّقَابِ یعنی اگر کسی غلام کو مالک نے مکاتب بنایا ہو تو اس بدل کتابت کی ادائیگی میں اس کو زکواۃ دینا جائز ہے۔

وَالْغٰرِمِيْنَ اور مقروض لوگوں کو

وَابْنِ السَّبِيْلِ الخ وہ شخص جو حالت سفر میں نصاب کا مالک نہ ہو۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے ہاں تمام مصارف میں فقر شرط ہے۔ نیز زکوٰۃ میں بالاجماع صاحب نصاب نہ ہونا شرط ہے۔ اگر زکوٰۃ کی رقم سے مسجد بنوالی، ہسپتال بنوایا یا کسی مردہ کو کفن دیدیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ

منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے کے

بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ

ہم جنس ہیں برے کاموں کا حکم کرتے ہیں اور نیک کاموں سے منع کرتے ہیں اور ہاتھ بند

اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَعَدَ اللّٰهُ

کئے رہتے ہیں وہ اللہ کو بھول گئے سو اللہ نے انہیں بھلا دیا بے شک منافق وہی نافرمان ہیں ۝ اللہ نے

الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ

منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں کو دوزخ کی آگ کا وعدہ دیا ہے پڑے رہیں گے اس میں وہی انہیں کافی ہے

وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۶۸﴾ كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا

اور اللہ نے ان پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے دائمی عذاب ہے ۝ جس طرح تم سے پہلے لوگ تم سے

اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ

طاقت میں زیادہ تھے اور مال اور اولاد میں بھی زیادہ تھے پھر وہ اپنے حصہ سے

فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ

فائدہ اٹھا گئے اور تم نے اپنے حصہ سے فائدہ اٹھایا جیسے تم سے پہلے لوگ اپنے حصہ سے فائدہ اٹھا گئے اور تم بھی انہیں کی

كَالَّذِيْ خَاضُوْا ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

سی چال چلتے ہو یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہو گئے اور وہی نقصان

الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّ

اٹھانے والے ہیں ۝ کیا انہیں ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو ان سے پہلے تھے نوح کی قوم اور عاد اور

ثَمُوْدَ ۙ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

ثمود اور ابراہیم کی قوم اور مدین والوں کی اور ان بستیوں کی خبر جو الٹ دی گئی تھیں ان کے پاس ان کے رسول

بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَ

صاف احکام لے کر پہنچے سو اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا لیکن وہی اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے ۝ اور

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں نیکی کا حکم کرتے ہیں

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ

اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور

يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ

اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم کرے گا بے شک اللہ زبردست

حَكِيْمٌ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

حکمت والا ہے ○ اللہ نے ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں کا وعدہ دیا ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ

ان میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے اور عمدہ مکانوں اور ہمیشگی کے باغوں میں اور اللہ کی رضا ان سب سے بڑی ہے

ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ

یہی وہ بڑی کامیابی ہے ○ اے نبی! کافروں اور منافقوں سے لڑائی کر

وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا

اور ان پر سختی کر اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے ○ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ

قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا

ہم نے نہیں کہا اور بے شک انہوں نے کفر کا کلمہ کہا ہے اور مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو گئے اور انہوں نے قصد

بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ

کیا تھا ایسی چیز کا جو نہیں پا سکے اور یہ سب کچھ اسی کا بدلہ تھا کہ انہیں اللہ نے اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے دولت مند کر دیا ہے

فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ

سو اگر وہ توبہ کریں تو ان کے لئے بہتر ہے اور اگر وہ منہ پھیر لیں تو اللہ انہیں دنیا اور آخرت میں

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝

دردناک عذاب دے گا اور انہیں روئے زمین پر کوئی دوست اور کوئی مددگار نہیں ملے گا ○

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ
اور بعضے ان میں سے وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد لیا تھا کہ اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے دے تو ہم ضرور خیرات کیا کریں گے اور
مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ
نیکوں میں سے ہو جائیں ○ پھر جب اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا تو اس میں بخل کرنے لگے اور منہ موڑ کر
مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ
پھر بیٹھے ○ تو نتیجہ یہ ہوا کہ اس دن تک کہ اللہ سے ملیں گے اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق پیدا کر دیا
اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿۷۷﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ
اس لئے کہ انہوں نے جو اللہ سے وعدہ کیا تھا اسے پورا نہ کیا اور اس لئے کہ جھوٹ بولا کرتے تھے ○ کیا وہ نہیں جانتے کہ
اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۷۸﴾ اَلَّذِيْنَ
اللہ ان کا بھید اور ان کا مشورہ جانتا ہے اور یہ کہ اللہ غیب کی باتیں جاننے والا ہے ○ وہ لوگ
يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ
جو ان مسلمانوں پر طعن کرتے ہیں جو دل کھول کر خیرات کرتے ہیں اور جو لوگ اپنی محنت کے سوا
اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ
طاقت نہیں رکھتے پھر ان پر ٹھٹھا کرتے ہیں اللہ ان سے ٹھٹھا کرتا ہے اور ان کے لئے دردناک
اَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ
عذاب ہے ○ تو ان کے لئے بخشش مانگ یا نہ مانگ اگر تو ان کے لئے
سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ
ستر دفعہ بھی بخشش مانگے گا تو بھی اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے
وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۸۰﴾
رسول سے کفر کیا اور اللہ نافرمانوں کو راستہ نہیں دکھاتا ○

ع ۱۶

افاداتِ محمود:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ الخ

جہاد کے معنٰی یہ ہیں کہ ہر برائی کو مٹانے کے لیے کمربستہ ہونا۔ سیاست سے ہو، اسلحہ سے ہو یا کسی اور طریقہ سے یعنی موقع اور محل کی مناسبت سے جس عمل سے برائی کا ازالہ ہو سکے، وہ بروئے کار لایا جائے گا۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا الخ

یہ چند آیتیں ثعلبہ بن حاطب انصاری کے متعلق نازل ہوئی ہیں۔ اس شخص نے دل میں نفاق کو چھپایا ہوا تھا۔ وہ ظاہراً مسلمان بنا ہوا تھا۔ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میرے مال میں برکت کے لیے دعا فرمائیے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ثعلبہ وہ تھوڑی چیز جو انسان کو کفایت کرے، وہ اس زیادہ چیز سے افضل ہے جس کے حقوق ادا نہ ہو سکیں، لیکن ثعلبہ نے پھر اصرار کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء فرمائی جو قبول ہوگئی۔ اس کی بکریاں اتنی زیادہ ہوگئیں کہ اس کو مدینہ چھوڑنا پڑا۔ ابتداء میں جماعت کی نمازیں جاتی رہیں۔ رفتہ رفتہ جمعہ بھی جاتا رہا۔ کچھ عرصہ بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عامل زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے گیا تو کہنے لگا کہ زکوٰۃ تو جزیہ کی بہن معلوم ہوتی ہے، حالانکہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پختہ وعدہ کیا تھا کہ جب مال آئے گا تو خوب صدقہ خیرات کروں گا۔ بہرحال حیلے اور حجت بازی کر کے اس نے زکوٰۃ دینے سے صاف انکار کر دیا۔ جب محصل نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلا دیا تو حضورؐ نے متعدد بار فرمایا "ویح ثعلبة" یعنی ثعلبہ ہلاک ہوا اور اللہ تعالیٰ نے بھی یہ آیات نازل فرما دیں۔ جب ثعلبہ اور اس کے عزیز و اقارب کو پتا چلا تو وہ بادل نخواستہ زکوٰۃ لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تیری زکوٰۃ لینے سے منع فرما دیا ہے۔ پھر وہ آپؐ کے وصال کے بعد سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے پاس آیا۔ انہوں نے فرمایا جس کی زکوٰۃ اللہ کے رسول نے قبول نہیں فرمائی، ابوبکرؓ کیونکر قبول کر سکتا ہے؟ پھر حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے عہد میں ان کے پاس آیا۔ انہوں نے بھی وہی جواب دیا۔ یہاں تک کہ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں نفاق پر اس کا خاتمہ ہوگیا۔

آج کل بھی مانعین زکوٰۃ موجود ہیں:

اللہ تعالیٰ نے انتہائی عادلانہ نظام کے تحت زکوٰۃ کی شرح مقرر فرما دی ہے کہ دینے والے بھی نہ گھبرائیں اور حاجت مندوں اور ضرورت مندوں کا بھی خیال رکھا جائے۔ یعنی چالیسواں روپیہ زکوٰۃ میں دیا جائے گا اور وہ نصاب مکمل ہونے کے بعد، لیکن ڈاکٹر فضل الرحمٰن نے زکوٰۃ کو ٹیکس کہا ہے اور ساتھ ہی اجتہادانہ فیصلہ بھی صادر کیا ہے کہ زکوٰۃ کی کوئی شرح فی الشرع متعین نہیں ہے، بلکہ اس کا دارومدار حکومت کی ضرورت پر ہے۔ اگر گورنمنٹ کو زیادہ رقم کی ضرورت ہو تو حکومت چالیسویں کی بجائے پانچواں حصہ بھی وصول کر سکتی ہے اور اگر رقم کی بالکل ضرورت نہ ہو تو شرح چالیسویں سے بڑھائی جا سکتی ہے۔ چنانچہ حکومت نے اعلان کر دیا کہ جس کے پاس نقد سونا

ہوتو گوشوارہ دکھا کر وہ ۳۰ فیصد گورنمنٹ کو دے گا اور یہ 30 فیصد انکم ٹیکس اس کے علاوہ ہوگا۔اب اس کے خلاف ہڑتال ہوئی لیکن اخبار وغیرہ میں کوئی ذکر نہیں۔ یہاں تک کہ صدر انجمن تاجران لاہور کو گرفتار کر لیا گیا تا کہ ہڑتال ناکام ہو۔ بہرحال اسلام نے واضح طور پر شرح مقرر کر کے معاملہ آسان بنا دیا ہے۔اب نہ دینے والے پریشان ہوتے ہیں، نہ لینے والوں کو غم ہوتا ہے۔حضرت صدیقؓ کے زمانہ میں بعض لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تھا۔حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا تھا کہ

"واللہ لو منعونی عقالا کانو ایؤدونھا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتھم" (تفسیر ابن کثیر)

اللہ کی قسم اگر ان لوگوں نے ایک رسی زکوٰۃ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ہوگی اور مجھ سے روکیں گے تو میں ان سے قتال کروں گا۔

یہ حدیث صاف بتلا رہی ہے کہ اب زکوٰۃ میں کمی بیشی ممکن نہیں۔لہٰذا کسی بھی حکومت کو زکوٰۃ میں ترمیم کرنے کا حق نہیں ہے۔جو نصاب مقرر ہو چکا ہے، یہ قیامت تک کے لیے ہے۔

فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ۭ الخ

ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو صدقات دینے کی ترغیب دی تو بعض صحابہؓ نے چار ہزار دینار دیے۔بعض نے اتنی خطیر رقم کے برابر کھجوریں دیدیں اور بعض نے مجبوری کی وجہ سے صرف ایک صاع کھجوریں دے دیں۔

منافقین کی زبانوں سے دونوں گروہ نہ بچ سکے۔ کہنے لگے کہ جنہوں نے زیادہ دیا ہے ریاکاری کے لیے ہے اور جنہوں نے ایک صاع دیا ہے، اس کے دینے کا کیا فائدہ؟ اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرما کر ایمان والوں کی تائید فرمائی اور منافقین اور زیادہ رسوا ہو گئے۔

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ

جو لوگ پیچھے رہ گئے وہ

بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ

رسول اللہ کی مرضی کے خلاف بیٹھ رہنے سے خوش ہوتے ہیں اور اس بات کو ناپسند کیا کہ اپنے مالوں

وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ۭ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ

اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور کہا گرمی میں مت نکلو کہہ دو کہ دوزخ کی آگ

اَشَدُّ حَرًّا ۭ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿٨١﴾ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ

کہیں زیادہ گرم ہے کاش یہ سمجھ سکتے ○ سو وہ تھوڑا ہنسیں اور زیادہ روئیں

جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ

ان کے اعمال کے بدلے جو کرتے رہے ہیں ○ سو اگر تجھے اللہ ان میں سے کسی فرقہ کی طرف پھر لے جائے پھر تجھ سے

لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ۭ اِنَّكُمْ

نکلنے کی اجازت چاہیں تو کہہ دو کہ تم میرے ساتھ کبھی بھی ہرگز نہ نکلو گے اور میرے ساتھ ہو کر کسی دشمن سے نہ لڑو گے تمہیں

رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَلَا تُصَلِّ

پہلی مرتبہ بیٹھنا پسند آیا سو پیچھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو ○ اور ان میں سے

عَلٰٓي اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰي قَبْرِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا

جو مر جائے کسی پر کبھی نماز نہ پڑھ اور نہ اس کی قبر پر کھڑا ہو بے شک انہوں نے

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ

اللہ اور اس کے رسول سے کفر کیا اور نافرمانی کی حالت میں مر گئے ○ اور ان کے مالوں

وَاَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ

اور اولاد سے تعجب نہ کر اللہ یہی چاہتا ہے کہ انہیں ان چیزوں کے باعث دنیا میں عذاب دے اور ان کی

اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا

جانیں نکلیں ایسے حال میں کہ وہ کافر ہی ہوں ○ اور جب کوئی سورۃ نازل ہوتی ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور

مَعَ رَسُوْلِهٖ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ

اس کے رسول کے ساتھ ہو کر جہاد کرو تو ان میں سے دولتمند بھی تجھ سے رخصت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں چھوڑ دے کہ

الْقٰعِدِيْنَ ﴿۸۶﴾ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ

بیٹھنے والوں کے ساتھ ہو جائیں ۞ وہ خوش ہیں کہ پیچھے رہ جانے والی عورتوں کے ساتھ رہ جائیں اور ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی ہے

لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۷﴾ لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ

سو وہ نہیں سمجھتے ۞ لیکن رسول اور جو لوگ اس کے ساتھ ایمان والے ہیں وہ اپنے مالوں

وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ؗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸۸﴾ اَعَدَّ

اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں اور انہیں لوگوں کے لئے بھلائیاں ہیں اور وہی نجات پانے والے ہیں ۞ اللہ نے

اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ

ان کے لئے باغ تیار کئے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے یہی

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۸۹﴾ وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ

بڑی کامیابی ہے ۞ اور بہانے کرنے والے گنوار آئے تاکہ انہیں رخصت مل جائے اور بیٹھ رہے

الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ

وہ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے جھوٹ بولا تھا جو ان میں سے کافر ہیں عنقریب انہیں دردناک عذاب

اَلِيْمٌ ﴿۹۰﴾ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ

پہنچے گا ۞ ضعیفوں پر اور مریضوں پر اور ان لوگوں پر جو نہیں پاتے جو خرچ کریں کوئی گناہ نہیں ہے

مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ

جب اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیر خواہی کریں نیکوکاروں پر کوئی الزام

سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۱﴾ وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ

نہیں ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۞ اور ان لوگوں پر بھی کوئی گناہ نہیں کہ جب وہ تیرے پاس آئیں کہ تو انہیں سواری دے

قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۪ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ

تو نے کہا میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ تمہیں اس پر سوار کر دوں تو وہ لوٹ گئے اور غم سے کہ ان کے پاس خرچ موجود نہیں تھا

الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ
ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے ○ الزام ان لوگوں پر ہے
وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
جو دولت مند ہیں اور تم سے اجازت طلب کرتے ہیں اس بات سے وہ خوش ہیں کہ پیچھے رہنے والیوں کے ساتھ رہ جائیں اور اللہ نے
فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۳﴾
ان کے دلوں پر مُہر کردی ہے پس وہ نہیں سمجھتے ○

افاداتِ محمود:

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ الخ

مدینہ منورہ میں جب رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول کے انتقال کا وقت قریب ہوا تو اس نے اپنے بیٹے کو جو کہ صحابی رسول اور سچا پکا مومن تھا، دو باتوں کی وصیت کی تھی۔

(۱) ایک یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کرتا مبارک کفن کے لیے عنایت فرما دیں۔

(۲) دوسرا یہ کہ میری نماز جنازہ بھی آپؐ ہی پڑھا دیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تو پیغمبرانہ شفقت کی وجہ سے کرتا عنایت فرما دیا اور دوسری وجہ یہ بھی تھی کہ بدر کے قیدیوں میں حضور کے چچا حضرت عباسؓ بھی تھے ان کا کرتہ پھٹا ہوا تھا تو قد آور ہونے کی وجہ سے عام لوگوں کا کرتہ ان کو پورا نہیں آ رہا تھا۔ عبداللہ بن ابی نے اپنا کرتا حضرت عباسؓ کو دیا تھا۔ حضورؐ چاہتے تھے کہ اس احسان کے بدلے احسان بھی ہو جائے۔ حضور اکرم جب نماز جنازہ پڑھنے لگے تو حضرت فاروق اعظمؓ بار بار حضورؐ سے کہہ رہے تھے کہ حضورؐ یہ شخص تو ہر شر کا علمبردار رہا ہے۔ آپ کیوں اس کی نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں، لیکن آپؐ نے اس شفقت اور مہربانی کا مظاہرہ فرمایا جو ایک نبی کو زیبا ہے اور نماز پڑھا ہی دی۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر آیت "استغفر لھم اولا تستغفر لھم الخ" نازل فرمائی کہ اے نبی آپ ان منافقین کے لیے بخشش مانگیں یا نہ مانگیں اور آپ ستر دفعہ بھی ان کے لیے بخشش مانگیں تو اللہ تعالیٰ ان کے کفر کو معاف نہیں فرمائیں گے۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ میں اس کے لیے اس وقت تک مغفرت طلب کرتا رہوں گا جب تک روکا نہیں جاتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آیت وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ الخ نازل فرمائی اور آپؐ کو نماز پڑھانے سے بھی منع فرمایا اور تجہیز و تکفین اور تدفین میں شرکت سے بھی منع فرما دیا۔ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد آپؐ نے کسی منافق کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی۔

رَضُوْا بِاَنْ یَّکُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ الخ

یعنی جو مرد ہیں وہ جہاد میں چلے جاتے ہیں اور جو بلا عذر شرعی عورتوں کی طرح گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں، وہ پھر نامرد ہی ہو سکتے ہیں۔ مزید براں اس نامردی پر کف افسوس ملنے کے بجائے اس پر نازاں اور خوش بھی ہیں۔ انسان جب گناہ پر خوش ہوتا ہو اور ندامت واستغفار کی طرف نہ پلٹتا ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ اس کی سیاہ کاریوں کی وجہ سے اس کے دل پر مہر لگائی جا چکی ہے۔ (العیاذ باللہ)

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ۭ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ

جب تم ان کی طرف واپس جاؤ گے تو تم سے عذر کریں گے کہہ دو عذر مت کرو ہم تمہاری بات

لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ۭ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ

ہرگز نہیں مانیں گے تمہارے سب حالات اللہ ہمیں بتا چکا ہے اور ابھی اللہ اور اس کا رسول تمہارے کام کو

تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۴﴾

دیکھے گا پھر تم غائب اور حاضر کے جاننے والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے سو وہ تمہیں بتا دے گا جو تم کر رہے تھے ○

سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۭ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۭ

جب تم ان کی طرف پھر جاؤ گے تو تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے درگزر کرو سو تم ان سے درگزر کرو

اِنَّهُمْ رِجْسٌ ۡ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۵﴾ يَحْلِفُوْنَ

بے شک وہ پلید ہیں اور جو کام کرتے رہے ہیں ان کے بدلے ان کا ٹھکانا دوزخ ہے ○ وہ لوگ

لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ

تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے خوش ہو جاؤ اگر تم ان سے خوش ہو بھی جاؤ تو بھی اللہ نافرمانوں سے

الْفٰسِقِيْنَ ﴿۹۶﴾ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ

خوش نہیں ہوتا ○ گنوار کفر اور نفاق میں بہت سخت ہیں اور اس قابل ہیں کہ جو احکام اللہ نے اپنے رسول پر

مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰي رَسُوْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۹۷﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ

نازل فرمائے ہیں ان سے واقف نہ ہوں اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ○ اور بعض گنوار ایسے ہیں کہ

مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَاۗىِٕرَ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ

جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے تاوان سمجھتے ہیں اور تم پر زمانہ کی گردش کا انتظار کرتے ہیں انہیں پر بری گردش

السَّوْءِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۹۸﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

آئے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ○ اور بعضے گنوار ایسے ہیں کہ اللہ پر اور قیامت کے دن پر

الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ۭ اَلَآ

ایمان لاتے ہیں اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے اللہ کے نزدیک ہونے اور پیغمبر کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں خبردار

ع
إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ سَيُدْخِلُهُمُ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۹۹﴾

بیشک وہ ان کے لئے نزدیکی کا سبب ہے عنقریب انہیں اللہ اپنی رحمت میں داخل کرے گا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

افاداتِ محمود:

-- وَمِنَ الْأَعْرَابِ الخ

یہاں تین قسم کے اعراب اور بدوؤں کا ذکر ہے۔(۱)ایک قسم یہ ہے کہ سخت قسم کے کافر اور منافق ہیں۔(۲) دوسری قسم یہ ہے کہ ذرا کچے قسم کے کافر ہیں۔ یہ مسلمانوں کو حوادث اور آفات کا شکار دیکھنا چاہتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ کے راستہ میں کچھ مال خرچ کریں تو اسے محض تاوان اور نقصان سمجھتے ہیں۔(۳) اور تیسری قسم یہ ہے کہ اعراب میں سے بعض پکے اور خالص مومنین ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے مال و جان سب کچھ داؤ پر لگانے کے منتظر رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا قرب نصیب فرمادیا ہے۔

وَالسّٰبِقُوْنَ

اور جو لوگ

الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ

قدیم ہیں پہلے ہجرت کرنے والوں اور مدد دینے والوں میں سے اور وہ لوگ جو نیکی میں ان کی پیروی کرنیوالے ہیں اللہ ان سے راضی

عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے ان کے لئے ایسے باغ تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ

فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۰۰﴾ وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ؕ

رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے ○ اور تمہارے گرد و نواح کے بعضے گنوار منافق ہیں

وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ؔ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ

اور بعض مدینہ والے بھی نفاق پر اڑے ہوئے ہیں تم انہیں نہیں جانتے ہم انہیں جانتے ہیں

سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا

ہم انہیں دوہری سزا دیں گے پھر وہ بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے ○ اور کچھ اور بھی ہیں کہ

بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ

انہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا ہے انہوں نے اپنے نیک اور بد کاموں کو ملا دیا ہے قریب ہے کہ اللہ انہیں معاف

عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰۲﴾ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ

کر دے بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ ان کے مالوں میں سے زکوۃ لے کہ اس سے ان کے ظاہر کو پاک اور

تُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۳﴾

ان کے باطن کو صاف کر دے اور انہیں دعا دے بے شک تیری دعا ان کے لئے تسکین ہے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ○

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ

کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور صدقات لیتا ہے

وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ

اور بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ○ اور کہہ دے کہ کام کئے جاؤ پھر عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور مسلمان تمہارے

وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

کام کو دیکھ لیں گے اور عنقریب تم غائب اور حاضر کے جاننے والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر وہ تمہیں بتا دے گا جو کچھ تم

تَعْمَلُوْنَ ۱۰۵ وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ

کرتے تھے ○ اور کچھ اور لوگ ہیں جن کا کام اللہ کے حکم پر موقوف ہے خواہ انہیں عذاب دے یا انہیں معاف

عَلَيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۱۰۶ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّ

کردے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ○ اور جنہوں نے نقصان پہنچانے اور کفر کرنے اور

تَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ

مسلمانوں میں تفریق ڈالنے کے لئے مسجد بنائی ہے اور واسطے گھات لگانے ان لوگوں کے جو اللہ اور اس کے رسول سے پہلے

قَبْلُ ۭ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۱۰۷

لڑ چکے ہیں اور البتہ قسمیں کھائیں گے کہ ہمارا مقصد تو صرف بھلائی تھی اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک وہ جھوٹے ہیں ○

لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ۭ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَي التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ

تو اس میں کبھی کھڑا نہ ہو البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے وہ اس قابل ہے کہ

اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ۭ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۱۰۸

تو اس میں کھڑا ہو اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے ○

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰي تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ

بھلا جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ سے ڈرنے اور اس کی رضامندی پر رکھی ہو وہ بہتر ہے یا جس نے اپنی عمارت کی

بُنْيَانَهٗ عَلٰي شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي

بنیاد ایک کھائی کے کنارے پر رکھی جو گرنے والی ہے پھر وہ اسے دوزخ کی آگ میں لے گری اور اللہ ظالموں کو

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۱۰۹ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ

راہ نہیں دکھاتا ○ جو عمارت انہوں نے بنائی ہے ہمیشہ ان کے دلوں میں کھٹکتی رہے گی مگر جب ان کے

ع ۱۳

اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۱۱۰

دل کے ٹکڑے ہو جائیں اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ○

افاداتِ محمود:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ الخ

یہاں سے اب مہاجرین اور انصار کی فضیلت بیان ہو رہی ہے کہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے ہجرت میں پہل کی اور جن لوگوں نے ان کی نصرت واعانت میں پہل کی۔ پھر جن لوگوں نے ان بزرگوں کی پیروی اور تقلید کی ان سب کو درجہ بدرجہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا و خوشنودی کا پروانہ عطا فرما دیا۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ الخ کا مصداق کون لوگ ہیں؟

(۱) حضرت سعید بن المسیبؒ وغیرہ سے منقول ہے کہ السابقون الاولون سے مراد وہ صحابہ ہیں جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھی ہیں۔

(۲) اور حضرت شعبی وغیرہ سے منقول ہے کہ ''السابقول الاولون'' سے مراد وہ لوگ ہیں جو بیعت رضوان میں شریک تھے۔

(۳) حضرت عطاء بن یسار سے منقول ہے کہ مذکورہ آیت سے وہ مہاجرین وانصار مراد ہیں جو غزوہ بدر میں شامل ہوئے۔

(۴) وہ مہاجرین وانصار مراد ہیں جو ہجرت سے قبل مشرف بہ اسلام ہوئے۔

(۵) وہ مہاجرین وانصار مراد ہیں جو اطراف واکناف سے آنے والوں سے پہلے مسلمان ہوگئے۔ بہرحال مندرجہ بالا انواع مختلفہ اضافی ہیں۔ ان انواع میں کوئی حقیقی اختلاف نہیں ہے، بلکہ درجہ بدرجہ سب ہی اس فضیلت میں حصہ دار ہیں۔

مراتب صحابہ کرامؓ:

حضرات صحابہ کرامؓ میں درجات کے اعتبار سے ضرور فرق ہے۔ چنانچہ یہ کھلی بات ہے کہ خلفاء راشدین افضل ہیں۔ ان کی فضیلت بھی علی ترتیب الخلافت ہے۔ ان کے بعد الستة الباقون من العشرة المبشرة، یعنی خلفاء راشدین کے بعد وہ چھے (۶) صحابہ افضل ہیں جو جنت کی بشارت پانے میں خلفاء راشدین کے ساتھ شریک تھے۔

(۱) ابوعبیدہ بن الجراح (۲) سعد بن ابی وقاص (۳) سعید بن زید (۴) عبدالرحمٰن بن عوف (۵) طلحہ (۶) اور زبیر بن العوام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

پہلے اسلام لانے والے لوگ:

سب سے پہلے اسلام لانے والوں کی بھی بڑی فضیلت اور خوش بختی ہے۔ اللہ کے رسول کی طرف روئے زمین پر پہلے پہل دست نصرت بڑھانا اور آپ کی آواز پر لبیک کہنا یہ ایک مستقل شرافت، فضیلت اور سعادت ہے۔ اکثر تابعین سے تو یہ منقول ہے کہ سب سے پہلے مسلمان ہونے والے خوش قسمت حضرت ابوبکر صدیق ہیں اور بعض سے یہ منقول ہے کہ سب سے پہلے مسلمان ہونے والی سعادت مند حضرت خدیجہ الکبریٰؓ ہیں کیونکہ جب غار حرا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول وحی کی ابتداء ہوئی اور آپؐ گھر تشریف لے آئے تو ساری کیفیت حضرت خدیجہؓ سے بیان فرمائی اور جان جاتے رہنے کا اندیشہ ظاہر فرمایا۔ حضرت خدیجہؓ نے خود بھی فرمایا کہ آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتہ ہی آیا ہے۔ پھر وہ آپؐ کے ہمراہ حضرت ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں۔ انہوں نے بھی تصدیق فرمائی۔ خلاصہ یہ ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت ابوبکرؓ صدیق ہیں اور عورتوں میں حضرت خدیجہؓ ہیں۔ صبیان اور بچوں میں حضرت علیؓ ہیں۔ یہ سات سال کی عمر میں مسلمان ہوئے تھے۔ انہوں نے کبھی بت کو سجدہ نہیں کیا۔ اسی وجہ سے کہا جاتا ہے **کرم اللہ وجهه عن السجود لغیر اللہ**" غلاموں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت زید بن حارثہ ہیں یا حضرت بلال حبشیؓ ہیں۔

حضرت صدیق اکبرؓ جب وظائف اور اموال تقسیم فرماتے تھے تو سابق اور لاحق سب کے حصے برابر ہوتے تھے۔ کوئی فرق نہ ہوتا تھا، لیکن جب حضرت فاروق اعظمؓ کا دور آیا تو حضرت فاروق اعظمؓ نے سابقین اور لاحقین کے حصوں میں فرق رکھا۔ جب وہ حضرت صدیق اکبرؓ کے وزیر تھے، اس وقت بھی حضرت صدیق اکبرؓ سے مباحثہ کرتے تھے کہ

اتجعل ذی السابقة کمن لا سابقة له ؟ فقال الصدیق انما عملوا لله واجرهم علیه ٥

یعنی (حضرت فاروق اعظمؓ حضرت ابوبکرؓ سے) کیا آپ ان لوگوں کو جن کو اسلام میں سبقت حاصل ہے، ان لوگوں کے برابر قرار دے رہے ہیں جو بعد میں مسلمان ہوئے ہیں؟ جواباً حضرت صدیق اکبرؓ ارشاد فرماتے کہ عمل تو انہوں نے اللہ کے لیے کیا ہے، اس کا اجر بھی ان کو وہی دے گا۔ مجھ کو حصوں میں فرق کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ الخ

(۱) یا تو مراد وہ صحابہ کرامؓ ہیں جو سابقون تو نہیں ہیں، لیکن بعد میں مسلمان ہو گئے تھے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ الخ (سورۂ حشر ۱۰)

اور واسطے ان لوگوں کے جو آئے ہیں ان کے بعد کہتے ہوئے اے رب بخش ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے داخل ہوئے اسلام میں۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ الخ

اور جو ایمان لائے اس کے بعد اور گھر چھوڑ آئے اور لڑے تمہارے ساتھ ہو کر سو وہ لوگ بھی تم میں سے ہیں۔ (سورۂ انفال/۷۵)

(۲) اوریا وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ الخ

اس سے مراد تابعین ہیں۔ اگر دنیا کے تمام غوث قطب ابدال وغیرہ جمع کیے جائیں تو ایک صحابیؓ کے برابر نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح فرق مراتب کا اصول تابعینؒ میں بھی کارآمد ہے۔ مدینہ منورہ کے فقہائے سبعہ سب سے افضل ہیں۔ یہ حسب ذیل حضرات ہیں۔ (۱) حضرت سعید بن المسیبؒ یہ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ سے روایت کرتے ہیں اور امام زہری ان سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت سعیدؒ کی وفات ۹۴ھ میں ہوئی ہے۔ (۲) عروۃ بن زبیر المتوفی ۹۴ھ یہ حضرت زبیر اور حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں پھر ان سے ان کی اولاد اور امام زہری روایت کرتے ہیں۔ (۳) قاسم بن محمد بن ابی بکرؓ المتوفی ۱۰۸ھ۔ یہ حضرت ابوہریرۃؓ سے اور ان سے امام روایت کرتے ہیں۔ (۴) خارجہ بن زید بن ثابت المتوفی ۹۸ھ۔ یہ اپنے والد ماجد اور حضرت اسامہ بن زید سے اور ان کے بیٹے سلیمان سے روایت کرتے ہیں۔ (۵) عبیداللہ بن عبداللہ بن عقبہ بن مسعود المتوفی ۹۸ھ۔ یہ حضرت عائشہؓ اور حضرت ابوھریرۃؓ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے امام زہری وغیرہ۔ (۶) سلیمان بن یسار المتوفی ۱۰۹ھ یہ حضرت میمونہ کے آزاد کردہ غلام تھے یہ حضرت میمونہؓ اور حضرت ابوھریرۃؓ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے یحیٰ بن سعید وربیعہؒ روایت کرتے ہیں۔ (۷) ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن الحارث بن هشام المتوفی ۹۴ھ یہ حضرت ابوھریرۃؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ان کی اولاد اور امام زہری روایت کرتے ہیں۔ محمد بن یوسف بن خضر نے ان سب کو ایک قطعہ میں جمع فرمایا ہے:

الا ان من لا يقتدی بائمة، فقسمة ضيزیٰ من الحق خارجة

فخذهم عبيدا لله عروة قاسم، سعيد ابوبكر سليمان خارجة.

الغرض حضرت صدیق اکبرؓ کی رائے یہ تھی کہ مالی حصوں میں سابقین اور لاحقین میں فرق نہ کیا جائے، اسے تقسیم اموال میں بنیاد نہ بنایا جائے۔ البتہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سابقین کے بڑے بڑے درجات ہیں اور بلند مقامات ہیں۔

مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ الخ

منافقین کا پتہ ان کی چال چلن چہروں اور میٹھی میٹھی باتوں سے اور اندرون خانہ سازشوں سے بھی چل جاتا

تھا، لیکن یقینی اور حقیقی علم تو اللہ تعالیٰ کو تھا کہ کون کون منافق ہیں اور کون کہاں کس سازش میں مبتلا ہے۔

سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ الخ

مرتین کے لفظ میں مختلف احتمالات ہیں۔

(۱) یہ ہوسکتا ہے کہ اس سے مراد تعدد مرات ہو، دریں صورت حصر فی المرتین نہیں ہوگا، بلکہ مراد کثرت عذاب ہے جیسا کہ سورہ ملک میں ہے:

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ الخ یعنی جتنی بار مرضی آسمان کا نظارہ دیکھ، لیکن اس میں کوئی نقص یا خلل نظر نہیں آئے گا۔

(۲) اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان کا مسلمانوں کی ترقی وارتقاء کو دیکھ کر دانت پیسنا اور کف افسوس ملنا ایک عذاب ہو اور اللہ کے رسول وصحابہ کرامؓ پر ان کے نفاق کا کھل جانا بھی ایک عذاب ہوا۔ جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن تقریباً ۳۶ لوگوں کو اٹھا کر مسجد سے باہر جانے کا حکم صادر فرمایا اور ایک ایک کو فرمایا کہ تم منافق ہو۔ چلے جاؤ۔ اس سے بڑی ذلت ورسوائی اور کیا ہوگی۔

وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ الخ

غزوہ تبوک سے تین قسم کے لوگ پیچھے رہ گئے تھے۔ (۱) ایک تو خالص منافق تھے جو جھوٹے عذر کر کے قسمیں کھا کر وقتی طور پر چھٹکارہ حاصل کر گئے۔ (۲) دوسری قسم ان مومنین مخلصین کی تھی کہ نفاق کی الائش سے بالکلیہ پاک وصاف تھے، لیکن انسان ہونے کے ناتے ان سے تخلف عن الرسول کی خطاء سرزد ہوگئی تھی۔ ان کو جب معلوم ہوا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام واپس آ گئے ہیں تو انہوں نے خود ہی جا کر اپنے آپ کو مسجد نبوی کے ستونوں سے بندھوالیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ بھی قبول فرمائی۔

(۳) اور تیسری قسم بھی مومنین مخلصین کی تھی، لیکن ان حضرات نے اپنے آپ کو ستونوں سے نہیں باندھا، بلکہ اللہ کے رسولؐ کے سامنے صاف صاف اپنی غلطی کا اظہار فرمایا اور آپ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔ یہ تین حضرات تھے حضرت ہلال بن امیہ، مرارہ بن ربیعہ، کعب بن مالک رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ان کا تفصیلی واقعہ آگے متعلقہ آیت میں بیان ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ مندرجہ بالا آیت میں دوسری قسم کا ذکر ہے کہ نفیر عام ہونے کے باوجود بتقاضائے بشریت ان سے غلطی ہوگئی اور غزوہ تبوک میں شریک نہ ہوسکے۔

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً الخ

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا کہ بعض مومنین جو غزوہ تبوک سے بلا عذر شرعی پیچھے رہ گئے تھے اور اپنے آپ کو مسجد نبوی کے ستونوں سے بندھوایا تھا جب اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے ان کو کھول دیا تو وہ حضرات تکمیل توبہ کے طور پر اپنے اپنے اموال لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں حاضر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ آپ ان کے مالوں سے صدقات واجبہ یا نافلہ وصول فرمایا کریں۔ کیونکہ یہ گناہوں سے بھی پاک ہونے کا سبب ہے اور آپ کی دعا کی برکت سے ان کے اموال میں اور اولاد میں اضافہ بھی ہوگا اور ان کے لیے چین اور سکون کا باعث بھی ہوگا۔

اس آیت میں ''خذ'' (ن) سے فعل امر مذکر واحد حاضر کا ہے جس میں براہ راست حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے اور پھر قیامت تک ہر آنے والا امیر المومنین بھی مخاطب ہے۔ حضرت صدیق اکبرؓ جب خلیفہ بنے تو ان کو بہت سارے چیلنجوں کا مقابلہ کرنا تھا ایک ان میں سے یہ تھا کہ بعض لوگوں نے اس وجہ سے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا کہ حصول زکوٰۃ وصدقات کا حکم صرف آپؐ ہی کو تھا اور جب آپؐ وصال فرما گئے تو زکوٰۃ کی ادائیگی موقوف ہوگئی۔ بعض لوگوں کا انکار تو حقیقت میں غلط فہمی پر مبنی تھا۔ جب ان کو یہ بات سمجھائی گئی کہ احکام شرعیہ قیامت تک کے لیے ہیں، وہ سمجھ گئے اور اپنے خیالات سے باز آگئے، لیکن جن کے دلوں میں کھوٹ تھی، وہ اپنے اس باطل نظریے پر اڑے رہے۔ چنانچہ حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ

"واللہ لا قاتلن من فرق بین الصلوٰۃ و الزکوٰۃ"

اللہ کی قسم جو نماز اور زکواۃ میں فرق کرے گا، میں ان سے قتال کروں گا۔ آپ نے پھر قتال کر کے اُن کو مغلوب فرمایا۔

رہی یہ بات کہ ان لوگوں نے تو اس آیت سے استدلال کیا تھا۔ اس کا کیا جواب ہوگا؟ ان کا یہ مدعا اور استدلال باطل ہے جس کے چند وجوہ یہ ہیں (۱) فرضیت صوم کا حکم ''کتب علیکم الصیام'' سے دیا گیا ہے۔ صرف اس زمانہ کے لوگوں کو ہی خطاب ہے تو پھر ہم روزے کیوں رکھتے ہیں؟

(۲) اسی طرح اذا قمتم الی الصلوٰۃ کا خطاب بھی ان سے اگر تسلیم کیا جائے جو اس زمانہ میں موجود تھے تو پھر ہم نماز کیوں پڑھتے ہیں؟

(۳) "ومن اللیل فتهجد به نافلة لک الخ" یہاں بھی خطاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی ہے تو پھر اور لوگ تہجد کیوں پڑھتے ہیں؟

(۴) اذا کنت فیهم فاقمت لهم الصلوٰۃ الخ یہاں بھی صلوٰۃ سفر پڑھانے کا حکم اور خطاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو ہے تو پھر اور لوگ صلوٰۃ سفر کیوں پڑھاتے ہیں؟

حاصل یہ ہے کہ اگر اسی طرح کے صیغوں سے استدلال کرنا شروع کیا گیا تو قرآن کریم کا وہ بہت سا حصہ، جو احکام پر مشتمل ہے، ہم تو ان احکام سے محروم رہ جائیں گے۔ غور اور فکر کرنے والوں کے لیے اس کی مثالیں بے شمار ہیں۔

اموال جمع لانے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ زکوٰۃ کا تعلق ایک مال سے نہیں، بلکہ متعدد مالوں

سے ہے جن میں سونا، چاندی، اونٹ، بکریاں، گائے بھینس وغیرہ سب شامل ہیں۔ باقی کس مال سے زکوٰۃ کتنی وصول کی جائے گی؟ تو اس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

بہر حال اب بھی یہ سنت ہے کہ جب کوئی شخص امام المسلمین کے پاس زکوٰۃ جمع کرنے کے لیے آ جائے تو اس کو دعا دی جائے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دعاء دیتے تھے، چنانچہ حدیث میں ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن ابی اوفی اپنی قوم کی زکوٰۃ لے کر دربار رسالت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے دعا دی...... **اللھم صلِّ علی ابن ابی اوفٰی**

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ الخ

جب انسان گناہ کے بعد توبہ کر لیتا ہے تو گناہ معاف ہو جاتا ہے، لیکن اس کا اثر باقی رہتا ہے۔ وہ اثر صدقہ سے زائل ہو جاتا ہے، لہٰذا آیت میں ان مومنین مخلصین کو تسلی ہے جو غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے پھر سچی توبہ کر لی، صدقہ بھی دے دیا، توبہ بھی قبول ہوگئی اور صدقہ بھی۔ ان کے گناہ لوحِ عمل سے دھل گئے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا الخ

گزشتہ آیات میں یہ بتلایا گیا کہ جو مسلمان مخلصین حضور سے پیچھے رہ گئے تھے۔ ان کا عمل بظاہر بہت بڑا جرم تھا، لیکن صحیح اعتقاد اور اخلاص کی وجہ سے معافی مل گئی اور منافقین نے بظاہر تو مسجد بنائی، لیکن فساد اعتقاد کی وجہ سے مبغوض اور مقہور ٹھہرے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہجرت فرمائی تو پہلے بنی عمرو بن عوف کے محلّہ میں نزول فرما کر جلوہ افروز ہوئے۔ وہاں مسجد بنوائی جو مسجد قبا کے نام سے جانی پہچانی جاتی ہے۔ پھر مدینہ منورہ کے شہر میں تشریف لے گئے۔ وہاں مسجد نبوی بنوائی۔ آپؐ ہفتہ کے روز مسجد قبا تشریف لے جاتے اور وہاں دو رکعت نفل نماز پڑھتے تھے جن کی فضیلت آپؐ نے عمرہ کے برابر بتلائی ہے۔

ابو عامر راہب قبیلہ خزرج کا سردار تھا۔ اسی نے مذہب نصرانیت اپنایا اور بڑا درویش بن گیا تھا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ملت ابراہیمیہ، جو کہ ملت بیضاء ہے، لے کر آیا ہوں تو ابو عامر نے کہا کہ میں پہلے سے اس پر قائم ہوں، لیکن آپ (محمدؐ) نے ملت ابراہیمیہ میں کافی باتیں اپنی طرف سے داخل کی ہیں۔ حضورؐ نے اس کی سختی سے تردید فرمائی۔ آخر کار ابو عامر کے منہ سے نکلا کہ ہم دونوں میں سے جو غلطی پر ہو تو وہ بیکسی کی حالت میں دیارِ غیر میں مرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہی۔ پھر ابو عامر نے حضورؐ کو مخاطب ہو کر قسم کھائی کہ جب بھی کوئی قوم آپ کے خلاف لڑے گی تو میں ان کا ساتھ دیتا رہوں گا۔ مدینہ منورہ میں مسلمانوں کی ترقی دیکھ کر وہ مکہ مکرمہ چلا گیا۔ غزوہ احد میں وہ کفار کے ساتھ تھا پھر جب اُس نے "وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا" کا منظر دیکھا تو مایوس ہو کر ملک شام چلا گیا۔ قیصر روم سے مدد مانگی اور وہاں سے مدینہ کے منافقوں کو خط لکھا کہ تم بڑے سمجھدار لوگ ہو، لہٰذا مسجد کے نام سے ایک مکان تعمیر کرو تاکہ وہاں آپ لوگوں کو خفیہ طور پر میرے

خطوط ملتے رہا کریں۔ بعد میں آپ لوگوں کا مشورہ وہاں ہوا کرے گا۔ اگر میں کسی وقت آؤں گا تو ٹھہرنے کے لیے محفوظ اور معقول جگہ میسر ہوگی۔ پھر میں قیصر روم کے لشکر کو لے کر مدینہ پر چڑھائی کروں گا۔ وہ لوگ حضورؐ پاک کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملادیں گے۔ (العیاذ باللہ)

منافقین نے مسجد قبا کے قریب ہی مسجد بنا ڈالی۔ ان کی اغراض فاسدہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایک کر کے بیان فرمایا ہے کہ (۱) ضراراً یعنی یہ مسجد مسلمانوں کو ضرر اور نقصان پہنچانے کے لیے بنائی گئی۔ (۲) وَّكُفْرًا، کفر پھیلانے کی غرض سے بنائی گئی ہے۔ (۳) وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی بعض سادہ لوح مسلمان یہاں آ کر نماز پڑھا کریں گے اور بعض مسلمانوں کو یہ ساتھ ملانے کی کوشش کریں گے۔ اس طرح مسلمانوں میں تفرقہ ڈالیں گے۔ (۴) وارصاداً اور یہ مسلمانوں کے خلاف بطور کمین گاہ اور دار الندوہ استعمال ہوتی رہے گی۔ دشمنان رسول اور اعداء اللہ یہاں ایک دوسرے کا انتظار کریں گے۔ مندرجہ بالا چاروں کلمے مفعول لہ واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں اور یہی فاسد اغراض ومقاصد اس کی تعمیر سے وابستہ تھے۔

جب ان لوگوں نے مسجد تیار کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے کہ حضور! ہم نے ضعفاء اور ناتواں لوگوں کے لیے مسجد بنائی ہے۔ خصوصاً رات کے اندھیرے اور بارش کے وقت یہ بزرگ لوگ مسجد قبا میں نہیں جا سکتے۔ یہ لوگ یہاں قریب ہی مسجد میں نماز پڑھ لیں گے۔ انہوں نے مسلمانوں کو دھوکا دینے کی غرض سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی کہ آپ تشریف لا کر اس مسجد میں برکت کی نیت سے نماز پڑھیں تا کہ ہم لوگ اس بابرکت جگہ نماز پڑھا کریں۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کے سفر کے لیے روانہ ہو گئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ واپسی پر اگر اللہ نے چاہا تو نماز پڑھ لوں گا۔ غزوہ تبوک سے واپسی پر جب آپ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین کی ان اغراض فاسدہ سے مطلع فرما دیا۔ آپؐ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ جائیں اور اس مکان کو گرا کر اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں۔ صحابہ کرامؓ نے جا کر اسے آگ بھی لگا دی اور مکمل طور پر منہدم کر کے آ گئے۔ ادھر ابو عامر راہب ملک شام میں اپنی ہی دعاء کی اجابت کو آنکھوں سے دیکھتا ہوا غریب الدیار اور ننگ قوم، ننگ وطن بن کر چل بسا۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت اور نیرنگیوں کی انتہاء نہیں۔ یہ ابو عامر راہب والد ہیں حضرت حنظلہ غسیل الملائکہ کے، کہاں بیٹے کا مقام کہ اسے فرشتے میدان جنگ میں غسل دے رہے ہیں اور والد مسجد ضرار کا بانی ہوا۔ وہ ساری زندگی اللہ کے رسول اور اس کے دین کا دشمن ٹھہرا رہا۔

ببیں تفاوت را کجا است تا بہ کجا

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى الخ:

اکثر مفسرین کے ہاں اس سے مراد مسجد قباء ہے اور بعض مفسرین کے ہاں اس مسجد سے مراد مسجد نبوی ہے، لیکن مسجد قبا مراد لینا زیادہ قرین قیاس ہے۔

فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا الخ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قباء والوں سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارا طریقہ طہارت پسند ہے۔ تم کس طریقے سے طہارت حاصل کرتے ہو؟ کہنے لگے ہم استنجا بالاحجار کے بعد استنجاء بالماء کرتے ہیں۔ ''حرف'' اس سے مراد کھائی اور نہر وغیرہ کا کنارہ ہے کہ عام زمین پر بنی ہوئی عمارت مستحکم اور مضبوط ہوتی ہے اور نہر وغیرہ کے کنارے بنی ہوئی عمارت کمزور ہوتی ہے۔ پانی کے تھپیڑے لگنے سے گرنے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اسی طرح جس عمارت کی بنیاد ایمان، یقین اور اخلاص پر ہو، وہ مضبوط ہے اور جس عمارت کی بنیاد کفر، نفاق اور خداع پر ہو وہ نہایت ہی کمزور ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کی

أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ

جان اوران کا مال اس قیمت پر خرید لئے ہیں کہ ان کے لئے جنت ہے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں پھر قتل کرتے ہیں

وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ أَوْفٰى

اور قتل کئے بھی جاتے ہیں یہ توریت اور انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اسے ضروری ہے اور

بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ وَذٰلِكَ هُوَ

اللہ سے زیادہ پورا کرنے والا کون ہے سو جو سودا تم نے اس سے کیا ہے اس سے خوش رہو اور یہ

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١١١﴾ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ

بڑی کامیابی ہے ○ توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے شکر کرنے والے روزہ رکھنے والے رکوع کرنے والے

السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ

سجدہ کرنے والے اچھے کاموں کا حکم کرنے والے بری باتوں سے روکنے والے اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے

اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٢﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا أَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا

اور ایسے مومنوں کو خوش خبری سنا دے ○ پیغمبر اور مسلمانوں کو یہ بات مناسب نہیں کہ مشرکوں کے لئے

لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا أُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحٰبُ

بخشش کی دعا کریں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہوں جب کہ ان پر یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ وہ

الْجَحِيْمِ ﴿١١٣﴾ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرٰهِيْمَ لِأَبِيْهِ إِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ إِيَّاهُ

دوزخی ہیں ○ اور ابراہیم کا اپنے باپ کے لئے بخشش کی دعا کرنا ایک وعدہ کے سبب سے تھا جو وہ اس سے کر چکے تھے

فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ أَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ إِنَّ إِبْرٰهِيْمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿١١٤﴾ وَمَا

پھر جب انہیں معلوم ہوا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اس سے بیزار ہو گئے بے شک ابراہیم بڑے نرم دل تحمل والے تھے ○ اور

كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ إِنَّ

اللہ ایسا نہیں کہ کسی قوم کو صحیح راستہ بتلانے کے بعد گمراہ کر دے جب تک ان پر واضح نہ کر دے وہ چیز جس سے انہیں بچنا چاہئے بے شک

اللهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۱۱۵﴾ إِنَّ اللهَ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۚ
اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے ○ آسمانوں اور زمین میں اللہ ہی کی سلطنت ہے وہی جلاتا اور مارتا ہے
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُونِ اللهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيرٍ ﴿۱۱۶﴾ لَقَدْ تَّابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ
اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں ○ اللہ نے نبی کے حال پر رحمت سے توجہ فرمائی
وَالْمُهٰجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ
اور مہاجرین اور انصار کے حال پر بھی جنہوں نے ایسی تنگی کے وقت میں نبی کا ساتھ دیا بعد اس کے کہ
مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ
ان میں سے بعض کے دل پھر جانے کے قریب تھے پھر اپنی رحمت سے ان پر توجہ فرمائی بیشک وہ ان پر شفقت کرنے والا
رَّحِيمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا ۖ حَتّٰى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ
مہربان ہے ○ اور تینوں پر بھی جن کا معاملہ ملتوی کیا گیا یہاں تک کہ جب ان پر زمین باوجود کشادہ ہونے کے
بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللهِ إِلَّا إِلَيْهِ ۖ
تنگ ہوگئی اور ان کی جانیں بھی ان پر تنگ ہوگئیں اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کوئی پناہ نہیں سوا اسی کی طرف آنے کے
ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا ۚ إِنَّ اللهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿۱۱۸﴾ ع
پھر اپنی رحمت سے متوجہ ہوا تا کہ وہ توبہ کریں بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ○

افاداتِ محمود:

إِنَّ اللهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ الخ

سوال یہ ہے کہ مال، اور جانیں یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کا ہے تو پھر خریدنے کا کیا مقصد ہے؟ جواب یہ ہے کہ اس کو مجازاً اور اکراماً اللہ تعالیٰ نے اشتراء سے تعبیر فرمایا۔ جانیں اگر چہ میں نے تمہیں دی ہیں، لیکن میں تمہیں سے لیتا ہوں۔ یہ اس کا فضل واحسان ہے۔ رہا یہ سوال کہ نفوس تو ہم آج دیتے ہیں اور جنت دیر سے ملے گی تو یہ ادھار کا سودا ہوا۔ ادھار کا سودا تو بسا اوقات نفع بخش نہیں ہوتا؟ سو اس کا جواب یہ ہے کہ عام ادھار میں جس نقصان کا اندیشہ رہتا ہے وہ یہاں نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تین اسٹام دے دیے ہیں۔

(۱) وعداً علیه حقاً فی التورات (۲) والانجیل (۳) والقرآن

السَّآئِحُونَ الخ جو دنیا کی چیزوں سے لاتعلق ہو جائے بعض نے روزہ دار مراد لیے ہیں اور بعض مفسرین

نے دوسرے لوگ مراد لیے ہیں۔ الفاظ قرآنیہ میں دونوں کی گنجائش ہے۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوٓا الخ

یعنی تمہارا مال جان اللہ تعالیٰ خرید چکے ہیں اب سب کچھ کو وہاں کھپانا چاہیے جہاں اس کا حکم اور اس کی مرضی ہوگی۔ منجملہ ان میں سے ایک یہ ہے کہ مشرکین باغی ہیں۔ جس کسی باغی کو اسی بغاوت پر موت آئی ہو، اس کی سفارش مت کرنا۔ اس کی مغفرت کے لیے دعاء نہ کرنا۔ اس آیت کے شان نزول میں مختلف اقوال ہیں۔ ایک یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ کی قبر پر تشریف لے گئے تھے۔ یہ آیت اس موقع پر نازل ہوئی ہے۔ شان نزول خواہ کچھ بھی ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے متعلق سکوت اختیار کرنا چاہیے۔ کیونکہ وہ ایسے وقت میں دنیا سے اٹھے ہیں کہ حضور مبعوث نہ ہوئے تھے۔

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرٰهِيمَ الخ

حضرت ابراہیمؑ کا اپنے والد کے لیے استغفار کرنا:

حضرت ابراہیمؑ نے جب اپنے والد کو ایمان کی دعوت دی، وہ مسلسل انکار کرتا رہا۔ پھر یہاں تک نوبت پہنچی کہ حضرت ابراہیمؑ کو قتل کرنے اور رجم کرنے کی دھمکی دیدی، حضرت ابراہیم نے فرمایا:

"سلام علیک سأستغفرلک ربی انه کان بی حفیا" (سورہ مریم)

یعنی میں عنقریب آپ کے لیے اپنے رب کے ہاں استغفار کروں گا کیونکہ وہ مجھ پر مہربان ہے۔

اس وعدہ کے تحت وہ اپنے زندہ والد کے لیے استغفار کرتے رہے۔ زندگی میں استغفار کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی لغزشوں کو معاف فرما کر انہیں ہدایت نصیب فرمائے، لیکن جب ہدایت نہ ملی اور یہ یقین ہوگیا کہ یہ کفر اور شرک سے باز آنے والا نہیں تو پھر حضرت ابراہیم نے اس سے برأت ظاہر کردی۔ جیسا کہ اسی آیت میں مذکور ہے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ قیامت کے روز حضرت ابراہیم اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں گے کہ میں نے آپ سے دعا مانگی تھی۔

"ولا تخزنی یوم یبعثون"

اور میرے والد میری آنکھوں کے سامنے جہنم میں جا رہے ہیں۔ اس سے بڑی رُسوائی کیا ہوگی؟ حضرت ابراہیم کسی اور طرف دیکھیں گے تو آناً فاناً اس کی شکل بدل دی جائیگی اور کفتار یعنی بجو کی شکل میں اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِينَ الخ

حضرت ابوخیثمہؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب صحابہ کرامؓ کے ساتھ غزوہ تبوک کے لیے تشریف

لے گئے۔ میرا سمجھنا تھا کہ میں بعد میں چلا جاؤں گا۔ میرا ایک باغ تھا اور دو بیویاں تھیں۔ ایک دن دوپہر کے وقت میں باغ میں گیا اس میں آرام کے لیے دو چبوترے بنے ہوئے تھے۔ گھر والوں نے وہاں پانی کا چھڑکاؤ کیا۔ ابھی میں داخل بھی نہیں ہوا تھا کہ یکا یک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اس شدید گرمی اور بے آب وگیاہ لق ودق ریگستان میں کیا بیت رہی ہوگی اور تو اس ٹھنڈی چھاؤں میں ہے۔ فوراً گھر والوں کو سواری تیار کرنے کا کہا۔ انہوں نے سامان سفر باندھا اور میں ہتھیار لگا کر سواری پر سوار ہو کر انتہائی بے چینی کے عالم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل پڑا۔ راستہ میں کچھ ساتھی اور مل گئے، لیکن میں نے ان سے آگے نکلنے کی اجازت مانگی اور آگے نکل گیا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے قریب پہنچ گیا تو آپؐ نے فرمایا ''کن اباخیثمۃ'' یعنی اللہ کرے کہ یہ ابوخیثمہ ہی ہو۔ پھر اور قریب پہنچا تو صحابہؓ نے کہا حضور یہ ابوخیثمہؓ ہی ہیں۔ (بخاری)

وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ۭ الخ

یہ تین اشخاص حضرت کعب بن مالکؓ حضرت ہلال بن امیہؓ اور حضرت مرارۃ بن الربیعؓ ہیں، ان کا تفصیلی واقعہ صحیح البخاریؒ میں کتاب المغازی اور کتاب التفسیر میں مذکور ہے۔ حضرت کعب بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں سوائے غزوہ تبوک کے اور کسی غزوہ میں نفیر عام کے بعد پیچھے نہیں رہا۔ غزوہ بدر سے پیچھے رہ تو گیا تھا، لیکن غزوہ بدر سے پیچھے رہنے والوں پر کسی قسم کا عتاب نہیں ہوا۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش کا قافلہ مطلوب تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اور دشمنوں کو یکجا جمع فرمادیا (اور لڑائی ہوگئی) غزوہ تبوک انتہائی شدید گرمی کے موسم میں ہوا، جبکہ کھجوروں کی فصل تیار تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عام طور پر لڑائی کا رخ از روئے تدبیر نہ بتلاتے تھے، لیکن غزوہ تبوک کے متعلق آپؐ نے صاف فرمادیا تھا کہ لوگ تیاری کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تیار ہو کر صحابہ کرامؓ کے ہمراہ اور ہم رکاب تشریف لے گئے۔ میں اس دن نہ جاسکا خیال کیا صبح چلا جاؤں گا۔ شام کو چلا جاؤں گا۔ ہر دن تقریباً یہی کیفیت رہی، حالانکہ اس وقت میرے پاس دو سواریاں تھیں۔ اس سے قبل میرے پاس کبھی دو سواریاں بیک وقت جمع نہ ہوئی تھیں۔

میں مسلسل ارادے باندھتا رہا، یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے آئے۔ میں اس معاملہ میں مسلسل اہل حل وعقد لوگوں سے مشورہ کرتا رہا بہت سے لوگوں نے تو کہا کہ حضور کے سامنے کوئی عذر پیش کرلو کہ جان چھوٹ جائے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مسجد نبوی میں حاضری ہوئی تو منافقین جھوٹے عذر کر کے اور قسمیں کھا کر اپنے آپ کو صاف بچا گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھ کر شکوہ آمیز تبسم فرمایا، پھر میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں آج آپ کے سوا کسی اور کے سامنے ہوتا تو چرب لسانی اور تیز گوئی سے کچھ نہ کچھ خلاف واقعہ عذر کر لیتا، لیکن اگر آپ کے سامنے جھوٹا عذر کر کے ابھی آپ کو راضی کر لیتا

ہوں تو تھوڑی دیر کے بعد آپ دوبارہ ناراض ہو جائیں گے۔ سچی بات یہ ہے کہ میرے پاس دو سواریاں تھیں۔کوئی عذر نہ تھا اور بحمد اللہ ایمان بھی موجود ہے، کسی نفاق کی وجہ سے ایسا نہیں ہوا، بلکہ یہ خیال تھا کہ تیز رفتار سواری موجود ہے جیسے ہی چلوں گا، پہنچ جاؤں گا۔صبح شام کرتے کرتے رہ گیا ہوں۔اب جیسے آقا کا حکم ہو، سر تسلیم خم ہے۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا: تو نے سچ کہا۔اللہ تعالیٰ کے فیصلے کا انتظار کر۔" میرے بعد میرے دونوں ساتھیوں (ہلال بن امیہ، مرارہ بن ربیع) نے وہی کہا جو میں نے کہا تھا۔ان سے بھی اللہ کے رسولؐ نے وہی فرمایا۔ہمارے شب و روز بڑے عجیب گزر رہے تھے۔میرے دونوں ساتھی کمزور عقیدہ اور شرم کے مارے گھروں میں مقید ہو کر رہ گئے تھے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہمارے ساتھ بول چال سے منع فرما دیا تھا۔میں با قاعدہ مسجد میں آتا جاتا تھا اور بازار میں بھی لوگوں کے درمیان چلتا پھرتا تھا۔چالیس دن تو اس حال میں گزر گئے۔پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں سے الگ ہو جاؤ۔میں نے پوچھا الگ ہونے سے کیا مراد ہے، وقتی طور پر الگ ہونا یا طلاق دے کر فارغ کرنا؟ معلوم ہوا کہ آپؐ کی منشا یہ ہے کہ طلاق دیے بغیر ان سے الگ رہا جائے۔حضرت ہلالؓ کی بیوی نے تو جا کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ میرے شوہر بہت ضعیف ہیں۔ان کی خدمت کے لیے اور کوئی انتظام نہیں ہے، لہٰذا مجھ کو اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں ان کی خدمت کرتی رہوں۔اس کو اجازت مل گئی، مگر میں نے تو اپنی بیوی کو میکے بھیج دیا۔جب پچاس دن پورے گزر گئے تو زمین باوجود اپنی فراخی کے ہم پر تنگ ہوگئی۔ہم گھبرا رہے تھے۔کیونکہ نہ کوئی سلام کرتا، نہ ہمارا سلام لیتا۔یہ بڑی مشکل گھڑیاں تھیں۔ایک دن علی الصبح میں گھر میں تھا کہ سلع پہاڑ کے اوپر سے ایک آواز سنائی دی "اے کعب بن مالک" تجھ کو مبارک ہو۔میں فوراً سجدہ میں گر گیا۔اللہ تعالیٰ نے میری توبہ قبول فرمالی تھی۔

میں نے عاریۃً کسی سے کپڑے مانگ کر پہن لیے اور جو کپڑے میں نے پہن رکھے تھے وہ خوشخبری سنانے والے کو دے دیے۔کیونکہ اس وقت میرے پاس ان دو کپڑوں کے سوا کچھ نہ تھا، پھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ کا چہرہ انور چاند کی طرح کھل رہا تھا۔تمام صحابہ کرامؓ نے مجھے مبارکباد دی اور میرے ساتھیوں کو بھی۔پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ میرا سارا مال بطور توبہ کے تتمہ کے قبول فرمائیے۔حضورؐ نے فرمایا کچھ اپنے لیے بھی چھوڑ دو۔چنانچہ میں نے اپنا خیبر والا حصہ اپنے پاس چھوڑ دیا اور باقی سارا مال اللہ کی راہ میں دے دیا۔میں نے ٹھان لی کہ سچائی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے میری توبہ قبول فرمائی ہے، لہٰذا آئندہ بھی سچ ہی بولوں گا۔اس واقعہ میں راست گفتاری کے باعث اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت فرمائی ہے، لہٰذا آئندہ بھی سچ ہی بولوں گا اور تا دم حیات سچ ہی بولتے رہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

اے ایمان والو!

اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ

اللہ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ رہو ○ مدینہ والوں اور ان کے آس پاس دیہات کے

مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ

رہنے والوں کو یہ مناسب نہیں تھا کہ اللہ کے رسول سے پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو اس کی جان سے زیادہ عزیز سمجھیں

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

یہ اس لئے ہے کہ انہیں اللہ کی راہ میں جو تکلیف پہنچتی ہے پیاس کی یا ماندگی کی یا بھوک کی

وَلَا يَطَئُوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ

یا وہ ایسی جگہ چلتے ہیں جو کافروں کے غصہ کو بھڑکائے اور یا کافروں سے کوئی چیز چھین لیتے ہیں ہر بات پر ان کے لئے

لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا يُنْفِقُوْنَ

عمل صالح لکھا جاتا ہے بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا ○ اور جو وہ

نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ

تھوڑا یا بہت خرچ کرتے ہیں یا کوئی میدان طے کرتے ہیں تو یہ سب کچھ ان کے لئے لکھ لیا جاتا ہے تا کہ

اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ

اللہ انہیں ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دے ○ اور ایسا تو نہیں ہو سکتا کہ مسلمان سب کے سب کوچ کریں

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا

سو کیوں نہ نکلا ہر فرقے میں سے ایک حصہ تا کہ دین میں سمجھ پیدا کریں اور جب

قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا

اپنی قوم کی طرف واپس آئیں تو ان کو ڈرائیں تا کہ وہ بچتے رہیں ○ اے ایمان والو اپنے

الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

نزدیک کے کافروں سے لڑو اور چاہئے کہ وہ تم میں سختی پائیں اور جان لو کہ اللہ

مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٢٣﴾ وَإِذَا مَآ أُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ

پرہیزگاروں کے ساتھ ہے ○ اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ اس سورت نے تم میں سے

إِيْمَانًا ۚ فَأَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ إِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿١٢٤﴾

کس کے ایمان کو بڑھایا ہے سو جو لوگ ایمان لانے والے ہیں اس سورت نے ان کے ایمان کو بڑھایا ہے اور وہ خوش ہوتے ہیں ○

وَأَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَ

اور جن کے دلوں میں مرض ہے سو ان کے حق میں نجاست پر نجاست بڑھا دی اور وہ مرتے دم تک

هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٢٥﴾ أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ

کافر ہی رہے ○ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال میں ایک دفعہ یا دو دفعہ آزمائے جاتے ہیں

ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾ وَإِذَا مَآ أُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ

پھر بھی توبہ نہیں کرتے اور نہ نصیحت حاصل کرتے ہیں ○ اور جب کوئی صورت نازل ہوتی ہے تو ان میں

بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ ۖ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ أَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ۚ صَرَفَ اللّٰهُ

ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگتا ہے کہ کیا تمہیں کوئی مسلمان دیکھتا ہے پھر چل نکلتے ہیں اللہ نے ان کے

قُلُوْبَهُمْ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿١٢٧﴾ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ

دل پھیر دئے ہیں اس لئے کہ وہ لوگ سمجھ نہیں رکھتے ○ البتہ تحقیق تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول آیا ہے

عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢٨﴾

اسے تمہاری تکلیف گراں معلوم ہوتی ہے تمہاری بھلائی پر وہ حریص ہے مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والا مہربان ہے ○

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ

پھر اگر یہ لوگ پھر جائیں تو کہہ دو مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں اسی پر میں بھروسہ کرتا ہوں اور وہی

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿١٢٩﴾

عرش عظیم کا مالک ہے ○

افاداتِ محمود:

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ۗ الخ

اس سے معلوم ہوا کہ جہاد اور قتال حسب ضرورت ہے۔ اگر سب کے جانے کی ضرورت نہ ہو تو پھر سب کو

نہیں جانا چاہیے اور اگر ضرورت ہو تو پھر سب کو جانا چاہیے اور ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو دین کا فہم حاصل کرے پھر دوسروں کو سکھائے یا حضورؐ کے ساتھ مسجد نبوی میں رہ کر علم سیکھ کر پھر آنے والوں کو سکھائے۔

وکذالک الخلفاء بعده

اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے والے خلفاء کے لیے بھی یہی ضابطہ رہے گا۔ واللہ اعلم۔

(۱۰) سُوْرَۃُ یُوْنُسَ مَکِّیَّۃٌ (۵۱)

آیتیں ۱۰۹ سورۂ یونس مکہ میں نازل ہوئی رکوع ۱۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى

یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں ○ کیا اس بات سے لوگوں کو تعجب ہوا کہ ہم نے ان میں سے

رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ

ایک شخص کے پاس وحی بھیج دی کہ سب آدمیوں کو ڈرائے اور جو ایمان لائیں انہیں یہ خوش خبری سنائے کہ

عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲﴾ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ

انہیں اپنے رب کے ہاں پہنچ کر پورا مرتبہ ملے گا کافر کہتے ہیں کہ یہ شخص صریح جادوگر ہے ○ بے شک تمہارا رب اللہ ہی ہے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَي الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ

جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر قائم ہوا وہی ہر کام کا انتظام کرتا ہے

مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ اَفَلَا

اس کی اجازت کے سوا کوئی سفارش کرنے والا نہیں ہے یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے سو اسی کی عبادت کرو کیا تم

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ

پھر بھی نہیں سمجھتے ○ تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اللہ کا وعدہ سچا ہے وہی پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ

لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ

پیدا کرے گا تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے انہیں انصاف کے ساتھ بدلہ دے اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے واسطے

مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۴﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ

کھولتا ہوا پانی پینے کو ہوگا اور ان کے کفر کے سبب سے دردناک عذاب ہوگا ○ وہی ہے جس نے سورج کو

ضِيَاۗءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ مَا

روشن بنایا اور چاند کو منور فرمایا اور چاند کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کا حساب معلوم کر سکو یہ سب

خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝۵ اِنَّ فِيْ

کچھ اللہ نے تدبیر سے پیدا کیا ہے وہ اپنی آیتیں سمجھ داروں کے لئے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے ○ رات

اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

اور دن کے آنے جانے میں اور جو چیزیں اللہ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کی ہیں ان میں لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں

يَّتَّقُوْنَ ۝۶ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا

جو ڈرتے ہیں ○ البتہ جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی پر خوش ہوئے اور اسی پر مطمئن

بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝۷ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا

ہو گئے اور جو لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں ○ ان کا ٹھکانا آگ ہے بسبب اس کے

يَكْسِبُوْنَ ۝۸ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ

جو کرتے تھے ○ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے انہیں ان کا رب ان کے ایمان کے سبب ہدایت کرے گا

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝۹ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ

ان کے نیچے نعمت کے باغوں میں نہریں بہتی ہوں گی ○ اس جگہ ان کی دعا یہ ہوگی کہ اے اللہ تیری ذات پاک ہے

اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰ ع

اور وہاں ان کا باہمی تحفہ سلام ہوگا اور ان کی دعا کا خاتمہ اس پر ہوگا کہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے ○

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ۭ

اور اگر اللہ لوگوں کو برائی جلد پہنچا دے جس طرح وہ بھلائی جلدی مانگتے ہیں تو ان کی عمر ختم کر دی جائے

فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝۱۱ وَاِذَا مَسَّ

سو ہم چھوڑے رکھتے ہیں ان لوگوں کو جنہیں ہماری ملاقات کی امید نہیں کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں ○ اور جب انسان کو

الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ

تکلیف پہنچتی ہے تو لیٹے اور بیٹھے اور کھڑے ہونے کی حالت میں ہمیں پکارتا ہے پھر جب ہم اس سے اس تکلیف کو دور کر دیتے ہیں

مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ۭ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا

تو اس طرح گذر جاتا ہے گویا کہ ہمیں کسی تکلیف پہنچنے پر پکارا ہی نہیں تھا اسی طرح بیباکوں کو پسند آیا ہے جو کچھ وہ

يَعْمَلُونَ ﴿١٢﴾ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا ۙ وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

کر رہے ہیں ○ اور البتہ ہم تم سے پہلے کئی امتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جب انہوں نے ظلم اختیار کیا حالانکہ پیغمبران کے پاس

بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٣﴾ ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ

کھلی نشانیاں لائے تھے اور وہ ہرگز ایمان لانے والے نہ تھے ہم گنہگاروں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں ○ پھر ہم نے تمہیں

خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا

ان کے بعد زمین میں نائب بنایا تاکہ دیکھیں تم کیا کرتے ہو ○ اور جب ان کے سامنے ہماری واضح آیتیں

بَيِّنَاتٍ ۙ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ ۚ قُلْ

پڑھی جاتی ہیں وہ لوگ کہتے ہیں جنہیں ہم سے ملاقات کی امید نہیں کہ اس کے سوا کوئی قرآن لے آیا اسے بدل دے تو کہہ دے

مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۖ

میرا کام نہیں کہ اپنی طرف سے اسے بدل دوں میں اسی کی تابعداری کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جائے

إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥﴾ قُلْ لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا

اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ○ کہہ دو اگر اللہ چاہتا تو

تَلَوْتُهُ عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُمْ بِهِ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِنْ قَبْلِهِ ۚ أَفَلَا

میں اسے تمہارے سامنے نہ پڑھتا اور نہ وہی تمہیں اس سے خبردار کرتا کیونکہ میں اس سے پہلے تم میں ایک عمر گذار چکا ہوں کیا پھر

تَعْقِلُونَ ﴿١٦﴾ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ إِنَّهُ لَا

تم نہیں سمجھتے ○ پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر بہتان باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے بے شک

يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ ﴿١٧﴾ وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَ

گنہگاروں کا بھلا نہیں ہوتا ○ اور اللہ کے سوا اس چیز کی پرستش کرتے ہیں جو نہ انہیں نقصان پہنچا سکے اور نہ انہیں نفع دے سکے اور

يَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ ۚ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي

کہتے ہیں اللہ کے ہاں یہ ہمارے سفارشی ہیں کہہ دو کیا تم اللہ کو بتلاتے ہو جو اسے آسمانوں

السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿١٨﴾ وَمَا كَانَ النَّاسُ

اور زمین میں معلوم نہیں وہ پاک ہے اور ان لوگوں کے شرک سے بلند ہے ○ اور لوگ ایک ہی

إِلَّآ أُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ

امت تھے پھر جدا جدا ہو گئے اور اگر ایک بات تمہارے پروردگار کی طرف سے پہلے نہ ہو چکی ہوتی تو جن باتوں میں

بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ

وہ اختلاف کرتے ہیں ان میں فیصلہ کر دیا جاتا ہے ○ اور کہتے ہیں اس پر اس کے رب سے کوئی نشانی کیوں نہ اتری

ع فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ إِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَإِذَآ أَذَقْنَا

سو تو کہہ دے کہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے سو تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں ○ اور جب ہم

النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ؕ قُلِ اللّٰهُ

لوگوں کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں اس تکلیف کے بعد جو انہیں پہنچی تھی تو وہ ہماری آیتوں کے متعلق حیلے کرنے لگتے ہیں کہہ دو کہ اللہ

أَسْرَعُ مَكْرًا ؕ إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ

بہت جلد حیلہ کرنے والا ہے بیشک ہمارے فرشتے تمہارے سب حیلوں کو لکھ رہے ہیں ○ وہ ہی ہے جو تمہیں جنگل اور دریا میں

وَالْبَحْرِ ؕ حَتّٰٓى إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا

سیر کرنے کی توفیق دیتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں بیٹھتے ہو اور وہ کشتیاں لوگوں کے موافق ہوا کے ذریعہ سے چلتی ہیں اور

جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا أَنَّهُمْ

وہ لوگ ان سے خوش ہوتے ہیں تو ناگہاں تیز ہوا چلتی ہے اور ہر طرف سے ان پر لہریں چھانے لگتی ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ

أُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ لَئِنْ أَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ

بیشک دو لہروں میں گھر گئے ہیں تو سب خالص اعتقاد سے اللہ ہی کو پکارنے لگتے ہیں کہ اگر تو ہمیں اس مصیبت سے بچا دے

لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۲۲﴾ فَلَمَّآ أَنْجٰهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ

تو ہم ضرور شکرگزار رہیں گے ○ پھر جب اللہ انہیں نجات دے دیتا ہے تو ملک میں ناحق شرارت کرنے

الْحَقِّ ؕ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى أَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ ثُمَّ إِلَيْنَا

لگتے ہیں اے لوگو تمہاری شرارت کا وبال تمہاری جانوں پر ہی پڑے گا دنیا کی زندگی کا نفع اٹھا لو پھر ہمارے ہاں ہی

مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ أَنْزَلْنٰهُ

تمہیں لوٹ کر آنا ہے پھر ہم تمہیں بتلا دینگے جو کچھ تم کیا کرتے تھے ○ دنیا کی زندگی کی مثال مینہ کی سی ہے کہ

مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ

اسے ہم نے آسمان سے اتارا پھر اس کے ساتھ سبزہ مل کر نکلا جسے آدمی اور جانور کھاتے ہیں

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ

یہاں تک کہ جب زمین سبزے سے خوبصورت اور آراستہ ہوگئی اور زمین والوں نے خیال کیا کہ وہ اس پر بالکل قابض

عَلَيْهَاۤ ۙ اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ

ہو چکے ہیں تو اس پر ہماری طرف سے دن یا رات میں کوئی حادثہ آپڑا سو ہم نے اسے ایسا صاف کر دیا کہ گویا کل وہاں

بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاللّٰهُ يَدْعُوْۤا

کچھ بھی نہیں تھا اسی طرح ہم نشانیوں کو کھول کر بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے سامنے جو غور کرتے ہیں ۝ اور اللہ سلامتی کے

اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾ لِلَّذِيْنَ

گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے ۝ جنہوں نے

اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ

بھلائی کی ان کے لئے بھلائی ہے اور زیادتی بھی اور ان کے منہ پر سیاہی اور رسوائی نہیں چڑھے گی وہ

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ

بہشتی ہیں وہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے ۝ اور جنہوں نے برے کام کئے تو برائی کا بدلہ

بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ اُغْشِيَتْ

ویسا ہی ہوگا اور ان پر ذلت چھائے گی اور انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا گویا کہ ان کے

وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا

مونہوں پر اندھیری رات کے ٹکڑے اوڑھا دئے گئے ہیں یہی دوزخی ہیں وہ اس میں

خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ

ہمیشہ رہیں گے ۝ اور جس دن ہم ان سب کو جمع کرینگے پھر مشرکوں سے کہیں گے تم اور تمہارے شریک

اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۸﴾

اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو تو ہم ان میں پھوٹ ڈال دینگے اور ان کے شریک کہیں گے کہ تم ہماری عبادت نہیں کرتے تھے ۝

فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۲۹﴾
سو اللہ ہمارے اور تمہارے درمیان گواہ کافی ہے کہ ہمیں تمہاری عبادت کی خبر ہی نہ تھی ○
هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ
اس جگہ ہر شخص اپنے پہلے کئے ہوئے کاموں کو جانچ لے گا اور یہ لوگ اللہ کی طرف لوٹائے جائینگے جو ان کا حقیقی مالک ہے
وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع
اور جو وہ جھوٹ باندھا کرتے تھے ان سے جاتا رہے گا ○

افاداتِ محمود:

یہ مکی سورت ہے اس میں ۱۰۹ آیات اور گیارہ رکوع ہیں۔

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ الخ

اللہ کے نیک بندوں کو جنت بھی ملے گی اور کچھ زائد بھی۔ زیادت کی تفسیر صحیح احادیث میں دیدار خداوندی سے کی گئی ہے۔ حضرت صہیبؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنت والے جنت میں اور جہنم والے جہنم میں چلے جائیں گے تو جنت میں ایک منادی آواز دے گا کہ تم لوگوں سے اللہ تعالیٰ کا ایک اور وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے پورا کرنا چاہتے ہیں۔ لوگ سوال کریں گے کیا اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر نعمت سے سرفراز نہیں فرمایا؟ کیا اللہ تعالیٰ نے ہمارے چہرے نورانی نہیں بنائے؟ پھر اللہ تعالیٰ حجابات اٹھالیں گے اور تمام اہل جنت دیدار خداوندی سے لطف اندوز ہوں گے اور دیدار خداوندی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہ ہوگی۔ اسی دیدار سے اہل جنت کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

کہو تمہیں آسمان اور زمین سے کون روزی دیتا ہے

اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ

یا کانوں اور آنکھوں کا کون مالک ہے اور زندہ کو مردہ سے کون نکالتا ہے اور مردہ کو

الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾

زندہ سے کون نکالتا ہے اور سب کاموں کا کون انتظام کرتا ہے سو کہیں گے کہ اللہ تو کہہ دو کہ پھر (اللہ) سے کیوں نہیں ڈرتے ○

فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿۳۲﴾

یہی اللہ تو تمہارا سچا رب ہے حق کے بعد گمراہی کے سوا اور ہے کیا سو تم کدھر پھرے جاتے ہو ○

كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾

اسی طرح ان نافرمانوں کے حق میں تیرے رب کا فیصلہ ثابت ہو کر رہا کہ یہ ایمان نہیں لائیں گے ○

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا

کہہ دو آیا تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو مخلوقات کو پیدا کرے پھر اسے دوبارہ زندہ کرے کہہ دو اللہ پہلے

الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى

پیدا کرتا ہے پھر اسے لوٹائے گا سو تم کہاں پھیرے جاتے ہو ○ کہہ دو آیا تمہارے شریکوں میں کوئی ہے جو صحیح راہ

الْحَقِّ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ

بتلائے کہہ دو اللہ ہی صحیح راستہ بتلاتا ہے تو اب جو صحیح راستہ بتلائے اس کی بات ماننی چاہیے

اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ

یا اس کی جو خود راہ نہ پائے مگر جب کوئی اور اسے راہ بتائے سو تمہیں کیا ہو گیا کیا انصاف کرتے ہو ○ اور وہ اکثر

اِلَّا ظَنًّا اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾

اٹکل پر چلتے ہیں بے شک حق بات کے سمجھنے میں اٹکل ذرا بھی کام نہیں دیتی بے شک اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں ○

وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ

اور یہ قرآن ایسا نہیں کہ اللہ کے سوا اسے کوئی اپنی طرف سے بنا لائے اور لیکن اپنے سے پہلے کلام کی تصدیق

بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۷﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

کرتا ہے اور ان چیزوں کو بیان کرتا ہے جو تم پر لکھی گئیں اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ رب العلمین کی طرف سے ہے ○ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ

افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ

اس نے اسے خود بنایا ہے کہدو تم ایک ہی ایسی سورت لے آؤ اور اللہ کے سوا جسے بلا سکو بلا لو

اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ

اگر تم سچے ہو ○ بلکہ انہوں نے اس چیز کو جھٹلایا جسے وہ سمجھ نہ سکے اور ابھی اس کی حقیقت ان پر

تَاْوِيْلُهٗ ۭ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۹﴾

کھلی نہیں اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے بھی جھٹلایا تھا سو دیکھ لو کہ ظالموں کا انجام کیسا ہوا ○

وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴۰﴾

اور ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ اس پر ایمان لے آتے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ ایمان نہیں لاتے اور تمہارا رب شریروں سے خوب واقف ہے ○

وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْۗـــُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ

اور اگر تجھے جھٹلائیں تو کہہ دے میرے لئے میرا کام اور تمہارے لئے تمہارا کام تم میرے کام کے جواب دہ نہیں

وَاَنَا بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ

اور میں تمہارے کام کا جواب دہ نہیں ہوں ○ اور ان میں بعض ایسے ہیں کہ تمہاری طرف کان لگاتے ہیں کیا تم بہروں کو

الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تَهْدِي

سنا سکتے ہو اگرچہ وہ نہ سمجھیں ○ اور ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ تمہاری طرف دیکھتے ہیں کیا تم

الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَـيْـــًٔـا وَّلٰكِنَّ

اندھوں کو راہ دکھا دو گے اگرچہ کچھ بھی نہ دیکھتے ہوں ○ بیشک اللہ لوگوں پر ذرہ بھی ظلم نہیں کرتا لیکن

النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ

لوگ ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں ○ اور جس دن انہیں جمع کرے گا گویا وہ نہیں رہے تھے مگر ایک گھڑی

النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ۭ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا

دن کی ایک دوسرے کو پہچانیں گے بے شک خسارے میں رہے جنہوں نے اللہ کی ملاقات کو جھٹلایا اور راہ پانے والے

مُهْتَدِينَ ﴿٤٥﴾ وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا

نہ ہوئے ○ اور اگر ہم تمہیں ان وعدوں میں سے کوئی چیز دکھادیں جو ہم نے ان سے کئے ہیں یا تمہیں

مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ ﴿٤٦﴾ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَسُولٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ

وفات دیں پھر انہیں ہماری ہی طرف لوٹنا ہے پھر اللہ شاہد ہے ان کاموں پر جو کرتے ہیں ○ اور ہر امت کا ایک رسول ہے پھر جب

رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٤٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا

ان کے پاس ان کا رسول آیا تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا گیا اور ان پر ظلم نہیں کیا جاتا ○ اور کہتے ہیں یہ

الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾ قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ

وعدہ کب ہے اگر تم سچے ہو ○ کہہ دو میں اپنی ذات کے برے اور بھلے کا بھی مالک نہیں مگر جو

اللَّهُ ۗ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۚ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا

اللہ چاہے ہر امت کا ایک وقت مقرر ہے جب وہ وقت آتا ہے تو ایک گھڑی بھی

يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٤٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا مَاذَا يَسْتَعْجِلُ

دیر نہیں کر سکتے ہیں ○ کہہ دو بھلا دیکھو تو اگر تم پر اس کا عذاب رات یا دن کو آجائے تو عذاب میں سے کونسی ایسی چیز ہے کہ

مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٠﴾ أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنْتُمْ بِهِ ۚ آلْآنَ وَقَدْ كُنْتُمْ

مجرم اس کو جلدی مانگتے ہیں ○ کیا پھر جب وہ آچکے گا تب اس پر ایمان لاؤ گے اب مانتے ہو اور تم

بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ هَلْ تُجْزَوْنَ

اس کی جلدی کرتے تھے ○ پھر ظالموں سے کہا جائے گا ہمیشگی کا عذاب چکھتے رہو تمہیں نہیں بدلا دیا جاتا

إِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٥٢﴾ وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ ۖ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ

مگر اس چیز کا جو تم کرتے تھے ○ اور تم سے پوچھتے ہیں کیا یہ بات سچ ہے کہہ دو ہاں میرے رب کی قسم بے شک

لَحَقٌّ ۖ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿٥٣﴾ وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ

یہ سچ ہے اور تم عاجز کرنے والے نہیں ہو ○ اور اگر ہر ایک نافرمان کے پاس روئے زمین کی تمام چیزیں ہوں

لَافْتَدَتْ بِهِ ۗ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۖ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ

البتہ اپنے بدلہ میں دے ڈالے اور جب وہ عذاب دیکھیں گے تو دل میں نادم ہوں گے اور ان کے درمیان انصاف سے

بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٥٤﴾ أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ أَلَا إِنَّ

فیصلہ ہوگا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا ○ خبردار بیشک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے خبردار بیشک

وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٥﴾ هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَإِلَيْهِ

اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ○ وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور اسی کی

تُرْجَعُونَ ﴿٥٦﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ

طرف پھر کر جاؤ گے ○ اے لوگو تمہارے رب سے نصیحت اور دلوں کے روگ کی شفا

لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٧﴾ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ

تمہارے پاس آئی ہے اور ایمانداروں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے ○ کہہ دو (قرآن) اللہ کے فضل

وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ ﴿٥٨﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا

اور اس کی رحمت سے ہے سو اسی پر انہیں خوش ہونا چاہئے یہ ان چیزوں سے بہتر ہے جو جمع کرتے ہیں ○ کہہ دو بھلا دیکھو تو

أَنْزَلَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا قُلْ آللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ

اللہ نے تمہارے لئے جو رزق نازل فرمایا ہے تم نے اس میں سے بعض کو حرام اور بعض کو حلال کر دیا کہہ دو کیا اللہ نے تمہیں

أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرُونَ ﴿٥٩﴾ وَمَا ظَنُّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ يَوْمَ

حکم دیا ہے یا اللہ پر افترا کرتے ہو ○ اور جو لوگ اللہ پر افترا کرتے ہیں قیامت کے دن کی نسبت ان کا

الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٦٠﴾ ع

کیا خیال ہے بے شک اللہ لوگوں پر مہربان ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ○

وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُو مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ

اور تم جس حال میں ہوتے ہو یا قرآن میں سے کچھ پڑھتے ہو یا تم لوگ کوئی کام کرتے ہو تو

عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ ۚ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَبِّكَ

ہم وہاں موجود ہوتے ہیں جب تم اس میں مصروف ہوتے ہو اور تمہارے رب سے ذرہ بھر بھی

مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذَٰلِكَ

کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے نہ زمین میں اور نہ آسمان میں اور نہ کوئی چیز اس سے چھوٹی

وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۱﴾ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

اور نہ بڑی مگر کتاب روشن میں ہے ○ خبردار بے شک جو اللہ کے دوست ہیں نہ ان پر ڈر ہے

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي

اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ جو لوگ ایمان لائے اور ڈرتے رہے ○ ان کے لئے دنیا کی

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

زندگی اور آخرت میں خوشخبری ہے اللہ کی باتوں میں تبدیلی نہیں ہوتی یہی بڑی

الْعَظِيْمُ ﴿۶۴﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۭ هُوَ السَّمِيْعُ

کامیابی ہے ○ اور ان کی بات سے غم نہ کر بے شک عزت سب اللہ ہی کے لئے ہے وہی سننے والا

الْعَلِيْمُ ﴿۶۵﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ

جاننے والا ہے ○ خبردار جو کوئی آسمانوں میں ہے اور جو کوئی زمین میں ہے سب اللہ کا ہے اور یہ جو

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا

اللہ کے سوا شریکوں کو پکارتے ہیں وہ نہیں پیروی کرتے مگر گمان کی اور نہیں ہیں وہ

يَخْرُصُوْنَ ﴿۶۶﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ

مگر اٹکل کرتے ○ وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ اس میں آرام کرو اور دن دکھلانے والا بنایا

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ هُوَ

بے شک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو سنتے ہیں ○ کہتے ہیں اللہ نے بیٹا بنالیا وہ پاک ہے وہ

الْغَنِيُّ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۢ

بے نیاز ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے تمہارے پاس اس کی کوئی سند

بِهٰذَا ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ

نہیں ہے تم اللہ پر ایسی بات کیوں کہتے ہو جو جانتے نہیں ○ کہہ دو جو لوگ

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ

اللہ پر افترا کرتے ہیں نجات نہیں پائیں گے ○ دنیا میں تھوڑا سا نفع اٹھالینا ہے پھر ہماری ہی طرف انہیں لوٹنا ہے

ثُمَّ نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿٧٠﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ

پھر ہم انہیں سخت عذاب چکھائیں گے بسبب اس کے کہ کفر کرتے تھے ○ اور انہیں

نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي

نوح کا حال سُنا جب اس نے اپنی قوم سے کہا اے قوم اگر تمہیں میرا تم میں رہنا اور

بِآيَاتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا

اللہ کی آیتوں سے نصیحت کرنا ناگوار ہو تو میں اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں اب تم سب مل کر اپنا کام مقرر کرو اور اپنے شریکوں کو جمع کرو پھر تمہیں

يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُونِ ﴿٧١﴾ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ

اپنے کام میں شبہ نہ رہے پھر وہ کام میرے ساتھ کر گزرو اور مجھے مہلت نہ دو ○ پھر اگر منہ پھیر دو تو

فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ

میں نے تم سے کچھ معاوضہ نہیں مانگا میرا معاوضہ اللہ پر ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ فرمانبرداروں

الْمُسْلِمِينَ ﴿٧٢﴾ فَكَذَّبُوهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنَاهُمْ خَلَائِفَ

میں سے رہوں ○ پھر انہوں نے اسے جھٹلایا پھر ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو کشتی میں بچالیا اور انہیں خلیفہ بنا دیا

وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِينَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا انہیں غرق کر دیا سو دیکھ لو کہ جو لوگ ڈرائے گئے تھے ان کا انجام کیسا ہوا ○ پھر

بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِ رُسُلًا إِلَى قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا

ہم نے نوح کے بعد اور پیغمبر اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے تو وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لائے پھر بھی ان سے یہ نہ ہوا کہ اس بات پر

بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ كَذَلِكَ نَطْبَعُ عَلَى قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ ﴿٧٤﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا

ایمان لے آئیں جسے پہلے سے جھٹلا چکے تھے اسی طرح ہم حد سے نکل جانے والوں کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں ○ پھر ہم نے

مِنْ بَعْدِهِمْ مُوسَى وَهَارُونَ إِلَى فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ بِآيَاتِنَا فَاسْتَكْبَرُوا

ان کے بعد موسیٰ اور ہارون کو فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس اپنی نشانیاں دے کر بھیجا پھر انہوں نے تکبر کیا

وَكَانُوا قَوْمًا مُجْرِمِينَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا إِنَّ هَذَا

اور وہ لوگ گنہگار تھے ○ پھر جب انہیں ہمارے پاس سے سچی بات پہنچی تو کہنے لگے یہ تو

لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧٦ قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ

کھلا جادو ہے ۝ موسیٰ نے کہا کیا تم حق بات کو یہ کہتے ہو جب وہ تمہارے پاس آئی کیا یہ جادو ہے

وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ۝٧٧ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ

اور جادو کرنے والے نجات نہیں پاتے ۝ انہوں نے کہا کیا تو ہمارے ہاں آیا ہے کہ ہمیں اس راستہ سے پھیر دے جس پر ہم نے اپنے باپ

لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِى الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ۝٧٨ وَقَالَ فِرْعَوْنُ

دادوں کو پایا اور تم دونوں کو اس ملک میں سرداری مل جائے اور ہم تو تمہیں ماننے والے نہیں ہیں ۝ اور فرعون نے کہا

ائْتُوْنِىْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ۝٧٩ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ

میرے پاس ہر دانا جادوگر کو لے آؤ ۝ پھر جب جادوگر آئے انہیں موسیٰ نے کہا ڈالو

اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝٨٠ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

جو تم ڈالتے ہو ۝ پھر جب انہوں نے ڈالا موسیٰ نے کہا کہ جو تم لائے ہو وہ جادو ہے اللہ اسے

سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝٨١ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ

ابھی درہم برہم کر دے گا بیشک اللہ شریروں کے کام نہیں سنوارتا ۝ اور اللہ اپنے حکم سے حق بات کو سچا کرتا ہے

وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝٨٢ ع فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ

اگرچہ گنہگار برا ہی مانیں ۝ پھر کوئی بھی موسیٰ پر ایمان نہ لایا مگر اس کی قوم کے چند لڑکے اور وہ بھی فرعون

مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ ۚ

اور ان کے سرداروں سے ڈرتے کہ کہیں وہ انہیں مصیبت میں نہ ڈال دے اور بیشک فرعون زمین میں سرکشی کرنے والا تھا

وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝٨٣ وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ

اور بیشک وہ حد سے گزرنے والوں میں سے تھا ۝ اور موسیٰ نے کہا اے میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو

فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ۝٨٤ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا

تو اسی پر بھروسہ کرو اگر تم فرمانبردار ہو ۝ تب وہ بولے ہم اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اے رب ہمارے ہم پر

فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝٨٥ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝٨٦

اس ظالم قوم کا زور نہ آزما ۝ اور ہمیں مہربانی فرما کر ان کافروں سے چھڑا دے ۝

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا

اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کو حکم بھیجا کہ اپنی قوم کے واسطے مصر میں گھر بناؤ اور اپنے

بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالَ مُوْسٰى

گھروں کو مسجدیں سمجھو اور نماز قائم کرو اور ایمان والوں کو خوشخبری دو اور موسیٰ نے کہا

رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ

اے رب ہمارے تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں آرائش اور ہر طرح کا مال دیا ہے

رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

اے رب ہمارے یہاں تک کہ انہوں نے تیرے راستہ سے گمراہ کر دیا اے رب ہمارے ان کے مالوں کو برباد کر دے اور ان کے دلوں کو

فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۸۸﴾ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا

سخت کر دے پس یہ ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ دردناک عذاب دیکھیں ۝ فرمایا تمہاری دعا قبول ہو چکی

فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰۗنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ

سو تم دونوں ثابت قدم رہو اور بے عقلوں کی راہ پر مت چلو ۝ اور ہم نے بنی اسرائیل کو

الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ۭ حَتّٰٓي اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ

دریا سے پار کر دیا پھر فرعون اور اس کے لشکر نے ظلم اور زیادتی سے ان کا پیچھا کیا یہاں تک کہ جب ڈوبنے لگا

قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَاۗءِيْلَ وَاَنَا مِنَ

کہا میں ایمان لایا کہ کوئی معبود نہیں مگر جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں

الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۰﴾ آٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَالْيَوْمَ

فرمانبرداروں میں سے ہوں ۝ اب یہ کہتا ہے اور تو اس سے پہلے نافرمانی کرتا رہا اور مفسدوں میں داخل رہا ۝ سو آج

نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ

ہم تیرے بدن کو نکال لیں گے تاکہ تو پچھلوں کے لئے عبرت ہو اور بیشک بہت سے لوگ ہماری

ع اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ

نشانیوں سے بے خبر ہیں ۝ اور البتہ تحقیق ہم نے بنی اسرائیل کو رہنے کی عمدہ جگہ دی اور کھانے کو

الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِىْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ

ستھری چیزیں دی وہ باوجود علم ہونے کے اختلاف کرتے رہے بیشک تیرا رب قیامت کے دن ان میں

الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَاِنْ كُنْتَ فِىْ شَكٍّ مِّمَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ

فیصلہ کرے گا جس بات میں کہ وہ اختلاف کرتے تھے ۞ سو اگر تجھیں اس چیز میں شک ہے جو ہم نے تیری طرف اتاری

فَسْئَلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ

توان سے پوچھ لے جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھتے ہیں بے شک تیرے پاس تیرے رب سے حق بات آئی ہے

فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ

سو تو شک کرنے والوں میں ہرگز نہ ہو ۞ اور ان میں سے بھی نہ ہو جنہوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا پھر تو بھی

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَلَوْ

نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا ۞ جن پر تیرے رب کی بات ثابت ہو چکی ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے ۞ اگرچہ

جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۹۷﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ

انہیں ساری نشانیاں پہنچ جائیں جب تک کہ دردناک عذاب نہ دیکھ لیں ۞ سو کوئی بستی ایسی کیوں نہ ہوئی

اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَاۤ اِيْمَانُهَاۤ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ؕ لَمَّاۤ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ

جو ایمان لاتی تو اس کا ایمان اسے نفع دیتا سوائے یونس کی قوم کے کہ جب وہ ایمان لائے تو ہم نے دنیا کی

الْخِزْىِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۹۸﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ

زندگی میں ان سے ذلت کا عذاب دور کر دیا اور ہم نے انہیں ایک وقت تک فائدہ پہنچایا ۞ اور اگر تیرا رب چاہتا تو جتنے لوگ

فِى الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ؕ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾

زمین میں ہیں سب کے سب ایمان لے آتے پھر کیا تو لوگوں پر زبردستی کرے گا کہ وہ ایمان لے آئیں ۞

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ

اور کسی کے بھی بس میں نہیں کہ اللہ کے حکم کے سوا ایمان لے آئے اور اللہ ان کے لئے کفر کا فیصلہ کرتا ہے جو

لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا تُغْنِى الْاٰيٰتُ

نہیں سوچتے ۞ کہہ دو دیکھو کہ آسمانوں اور زمین میں کیا کچھ ہے اور بے ایمان قوم کو معجزے

وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَهَلْ یَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَیَّامِ الَّذِیْنَ
اور ڈرانے والے کچھ فائدہ نہیں دیتے ○ پھر کیا وہ انہیں لوگوں کے دنوں کا سا انتظار کرتے ہیں جو
خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ نُنَجِّیْ
ان سے پہلے گزرے ہیں کہہ دو اچھا انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں ○ پھر ہم
رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَیْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰۳﴾ ع
اپنے رسولوں اور ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں بچا لیتے ہیں اسی طرح ہمارا ذمہ ہے کہ ایمان والوں کو بچالیں ○

افاداتِ محمود:

فَنَفَعَهَآ اِیْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ یُوْنُسَ ؕ الخ

حضرت یونس علیہ السلام موصل میں مقام نینوا پر مبعوث ہوئے تھے۔ مسلسل سات سال لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے رہے، لیکن ان کی طغیانی و سرکشی بڑھتی رہی، یہاں تک کہ حضرت یونس علیہ السلام نے حالات سے تنگ آ کر ان سے فرمایا کہ اگر ایمان نہ لاؤ گے تو تین دن کے اندر عذاب آ جائے گا۔ بالآخر جب وہ نہ مانے تو حضرت یونسؑ رات کے وقت وہاں سے نکل کھڑے ہوئے۔ صبح کے وقت لوگوں نے دیکھا کہ سیاہ بادل چھا گئے۔ پھر یہ بادل ان کے مکانوں کے قریب ہوتے گئے۔ یہاں تک کہ مکان تاریکی میں ڈوب گئے۔ ان لوگوں نے ڈر کر حضرت یونسؑ کو تلاش کیا۔ نبی کا کسی بستی سے ایسے وقت میں نکل جانا عذاب کی علامت ہوا کرتا تھا۔ حضرت یونسؑ نہ ملے تو ان کو یقین ہو گیا کہ عذاب آیا ہی چاہتا ہے۔ اس پر تمام لوگ جانوروں سمیت باہر نکل آئے اور آہ و بکا شروع کر دی۔ بچوں کو ماؤں سے الگ کیا۔ وہ چیختے اور چلاتے رہے یہاں تک کہ جو آثار عذاب نظر آنے لگے تھے۔ وہ ختم ہو گئے۔ وہ بادل چھٹ گئے اور ان کا ایمان قبول ہو گیا۔ وہ لوگ مسلسل یہی کہتے رہے کہ حضرت یونسؑ جو کچھ لے کر آئے ہیں، ہم ان پر ایمان لا چکے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ عذاب آنے کے بعد تو ٹلتا نہیں، پھر قوم یونسؑ کیسے بچ گئی؟ (۱) ایک جواب تو یہ ہے کہ جو ظاہر نص سے معلوم ہوتا ہے کہ دیگر قوموں پر جب آثار عذاب نمودار ہو جاتے تھے تو ان کی طغیانی و سرکشی بدستور قائم رہتی تھی، یہاں تک کہ عذاب ان کو پکڑ لیتا تھا اور عذاب میں مبتلا ہونے کے بعد ایمان معتبر نہیں ہے۔ جیسا کہ فرعون موجوں کے درمیان توحید کا اعلان کرتا رہا، لیکن ایمان قبول نہ ہوا۔ یہاں قوم یونسؑ نے عذاب میں مبتلا ہونے سے قبل ایک بے مثال توبہ کی۔ اس کی وجہ سے رحمت خداوندی جوش میں آئی اور ان کا ایمان قبول فرما کر انھیں معاف کر دیا کہ وہ قادر مطلق ہے۔

لایسئل عما یفعل و هم یسئلون

(۲) دوسرا جواب یہ ہے کہ حقیقت میں عذاب نہیں آیا تھا، بلکہ حضرت یونس علیہ السلام نے چونکہ فرمایا تھا کہ تین دن میں عذاب آئے گا اور آپ اس بستی سے باہر تشریف لے گئے تھے۔ اگر یہ آثار نظر نہ آتے تو حضرت یونسؑ لوگوں کے ہاں جھوٹے قرار پاتے، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے کچھ آثار ظاہر فرما دیئے تا کہ نبی کی بات سچی ہو اور جب انہوں نے نہایت تضرع وزاری کے ساتھ توبہ کی اور ایمان کا اعلان کیا تو ان کی توبہ وایمان قبول ہوئے اور وہ عذاب سے بچ گئے۔

قُلْ يٰۤاَيُّهَا

کہہ دو اے

النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَاۤ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ

لوگو اگر تمہیں میرے دین میں شک ہے تو اللہ کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۚ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ

میں ان کی عبادت نہیں کرتا بلکہ میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہیں وفات دیتا ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۰۴ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ

ایمان داروں میں رہوں ○ اور یہ بھی کہ یک سو ہو کر دین کی طرف رُخ کیے رہو اور مشرکوں میں

الْمُشْرِكِيْنَ ۝۱۰۵ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ

نہ ہو ○ اور اللہ کے سوا ایسی چیز کو نہ پکار جو نہ تیرا بھلا کرے اور نہ برا

فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۰۶ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ

پھر اگر تو نے ایسا کیا تو بے شک ظالموں میں سے ہو جائے گا ○ اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا

لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

اسے ہٹانے والا کوئی نہیں اور اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچانا چاہے تو کوئی اس کے فضل کو پھیرنے والا نہیں اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے

مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۱۰۷ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ

اپنا فضل پہنچاتا ہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے ○ کہہ دو اے لوگو تمہیں تمہارے رب سے

مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ

حق پہنچ چکا ہے پس جو کوئی راہ پر آئے سو وہ اپنے بھلے کے لئے راہ پاتا ہے اور جو گمراہ رہے گا اس کا وبال

عَلَيْهَا ۚ وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝۱۰۸ وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى

اسی پر پڑے گا اور میں تمہارا ذمہ دار نہیں ہوں ○ اور جو کچھ تیری طرف وحی کیا گیا ہے اس پر چل اور صبر کر یہاں تک کہ

يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝۱۰۹

اللہ فیصلہ کر دے اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ○

ركوعاتها ١٠ ‏ (١١) سُوْرَةُ هُوْدٍ مَكِّيَّةٌ (٥٢) ‏ آياتها ١٢٣

آیتیں ۱۲۳ سورۂ ہود مکہ میں نازل ہوئی رکوع ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ﴿١﴾ اَلَّا

یہ ایسی کتاب ہے کہ جس کی آیتیں حکیم خبردار کی طرف سے مستحکم کردی گئی ہیں پھر مفصل بیان کی گئی ہیں ○ یہ کہ

تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ﴿٢﴾ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا

اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو میں تمہارے لئے اس کی طرف سے ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں○ اور یہ کہ تم اپنے رب سے

رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ

معافی مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو تا کہ تمہیں ایک وقت مقرر تک اچھا فائدہ پہنچائے اور جس نے بڑھ کرنے کی

كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ۭ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ

کی ہو اس کو بڑھ کر بدلہ دے اور اگر تم پھر جاؤ گے تو میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے

كَبِيْرٍ ﴿٣﴾ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ

ڈرتا ہوں○ تمہیں اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ○ خبردار بے شک وہ اپنے

صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ۭ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا

سینے دوہرے کر رہے ہیں تا کہ اس سے چھپ جائیں خبردار جس وقت وہ کپڑے ڈھانکتے ہیں وہ جانتا ہے

يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٥﴾

جو کچھ وہ چھپا کر اور ظاہر کر کے کرتے ہیں بے شک وہ دلوں کی باتوں کو جاننے والا ہے ○

افاداتِ محمود:

یہ مکی سورۃ ہے اور اس میں ۱۲۳ آیات اور ۱۰ دس رکوع ہیں۔

اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ الخ

بعض صحابہ کرامؓ پر حیاء کا اس قدر غلبہ تھا کہ طبعی اور شرعی ضرورت کے وقت بھی اگر شرم گاہ کھولتے تو سینے پھیر

کر ان کو چھپانے کی کوشش کرتے کہ اللہ رب العزت دیکھ رہے ہیں۔ اس طرح وہ مشقت میں پڑ جاتے پھر آئندہ آنے والی نسلوں کو بھی مشقت ہوتی۔ کیونکہ آنے والی نسلوں کو صحابہ کی طرح ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے۔

"فان آمنوا بمثل ما امنتم به الخ"

کا ضابطہ دیا گیا ہے۔ اس غلبہ حیا کے سبب تمام امت مشقت میں پڑ جاتی، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے یہ بات سمجھادی کہ وہ تو کائنات کے ہر ہر ذرے کا مشاہدہ کر رہا ہے۔ اگر کوئی کپڑے پہنے ہوئے ہے وہ بھی اس کے مشاہدہ میں ہے اور اگر کوئی بغیر لباس کے ہے وہ بھی اس کے مشاہدہ میں ہے، لہٰذا اس قدر مغلوب الحال ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہماری کمزوریوں کا اندازہ ہے۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَ
اور زمین پر کوئی چلنے والا نہیں مگر اس کی روزی اللہ پر ہے اور جانتا ہے جہاں وہ ٹھیرتا ہے اور
مُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
جہاں وہ سونپا جاتا ہے سب کچھ واضح کتاب میں ہے ۝ اور وہی ہے جس نے آسمان اور زمین
فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ
چھ دن میں بنائے اور اس کا تخت پانی پر تھا تا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھا کام کرتا ہے
وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ
اور اگر تو کہے کہ تم مرنے کے بعد اُٹھو گے تو منکرین یہ کہیں گے کہ
هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰۤى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ
یہ تو صریح جادو ہے ۝ اور اگر ہم ایک مدت معلوم تک ان سے عذاب کو روک رکھیں تو ضرور کہیں گے
لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ
کس چیز نے عذاب کو روک دیا خبردار جس دن ان پر عذاب آئیگا ان سے نہ پھیرا جائے گا اور انہیں وہ چیز گھیرے گی
مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝
جس پر ٹھٹھا کیا کرتے تھے ۝

افاداتِ محمود:

وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ الخ

(۱) مستقر سے مراد جنت و جہنم ہیں۔ مستودع سے مراد اس کی قبر ہے۔ (۲) بقول ابن کثیرؒ کے منتہائے سیر کو مستقر اور جہاں ٹھہرے اسے مستودع کہتے ہیں یعنی چل پھر کر جہاں چلنے کی انتہاء ہو وہ مستقر ہے اور جس ٹھکانے پر آئے اسے مستودع کہتے ہیں۔ (۳) حضرت ابن عباسؓ کے ہاں اس دنیا میں جہاں رہے، وہ مستقر ہے اور مرنے کے بعد جہاں رکھا جائے، وہ مستودع ہے۔ (۴) مجاہد نے کہا کہ مستقر سے رحم مادر اور مستودع سے صلب پدر مراد ہے۔ (۵) حضرت عطاء نے اس کے برعکس کہا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کے ہر حال کو اور ہر کیفیت وکمیت کو خوب جانتے ہیں، کوئی ذرہ اس کے علم سے باہر نہیں ہے، لہٰذا عالم برزخ میں یا میدان حشر میں اس سے کوئی گناہ چھپایا نہیں جاسکتا۔

وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَاهَا مِنْهُ ۚ

اور اگر ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھا کر پھر اس سے چھین لیتے ہیں

إِنَّهُ لَيَئُوسٌ كَفُورٌ ﴿٩﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ نَعْمَاءَ بَعْدَ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ

تو وہ ناامید ناشکرا ہو جاتا ہے ○ اور اگر مصیبت پہنچنے کے بعد نعمتوں کا مزہ چکھاتے ہیں تو کہتا ہے کہ

ذَهَبَ السَّيِّئَاتُ عَنِّي ۚ إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورٌ ﴿١٠﴾ إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

میری سختیاں جاتی رہیں کیونکہ وہ اترانے والا شیخی خورا ہے ○ مگر جو لوگ صابر ہیں اور نیکیاں کرتے ہیں

أُولَٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿١١﴾ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ

ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے ○ پھر شاید آپ اس میں سے کچھ چھوڑ بیٹھیں گے جو آپ کی طرف وحی کیا گیا تھا

وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَنْ يَقُولُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ

اور ان کے اس کہنے سے آپ کا دل تنگ ہوگا کہ اس پر کوئی خزانہ کیوں نہ اتر آیا یا اس کے ساتھ کوئی

مَلَكٌ ۚ إِنَّمَا أَنْتَ نَذِيرٌ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ﴿١٢﴾ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ

فرشتہ کیوں نہ آیا آپ تو محض ڈرانے والے ہیں اور اللہ ہر چیز کا ذمہ دار ہے ○ کیا کہتے ہیں کہ تو نے قرآن خود بنالیا ہے

قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ

کہہ دو تم بھی ایسی دس سورتیں بنالاؤ اور اللہ کے سوا جس کو بُلا سکو بُلا لو

اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٣﴾ فَإِلَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنْزِلَ بِعِلْمِ

اگر تم سچے ہو ○ پھر اگر تمہارا کہنا پورا نہ کریں تو جان لو کہ قرآن اللہ کے علم سے نازل

اللَّهِ وَأَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿١٤﴾ مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ

کیا گیا ہے اور یہ بھی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس کیا تم فرمانبرداری کرنے والے ہو ○ جو کوئی دنیا کی

الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ﴿١٥﴾

زندگی اور اس کی آرائش چاہتا ہے تو ان کے اعمال ہم یہیں پورے کر دیتے ہیں اور انہیں کچھ بھی نقصان نہیں دیا جاتا ○

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا

یہ وہی لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور برباد ہو گیا جو کچھ انہوں نے دنیا میں کیا تھا

وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ

اور خراب ہو گیا جو کچھ کمایا تھا ○ بھلا وہ شخص جو اپنے رب کے صاف راستہ پر ہو اور اس کے ساتھ اللہ کی طرف سے

مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ

ایک گواہ بھی ہو اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب گواہ تھی جو امام و رحمت تھی یہی لوگ قرآن کو مانتے ہیں اور جو

يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۚ اِنَّهُ الْحَقُّ

کوئی سب فرقوں میں سے اس کا منکر ہو تو اس کا ٹھکانا دوزخ ہے سو تو قرآن کی طرف سے شبہ میں نہ رہ بے شک یہ تیرے

مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى

رب کی طرف سے حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے ○ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر

اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ

جھوٹ باندھے وہ لوگ اپنے رب کے روبرو پیش کیے جائیں گے اور گواہ کہیں گے کہ یہی ہیں کہ جنہوں نے

كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ

اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا خبردار ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے ○ جو اللہ کی

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اُولٰٓئِكَ لَمْ

راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی پیدا کرنا چاہتے ہیں اور وہی آخرت کے منکر ہیں ○ یہ لوگ

يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ

زمین میں عاجز کرنے والے نہیں تھے اور ان کے لئے سوا اللہ کے کوئی دوست نہ تھا

يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾

انہیں دگنا عذاب کیا جائے گا یہ لوگ نہ سن سکتے تھے اور نہ دیکھتے تھے ○

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَا جَرَمَ

انہوں نے اپنے آپ کو خسارہ میں ڈال دیا اور ان سے ضائع ہو گیا جو جھوٹ وہ باندھتے تھے ○ بے شک

اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

یہی لوگ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان میں ہوں گے ○ البتہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے

وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ
اور اپنے رب کے سامنے عاجزی کی وہ جنت میں رہنے والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○ دونوں فریق کی مثال
كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝
ایسی ہے جیسے ایک اندھا اور بہرہ ہو اور دوسرا دیکھنے والا اور سننے والا کیا دونوں کا حال برابر ہے پھر تم کیوں نہیں سمجھتے ○

افاداتِ محمود:

وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ الخ

بتوں اور شرک کے خلاف اسلام کے سخت اور راسخ عقیدہ کے خلاف کفار غصے میں تھے۔ شاید حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں یہ بات آئی ہو کہ اگر اسلام کے ان عقائد میں کچھ نرمی ہوتی تو یہ لوگ اسلام کے قریب ہو جاتے۔ اس وجہ سے آپؐ پریشان رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو تسلی دی کہ آپ اپنا کام جاری رکھیں۔ باقی ہدایت دینا اور نہ دینا میرا کام ہے آپ پریشان نہ ہوں۔

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ الخ

اس آیت کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں۔ (۱) ایک یہ ہے کہ ''بینة'' سے مراد وہ صاف ستھرا اور فطری راستہ ہے جس پر انسان اپنی اصلی فطرت کے موافق چلنا چاہتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے......

''کل مولود یولد علی الفطرة فابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ الخ'' (بخاری)

یعنی ہر بچہ صحیح فطرت پر پیدا ہوتا ہے، لیکن اردگرد کا ماحول اسے متاثر کرتا ہے، خواہ والدین ہوں یا دیگر عزیز و اقارب۔ پس وہ جس ماحول میں پرورش پاتا ہے، اسی کا ہو رہتا ہے۔ اسی کو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا......

''فطرة اللہ التی فطر الناس علیھا لا تبدیل لخلق اللہ'' (سورۂ روم)

اور ''شاھد'' سے مراد قرآن کریم ہے جو جگہ جگہ دلائل عقلیہ ونقلیہ کے ذریعہ یہ وضاحت کر رہا ہے کہ دین اسلام اور توحید پر چلنے والے ہی سیدھی راہ پر قائم ہیں۔ (۲) اور شاھد سے مراد یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قرآن کریم خود اپنی حقانیت وصداقت کی شہادت جگہ جگہ دے رہا ہے جیسا کہ ارشاد ہے......

''ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ''

دوسری جگہ ارشاد ہے......

لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ الخ و امثالہ شتّٰی

(۳) شاہد سے مراد جبرئیل بھی ہو سکتے ہیں کیونکہ وہی قرآن کریم لے کر آنے والے ہیں۔

(۴) ''شاھد'' سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہو سکتے ہیں کیونکہ آپ اپنے قول وفعل اور کردار سے اس

بات کی شہادت دے رہے ہیں کہ جو دین آپ لے کر آئے ہیں وہ دین اور حاملانِ دین سچے ہیں۔ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جو عظیم الشان کتاب نازل ہوئی تھی، وہ بھی دین اسلام کی سچائی اور دین کے فطری ہونے کی شہادت دے رہی ہے۔

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ الخ

یعنی جو لوگ قرآن کو نہیں مانتے، خواہ عرب ہوں یا عجم، نصاریٰ ہوں یا یہود، وہ لوگ بہت بڑے نقصان میں ہوں گے اور ان کی نجات نہ ہو سکے گی۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿۲۵﴾ أَنْ لَا تَعْبُدُوا

اور ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا بیشک میں تمہیں صاف ڈرانے والا ہوں ○ کہ اللہ کے سوا کسی کی

إِلَّا اللَّهَ ۖ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿۲۶﴾ فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا

عبادت نہ کرو بیشک میں تم پر دردناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ○ پھر اس کی قوم کے جو کافر سردار تھے

مِنْ قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا مِثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ

وہ بولے ہمیں تو تم ہم جیسے ہی ایک آدمی نظر آتے ہو اور ہمیں تو تمہارے پیرو وہی نظر آتے ہیں جو

هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ

ہم میں سے رذیل ہیں وہ بھی سرسری نظر سے اور ہم تم میں اپنے سے کوئی فضیلت بھی نہیں پاتے بلکہ تمہیں جھوٹا

كَاذِبِينَ ﴿۲۷﴾ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَآتَانِي

خیال کرتے ہیں ○ اس نے کہا اے میری قوم دیکھو تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے صاف راستہ پر ہوں اور اس نے

رَحْمَةً مِنْ عِنْدِهِ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنْتُمْ لَهَا كَارِهُونَ ﴿۲۸﴾

مجھ پر اپنے ہاں سے رحمت بھیجی ہو پھر وہ تمہیں دکھائی نہ دے تو کیا میں زبردستی تمہارے گلے مڑھ دوں اور تم ان سے نفرت کرتے ہو ○

وَيَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۚ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ

اور اے میری قوم میں تم سے اس پر کچھ مال نہیں مانگتا میری مزدوری اللہ ہی کے ذمے ہے اور میں ایمانداروں کو

الَّذِينَ آمَنُوا ۚ إِنَّهُمْ مُلَاقُو رَبِّهِمْ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿۲۹﴾ وَيَا قَوْمِ

ہٹانے والا نہیں بیشک وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں لیکن تمہیں جاہل قوم دیکھتا ہوں ○ اور اے میری قوم

مَنْ يَنْصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِنْ طَرَدْتُهُمْ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿۳۰﴾ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ

اگر میں انہیں ہٹا دوں تو مجھے اللہ سے کون چھڑائے گا کیا تم پھر نہیں سمجھتے ○ اور میں تمہیں نہیں کہتا

عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ وَلَا

کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب دان ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ

أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِي أَعْيُنُكُمْ لَنْ يُؤْتِيَهُمُ اللَّهُ خَيْرًا ۖ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا

یہ کہوں گا جو لوگ تمہاری نظر میں حقیر ہیں اللہ ان کو بھلائی نہ دے گا اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ

فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّيْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ

ان کے دلوں میں ہے ایسا کہوں تو میں بے انصاف ہوں ○ کہا اے نوح تو نے ہم سے جھگڑا کیا اور بہت

جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ

جھگڑا کر چکا اب لے آ جو تو ہم سے وعدہ کرتا ہے اگر تو سچا ہے ○ نوح نے کہا اسے تو اگر

اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ

چاہے گا اللہ ہی لائے گا اور تم اسے روک نہ سکو گے ○ اور میری نصیحت تمہیں فائدہ نہ دے گی خواہ میں کتنی ہی نصیحت کرنا چاہوں

لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ۭ هُوَ رَبُّكُمْ ۣ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

اگر اللہ کو تمہیں گمراہ رکھنا ہی منظور ہے وہی تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف تمہیں پھر جانا ہے ○ کیا کہتے ہیں کہ

افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاُوْحِيَ

قرآن کو خود بنالیا ہے کہہ دو اگر میں بنالایا ہوں تو اس کا گناہ مجھ پر ہے اور میں تمہارے گناہوں سے بری ہوں ○ اور نوح کی طرف

اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ

وحی کی گئی کہ تیری قوم میں سے اب کوئی ایمان نہیں لائے گا مگر جو لا چکا پھر غم نہ کر ان کاموں پر

بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ

جو کر رہے ہیں ○ اور ہمارے روبرو اور ہمارے حکم سے کشتی بنا اور ظالموں کے حق میں

فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۣ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ

مجھ سے کوئی بات نہ کر بیشک وہ غرق کئے جائیں گے ○ اور وہ کشتی بناتے تھے اور جب اس کی قوم کے سردار

مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ۭ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ﴿۳۸﴾

اس پر گزرتے اس سے ہنسی کرتے کہتے اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو ہم بھی تم پر ہنسیں گے جیسے تم ہنستے ہو ○

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۹﴾

تمہیں جلدی معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کرے گا اور کس پر دائمی عذاب اترتا ہے ○

حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ

یہاں تک کہ جب ہمارا حکم پہنچا اور تنور نے جوش مارا ہم نے کہا کشتی میں ہر قسم کے جوڑا نر مادہ

اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ۭ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ

چڑھالے اور اپنے گھر والوں کو مگر وہ جن کے متعلق فیصلہ ہو چکا ہے اور سب ایمان والوں کو اور اس کے ساتھ ایمان تو

اِلَّا قَلِيْلٌ ۝٤٠ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ

بہت کم لائے تھے ۝ اور کہا اس میں سوار ہو جاؤ اس کا چلنا اور ٹھہرنا اللہ کے نام سے ہے بیشک میرا رب بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ۝٤١ وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۣ وَنَادٰي نُوْحُۨ ابْنَهٗ وَكَانَ

مہربان ہے ۝ اور وہ انہیں پہاڑ جیسی لہروں میں لیے جا رہی تھی اور نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا جبکہ وہ

فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ۝٤٢ قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ

کنارے پر تھا اے بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ رہ ۝ کہا میں ابھی کسی پہاڑ کی

يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَاۗءِ ۭ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ

پناہ لے لیتا ہوں جو مجھے پانی سے بچا لے گا کہا آج اللہ کے حکم سے کوئی بچانے والا نہیں مگر جس پر وہی رحم کرے

وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ۝٤٣ وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَاۗءَكِ

اور دونوں کے درمیان موج حائل ہو گئی پھر ڈوبنے والوں میں ہو گیا ۝ اور حکم ہوا اے زمین اپنا پانی نگل جا

وَيٰسَمَاۗءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَاۗءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَي الْجُوْدِيِّ

اور اے آسمان تھم جا اور پانی سکھا دیا گیا اور کام ہو چکا اور کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری

وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝٤٤ وَنَادٰي نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ

اور کہہ دیا گیا کہ ظالموں پر پھٹکار ہے ۝ اور نوح نے اپنے رب کو پکارا کہا اے رب میرا بیٹا

مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ۝٤٥ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ

میرے گھر والوں میں سے ہے اور بیشک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے بڑا حاکم ہے ۝ فرمایا اے نوح وہ تیرے

لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ڷ فَلَا تَسْــَٔـلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ

گھر والوں میں سے نہیں ہے کیونکہ اس کے عمل اچھے نہیں ہیں سو مجھ سے مت پوچھ جس کا تجھے علم نہیں

اِنِّىْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝٤٦ قَالَ رَبِّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔــلَكَ

میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ کہیں جاہلوں میں نہ ہو جاؤ ۝ کہا اے رب میں تیری پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ

مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ ۖ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُن مِّنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٤٧﴾ قِيلَ

تجھ سے وہ بات پوچھوں جو مجھے معلوم نہیں اور اگر تو نے مجھے نہ بخشا اور مجھ پر رحم نہ کیا تو میں نقصان والوں میں ہو جاؤں گا○ کہا گیا

يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِّنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ أُمَمٍ مِّمَّن مَّعَكَ ۚ وَأُمَمٌ

اے نوح ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ جو تم پر اور تمہارے ساتھ والوں پر رہیں گی کشتی سے اتر اور دوسرے

سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٤٨﴾ تِلْكَ مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا

فرقے ہیں کہ ہم انہیں دنیا میں فائدہ دیں گے پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا○ یہ غیب کی خبریں ہیں جنہیں ہم

إِلَيْكَ ۖ مَا كُنتَ تَعْلَمُهَا أَنتَ وَلَا قَوْمُكَ مِن قَبْلِ هَٰذَا ۖ فَاصْبِرْ ۖ

آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں اس سے پہلے نہ تو آپ ہی جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم جانتی تھی پس صبر کر

إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٤٩﴾

کیونکہ بہتر انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے○

افاداتِ محمود:

وَفَارَ التَّنُّورُ الخ

تنور سے مراد زمان اور مکان دونوں ہو سکتے ہیں۔(۱) زمان کی صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ عذاب صبح کے وقت آئے گا جب صبح اچھی طرح روشن ہو جائے۔(۲) اور مکان مراد لینے کی صورت میں ایک مطلب تو یہ ہے کہ جب تنور میں پانی نمودار ہو جائے تو یہ عذاب کے آنے کی علامت ہے اور تنور سے مراد عام تنور ہے جو عموماً گھروں میں روٹی پکانے کیلئے بنایا جاتا ہے۔

(۳) اور بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ تنور سے مراد خاص حضرت حواءؑ کا تنور ہے جو کہ ان کے زمانے سے نقل ہوتا ہوتا حضرت نوح تک پہنچ گیا تھا اس تنور میں پانی کا ظاہر ہونا عذاب کی علامت قرار دے دیا گیا۔ اس صورت میں تنور سے مراد خاص تنور ہے، عام نہیں ہے، فار یفور (ن) سے اجوف وادی ہے بمعنی جوش مارنا۔(۴) اور بقولِ بعض کے تنور سے مراد ایک خاص چشمہ ہے جو الجزائر میں ایک خاص مقام پر واقع ہے۔ واللہ اعلم

يَا بُنَيَّ ارْكَب مَّعَنَا الخ

حضرت نوحؑ نے اپنے بیٹے کو پکارا کہ ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہو جاؤ اور اس بدبخت قوم کے ساتھ نہ رہو۔

یہاں بظاہر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پچھلی آیت میں ہے:

إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ

جن کے متعلق عدالت خداوندی میں فیصلہ ہو چکا، وہ اب ہلاک ہو کر رہیں گے۔ اس استثناء میں حضرت نوح کا بیٹا کنعان بھی شامل تھا تو پھر حضرت نوحؑ نے کیوں پکارا؟ ایک جواب تو یہ ہے کہ ممکن ہے کہ حضرت نوحؑ نے کنعان کو ''اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ'' کے عموم میں داخل نہ سمجھا ہو۔ (۲) اور یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت نوحؑ یہ سمجھتے ہوں کہ ان بڑی بڑی نشانیوں کو دیکھ کر یہ ایمان لے آئے گا۔ (۳) اور یہ بھی ممکن ہے کہ شفقت پدری کی وجہ سے اسے پکارا ہو اور یقین کے ساتھ اس کا کافر ہونا معلوم نہ ہو۔

اس وجہ سے ''ولا تکن مع الکٰفرین'' فرمایا اور ولا تک کافراً نہیں فرمایا۔

قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ الخ

رشتے مذہب کی بنیاد پر ٹوٹتے اور جڑتے ہیں۔ حضرت نوحؑ کا بیٹا جب حضرت نوحؑ کے طریق پر نہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ'' اسی طرح جو سید حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق پر نہیں ہے، وہ سید نہیں ہے۔

حضرت نوحؑ کے زمانہ میں آنے والا طوفان عام تھا یا خاص:

حضرات مفسرین سے دونوں اقوال منقول ہیں کہ وہ عذاب پوری دنیا پر آیا تھا اور عند البعض تمام دنیا پر نہ تھا، بلکہ خاص خاص جگہوں میں آیا تھا۔ یورپی محققین میں سے بھی بہت سوں کی تحقیق یہی ہے کہ حضرت نوحؑ کے زمانہ میں آنے والا طوفان عام تھا۔ ساری دنیا پر آیا تھا اور تمام انسان ہلاک ہو گئے تھے سوائے ان لوگوں کے جو کشتی پر سوار تھے مؤرخین اسلام نے بھی لکھا ہے کہ طوفان نوح کے وقت بیت اللہ شریف کی چھت اور دیواریں آسمان کی طرف اٹھالی گئیں اور پلاٹ پر پانی کھڑا تھا جس کی وجہ سے پرانی بنیادیں ریت میں چھپ گئی تھیں۔ انہی بنیادوں کو تلاش کر کے حضرت ابراہیمؑ نے پھر ان پر بیت اللہ کی دیواریں کھڑی کر دیں۔ (التفصیل فی المطولات)

باقی تمام لوگوں کا غرق آب ہونا بطور عذاب نہ تھا۔ بہت سے لوگ تو اسی طرح ہلاک ہوئے تھے۔ جیسے آج کل زلزلوں اور حوادث سے لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ کشتی میں جو لوگ حضرت نوحؑ کے ساتھ سوار تھے وہ لوگ بھی مختلف بیماریوں سے چل بسے تھے۔ پھر یہ دنیا حضرت نوحؑ ہی کی اولاد سے آباد ہو گئی۔ حضرت نوحؑ کے چار بیٹے تھے (۱) کنعان یہ تو ہلاک ہو گیا تھا (۲) حام (۳) سام (۴) یافث۔ ان تین بیٹوں سے انسانوں کی نسل چلی ہے۔ اس وجہ سے حضرت نوحؑ کو آدم ثانی کہا جاتا ہے۔

وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۚ قَالَ يَٰقَوْمِ اعْبُدُوا

اور ہم نے عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا کہا اے قوم اللہ کی بندگی کرو

اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ ﴿۵۰﴾ يَٰقَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ

اس کے سوا تمہارا کوئی حاکم نہیں تم سب جھوٹ کہتے ہو ○ اے قوم میں اس پر تم سے

عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۵۱﴾ وَيَٰقَوْمِ

مزدوری نہیں مانگتا میری مزدوری اسی پر ہے جس نے مجھے پیدا کیا پھر کیا تم نہیں سمجھتے ○ اور اے قوم

اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً

اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو وہ تم پر خوب بارشیں برسائے گا اور تمہاری قوت کو

إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ﴿۵۲﴾ قَالُوا يَا هُودُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَمَا

اور بڑھائے گا اور تم نافرمان ہو کر نہ پھر جاؤ ○ کہا اے ہود تو ہمارے پاس کوئی معجزہ بھی نہیں لایا اور ہم

نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَن قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿۵۳﴾ إِن نَّقُولُ

تیرے کہنے سے اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں اور نہ ہم تجھے ماننے والے ہیں ہم تو یہی کہتے ہیں کہ

إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ ۗ قَالَ إِنِّي أُشْهِدُ اللَّهَ وَاشْهَدُوا أَنِّي بَرِيءٌ

تجھے ہمارے کسی معبود نے بری طرح سے جھپٹ لیا ہے کہا بے شک میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ میں ان چیزوں سے بیزار ہوں کہ

مِّمَّا تُشْرِكُونَ ﴿۵۴﴾ مِن دُونِهِ ۖ فَكِيدُونِي جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ ﴿۵۵﴾ إِنِّي

جنہیں تم اللہ کے سوا شریک کرتے ہو ○ سو تم سب مل کر میرے حق میں برائی کرو پھر مجھے مہلت نہ دو ○ میں نے

تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُم ۚ مَّا مِن دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ۚ

اللہ پر بھروسہ کیا ہے جو میرا اور تمہارا رب ہے کوئی بھی زمین پر ایسا چلنے والا نہیں کہ جس کی چوٹی اس نے نہ پکڑ رکھی ہو

إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿۵۶﴾ فَإِن تَوَلَّوْا فَقَدْ أَبْلَغْتُكُم مَّا أُرْسِلْتُ

بیشک میرا رب سیدھے راستہ پر ہے ○ پھر اگر منہ پھیرو گے تو جو مجھے دے کر بھیجا گیا تھا وہ تمہیں

بِهِ إِلَيْكُمْ ۚ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّونَهُ شَيْئًا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ كُلِّ

پہنچا دیا اور میرا رب تمہاری جگہ اور قوم پیدا کر دے گا اور تم اس کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکو گے بیشک میرا رب ہر

شَيْءٍ حَفِيظٌ ﴿٥٧﴾ وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ

چیز پر نگہبان ہے ○ اور جب ہمارا حکم پہنچا تو ہم نے ہود کو اور انہیں جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت سے

مِنَّا وَنَجَّيْنَاهُمْ مِنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٥٨﴾ وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ

بچا لیا اور ہم نے انہیں سخت عذاب سے نجات دی ○ اور یہ عاد تھے کہ اپنے رب کی باتوں سے منکر ہوئے

وَعَصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ﴿٥٩﴾ وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا

اور اس کے رسولوں کو نہ مانا اور ہر ایک جبار سرکش کا حکم مانتے تھے ○ اور اس دنیا میں بھی اپنے پیچھے

لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ عَادًا كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا لِعَادٍ قَوْمِ هُودٍ ﴿٦٠﴾ ع

لعنت چھوڑ گئے اور قیامت کے دن بھی خبردار بیشک عاد نے اپنے رب کا انکار کیا تھا خبردار عاد جو ہود کی قوم تھی اللہ کی رحمت سے دور کی گئی ○

وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ وقف لازم

اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں

هُوَ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ

اسی نے تمہیں زمین سے بنایا اور تمہیں اس میں آباد کیا پس اس سے معافی مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو بیشک

رَبِّي قَرِيبٌ مُجِيبٌ ﴿٦١﴾ قَالُوا يَا صَالِحُ قَدْ كُنْتَ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هَٰذَا ۖ أَتَنْهَانَا

میرا رب نزدیک ہے قبول کرنے والا ○ انہوں نے کہا اے صالح اس سے پہلے تو ہمیں تجھ سے بڑی امید تھی کیا تم ہمیں

أَنْ نَعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِي شَكٍّ مِمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ﴿٦٢﴾

ان معبودوں کے پوجنے سے منع کرتے ہو کہ جنہیں ہمارے باپ دادا پوجتے چلے آئے ہیں اور جس طرف تم ہمیں بلاتے ہو اس سے تو ہم

قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَآتَانِي مِنْهُ رَحْمَةً

بڑے شک میں ہیں ○ صالح نے کہا اے میری قوم بھلا دیکھو تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے کوئی کھلی دلیل رکھتا ہوں اور اس کی طرف سے

فَمَنْ يَنْصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِنْ عَصَيْتُهُ ۖ فَمَا تَزِيدُونَنِي غَيْرَ تَخْسِيرٍ ﴿٦٣﴾

میرے پاس رحمت بھی آچکی ہو پھر اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو مجھے اس سے کون بچا سکتا ہے پھر تم مجھے نقصان کے سوا اور کیا دے سکو گے ○

وَيَا قَوْمِ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ وَلَا تَمَسُّوهَا

اور اے میری قوم یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لیے نشانی ہے سو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرے اور اسے برائی سے

بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿٦٤﴾ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ

چھونا بھی نہیں (ورنہ) پھر تمہیں عذاب بہت جلد آپکڑے گا ۞ پھر انہوں نے اس کے پاؤں کاٹ ڈالے تب صالح نے کہا تین دن تک

اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿٦٥﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّ

اپنے گھروں میں فائدہ اٹھالو یہ وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہوگا ۞ پھر جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے صالح کو اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ

جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت سے بچالیا اور اس دن کی رسوائی سے نجات دی بیشک تیرا رب وہی

الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿٦٦﴾ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ

زور والا زبردست ہے ۞ اور ان ظالموں کو ہولناک آواز نے پکڑ لیا پھر صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے

جٰثِمِيْنَ ﴿٦٧﴾ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا۠ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿٦٨﴾ ع

رہ گئے ۞ گویا کہ کبھی وہاں رہے ہی نہ تھے خبردار ثمود نے اپنے رب کا انکار کیا تھا خبردار ثمود پر پھٹکار ہے ۞

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ

اور ہمارے بھیجے ہوئے ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر آئے انہوں نے کہا سلام اس نے کہا سلام پس دیر نہ کی کہ

جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ

ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آیا ۞ پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ اس تک نہیں پہنچتے تو انہیں اجنبی سمجھا اور ان سے

خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ﴿٧٠﴾ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ

ڈرا انہوں نے کہا خوف نہ کرو ہم تو لوط کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں ۞ اور اس کی عورت کھڑی تھی تب وہ ہنس پڑی

فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿٧١﴾ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ

پھر ہم نے اسے اسحٰق کے پیدا ہونے کی خوش خبری دی اور اسحٰق کے بعد یعقوب کی ۞ وہ بولی اے افسوس کیا میں

وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ

بوڑھی ہو کر جنوں گی میرا خاوند بھی بوڑھا ہے یہ تو ایک عجیب بات ہے ۞ انہوں نے کہا کیا تو

مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿٧٣﴾

اللہ کے حکم سے تعجب کرتی ہے تم پر اے گھر والو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں بیشک وہ تعریف کیا ہوا بزرگ ہے ۞

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِیْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰی یُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۴﴾

جب ابراہیم سے ڈر جاتا رہا اور اسے خوشخبری آئی ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگا ○

اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَحَلِیْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِیْبٌ ﴿۷۵﴾ یٰۤاِبْرٰهِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ

بے شک ابراہیم بردبار نرم دل اور اللہ کی طرف رجوع کرنیوالا تھا ○ اے ابراہیم یہ خیال چھوڑ دے کیونکہ

قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِیْهِمْ عَذَابٌ غَیْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا

تیرے رب کا حکم آچکا ہے اور بے شک ان پر عذاب آ کر ہی رہے گا جو ٹلنے والا نہیں ○ اور جب ہمارے بھیجے ہوئے

لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا یَوْمٌ عَصِیْبٌ ﴿۷۷﴾ وَجَآءَهٗ

لوط کے پاس پہنچے تو ان کے آنے سے غمگین ہوا اور دل میں تنگ ہوا اور کہا آج کا دن بڑا سخت ہے ○ اور اس کے پاس

قَوْمُهٗ یُهْرَعُوْنَ اِلَیْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ قَالَ یٰقَوْمِ هٰۤؤُلَآءِ

اس کی قوم بے اختیار دوڑتی آئی اور یہ لوگ پہلے ہی سے برے کام کیا کرتے تھے کہا اے میری قوم یہ

بَنَاتِیْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَیْفِیْ ؕ اَلَیْسَ مِنْكُمْ

میری بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لیے پاک ہیں سو تم اللہ سے ڈرو اور میرے مہمانوں میں مجھے ذلیل نہ کرو کیا تم میں کوئی بھی

رَجُلٌ رَّشِیْدٌ ﴿۷۸﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِیْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ

بھلا آدمی نہیں ○ انہوں نے کہا البتہ تحقیق تو جانتا ہے کہ ہمیں تیری بیٹیوں سے کوئی غرض نہیں اور تجھے معلوم ہے

مَا نُرِیْدُ ﴿۷۹﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِیْۤ اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ ﴿۸۰﴾ قَالُوْا یٰلُوْطُ

جو ہم چاہتے ہیں ○ کہا کاش کہ مجھے تمہارے مقابلہ کی طاقت ہوتی یا میں کسی زبردست سہارے کی پناہ جالیتا ○ فرشتوں نے کہا

اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ یَّصِلُوْۤا اِلَیْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ وَلَا یَلْتَفِتْ

اے لوط بیشک ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں یہ تم تک ہرگز نہ پہنچ سکیں گے سو کچھ حصہ رات رہے اپنے لوگوں کو لے نکل اور تم

مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِیْبُهَا مَاۤ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ

میں سے کوئی مڑ کر نہ دیکھے مگر تیری عورت کہ اس پر بھی وہی بلا آنے والی ہے جو ان پر آئے گی ان کے وعدہ کا وقت

الصُّبْحُ ؕ اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ ﴿۸۱﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا

صبح ہے کیا صبح کا وقت نزدیک نہیں ہے ○ پھر جب ہمارا حکم پہنچا تو ہم نے وہ بستیاں الٹ دیں

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۸۲﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ۚ وَمَا

اور اس زمین پر کھنگر کے پتھر برسانا شروع کیے جو لگاتار گر رہے تھے ○ جن پر تیرے رب کے ہاں سے خاص نشان بھی تھا اور

هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۳﴾

یہ بستیاں ان ظالموں سے کچھ دور نہیں ہیں ○

افاداتِ محمود:

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ الخ

حضرت ابراہیم اور حضرت لوط علیہما السلام دونوں خالہ زاد یا چچا زاد بھائی تھے۔ یہاں اصل میں قصہ تو بیان کرنا مقصود ہے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کا۔ لیکن بطور تمہید حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ حضرت لوط علیہ السلام علاقہ شام میں مبعوث ہوئے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام فلسطین میں رہتے تھے جو فرشتے قوم لوط پر عذاب نازل کرنے کیلئے آسمان سے اترے تھے۔ پہلے حضرت ابراہیمؑ کے ہاں بطور مہمان آئے اور بیٹے کی خوشخبری دی۔ یہ فرشتے نہایت خوبصورت نوجوانوں کی شکل میں تھے۔ حضرت جبریلؑ حضرت میکائیلؑ حضرت اسرافیلؑ اور ان کے ساتھ چھ فرشتے اور تھے۔ کل ۹ فرشتے تھے۔ حضرت ابراہیمؑ کی مہمان نوازی کا بڑا چرچا تھا۔ وہ مہمان کے بغیر کھانا تناول فرمانا مناسب ہی نہیں سمجھتے تھے۔ حضرت نے فی الفور گائے کا ایک بچھڑا ذبح کر دیا اور اسے بھون کر مہمانوں کے سامنے رکھ دیا۔ حضرت ابراہیمؑ یہ نہ پہچان سکے کہ یہ تو فرشتے ہیں، لہٰذا بغیر تاخیر کے بھنا ہوا گوشت مہمانوں کے سامنے پیش فرما دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مہمان کو کھانا کھلانے میں جلدی اور عجلت سے کام لینا چاہیے۔ یہ پسندیدہ اور محبوب عمل ہے۔ چونکہ وہ مہمان آدمی نہیں فرشتے تھے، اس لیے انہوں نے نہیں کھایا اور ان کے نہ کھانے کی وجہ سے حضرت ابراہیمؑ کو ڈر محسوس ہوا کہ مہمان کھانا کیوں نہیں کھاتے؟

اصول واحکام ضیافت:

اس واقعے سے چند امور سامنے آتے ہیں۔ یہ امور درج ذیل ہیں۔

(۱) ضیافت پیغمبروں کی سنت ہے۔ حضرت خدیجہؓ نے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائل حمیدہ کو بیان فرمایا تو ایک بات یہ فرمائی "وتقری الضیف" حضور آپ تو مہمان نواز ہیں۔

(۲) بعض صورتوں میں ضیافت واجب ہوتی ہے۔ حضرت امام مالکؒ کے ہاں اہل بادیہ پر ضیافت واجب ہے، مگر اہل حضر یعنی شہریوں پر واجب نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ دیہاتی علاقوں میں ہوٹلوں کا سسٹم نہیں ہوتا اور مسافر اپنے کھانے پینے کا سامان فراہم نہیں کر سکتا جبکہ شہر میں یہ سارے انتظامات بطریقہ اتم پائے جاتے ہیں۔ حضرت

امام شافعیؒ کے ہاں دونوں پر واجب ہے یعنی دیہاتیوں پر بھی اور شہریوں پر بھی۔ امام مالکؒ کے مسلک پر لوگ درج ذیل حدیث سے استدلال کرتے ہیں

عن عبدالله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الضيافة على اهل الوبر وليس على اهل المدن٥

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ضیافت خیموں والوں (دیہاتیوں) پر واجب ہے اور شہریوں پر واجب نہیں۔

لیکن یہ حدیث صحیح نہیں ہے اس میں ایک ایسا راوی ہے جو متروک ہے اور بعض نے تو اس حدیث کو موضوع کہا ہے۔

(۳) تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ جب کھانا تیار ہو جائے اور مہمانوں کے سامنے چن دیا جائے تو پہلے مہمانوں کو ہی ہاتھ بڑھانا چاہیے جن کے لئے کھانا پکا ہے۔ مہمان کو چاہیے کہ وہ میزبان کو پہل کرنے پر مجبور نہ کرے، جیسا کہ فَلَمَّا رَآ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ الخ سے معلوم ہوتا ہے۔ (۴) چوتھی بات یہ معلوم ہوئی کہ میزبان کو مہمان کا خیال رکھنا چاہیے کہ وہ کھانا صحیح کھا رہا ہے یا نہیں؟ لیکن آنکھیں چرا کر دیکھے۔ گھور گھور کر نہ دیکھے، ورنہ یہ بات مہمان کو ناگوار گزرے گی۔

مہمان کو گھورنے سے متعلق ایک عبرت آموز واقعہ:

کتابوں میں ایک واقعہ لکھا ہوا ہے کہ مروان کے پاس ایک اعرابی سلیمان بن مریم آیا۔ مروان نے اسے کھانا پیش کیا۔ وہ کھانا کھا رہا تھا۔ اچانک مروان کی نظر لقمہ پر پڑی تو اس میں بال دیکھا اور سلیمان سے کہا کہ "ازل الشعر" یعنی لقمہ سے بال نکال لیجیے۔ اعرابی نے کہا "**اتنظر الى حتى ترى الشعر فى اللقمة" والله لا اكل عند ملك فخرج** "تو مجھے اس قدر غور سے دیکھتا ہے کہ میرے لقمہ میں تجھے بال نظر آیا؟ اللہ کی قسم میں بادشاہ کا کھانا نہیں کھاؤں گا اور چلا گیا اور جاتے جاتے یہ شعر کہا......

الموت خير من زيارة باخل　　　يلاحظ اطراف الاكيل على العمد

ترجمہ: اس بخیل کی ملاقات کرنے سے موت بہتر ہے جو جان بوجھ کر کھانے والے کو گھورتا رہے۔

عربوں میں مہمان کو کھانے کے وقت گھورنا اور غور سے دیکھنا عیب تھا جیسا کہ اس اعرابی کے قول وفعل سے معلوم ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کا دیکھنا اس اہتمام کے پیش نظر تھا کہ مہمان اچھی طرح کھانا کھاتے ہیں یا نہیں؟ اس میں کوئی منافات اور تضاد نہیں، بلکہ موقع اور محل کی مناسبت سے دونوں باتیں اپنی اپنی جگہ پر مستحسن ہیں۔

فَضَحِكَتۡ الخ

یعنی حضرت سارہؓ نے تعجب کیا(۱) حضرت عکرمہ سے منقول ہے کہ فَضَحِكَتۡ حاضت کے معنی میں ہے یعنی حضرت سارہؓ سن ایاس کو پہنچ گئی تھیں اس عمر میں عورتوں کو حیض نہیں آیا کرتا، لیکن حضرت ابراہیمؑ کو بیٹے کی بشارت مل گئی تھی۔اس خوشخبری کے ساتھ ہی حضرت سارہؓ کو حیض آیا۔ضحک کا حیض کے معنی میں استعمال ہونا کلام عرب میں رائج ہے چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے......

انی لأ تی العرس عند طهور ها

واهجر ها یوما اذاتک ضاحکا

یعنی میں عورت کے پاس اس وقت جاتا ہوں جب وہ پاک ہوتی ہے اوراس کے پاس جانا چھوڑ دیتا ہوں جب وہ ایام سے ہوتی ہے اس شعر میں ''ضحک'' حیض کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

(۲) اور دوسری تفسیر یہ ہے کہ فضحکت اپنے معنی موضوع لہ میں مستعمل ہے یعنی جب حضرت سارہؓ نے دیکھا کہ کھانا تو کھاتے نہیں، لیکن یہ قوم لوط کو ہلاک کریں گے تو ہنس پڑیں۔

جانداروں میں سے چار چیزوں کو حیض آتا ہے(۱) عورت (۲) ضبع یعنی بجو (۳) خفاش یعنی چمگادڑ (۴) ارنب یعنی خرگوش۔خرگوش کے متعلق ایک شاعر کا قول ہے......

وضحک الارانب فوق الصفا

کمثل دم الحرب یوم اللقا

یعنی خرگوشوں کے حیض کا خون پتھروں پر ایسے لگا ہوا تھا جیسے لڑائی کے دن پتھروں پر خون گر جاتا ہے۔یہاں بھی ضحک حیض کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

ترمذی شریف میں حضرت خدیجہؓ سے روایت ہے کہ......

قلت یا رسول الله ماتقول فی الارنب؟ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا اکله ولا احرمه فقلت ولم یا رسول الله؟ فقال انی احسب انها تدمی الخ

میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ خرگوش کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ میں نہ اس کو کھاتا ہوں اور نہ حرام قرار دیتا ہوں۔ میں نے عرض کیا یہ کیوں؟ آپؐ نے فرمایا میرا خیال ہے، اسے حیض آتا ہے۔

اس روایت کے متعلق تو امام ترمذیؒ نے فرمایا اسنادہ لیس بالقوی یعنی اس کی اسناد قوی نہیں ہیں۔اس نوعیت کی روایتیں ابوداؤد وغیرہ میں بھی موجود ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ خرگوش کی حرمت کے متعلق کوئی قوی روایت موجود نہیں، بلکہ اس کے حلال ہونے کے متعلق صحیح روایات موجود ہیں۔چنانچہ صحیح البخاری کی کتاب الھبۃ میں ہے:

عن انس قال انفجنا ارنباً بمر الظهران فسعی القوم فغلبوا فادر کتها فاخذ تها فاتیت بها ابا طلحة فذ بحها وبعث الی رسول الله صلی الله علیه وسلم بور کها او فخذیها فقبله قلت واکل منه الخ (بخاری ج۱ کتاب الھبۃ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہم نے مقام مرالظہران میں ایک خرگوش کا پیچھا کیا۔لوگ دوڑتے دوڑتے تھک گئے،مگر میں نے اسے پکڑلیا۔اسے لے کر میں حضرت ابوطلحہؓ کے پاس آیا تو انہوں نے اسے ذبح کرلیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا کولہا یا اس کے دونوں ران بھجوائے۔آپؐ نے قبول فرمایا۔راوی کہتا ہے کہ حضورؐ نے اس سے تناول بھی فرمایا۔

اور بھی صحیح روایات میں اس کے حلال ہونے کا ثبوت ملتا ہے،لہٰذا محض خون کا آنا سبب حرمت نہیں ہے، واللہ اعلم۔

بہرحال جب حضرت سارہؓ ہنس پڑیں تو فرشتوں نے ایک اور خوشخبری سنادی۔ایک بلاواسطہ حضرت اسحٰق علیہ السلام کی پیدائش کی اور دوسری بالواسطہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی پیدائش کی۔حضرت سارہؓ کی عمر اس وقت ۹۰ سال تھی اور حضرت ابراہیمؑ کے متعلق دو روایتیں ہیں۔ایک قول کے مطابق ان کی عمر (۱۰۰) سو سال اور دوسری روایت کے مطابق (۱۲۰) ایک صد بیس سال تھی۔

قَالَتۡ يٰوَيۡلَتٰۤى الخ

یہاں لفظ ویل خواتین کے عام روزمرہ تکیہ کلام کے مطابق استعمال ہوا ہے۔چنانچہ امام راغبؒ۔ **المفردات فی غریب القرآن** میں میں لکھتے ہیں:

قال الا صمعی الویل قبیح وقد یستعمل علی التحسر الخ

اصمعی کہتے ہیں کہ ''ویل'' کا مدلول قبیح ہے اور کبھی یہ لفظ اظہار افسوس کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

عورتیں جب ذرا سی خلاف طبع بات سن لیں تو ہائے وائے،میری بربادی کہنا شروع کردیتی ہیں۔یہاں بھی حضرت سارہؓ نے اُسی روزمرہ استعمال ہونے والے عرف کے مطابق کہا کہ اس عمر میں بچے جنم دینا نہایت ہی تعجب خیز ہے،اظہار تعجب کیلئے یہ لفظ استعمال فرمایا:

وَمِنۡ وَّرَآءِ اِسۡحٰقَ يَعۡقُوۡبَ۝

اس آیت سے مفسرین نے اس بات پر استدلال کیا ہے کہ ذبیح حضرت اسماعیلؑ تھے،نہ کہ حضرت اسحٰقؑ۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

ومن ھھنا استدل من استدل بھذه الایة علی ان الذبیح انما ھو اسماعیل و انه یمتنع

ان یکون هو اسحق لا نه وقعت البشارة به وانه سیولد له یعقوب فکیف یا مر ابراهیم بذبحه وهو طفل صغیر ولم یولدله بعد یعقوب الموعود بوجوده وعد الله حق لاخلف فیه فیمتنع ایؤمر بذبح هذا والحالة هذه فتعین ان یکون هو اسماعیلo

(ابن کثیر ج ۲)

اور اس آیت سے بہت سے لوگوں نے اس بات پر استدلال کیا ہے کہ ذبیح حضرت اسماعیلؑ تھے، نہ کہ حضرت اسحقؑ۔ کیونکہ حضرت اسحقؑ کی بشارت کے ساتھ ساتھ اس بات کی بھی بشارت تھی کہ اسحقؑ کے ہاں یعقوبؑ پیدا ہوں گے پھر اسحقؑ کی صغرسنی ہی میں حضرت ابراہیمؑ کو اسحقؑ کے ذبح کا حکم کیونکر دیا جا سکتا تھا جبکہ ہنوز وہ چھوٹے بچے تھے اور ان کے ہاں یعقوبؑ ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے تھے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا، حالانکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔ اس میں وقوع کذب ممکن نہیں۔ اندریں حالات حضرت اسحقؑ کے ذبح کا حکم ممکن نہیں ہے، لہٰذا یہ بات یقینی ہوگئی کہ ذبیح حضرت اسماعیلؑ ہی ہیں۔

رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ الخ

یہاں اہل بیت سے مراد حضرت سارہؓ ہے، لہٰذا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات اہل بیت کا مصداق ومظہر اتم ہیں۔ چنانچہ سورہ احزاب میں بھی ازواج مطہرات سے مختلف خطابات موجود ہیں۔ اسی کے ذیل میں اہل بیت کا اطلاق ان پر کیا گیا ہے۔ پھر اگلی آیت کا پہلا جملہ "واذکرن مایتلیٰ" سے شروع ہوتا ہے جو کہ جمع مونث حاضر کا صیغہ ہے۔

فتکفی للعاقل الاشارة و اما الابله فلا یکفیه المنارةo

اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ تحمل والے، نرم دل اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے "قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ"

حضرت لوط علیہ السلام نے قوم کی بیہودہ حرکتوں سے تنگ آ کر فرمایا کہ یہ میری بیٹیاں ہیں جو کہ نکاح کے بعد تمہارے لئے حلال ہیں قدرت کا بتلایا ہوا ضابطہ اور فطرت کا مقتضیٰ بھی ہیں۔ بیٹیوں سے مراد حضرت لوطؑ کی صلبی بیٹیاں بھی ہو سکتی ہیں اور قوم کی بیٹیاں بھی مراد ہو سکتی ہیں جیسا کہ بزرگ لوگ دوسروں کے بچوں کو بھی بیٹے اور بیٹیاں کہہ کر پکارتے ہیں۔ ممکن ہے کہ اس زمانہ میں کفار کے ساتھ نکاح ممنوع نہ ہو جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ وسلم کی دو صاحبزادیوں کا نکاح غیر مسلموں سے ہوا تھا۔ حضرت زینبؓ کا عاص بن وائل سے حضرت رقیہؓ کا ابولہب کے بیٹے سے۔

جب فرشتوں نے کہا کہ ہم قوم لوط کو ہلاک کرنے کے لیے آئے ہیں تو حضرت ابراہیمؑ کی کوشش یہ تھی کہ کسی طرح یہ عذاب ٹل جائے اور قوم ہلاک نہ ہو۔ لہٰذا فرشتوں سے پوچھا کہ اگر ۵۰ کے قریب لوگ مسلمان ہوں تو پھر

بھی ہلاک ہوں گے؟ فرشتوں نے کہا نہیں۔ پھر حضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ اگر ۴۰ مسلمان ہوں اُن میں تو پھر؟ فرشتوں نے کہا پھر بھی نہیں۔ اسی طرح حضرت ابراہیمؑ تعداد کو سوال میں کم کرتے گئے یہاں تک کہ ایک تک پہنچ گئے اور فرشتے برابر نفی میں جواب دیتے رہے (یعنی ایک مسلمان کے ہوتے بھی عذاب نہیں آئے گا) تب حضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ وہاں میرے بھائی لوطؑ بھی ہیں۔ فرشتوں نے کہا'' **نحن اعلم بمن فیھا** '' یعنی حضرت لوطؑ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں وہ تو بچ جائیں گے۔ رہی قوم کی بات سو وہ اب تباہ ہو کر رہے گی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیصلہ ہو چکا ہے۔ اس بات کو جانے دیجیے۔

فرشتے جب حضرت لوط علیہ السلام کے پاس آ گئے تو حضرت لوط علیہ السلام پریشان ہو گئے کہ ان مہمانوں کو شریر قوم کے ناپاک ارادوں سے کیسے بچاؤں گا۔ اُدھر حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی نے جاسوسی کی اور لوگ آناً فاناً حضرت لوطؑ کے گھر پہنچ گئے۔ جب حضرت لوطؑ نے دیکھا کہ قوم کسی طرح باز آنے والی نہیں تو آپ کی پریشانی انتہا کو پہنچ گئی۔ تب فرشتوں نے بتلایا کہ ہم فرشتے ہیں انسان نہیں ہیں۔ آپ بے فکر ہو کر گھر کے دروازے کھول دیں۔ ہم ان کو مزہ چکھا دیں گے۔ چنانچہ حضرت جبرئیلؑ کے ایک پر مارنے سے سب کے سب اندھے ہو گئے اور اس کے بعد ان پر وہ عذاب آیا جس سے حضرت لوطؑ ایک عرصہ سے ڈراتے رہے اور اس کی تفصیل اگلی آیتوں میں مذکور ہے۔

هُنَّ اَطْهَرُ الخ

اطھر، صیغہ اسم تفضیل ہے جو اکثر مِن کے ساتھ استعمال ہوتا ہے، لیکن یہاں مِن کے بغیر استعمال ہوا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ فطرت سلیمہ اور طبائع پاکیزہ کے لیے یہی زیبا ہے کہ وہ فطرت کے تقاضوں کی لاج رکھیں اور خلاف فطرت کاموں میں نہ پڑیں۔

اَوْ اٰوِیْٓ اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ ۝۸۰

یہاں بھی حضرت لوط علیہ السلام نے ان کی ظالمانہ روش سے تنگ آ کر فرمایا کہ کاش مجھے خود تم لوگوں سے لڑنے کی طاقت ہوتی یا میرا کوئی مضبوط جتھہ اور کنبہ ہوتا تو تم میرے مہمانوں کو اور مجھ کو آج رسوا نہ کرتے۔ صحیح البخاریؒ میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت لوطؑ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

یرحم اللہ لوطاً لقد کان یاوی الی رکن شدید ٥

اللہ تعالیٰ حضرت لوطؑ پر رحم فرمائے وہ کسی مضبوط پناہ گاہ کی تلاش میں تھے یعنی پناہ تو حقیقت میں اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہتے تھے، لیکن قوم کے جابرانہ کرتوتوں کی وجہ سے جلدی میں زبان مبارک سے یہ الفاظ نکل گئے۔

جَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا الخ

حضرت لوط علیہ السلام سدوم کی بستی میں بستے تھے، اسے فرشتوں نے اسے آسمانوں کے قریب تک اٹھالیا

تھا، یہاں تک کہ آسمان والوں نے مرغوں کی اذانیں سنیں، پھر اسے زمین پر پٹخ دیا۔ **سِجِّيْلٍ** یہ معرب ہے سنگ گل سے یعنی مٹی سے پتھر بن جائے۔ **مَّنْضُوْدٍ﴿۸۲﴾** تہہ بہ تہہ **مُّسَوَّمَةً** یعنی وہ پتھر نشان زدہ تھے۔ (۱) نشان زدہ ہونے کا مطلب یا تو یہ ہے کہ جو پتھر جس شخص پر لگا اس پر اس کا نام لکھا ہوا تھا۔ (۲) یا یہ بات ہے کہ نام درج ہونا ضروری نہیں ہے، بلکہ دنیا کے عام پتھروں سے الگ کرنے کیلئے ان پر امتیازی نشانات تھے۔

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ

اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا کہا اے میری قوم

اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ وَلَا تَنقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ ۚ إِنِّي

اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور ماپ اور تول کو نہ گھٹاؤ میں تمہیں

أَرَاكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ ﴿٨٤﴾ وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا

آسودہ حال دیکھتا ہوں اور تم پر ایک گھیر لینے والے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ○ اور اے میری قوم

الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا

انصاف سے ماپ اور تول کو پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں

فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿٨٥﴾ بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۚ وَمَا أَنَا

فساد نہ مچاؤ ○ اللہ کا دیا جو باقی بچ رہے وہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم ایماندار ہو اور میں

عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ ﴿٨٦﴾ قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ

تمہارا نگہبان نہیں ہوں ○ انہوں نے کہا اے شعیب کیا تیری نماز تجھے یہی حکم دیتی ہے کہ ہم ان چیزوں کو چھوڑ دیں

آبَاؤُنَا أَوْ أَن نَّفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ ۖ إِنَّكَ لَأَنتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ ﴿٨٧﴾

جنہیں ہمارے باپ دادا پوجتے تھے یا اپنے مالوں میں اپنی خواہش کے مطابق معاملہ نہ کریں بے شک تو البتہ بردبار نیک چلن ہے ○

قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَرَزَقَنِي مِنْهُ رِزْقًا

کہا اے میری قوم دیکھو تو سہی اگر مجھے اپنے رب کی سے سمجھ آ گئی ہے اور اس نے مجھے عمدہ روزی

حَسَنًا ۚ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ ۚ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ

دی ہے اور میں یہ نہیں چاہتا کہ جس کام سے تمہیں منع کروں میں اس کے خلاف کروں میں تو اپنی طاقت کے مطابق

مَا اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿٨٨﴾ وَ

اصلاح ہی چاہتا ہوں اور مجھے تو صرف اللہ ہی سے توفیق حاصل ہوتی ہے میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ○

يَا قَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَن يُصِيبَكُم مِّثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ

اور اے میری قوم کہیں میری ضد سے ایسا جرم نہ کر بیٹھنا کہ جس سے وہی مصیبت نہ آ پڑے جیسی کہ قوم نوح یا قوم

هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ۭ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ۝۸۹ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ

ہود یا قوم صالح پر پڑی تھی — اور لوط کی قوم بھی تم سے دور نہیں ○ — اور اپنے اللہ سے معافی مانگو

ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ۝۹۰ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا

پھر اس کی طرف رجوع کرو — بیشک میرا رب مہربان محبت والا ہے ○ — انہوں نے کہا اے شعیب ہم بہت سی باتیں نہیں سمجھتے

مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۡ وَمَآ اَنْتَ

جو تم کہتے ہو اور بیشک ہم البتہ تمہیں اپنے میں کمزور پاتے ہیں اور اگر تیری برادری نہ ہوتی تو تجھے ہم سنگسار کر دیتے اور ہماری نظر

عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ۝۹۱ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ

میں تیری کوئی عزت نہیں ہیں ○ — کہا اے میری قوم — کیا میری برادری کا دباؤ تم پر اللہ سے زیادہ ہے — اس کو تم نے

وَرَاۗءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۭ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝۹۲ وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰي مَكَانَتِكُمْ

پس پشت ڈال دیا ہے — بیشک میرا رب تمہارے سب اعمال پر احاطہ کرنے والا ہے ○ — اور اے میری قوم اپنی جگہ پر کام کیے جاؤ

اِنِّىْ عَامِلٌ ۭ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ۭ

میں بھی کام کرتا ہوں — آئندہ معلوم کر لوگے — کس پر رسوا کرنے والا عذاب آتا ہے — اور جھوٹا — کون ہے

وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ۝۹۳ وَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور انتظار کرو بیشک میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں ○ اور جب ہمارا حکم آگیا تو ہم نے شعیب کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ

مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ

ایمان لائے تھے اپنی رحمت سے بچا لیا — اور ان ظالموں کو کڑک نے آ پکڑا — پھر صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے

جٰثِمِيْنَ ۝۹۴ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۭ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ۝۹۵ ع

ہوئے رہ گئے ○ — گویا کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے — خبردار مدین پر پھٹکار ہے — جیسے ثمود پر پھٹکار ہوئی تھی ○

افاداتِ محمود:

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۭ الخ

قوم شعیب میں بنیادی کمی یہ تھی کہ وہ لوگ ناپ تول میں کمی کرتے تھے اور ذات باری تعالیٰ کی توحید میں شرک کرتے تھے۔ جب حضرت شعیبؑ نے اپنی قوم کو سمجھایا کہ ناپ تول میں کمی ایک اخلاقی وسماجی جرم ہے اس سے بچو اور توبہ کرو تو کہنے لگے کہ آپ بڑے پروقار بزرگ آدمی ہیں ہمارے داخلی اور ذاتی معاملات میں آپ دخل

نہ دیں۔ یہ ہمارے مال ہیں ہم جیسے چاہیں گے اپنے اموال میں تصرف کریں گے آپ ہمیں منع نہ کریں۔ حضرت شعیبؑ نے اُن سے فرمایا کہ تھوڑا نفع جو پاکیزہ اور حلال ہو اس زیادہ کمائی سے کہیں بہتر ہے جو ناپاک اور حرام ہو لیکن وہ لوگ باز آنے والے نہ تھے۔ ناپ تول میں کمی کے ساتھ ساتھ لوگوں پر ڈاکے ڈالتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے محفوظ راستوں کو غیر مامون بنا دیا تھا۔ حضرت شعیبؑ نے اُن سے فرمایا کہ اس میں میرا کوئی نقصان نہیں ہے۔ نقصان تمہارا ہی ہوگا اور قوم لوطؑ وغیرہ کے حالات سے عبرت پکڑو جو کہ زمان اور مکان دونوں اعتباروں سے تمہارے قریب ہیں۔ بہر حال جب آپؑ ان سے مایوس ہو گئے اور بظاہر ایمان لانے کے کچھ آثار بھی نظر نہیں آرہے تھے تو قوم سے فرمایا کہ میرے ذمہ فریضہ تبلیغ تھا جو میں ادا کر چکا اور تم نے اگر یہ برے اعمال جاری رکھے تو عنقریب اس کا نتیجہ سامنے آجائے گا اور تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ عذاب کس پر آنے والا ہے۔ قرآن کریم کی مختلف آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ قوم شعیبؑ پر تین قسم کا عذاب آیا تھا۔ (۱) فرشتے نے چیخ ماردی تھی (۲) زلزلہ آیا تھا (۳) اور عذاب والے بادل ان کے اوپر چھا گئے تھے۔ ''زَفِيْرٌ'' گدھے کے ہنہنانے کی آواز۔ وَّشَهِيْقٌ بچے جب روتے ہیں تو آخر میں ان کی ہچکی بندھ جاتی ہے، شَهِيْقٌ سے وہی آواز مراد ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۶﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْٓا

اور البتہ تحقیق ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں اور واضح سند دے کر بھیجا ○ فرعون اور اس کے دوسرے سرداروں کے ہاں پھر وہ

اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ﴿۹۷﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

فرعون کے حکم پر چلے اور فرعون کا حکم ٹھیک بھی نہ تھا ○ قیامت کے دن اپنی قوم کے آگے ہوگا

فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

پھر انہیں آگ میں لا ڈالے گا اور برا گھاٹ ہے جس پر وہ پہنچے ○ اور اپنے پیچھے اس جہاں میں بھی لعنت چھوڑ گئے اور قیامت کے دن کے لیے

بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ

بھی برا ہی انعام ہے جو انہیں دیا جائیگا ○ یہ بستیوں کے تھوڑے سے حالات ہیں کہ ہم تجھے سنا رہے ہیں ان میں سے کچھ تو ابتک باقی ہیں اور کچھ

وَّحَصِيْدٌ ﴿۱۰۰﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ

اجڑی پڑی ہیں ○ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہی اپنی جانوں پر ظلم کر گئے پھر ان کے وہ معبود کام نہ آئے

الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ

جنہیں وہ اللہ کے سوا پکارتے تھے جس وقت تیرے رب کا حکم آپہنچا اور ان معبودوں نے سوا ہلاکت کے انہیں کچھ بھی

غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿۱۰۱﴾ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗٓ

فائدہ نہ دیا ○ اور تیرے رب کی پکڑ ایسی ہی ہوتی ہے جب وہ ظالم بستیوں کو پکڑتا ہے اور اس کی پکڑ

اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمٌ

سخت تکلیف دہ ہے ○ اس بات میں نشانی ہے اس کے لیے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہے یہ ایک ایسا دن ہوگا

مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ

جس میں سب لوگ جمع ہونگے اور یہی دن ہے جس میں سب حاضر کیے جائیں گے ○ اور ہم اسے تھوڑی مدت کیلئے ملتوی کئے ہوئے

مَّعْدُوْدٍ ؕ ﴿۱۰۴﴾ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ﴿۱۰۵﴾

ہیں ○ جب وہ دن آئیگا تو کوئی شخص اللہ کی اجازت کے سوا بات بھی نہ کر سکے گا سو ان میں سے بعض بد بخت ہیں اور بعض نیک بخت

فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ﴿۱۰۶﴾ لا خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا

پھر جو بد ہوں گے تو وہ آگ میں ہوں گے کہ اس میں ان کی چیخ و پکار پڑی رہے گی ○ اس میں ہمیشہ رہیں گے

دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۗ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۰۷﴾

جب تک آسمان زمین قائم ہیں ہاں اگر تیرے اللہ ہی کو منظور ہو (تو دوسری بات ہے) بیشک تیرا رب جو چاہے اسے پورے طور سے کر سکتا ہے ○

وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِى الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ

اور جو لوگ نیک بخت ہیں سو جنت میں ہوں گے اس میں ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان زمین قائم ہیں ہاں

اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۗ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾ فَلَا تَكُ فِىْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ

اگر تیرے اللہ ہی کو منظور ہو تو (دوسری بات ہے) یہ بے انتہا عطیہ ہوگا ○ سو تو ان چیزوں سے شک میں نہ رہ جنہیں یہ

هٰٓؤُلَآءِ ۗ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ۗ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ

پوجتے ہیں یہ لوگ کچھ نہیں پوجتے مگر اسی طرح سے کہ جس طرح ان سے پہلے ان کے باپ دادا پوجتے تھے اور بیشک ہم انہیں

نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿۱۰۹﴾ ع

عذاب کا پورا حصہ دے کر رہیں گے ○

افاداتِ محمود:

مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ

یہاں دو چیزیں مذکور ہیں۔(۱) ایک تو آسمان وزمین کا ذکر ہے کہ آخرت میں آسمان وزمین سے کیا مراد ہے؟ (۲) دوسری چیز ''الا ما شاء ربک'' کا استثناء ہے کہ خلود فی الجنۃ اور خلود فی النار سے۔ پھر استثنا کا کیا مطلب ہے؟

مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ

کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں۔(۱) ایک تو یہ ہے کہ آسمان وزمین سے دنیا کے آسمان وزمین مراد ہیں اور یہ کلام عرب کے محاورہ کے مطابق ہے کہ حیات اخروی کا طول سمجھانے کے لیے یہ فرمایا گیا۔ کیونکہ اس عالم ناسوت میں ہم طول کو اس مثال سے سمجھ سکتے ہیں کہ جب سے آسمان وزمین تخلیق کئے گئے ہیں، اب تک قائم ہیں اور نہ معلوم کب تک رہیں گے۔ پھر آسمان وزمین کی ابتداء انتہاء سے آگے مزید طول سمجھانے کیلئے '' اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ '' فرمایا کہ آگے جو اللہ تعالیٰ چاہیں گے، وہ غیر متناہی زندگی ہوگی۔

(۲) دوسرا مطلب یہ ہے کہ جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں رہیں گے جب تک آخرت کے زمین وآسمان رہیں گے اور نصوص قرآنیہ وحدیثیہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آخرت میں زمین بھی ہوگی اور آسمان بھی ہوگا۔ چنانچہ ارشاد ہے:

یوم تبدل الارض غیر الارض و السموات الخ

جس دن بدلی جائے زمین غیر زمین سے اور بدلے جائیں گے آسمان۔ (سورہ ابراہیم)

حدیث میں جنت کے متعلق ہے **وترابھا المسک** اور اس جنت کی مٹی مشک ہوگی۔

اب رہا دوسرا سوال کہ خلود فی الجنۃ اور خلود فی النار تو ابدی ہے پھر الا ماشاء ربک استثناء کا کیا مطلب ہے؟ مفسرین نے متعدد جوابات دیئے ہیں جو اختصار کے ساتھ درج ذیل ہیں۔

(۱) **خلود فی النار** سے استثناء کا پہلا جواب یہ ہے کہ یہ **من زَفِيْرٌ وَّ شَهِيْقٌ** ہے یعنی اہل جہنم کو زفیر اور شہیق کے ذریعہ عذاب دیا جائے گا، مگر اللہ چاہے تو زفیر اور شہیق کے علاوہ کوئی اور عذاب بھی دے سکتا ہے۔

(۲) دوسرا جواب جو حضرت ابن مسعودؓ سے منقول ہے کہ

لایموتون فیھا ولا یحیون الاماشاء ربک ای یا کلھم الزفیرو الشھیق ثم یجدد خلقًا الخ

یعنی جہنمیوں کی کیفیت جہنم میں یہ ہوگی کہ وہ نہ تو زندہ ہوں گے کیونکہ وہ زندگی راحت والی نہیں ہے اور نہ مرے ہوئے ہوں گے، مگر تیرا رب چاہے تو زَفِيْر اور شَهِيْق ان کو ختم کر دے گی پھر از سر نو ان کے جسم اور جلدیں درست کی جائیں گی اور یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا۔ چنانچہ ارشاد ہے:

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ الخ (سورہ نساء/۵۶)

(۳) خلود فی الجنۃ اور خلود فی النار سے استثناء کا تیسرا جواب یہ ہے کہ برزخ والی زندگی کا وقت استثناء ہے یعنی سعید ہمیشہ جنت میں اور شقی ہمیشہ جہنم میں رہیں گے، سوائے اس کے جو تیرا رب چاہے یعنی **بعد الموت اور قبل الدخول فی الجنة او فی النار** اس وقت نہ جنتی جنت میں رہیں گے اور نہ جہنمی جہنم میں رہیں گے۔

(۴) اور چوتھا جواب یہ ہے کہ استثناء کا تعلق **مع الزیادۃ فی النعم او العذاب** ہے یعنی اہل جنت، جنت کی نعمتوں میں ہوں گے اور اہل جہنم جہنم کی اذیتوں میں ہوں گے سوائے اس کے جو تیرا رب چاہے یعنی اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اہل جنت کی نعمتوں میں مزید اضافہ فرما سکتے ہیں اور اسی طرح اہل جہنم کی مصیبتوں میں بھی اضافہ فرما سکتے ہیں۔

(۵) بعض مفسرین کے ہاں یہ استثناء اس تقدیر پر ہے کہ **خلود فی الجنة و النار** سے مراد دوام آسمان و زمین فی الدنیا کی مدت تک مراد ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تو اس مدت کو مزید بڑھا دیں گے اور بڑھایا جانا اس لئے یقینی ہے کہ آخرت کی زندگی غیر متناہی ہے۔ آسمان و زمین کی مدت سے بھی اللہ تعالیٰ آخرت کی زندگی اور زیادہ بڑھا دیں گے۔

(۶) بعض کے ہاں حرف استثناء الا ان شاء اللہ کے معنی میں ہے یعنی سعید جنت میں اور شقی جہنم میں، آسمان وزمین کے دوام کی مدت ویسے ہی رہیں گے جیسے اللہ تعالیٰ چاہیں گے۔

(۷) اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ کا استثناء خلود فی النار سے اس طور پر صحیح ہے کہ اہل جہنم دو قسم کے ہوں گے مسلم اور غیر مسلم۔ جن کا خاتمہ کفر پر ہوا ہے وہ تو ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور عصاۃ المومنین جہنم سے نکالے جائیں گے۔ پھر جنت میں داخل کیے جائیں گے اور اہل جنت کے متعلق یہ استثناء اس طور پر درست ہے کہ اہل جنت کا جنت میں دوام کے ساتھ رہنا مشیت خداوندی کے تابع ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ اہل جنت خلود فی الجنۃ کا سن کر خود کفیل ہوگئے کہ اپنی مرضی سے ہی جنت میں رہیں گے اور خدا کے محتاج نہ ہوں گے، بلکہ وہ بدستور مشیت ومرضی خداوندی کے محتاج رہیں گے، البتہ رحمت خداوندی اس کا تقاضا ہے کہ اہل جنت جنت سے نہیں نکالے جائیں گے۔ جیسا کہ عطاء غیر مجذوذ سے اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۭ وَلَوْلَا

اور البتہ ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی پھر اس میں اختلاف کیا گیا اور اگر

كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۱۰﴾

تیرے رب کی طرف سے ایک بات مقرر نہ ہو چکی ہوتی تو ان میں فیصلہ ہو جاتا اور بیشک اس کی طرف سے ایسے شک میں ہیں کہ مطمئن نہیں ہونے دیتا ○

وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ۭ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱۱﴾ فَاسْتَقِمْ

اور جتنے لوگ ہیں جب وقت آیا تیرا رب انہیں انکے اعمال پورے دیگا بیشک وہ خبردار ہے اس چیز سے جو کر رہے ہیں ○ سو تو پکارہ

كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۭ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۲﴾ وَلَا

جیسا تجھے حکم دیا گیا ہے اور جنہوں نے تیرے ساتھ توبہ کی ہے اور حد سے نہ بڑھو بیشک وہ دیکھتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ○ اور

تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَاۗءَ

ان کی طرف مت جھکو جو ظالم ہیں پھر تمہیں بھی آگ چھوئے گی اور اللہ کے سوا تمہارا اور کوئی مددگار نہیں ہے

ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۭ اِنَّ

پھر کہیں سے مدد نہ پاؤ گے ○ اور دن کے دونوں طرف اور کچھ حصہ رات کا نماز قائم کر بیشک

الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ۚ وَاصْبِرْ فَاِنَّ

نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہیں یہ نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے ○ اور صبر کر بیشک

اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ

اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا ○ سو ان جماعتوں میں ایسے لوگ کیوں نہ ہوئے

اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ

جو تم سے پہلے تھیں جو ملک میں فساد پھیلانے سے منع کرتے بجز چند آدمیوں کے جنہیں ہم نے ان میں سے بچا لیا تھا

وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ

اور جن لوگوں نے نافرمانی کی تھی وہ تو انہیں لذتوں کے پیچھے پڑے رہے جو انکو دی گئی تھیں اور وہ مجرم تھے ○ اور تیرا رب

لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَلَوْ شَاۗءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ

ہرگز ایسا نہیں جو بستیوں کو زبردستی ہلاک کردے اور وہاں کے لوگ نیک ہوں ○ اور اگر تیرا رب چاہتا تو سب

النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَلِذٰلِكَ
لوگوں کوایک راستہ پرڈال دیتا اور ہمیشہ اختلاف میں رہیں گے ○ مگر جس پر تیرے رب نے رحم کیا اور اسی لیے
خَلَقَهُمْ ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾
انہیں پیدا کیا ہے اور تیرے رب کی یہ بات پوری ہو کر رہے گی کہ البتہ دوزخ کو اکٹھے جنوں اور آدمیوں سے بھر دوں گا ○
وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ
اور ہم رسولوں کے حالات تیرے پاس اس لیے بیان کرتے ہیں کہ ان سے تیرے دل کو مضبوط کر دیں اور ان واقعات میں
فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا
تیرے پاس حق بات پہنچ جائے گی اور ایمانداروں کیلئے نصیحت اور یاددہانی ہے ○ اور ان سے کہہ جو
يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾
ایمان نہیں لاتے اپنی جگہ پر کام کیے جاؤ ہم بھی کام کرتے ہیں ○ اور انتظار کرو ہم بھی منتظر ہیں ○
وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ
اور آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ بات اللہ ہی جانتا ہے اور سب کام کا رجوع اسی کی طرف ہے پس اسی کی عبادت کرو
وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ ع
اور اسی پر بھروسہ رکھ اور تیرا رب بے خبر نہیں اس سے جو کرتے ہو ○

افاداتِ محمود:

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ الخ

حدیث میں ہے کہ ایک صحابیؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھی مبارک میں سفید بال دیکھ کر پوچھا کہ حضور آپ بوڑھے ہو گئے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ شیبتنی ھود و اخواتھا کہ مجھ کو سورہ ھود اور اس جیسی دیگر سورتوں نے بوڑھا کر دیا یعنی اس مشکل حکم کے متعلق سوچتے سوچتے بوڑھا ہو گیا ہوں۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ الخ

دن کے دونوں طرفوں سے مراد فجر ظہر اور عصر ہیں اور زلفا من اللیل سے مراد مغرب، عشاء یا تہجد کی نماز ہے کیونکہ یہ بھی ابتدائے اسلام میں فرض تھی۔

اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ الخ

نیک اعمال سے برائیاں معاف بھی ہو جاتی ہیں اور مٹ بھی جاتی ہیں اور آئندہ کیلئے انسان گناہوں سے رک جاتا ہے۔

عن ابن مسعود قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله انی وجدت امراة فی بستان ففعلت بها کل شیئی غیر انی لم اجا معها قبلتها و لزمتها ولم افعل غیر ذالک فافعل بی ماشئت فلم یقل رسول الله صلی الله علیه وسلم شیاءً فذهب الرجل فقال عمر لقد ستر الله علیه لوستر علی نفسه فاتبعه رسول الله صلی الله علیه وسلم بصره ثم قال ردوه علی فردوه علیه فقراء علیه اقم الصلواة طرفی النهار الخ فقال معا ذوفی روایة عمر یا رسول الله اله وحده ام للناس کا فة ؟ فقال بل للناس کافة (ابن کثیر)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ حضور میں نے ایک باغ میں ایک عورت کو بوسہ دیا اور اس سے چمٹا رہا، لیکن میں نے اس سے مباشرت نہیں کی، لہٰذا جو میری سزا ہے وہ مجھ پر نافذ فرما دیجیے۔ آپؐ نے کچھ نہیں فرمایا اور وہ چل دیا۔ حضورؐ نے جب اسے دیکھا اور وہ نظر نہ آیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس شخص کو واپس بلالو۔ جب لوگوں نے بلالیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سامنے اَقِمِ الصلوٰة الخ والی ساری آیت تلاوت فرمائی تو حضرت معاذؓ نے یا دوسری روایت کے مطابق حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ حضور یہ معافی کا حکم صرف اس شخص کے ساتھ خاص ہے یا عام لوگوں کیلئے بھی ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ لوگوں کے لیے عام ہے۔

لہٰذا صغائر حسنات سے معاف ہو جاتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ الخ

اس آیت میں اُمت محمدیہ علی صاحبها الصلوٰۃ والسلام کو ترغیب دی گئی ہے کہ ہر زمانے میں ایسے لوگوں کی کثرت ہونی چاہیے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں۔ برائیوں سے روکے اور نیک اعمال کی تبلیغ کریں۔ گزشتہ قومیں اس وجہ سے تباہ ہوئیں کہ بدکردار لوگوں کی کثرت ہوتی تھی اور نیک اعمال والوں کی تعداد تھوڑی ہوتی تھی۔ اگر نیک لوگ زیادہ ہوتے تو اُن پر عذاب نہ آتا۔

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ الخ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا اور اس کی حکمت اس بات کی مقتضی ہوتی کہ تم ایک ہی ملت کے پیروکار ہوتے اور کوئی اختلاف رونما نہ ہوتا لیکن ایسا نہیں ہوا کیونکہ حق و باطل کا یہ ٹکر ہمیشہ رہا ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ البتہ جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور نفس و شیطان کے شر سے محفوظ رہیں وہ بے موقع

اختلاف سے بچ جاتے ہیں اور حق کے معیار پر پورا اُترتے ہیں۔

واضح رہے کہ مختلف اُمتوں کی بداعمالیوں کا تذکرہ اور اُن بداعمالیوں کی وجہ سے اُن کی تباہ کاری کا تذکرہ کیا گیا جیسے قوم لوط کی ہلاکت ایک خاص جرم کی وجہ سے ہوئی۔ قوم ہود کی ہلاکت انبیاء کی گستاخی کی وجہ سے ہوئی اور قوم شعیبؑ کی ہلاکت ناپ تول میں کمی کی وجہ سے ہوئی۔ اسی طرح قوم نوحؑ وقوم موسیٰؑ وغیرہ۔ اب دیکھا جائے تو اُمت محمدیہ میں یہ تمام برائیاں اور اعمال مجموعی طور پر موجود ہیں لیکن اللہ تعالیٰ غفور ورحیم ہیں کہ اس اُمت کو تباہ نہیں کر رہا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اُن تمام برے اعمال سے محفوظ فرمائیں۔

رکوعاتہا ۱۲ سُوْرَةُ یُوْسُفَ مَکِّیَّةٌ ۵۳ آیاتہا ۱۱۱

آیتیں ۱۱۱ سورۂ یوسف مکہ میں نازل ہوئی رکوع ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۱﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾

یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں ○ ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں تمہارے سمجھنے کے لیے نازل کیا ○

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ

ہم تیرے پاس بہت اچھا قصہ بیان کرتے ہیں اس واسطے کہ ہم نے تیری طرف یہ قرآن بھیجا ہے

وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۳﴾ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ

اور تو اس سے پہلے البتہ بے خبروں میں سے تھا ○ جس وقت یوسف نے اپنے باپ سے کہا اے باپ

اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴿۴﴾

میں نے گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو خواب میں دیکھا کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں ○

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا

کہا اے بیٹے اپنا خواب اپنے بھائیوں کے سامنے نہ بیان کرنا وہ تیرے لیے کوئی نہ کوئی فریب بنا دیں گے

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۵﴾ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ

بیشک شیطان انسان کا صریح دشمن ہے ○ اور اسی طرح تیرا رب تجھے برگزیدہ کرلے گا اور تجھے

مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ

خواب کی تعبیر سکھائے گا اور اپنی نعمتیں تجھ پر اور یعقوب کے گھرانے پر پوری کرے گا جس طرح کہ

اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶﴾ ع

اس سے پہلے تیرے باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق پر پوری کر چکا ہے بیشک تیرا رب جاننے والا حکمت والا ہے ○

افاداتِ محمود:

سوائے چار آیات کے باقی تمام سورت مکی ہے۔

شانِ نزول:

مفسرین نے لکھا ہے کہ یہود نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اگر آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ بیان کریں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ پوری سورۃ نازل فرمائی۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ الخ

قرآن کریم کو عربی زبان میں اس لئے اتارا گیا کہ اس کے اولین مخاطب عرب تھے، اس لیے قرآن کو عربی میں نازل کیا گیا تا کہ وہ اس کو خوب سمجھیں۔ افصح اللغات ہونے کی وجہ سے عجمیوں کے دلوں میں بھی عربی کی طرف فطری میلان پایا جاتا ہے، لہٰذا عربی میں قرآن کا ہونا عجمیوں پر بھی احسان ہے۔ حافظ عماد الدینؒ لکھتے ہیں......

انزل اشرف الکتب باشرف اللغات علی اشرف الرسل بسفارة اشرف الملئکة وکان ذالک فی اشرف بقاع الارض و ابتدئ انزاله فی اشرف شهر السنة وهو رمضان فکمل من کل الوجوه (ابن کثیر)

سب کتابوں سے بزرگ تر کتاب تمام زبانوں سے عمدہ زبان میں، اشرف الرسل پر، تمام فرشتوں سے بزرگ تر فرشتہ کی وساطت سے نازل کی گئی اور یہ عمل زمین میں سے سب سے زیادہ بابرکت جگہ میں اور سال کے تمام مہینوں میں سے بزرگ تر مہینہ میں ہوا جو کہ رمضان کا مہینہ ہے، لہٰذا قرآن کریم ہر لحاظ سے مکمل ہے۔

اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ الخ

کل تیرہ ہو گئے۔ گیارہ ستاروں سے حضرت یوسفؑ کے بھائی مراد ہیں اور شمس سے حضرت یوسفؑ کی والدہ اور قمر سے حضرت یوسفؑ کے والد مراد ہیں یا شمس سے والد اور قمر سے والدہ مراد ہیں۔ بعض مفسرین کے نزدیک حضرت یوسفؑ کی والدہ انتقال کر گئی تھیں یہاں خالہ مراد ہے اور خالہ ماں کی مانند ہوتی ہے۔ نیز روایات میں ہے کہ جب حضرت یوسفؑ کی حقیقی والدہ کا انتقال ہوا تو حضرت یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ کی خالہ سے نکاح کر لیا تھا۔ لہٰذا یہ سوتیلی والدہ بھی تھیں اور خالہ بھی۔ سٰجِدِيْنَ سجدہ سے مراد اطاعت اور سجدہ تعظیمی ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جو خواب دیکھا تھا۔ یہ سچا خواب تھا حضرات انبیاء کا خواب وحی خداوندی ہوتا ہے جس میں شک اور تردد کا کوئی شائبہ نہیں ہوتا۔

خواب کی حقیقت اور خواب کا نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہونا:

انسان میں مختلف کاموں کیلئے اللہ تعالیٰ نے مختلف قوتیں رکھی ہیں۔ بعض ظاہری حواس ہیں، بعض باطنی حواس ہیں۔ جب انسان جاگ رہا ہوتا ہے تو ظاہری حواس اپنا کام کرتے ہیں۔ جیسے دیکھنا، سننا، سونگھنا وغیرہ اور جب انسان سو جاتا ہے تو بعض باطنی حواس اپنا اپنا کام کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ انسانی روح کا تعلق عالم مثال سے قائم ہو جاتا ہے اور عالم مثال میں چونکہ مستقبل کے تمام نقشے موجود ہیں، بعض چیزوں کی صورت و ہیئت وہی ہوتی ہے جو دنیا میں ہوتی ہے۔ بعض کی صورتیں مختلف ہوتی ہیں۔ روح مستقبل میں آنے والے کسی واقعہ کا ادراک کر لیتی ہے اور تعبیر سے اس کی نافع یا نقصان دہ ہونے کا علم ہو جاتا ہے، لیکن یہ ماہر معبرین کا کام ہے۔ جیسے علامہ ابن سیرینؒ اور دیگر لوگ گزرے ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ

اول مابدئی به رسول الله صلی الله علیه وسلم الرؤیا الصادقة (بخاری)

یعنی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی ابتداء سچے خوابوں سے ہوئی ہے۔

ایک اور روایت میں ہے **لم یبق من النبوة الا المبشراة قالوا وما المبشراة ؟ قال الرؤیا الصالحة**o (بخاری)

یعنی نبوت تو اب کسی کو نہیں مل سکتی لیکن مبشرات باقی ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا کہ مبشرات سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا سچے خواب۔

ایک اور روایت میں ہے کہ سچا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور چھیالیسواں حصہ ہونے کا مقصد یہ ہے کہ نبوت کے کل ۲۳ تیئیس سال ہیں اگر ان کے ششماہی بنائے جائیں تو چھیالیس ششماہی بن جاتے ہیں اور نبوت کی ابتداء جب ہوئی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھ ماہ تک سچے خواب آتے رہے۔

حضرت یوسفؑ کی والدہ کا نام اکیل ہے۔ ان کے ہاں دو بیٹے ہوئے۔ ایک حضرت یوسف اور دوسرے بن یامین یہاں بظاہر یہ اشکال ہو سکتا ہے کہ ان نبی زادوں نے اپنے ایک بے گناہ بھائی کو قتل کرنا چاہا اور اس کے خلاف طرح طرح کی سازشیں کیں جبکہ بعض لوگ ان کو بھی نبی مانتے ہیں۔ کیا ایسا ممکن ہے؟ جواب اس کا یہ ہے کہ نبی زادہ اگر کافر ہو سکتا ہے تو گناہ کبیرہ کا مرتکب ہونا کیونکر محال ہے؟ رہی یہ بات کہ کیا وہ نبی بن گئے تھے تو بعد میں تو دعویٰ کے اثبات میں کوئی معتد بہا حجت موجود نہیں ہے۔ محض نبی زادہ ہونے سے نبوت لازم نہیں آتی۔ روایات میں صرف یہودا کی نبوت کا ذکر ملتا ہے اور کسی بھائی کے نبی ہونے کا ذکر نہیں ہے اور یہودا کا ذکر قرآن جگہ جگہ دوسرے بھائیوں سے الگ کرتا ہے۔ ایک تو قتل سے منع کرنے والا بھی یہی یہودا ہے۔ دوسرا یہ کہ جب حضرت یوسفؑ کو ان لوگوں نے کنویں میں ڈال دیا تو یہ یہودا اُن کو وہاں کھانا پہنچاتے تھے پھر جب قافلہ والوں کو

وہاں سے گزرتے دیکھا تو ان کی راہنمائی فرمائی کہ فلاں کنویں کا پانی بڑا ٹھنڈا اور شیریں ہے۔ مراد وہ کنواں تھا جس میں حضرت یوسفؑ موجود تھے تا کہ اس تدبیر سے لوگ اُسے وہاں سے نکال کر لے جائیں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اسی وجہ سے ان گیارہ بھائیوں میں بڑا جو یہودا۔ یا یھوذا تھا۔ اس نے کہا کہ ہمیں حضرت یوسفؑ کے خون میں ہاتھ رنگنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ اسے کسی غیر آباد اور گمنام کنویں میں ڈال دیں گے۔ ہمارا مقصد خود بخود حاصل ہو جائے گا۔ اس ایک بھائی کی اس بات کی وجہ سے تمام بھائی حضرت یوسفؑ کے قتل اور اس پر انجام کار آنے والے عذاب سے محفوظ ہو گئے۔

لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِلسَّائِلِينَ ۝٧ إِذْ قَالُوا لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ

البتہ یوسف اور اس کے بھائیوں کے قصہ میں پوچھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ۝ جب انہوں نے کہا البتہ یوسف اور اس کا بھائی

أَحَبُّ إِلَىٰ أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝٨

ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ پیارا ہے حالانکہ ہم طاقتور جماعت ہیں بیشک ہمارا باپ صریح غلطی پر ہے ۝

اقْتُلُوا يُوسُفَ أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضًا يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ أَبِيكُمْ وَتَكُونُوا مِنْ

یوسف کو مار ڈالو یا کسی ملک میں پھینک دو تا کہ باپ کی توجہ اکیلے تم پر رہے اور

بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ ۝٩ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي

اس کے بعد نیک آدمی ہو جانا ۝ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ یوسف کو قتل نہ کرو اور اسے

غَيَابَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ ۝١٠ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ

گمنام کنوئیں میں ڈال دو کہ اسے کوئی مسافر اٹھا لے جائے اگر تم کرنے ہی والے ہو ۝ انہوں نے کہا اے باپ کیا بات ہے کہ

لَا تَأْمَنَّا عَلَىٰ يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ ۝١١ أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ

تو یوسف پر ہمارا اعتبار نہیں کرتا اور ہم اس کے خیر خواہ ہیں ۝ کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دے کہ وہ کھائے

وَيَلْعَبْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝١٢ قَالَ إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَنْ تَذْهَبُوا بِهِ وَأَخَافُ

اور کھیلے اور بیشک ہم اس کے نگہبان ہیں ۝ اس نے کہا مجھے اس سے غم ہوتا ہے کہ تم اسے لے جاؤ اور اس سے ڈرتا ہوں کہ

أَنْ يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنْتُمْ عَنْهُ غَافِلُونَ ۝١٣ قَالُوا لَئِنْ أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ

اسے بھیڑیا کھا جائے اور تم اس سے بے خبر ہو ۝ انہوں نے کہا اگر اسے بھیڑیا کھا گیا اور ہم ایک طاقتور جماعت ہیں

عُصْبَةٌ إِنَّا إِذًا لَخَاسِرُونَ ۝١٤ فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَأَجْمَعُوا أَنْ يَجْعَلُوهُ فِي

بیشک ہم اس وقت البتہ نقصان اٹھانے والے ہوں گے ۝ جب اسے لے کر چلے اور متفق ہوئے کہ اسے گمنام

غَيَابَتِ الْجُبِّ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِأَمْرِهِمْ هَٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝١٥

کنوئیں میں ڈالیں تو ہم نے یوسف کی طرف وحی بھیجی کہ تو ضرور انہیں ایک دن آگاہ کریگا ان کے اس کام سے اور وہ تجھے نہ پہچانیں گے ۝

وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ ۝١٦ قَالُوا يَا أَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا

اور کچھ رات گئی اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے ۝ کہا اے ہمارے باپ ہم تو آپس میں دوڑنے میں مصروف ہوئے اور

يُوسُفَ عِندَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ ۖ وَمَا أَنتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا
یوسف کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑ گئے تب اسے بھیڑیا کھا گیا اور تو ہمارے کہنے پر یقین نہیں کرے گا اگر چہ ہم
صَادِقِينَ ﴿١٧﴾ وَجَاءُوا عَلَىٰ قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ ۚ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ
سچے ہی ہوں ○ اور اس کے کرتے پر جھوٹ موٹ کا خون بھی لگا لائے اس نے کہا نہیں بلکہ تم نے دل سے ایک بات
أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿١٨﴾ وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ
بنائی ہے اب صبر ہی بہتر ہے اور اللہ ہی سے مدد مانگتا ہوں اس بات پر جو تم بیان کرتے ہو ○ اور ایک قافلہ آیا
فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُ ۖ قَالَ يَا بُشْرَىٰ هَٰذَا غُلَامٌ ۚ وَأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً ۚ
پھر انہوں نے اپنا پانی بھرنے والا بھیجا اس نے اپنا ڈول لٹکایا کہا کیا خوشی کی بات ہے یہ ایک لڑکا ہے اور اسے تجارت کا مال سمجھ کر چھپا لیا
وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ ۚ
اور اللہ خوب جانتا تھا جو کچھ وہ کر رہے تھے ○ اسے بھائی ناقص قیمت پر بیچ آئے گنتی کی چونیوں پر
وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ ﴿٢٠﴾
اور اس سے بیزار ہو رہے تھے ○

افاداتِ محمود:

مِنَ الزَّاهِدِينَ ﴿٢٠﴾ زہد کے ساتھ جب فیہ آ جاتا ہے تو من الراغبين عنه یعنی اعراض کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرَ لِامْرَأَتِهِ

اور جس نے اسے مصر میں خرید کیا اس نے اپنی عورت سے کہا کہ

أَكْرِمِي مَثْوَاهُ عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا ۚ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا

اس کی عزت کر شاید ہمارے کام آئے یا ہم اسے بیٹا بنالیں اسی طرح ہم نے

لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ وَاللَّهُ غَالِبٌ

یوسف کو اس ملک میں جگہ دی اور تا کہ ہم اسے خواب کی تعبیر سکھائیں اور اللہ اپنا کام

عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ

جیت کر رہتا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ○ اور جب اپنی جوانی کو پہنچا تو ہم نے

حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٢٢﴾ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا

اسے حکم اور علم دیا اور نیکوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ○ اور جس عورت کے گھر میں تھا وہ اسے

عَنْ نَفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۚ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ ۖ إِنَّهُ رَبِّي

پھسلانے لگی اور دروازے بند کر لیے اور کہنے لگی لو آؤ اس نے کہا اللہ کی پناہ وہ تو میرا آقا ہے

أَحْسَنَ مَثْوَايَ ۖ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿٢٣﴾ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ ۖ وَهَمَّ بِهَا

جس نے مجھے عزت سے رکھا ہے بیشک ظالم نجات نہیں پاتے ○ اور البتہ اس عورت نے تو اس پر ارادہ کر لیا تھا اور اگر وہ

لَوْلَا أَنْ رَأَىٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ ۚ كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ ۚ إِنَّهُ

اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا تو اس کا ارادہ کر لیتا اسی طرح ہوا تا کہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی کو ٹال دیں بیشک

مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ ﴿٢٤﴾ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِنْ دُبُرٍ وَ

وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھا ○ اور دونوں دروازہ کی طرف دوڑے اور عورت نے اس کا کرتہ پیچھے سے پھاڑ ڈالا اور

أَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ ۚ قَالَتْ مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلَّا أَنْ

دونوں نے عورت کے خاوند کو دروازے کے پاس پایا کہنے لگی کہ جو تیرے گھر کے لوگوں سے برا ارادہ کرے اس کی تو یہی سزا ہے کہ

يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٥﴾ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَنْ نَفْسِي وَشَهِدَ شَاهِدٌ

قید کیا جائے یا سخت سزا دی جائے ○ کہا یہی مجھ سے اپنا مطلب نکالنے کو پھسلاتی تھی اور عورت کے گھر والوں میں سے

مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَ هُوَ مِنَ
ایک گواہ نے گواہی دی — اگر اس کا کرتہ آگے سے پھٹا ہوا ہے — تو عورت سچی ہے — اور وہ
الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَ هُوَ مِنَ
جھوٹا ہے ○ اور اگر اس کا کرتہ پیچھے سے — پھٹا ہوا ہے — تو یہ جھوٹی ہے — اور وہ
الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ۭ اِنَّ
سچا ہے ○ پھر جب عزیز نے اس کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا — کہا بیشک یہ تم عورتوں کا ایک فریب ہے بیشک
كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ښ اِنَّكِ
تمہارا فریب بڑا ہوتا ہے ○ یوسف تو اس سے درگذر کر — اور تو اے عورت اپنے گناہ کی معافی مانگ — کیونکہ
كُنْتِ مِنَ الْخٰطِــِٕيْنَ ﴿۲۹﴾ ع
تو ہی خطا کار ہے ○

افاداتِ محمود:

هَيْتَ لَكَ یہ اسم فعل ہے اسرع یا تعال یا ھلم کے معنی میں ہے:

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا الخ

بادی النظر میں تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ گناہ کا ارادہ زلیخا نے بھی کیا اور حضرت یوسفؑ نے بھی کیا، لیکن دونوں میں وجوہ متعددہ سے فرق ہے۔

(۱) ایک یہ ہے کہ یوسفؑ کا ارادہ اضطراریہ تھا اور زلیخا کا ارادہ اختیاریہ تھا۔

(۲) قاعدہ یہ ہے کہ جب ایک ہی فعل دو فاعلوں کی طرف منسوب ہوتا ہے تو اختصار کے پیش نظر وہاں تثنیہ کا صیغہ ذکر کیا جاتا ہے جیسے فلماذ اقا الشجرة الخ فـما بلغا مجمع بينهما الخ، لیکن یہاں سورہ یوسف میں جو هَمَّ منسوب الی زلیخا ہے اس کو الگ فعل سے ذکر کیا گیا ہے اور جو ھم منسوب الی یوسف ہے اس کو الگ فعل سے ذکر کیا گیا ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ دونوں میں فرق ہے۔

(۳) زلیخا کے هَمَّ پر ل اور قد دو حروف تحقیق وتاکید داخل کیے گئے ہیں اور یوسف کی طرف مطلق هَمَّ منسوب ہے فکا نهما شيان مختلفان گویا دونوں افعال الگ الگ ہیں۔

(۴) جو هَمَّ منسوب الی زلیخا ہے وہ قضیہ موجبہ ہے اور جن الفاظ سے هَمَّ کی نسبت یوسف کی طرف کی گئی وہ قضیہ شرطیہ ہے اثباتِ ھمِ یوسف مشروط ہے عدمِ رؤیتِ برھان سے۔اور جب رویت برھان ثابت ہو چکی ہے تو

هَمَّ یوسف کا سلب لازم آتا ہے اذا فات الشرط فات المشروط لٰہذا یوسفؑ کا ارادہ ہوا ہی نہیں۔ مختصر یہ کہ یوسف علیہ السلام کا ارادہ تو برہان نہ دیکھنے سے مشروط ہے۔ برہان دیکھ لیا تو ارادہ بھی نہ رہا۔

برھان سے کیا مراد ہے:

جو برہان اور حجت حضرت یوسفؑ کو نظر آئی اور جس کی برکت سے وہ باز رہے وہ حجت اور برھان کیا ہے اس میں حضرات مفسرین کے مختلف اقوال ہیں۔ چند اقوال درج ذیل ہیں۔

(۱) برھان سے مراد وہ پیغمبرانہ فہم اور تدبر ہے جو نبوت سے سرفراز کرنے سے قبل ہی انبیاءؑ کو دیا جاتا ہے اور وہ صغائر و کبائر، فواحش اور شرک کی آلودگیوں سے بچے رہتے ہیں۔

(۲) یا برہان سے مراد حضرت یوسفؑ کا یہ قول ہے انہ ربی اَحْسَنَ مثوای یعنی حضرت یوسفؑ کے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات ڈال دی اور سمجھا دی کہ جس مالک نے مجھ کو گھر میں عزت سے رکھا اور پالا، کیا میں اس کی عزت پر حملہ کروں؟ کلا وحاشا ایسی بے وفائی و بے اعتنائی تو ایک عام انسان کو زیب نہیں دیتی چہ جائے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک برگزیدہ و پسندیدہ خلائق یہ گھناؤنی حرکت کرے۔

(۳) یا برھان سے مراد حضرت یعقوبؑ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے حضرت یعقوبؑ کو حضرت یوسفؑ کے سامنے ظاہر فرما دیا وہ سامنے کھڑے انگلی منہ میں دبائے ہوئے تھے۔ حضرت یوسف کی ان پر نگاہ پڑی نتیجۃً وہ گناہ سے بچ گئے۔

(۴) برھان سے مراد کوئی خاص تحریر ہے جو حضرت یوسفؑ کو نظر آ گئی تھی جس کی وجہ سے وہ گناہ سے بچ گئے۔ بہرحال سبب حفاظت جو بھی بنا ہو، انبیاء عند اللہ صغائر و کبائر سے معصوم و محفوظ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرماتے رہتے ہیں۔ ایک حدیث میں ہے......

الکریم ابن الکریم ابن الکریم ابن الکریمO
یعنی یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم (علیہم السلام)

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ

اور عورتوں نے شہر میں چرچا کیا کہ عزیز کی عورت اپنے

فَتٰهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۭ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۳۰ فَلَمَّا سَمِعَتْ

غلام کو چاہتی ہے بیشک اس کی محبت میں فریفتہ ہوگئی ہے ہم تو اسے صریح غلطی پر دیکھتے ہیں ۝ پھر جب عزیز کی

بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ

بیوی نے ان کی ملامت سنی تو انہیں بلا بھیجا اور ان کے واسطے ایک مجلس تیار کی اور ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک

سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ

چھری دی اور کہا ان کے سامنے نکل آ پھر جب انہوں نے اسے دیکھا تو حیرت میں رہ گئیں اور اپنے ہاتھ کاٹ لیے

وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ۭ اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ۝۳۱ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ

اور کہا اللہ پاک ہے یہ انسان تو نہیں ہے یہ تو کوئی بزرگ فرشتہ ہے ۝ کہا یہی وہ ہے کہ جس کے

الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ۭ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ۭ وَلَىِٕنْ لَّمْ يَفْعَلْ

معاملہ میں تم نے مجھے ملامت کی تھی اور البتہ تحقیق میں نے اس سے دلی خواہش ظاہر کی تھی پھر اس نے اپنے آپ کو روک لیا اور اگر وہ

مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝۳۲ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ

میرا کہنا نہ مانے گا تو ضرور قید کر دیا جائے گا اور ذلیل ہو کر رہے گا ۝ یوسف نے کہا اے میرے رب میرے لیے قید خانہ بہتر ہے

مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ

اس کام سے کہ جس کی طرف مجھے بلا رہی ہیں اور اگر تو مجھ سے ان کا فریب دفع نہ کریگا تو ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور

مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝۳۳ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ

جاہلوں میں سے ہو جاؤں گا ۝ پھر اس کے رب نے اس کی دعا قبول کی پس ان کا فریب ان سے دور کر دیا کیونکہ وہی سننے والا

ع الْعَلِيْمُ ۝۳۴ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ۝۳۵

جاننے والا ہے ۝ ان لوگوں کو نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی یوں سمجھ میں آیا کہ اسے ایک مدت تک قید کر دیں ۝

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ۭ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّىْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ

اور اس کے ساتھ دو جوان قید خانہ میں داخل ہوئے ان میں سے ایک نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ شراب نچوڑتا ہوں اور دوسرے نے

الْاٰخَرُ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِیْلِهٖ ۚ

کہا میں دیکھتا ہوں کہ اپنے سر پر روٹی اٹھا رہا ہوں کہ اس میں سے جانور کھاتے ہیں ہمیں اس کی تعبیر بتلا

اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ لَا یَاْتِیْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا

ہم تجھے نیکوکار سمجھتے ہیں ○ کہا جو کھانا تمہیں دیا جاتا ہے وہ ابھی آنے نہ پائے گا کہ اس سے

بِتَاْوِیْلِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ؕ اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ

پہلے میں تمہیں اس کی تعبیر بتلا دوں گا یہ ان چیزوں سے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھائی ہیں بیشک میں نے اس قوم کا

قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ اتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ

مذہب ترک کر دیا ہے جو اللہ پر ایمان نہیں لاتی اور وہ آخرت کے بھی منکر ہیں ○ اور میں اپنے باپ دادا

اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ

ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کے مذہب کا تابع ہو گیا ہوں ہمیں یہ جائز نہیں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو بھی شریک کریں

ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾

یہ ہم پر اور سب لوگوں پر اللہ کا فضل ہے لیکن بہت لوگ شکر نہیں کرتے ○

یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ؕ ﴿۳۹﴾

اے قید خانہ کے رفیقو کیا کئی جدا جدا معبود بہتر ہیں یا اکیلا اللہ زبردست ہے ○

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ

تم اس کے سوا نہیں پوجتے مگر چند ناموں کو جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے مقرر کر لیے ہیں اللہ نے ان کے متعلق

اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ ؕ ذٰلِكَ

کوئی سند نہیں اتاری حکومت سوا اللہ کے کسی کی نہیں ہے اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو یہی

الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾ یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ اَمَّاۤ

سیدھا راستہ ہے لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے ○ اے قید خانہ کے رفیقو تم دونوں میں سے

اَحَدُكُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَ اَمَّا الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْ

ایک جو ہے وہ اپنے آقا کو شراب پلائیگا اور جو دوسرا ہے وہ سولی دیا جائیگا پھر اس کے سر میں سے پرندے

دَآ اَسِہٖ ۭ قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْہِ تَسْتَفْتِیٰنِ ﴿۴۱﴾ وَقَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّہٗ نَاجٍ

کھائیں گے اس کام کا فیصلہ ہوگیا ہے جس کی تم تحقیق چاہتے تھے ○ اور ان دونوں میں سے جسے یوسف نے بچنے والا سمجھا تھا

مِّنْہُمَا اذْکُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّکَ ز فَاَنْسٰہُ الشَّیْطٰنُ ذِکْرَ رَبِّہٖ فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ

کہہ دیا کہ تو اپنے آقا سے میرا ذکر کرنا پھر شیطان نے اسے اپنے آقا سے ذکر کرنا بھلا دیا پھر قید میں

بِضْعَ سِنِیْنَ ﴿۴۲﴾ وَقَالَ الْمَلِکُ اِنِّیْٓ اَرٰی سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْکُلُہُنَّ سَبْعٌ ع

کئی برس رہا ○ اور بادشاہ نے کہا میں خواب دیکھتا ہوں کہ سات موٹی گائیں ہیں انہیں سات

عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ ؕ یٰٓاَیُّہَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ

دُبلی گائیں کھاتی ہیں اور سات سبز خوشے ہیں اور سات خشک اے درباروالو مجھے میرے خواب کی

رُءْیَایَ اِنْ کُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ

تعبیر بتلاؤ اگر تم خواب کی تعبیر دینے والے ہو ○ انہوں نے کہا یہ خیالی خواب ہیں اور ہم ایسے خوابوں کی

الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ ﴿۴۴﴾ وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْہُمَا وَادَّکَرَ بَعْدَ اُمَّۃٍ اَنَا اُنَبِّئُکُمْ

تعبیر نہیں جانتے ○ اور وہ بولا جوان دونوں میں سے بچا تھا اور اسے مدت کے بعد یاد آگیا میں تمہیں

بِتَاْوِیْلِہٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾ یُوْسُفُ اَیُّہَا الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ

اس کی تعبیر بتلاؤں گا سو تم مجھے بھیج دو ○ اے یوسف اے سچے ہمیں اس کی تعبیر بتلا کہ سات موٹی گایوں کو

سِمَانٍ یَّاْکُلُہُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ ۙ

سات دُبلی کھا رہی ہیں اور سات سبز خوشے ہیں اور سات خشک

لَّعَلِّیْٓ اَرْجِعُ اِلَی النَّاسِ لَعَلَّہُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ

تا کہ میں لوگوں کے پاس لے جاؤں شاید وہ سمجھ جائیں ○ کہا تم سات برس لگا تار کھیتی

دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْہُ فِیْ سُنْۢبُلِہٖٓ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْکُلُوْنَ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ

کروگے پھر جو کاٹو تو اسے اس کے خوشوں میں رہنے دو مگر تھوڑا سا جو تم کھاؤ ○ پھر

یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِکَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْکُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَہُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا

اس کے بعد سات برس سختی کے آئیں گے جو تم نے ان کے لیے رکھا تھا کھا جائیں گے مگر تھوڑا سا جو

مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ﴿۴۸﴾ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ

تم بیج کے واسطے روک رکھو گے ○ پھر اس کے بعد ایک سال آئیگا اس میں لوگوں پر مینہ برسے گا

النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ ع

اس میں رس نچوڑیں گے ○ اور بادشاہ نے کہا اسے میرے پاس لے آؤ پھر جب اس کے پاس قاصد پہنچا

قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ؕ

کہا اپنے آقا کے ہاں واپس جا اور اس سے پوچھ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے

اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ﴿۵۰﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ

بیشک میرا رب ان کے فریب سے خوب واقف ہے ○ کہا تمہارا کیا واقعہ تھا جب تم نے یوسف کو

عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ

پھسلایا تھا انہوں نے کہا اللہ پاک ہے ہمیں اس میں کوئی برائی معلوم نہیں ہوئی عزیز کی عورت بولی

الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۫ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۵۱﴾

اب سچی بات ظاہر ہوگئی میں نے ہی اسے پھسلانا چاہا تھا اور وہ سچا تھا ○

ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۲﴾

یہ اس لیے کیا تا کہ عزیز معلوم کر لے کہ میں نے اس کی غائبانہ خیانت نہیں کی تھی اور بیشک اللہ خیانت کرنے والوں کے فریب کو چلنے نہیں دیتا ○

وَمَآ أُبَرِّئُ نَفْسِيٓ ۚ إِنَّ ٱلنَّفْسَ لَأَمَّارَةٌۢ بِٱلسُّوٓءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيٓ ۚ إِنَّ
اور میں اپنے نفس کو پاک نہیں کہتا بے شک نفس تو برائی سکھاتا ہے مگر جس پر میرا رب مہربانی کرے بے شک

رَبِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٥٣﴾ وَقَالَ ٱلْمَلِكُ ٱئْتُونِي بِهِۦٓ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي ۖ فَلَمَّا
میرا رب بخشنے والا مہربان ہے ○ اور بادشاہ نے کہا کہ اسے میرے پاس لے آؤ تا کہ اسے خاص اپنے پاس رکھوں پھر جب

كَلَّمَهُۥ قَالَ إِنَّكَ ٱلْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ ﴿٥٤﴾ قَالَ ٱجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَآئِنِ
اس سے بات چیت کی کہا بے شک تو آج سے ہمارے ہاں تو بڑا معزز اور معتبر ہے ○ کہا مجھے ملکی خزانوں پر

ٱلْأَرْضِ ۖ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ ﴿٥٥﴾ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي ٱلْأَرْضِ يَتَبَوَّأُ
مامور کردو بے شک میں خوب حفاظت کرنے والا جاننے والا ہوں ○ اور ہم نے اس طور پر یوسف کو اس ملک میں بااختیار بنادیا کہ

مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ۚ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَن نَّشَآءُ ۖ وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ
اس میں جہاں چاہے رہے ہم جس پر چاہیں اپنی رحمت متوجہ کر دیں اور ہم نیکی کرنے والوں کا اجر

ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿٥٦﴾ وَلَأَجْرُ ٱلْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَكَانُوا۟ يَتَّقُونَ ﴿٥٧﴾
ضائع نہیں کرتے اور آخرت کا ثواب ان کے لئے بہتر ہے جو ایمان لائے اور پرہیزگاری میں رہے ○

افاداتِ محمود:

قَالَ ٱجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَآئِنِ ٱلْأَرْضِ الخ

یہاں بظاہر یہ شبہ ہوسکتا ہے کہ حضرت یوسفؑ نے بادشاہ مصر سے وزیرخزانہ بنانے کو کہا، حالانکہ ان بڑے مناصب سے بچتے رہنا ہی زیادہ افضل ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں ہے من طلب القضاء فکانہ ذبح بغیر سکین یعنی جو منصب قضاء کو خود طلب کر لیتا ہے گویا وہ بغیر چھری کے ذبح ہوجاتا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جو کسی منصب کو خود طلب کر لیتا ہے تو وہ اس منصب کے حوالہ کیا جاتا ہے اور جس کو بغیر طلب کئے کوئی منصب سونپ دیا جاتا ہے تو نصرت اور اعانت خداوندی شامل حال ہوتی ہے؟ (الترغیب)

جواب اس اشکال کا یہ ہے کہ اصل میں طلب اور عدم طلب کا دارومدار اس بات پر ہے کہ اس منصب کیلئے طالب کے علاوہ کوئی اور اہل موجود ہے یا نہیں؟ اگر کوئی اور اہل موجود ہو اور اس منصب کے ضیاع کا اندیشہ نہ ہو تب تو طلب مذموم ہے اور اگر کوئی اور اہل موجود نہ ہو تو اس صورت میں اس منصب کو طلب کر کے اس کی صیانت و حفاظت واجب ہے۔ چنانچہ حضرت یوسفؑ اس منصب کیلئے کوئی اور اہل موجود تھا اور نہ ہی کوئی وہ تدبیر کرسکتا تھا جو تدبیر حضرت یوسفؑ کے علاوہ نے قحط سالی کنٹرول کرنے کیلئے فرمائی، لہٰذا اس صورت میں حضرت یوسفؑ کیلئے اس منصب کو طلب کرنا واجب تھا ورنہ لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو کر ہلاک ہوجاتے۔

وَجَاءَ إِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ ﴿٥٨﴾ وَلَمَّا

اور یوسف کے بھائی آئے پھر اس کے ہاں داخل ہوئے تو اس نے انہیں پہچان لیا اور وہ نہیں پہچان سکے ○ اور جب

جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَكُمْ مِنْ أَبِيكُمْ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي

انہیں ان کا سامان تیار کر دیا کہا میرے پاس وہ بھائی بھی لے آنا جو تمہارے باپ کی طرف سے ہے تم نہیں دیکھتے میں

أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ﴿٥٩﴾ فَإِنْ لَمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ

ماپ پورا دیتا ہوں اور بڑا مہمان نواز ہوں ○ پھر اگر تم اسے میرے پاس نہ لائے تو نہ تمہیں میرے ہاں سے

لَكُمْ عِنْدِي وَلَا تَقْرَبُونِ ﴿٦٠﴾ قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ﴿٦١﴾

پیمانہ ملے گا اور نہ تم میرے پاس آنا ○ انہوں نے کہا ہم اس کے باپ سے خواہش کریں گے اور ہم یہ کر کے ہی رہیں گے ○

وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انْقَلَبُوا

اور اپنے خدمت گاروں سے کہہ دیا کہ ان کی پونجی ان کے اسباب میں رکھ دو تاکہ وہ اسے پہچانیں جب وہ لوٹ کر

إِلَى أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٦٢﴾ فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَى أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ

اپنے گھر جائیں شاید وہ پھر آ جائیں ○ پھر جب اپنے باپ کے ہاں پہنچے کہا اے باپ! ہمارا پیمانہ

مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿٦٣﴾ قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ

روک لیا گیا پس آپ ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو بھیج دیجئے کہ ہم پیمانہ لائیں اور بے شک ہم اس کے نگہبان ہیں ○ کہا میں تمہارا اس پر

عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنْتُكُمْ عَلَى أَخِيهِ مِنْ قَبْلُ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ

کیا اعتبار کروں مگر وہی جیسا اس سے پہلے اس کے بھائی پر اعتبار کیا تھا سو اللہ بہتر نگہبان ہے اور وہ سب مہربانوں سے

الرَّاحِمِينَ ﴿٦٤﴾ وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ قَالُوا

مہربان ہے ○ اور جب انہوں نے اپنا اسباب کھولا تو انہوں نے اپنی پونجی پائی جو انہیں واپس کر دی گئی تھی کہا

يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي هَذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا

اے ہمارے باپ! ہمیں اور کیا چاہئے یہ ہماری پونجی ہمیں واپس کر دی گئی ہے اور اپنے گھر والوں کے لئے غلہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی

وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ذَلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ ﴿٦٥﴾ قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّى

حفاظت کریں گے اور ایک اونٹ کا بوجھ اور زیادہ لائیں گے اور یہ بوجھ ملنا آسان ہے ○ کہا اسے تمہارے ساتھ ہرگز نہیں بھیجوں گا

تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ

یہاں تک کہ مجھے اللہ کا عہد دو کہ البتہ اسے میرے ہاں ضرور پہنچا دیں گے مگر یہ کہ تم سب گھر جاؤ پھر جب سب نے اسے عہد دیا

قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۶۶﴾ وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ

کہا ہماری باتوں کا اللہ شاہد ہے ○ اور کہا اے میرے بیٹو! ایک دروزے سے داخل نہ ہونا

وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۗ وَمَاۤ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۗ

اور مختلف دروازوں سے داخل ہونا اور میں تمہیں اللہ کی کسی بات سے بچا نہیں سکتا

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۗ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا

اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں ہے اسی پر میرا بھروسہ ہے اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیئے ○ اور جبکہ اسی طرح

مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ۗ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً

داخل ہوئے جس طرح ان کے باپ نے حکم دیا تھا انہیں اللہ کی کسی بات سے کچھ نہ بچا سکتا تھا

فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ۚ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

مگر یعقوب کے دل میں ایک خواہش تھی جسے اس نے پورا کیا اور وہ تو ہمارے سکھلانے سے علم والا تھا لیکن اکثر آدمی

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْۤ اَنَا اَخُوْكَ

نہیں جانتے ○ اور جب وہ یوسف کے پاس گئے تو اس نے اپنے بھائی کو اپنے پاس جگہ دی کہا کہ بے شک میں تیرا بھائی ہوں

فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ

پس جو کچھ یہ کرتے ہیں اس پر غم نہ کر ○ پھر جب یوسف نے ان کا سامان تیار کر دیا تو اپنے

فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا

بھائی کے اسباب میں کٹورا رکھ دیا پھر پکارنے والے نے پکارا اے قافلہ والو! بے شک تم البتہ چور ہو ○ اس کی طرف متوجہ ہو کر

عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ

کہنے لگے تمہاری کیا چیز گم ہوگئی ہے ○ انہوں نے کہا کہ ہمیں بادشاہ کا کٹورا نہیں ملتا جو اسے لائے گا ایک اونٹ بھر کا غلہ

بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ

پائے گا اور میں اس کا ضامن ہوں ○ انہوں نے کہا اللہ کی قسم تمہیں معلوم ہے ہم اس ملک میں شرارت کرنے کے لئے نہیں آئے

وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ ﴿٧٣﴾ قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِن كُنتُمْ كَاذِبِينَ ﴿٧٤﴾ قَالُوا

اور نہ ہم کبھی چور تھے ○ انہوں نے کہا پھر اس کی کیا سزا ہے اگر تم جھوٹے نکلو ○ انہوں نے کہا

جَزَاؤُهُ مَن وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ﴿٧٥﴾

اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے اسباب میں سے پایا جائے پس وہی اس کے بدلہ میں جائے ہم ظالموں کو یہی سزا دیتے ہیں ○

فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِن وِعَاءِ أَخِيهِ ۚ

پھر یوسف نے اپنے بھائی کے اسباب سے پہلے ان کے اسباب دیکھنے شروع کیے پھر وہ کٹورا اپنے بھائی کے اسباب سے نکالا

كَذَٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ ۖ مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا أَن

ہم نے یوسف کو ایسی تدبیر بتائی تھی بادشاہ کے قانون سے تو وہ اپنے بھائی کو ہرگز نہ لے سکتا تھا مگر یہ کہ

يَشَاءَ اللَّهُ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ ۗ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ﴿٧٦﴾ قَالُوا

اللہ چاہے ہم جس کے چاہیں درجے بلند کرتے ہیں اور ہر ایک دانا سے بڑھ کر دوسرا دانا ہے ○ انہوں نے کہا

إِن يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَّهُ مِن قَبْلُ ۚ فَأَسَرَّهَا يُوسُفُ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ

اگر اس نے چوری کی ہے تو اس سے پہلے اس کے ایک بھائی نے بھی چوری کی تھی تب یوسف نے اپنے دل میں آہستہ سے کہا اور

يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ أَنتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۖ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ ﴿٧٧﴾ قَالُوا يَا أَيُّهَا

انہیں نہیں جتایا کہا تم درجے میں بدتر ہو اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم بیان کرتے ہو ○ انہوں نے کہا اے

الْعَزِيزُ إِنَّ لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ ۖ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٧٨﴾

عزیز! بے شک اس کا باپ بوڑھا بڑی عمر کا ہے سو اس کی جگہ ہم میں سے ایک کو رکھ لے ہم تم کو احسان کرنے والا دیکھتے ہیں ○

قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَن نَّأْخُذَ إِلَّا مَن وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِندَهُ إِنَّا إِذًا لَّظَالِمُونَ ﴿٧٩﴾ ع

کہا اللہ کی پناہ کہ ہم بجز اس کے کہ جس کے پاس اپنا اسباب پایا کسی اور کو پکڑیں تب تو ہم بڑے ظالم ہیں ○

فَلَمَّا اسْتَيْأَسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا ۖ قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ

پھر جب اس سے ناامید ہوئے مشورہ کرنے کے لیے اکیلے ہو بیٹھے ان میں سے بڑے نے کہا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے باپ نے

قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُم مَّوْثِقًا مِّنَ اللَّهِ وَمِن قَبْلُ مَا فَرَّطتُمْ فِي يُوسُفَ ۖ فَلَن

تم سے اللہ کا عہد لیا تھا اور پہلے جو یوسف کے حق میں قصور کر چکے ہو سو میں

أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّىٰ يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللَّهُ لِي ۖ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۝٨٠

اس ملک سے ہرگز نہیں جاؤں گا یہاں تک کہ میرا باپ مجھے حکم دے یا میرے لئے اللہ کوئی حکم فرمائے اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ۝

ارْجِعُوا إِلَىٰ أَبِيكُمْ فَقُولُوا يَا أَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ وَمَا شَهِدْنَا إِلَّا بِمَا

تم اپنے باپ کے پاس لوٹ جاؤ اور کہو اے ہمارے باپ! تیرے بیٹے نے چوری کی اور ہم نے وہی کہا تھا جس کا

عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ ۝٨١ وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا

ہمیں علم تھا اور ہمیں غیب کی خبر نہ تھی ۝ اور اس گاؤں سے پوچھ لیجئے جس میں ہم تھے

وَالْعِيرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا ۖ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ۝٨٢ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ

اور اس قافلہ سے بھی جس میں ہم آئے ہیں اور بے شک ہم سچے ہیں ۝ کہا بلکہ تم نے دل سے ایک بنا

أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ

لی ہے اب صبر ہی بہتر ہے اللہ سے امید ہے شاید اللہ ان سب کو میرے پاس لے آئے وہی جاننے والا

الْحَكِيمُ ۝٨٣ وَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا أَسَفَىٰ عَلَىٰ يُوسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ

حکمت والا ہے ۝ اور اس نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہا ہائے یوسف! اور غم سے اس کی آنکھیں سفید

الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ ۝٨٤ قَالُوا تَاللَّهِ تَفْتَأُ تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتَّىٰ تَكُونَ

ہوگئیں پس وہ سخت غمگین ہوا ۝ انہوں نے کہا اللہ کی قسم تو یوسف کی یاد کو نہیں چھوڑے گا یہاں تک کہ

حَرَضًا أَوْ تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ ۝٨٥ قَالَ إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي

نکما ہو جائے یا ہلاک ہو جائے ۝ کہا میں تو اپنی پریشانی اور غم کا اظہار

إِلَى اللَّهِ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝٨٦ يَا بَنِيَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا

اللہ ہی کے سامنے کرتا ہوں اور اللہ کی طرف سے میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ۝ اے میرے بیٹو! جاؤ

مِنْ يُوسُفَ وَأَخِيهِ وَلَا تَيْأَسُوا مِنْ رَوْحِ اللَّهِ ۖ إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ

یوسف اور اس کے بھائی کی تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ کی رحمت سے ناامید

اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ ۝٨٧ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا

نہیں ہوتے مگر وہی لوگ جو کافر ہیں ۝ پھر جب اس کے پاس آئے تو کہا اے عزیز! ہمیں

وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ

اور ہمارے گھر والوں کو قحط کی وجہ سے بڑی تکلیف ہے اور کچھ نکمی چیز لائے ہیں سو آپ پورا غلہ بھر دیجئے اور خیرات دیجئے

اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ

بے شک اللہ خیرات دینے والوں کو ثواب دیتا ہے ○ کہا تمہیں یاد ہے جو کچھ تم نے یوسف اور اس کے

وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾ قَالُوْۤا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ

بھائی کے ساتھ کیا تھا جب تمہیں سمجھ نہ تھی ○ کہا کیا تو ہی یوسف ہے کہا میں ہی یوسف ہوں

وَهٰذَاۤ اَخِىْ ؗ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ

اور یہ میرا بھائی ہے اللہ نے ہم پر احسان کیا بے شک جو ڈرتا ہے اور صبر کرتا ہے تو اللہ ہی نیکوں کا

اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ ﴿۹۱﴾

اجر ضائع نہیں کرتا ○ انہوں نے کہا اللہ کی قسم البتہ تحقیق اللہ نے تمہیں ہم پر بزرگی دی اور بے شک ہم غلط کار تھے ○

قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ؗ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾

کہا آج تم پر کوئی الزام نہیں اللہ تمہیں بخشے اور وہ سب سے زیادہ مہربان ہے ○

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِىْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِىْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِىْ

یہ کرتا میرا لے جاؤ اور اسے میرے باپ کے منہ پر ڈال دو کہ وہ بینا ہو جائے اور میرے پاس

بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّىْ لَاَجِدُ رِيْحَ

اپنے سب کنبے کو لے آؤ ○ اور جب قافلہ روانہ ہوا تو ان کے باپ نے کہا بے شک میں یوسف کی بو

يُوْسُفَ لَوْلَاۤ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِىْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾

پاتا ہوں اگر مجھے دیوانہ نہ بناؤ ○ لوگوں نے کہا اللہ کی قسم بے شک تو البتہ اپنی پرانی گمراہی میں مبتلا ہے ○

فَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ

پھر جب خوشخبری والا آیا اس نے وہ کرتہ اس کے منہ پر ڈال دیا تو بینا ہو گیا کہا میں نے تمہیں

لَّكُمْ ۚ اِنِّىْۤ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَاۤ اِنَّا

نہیں کہا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ○ انہوں نے کہا اے ہمارے باپ! ہمارے گناہ بخشوا دیجئے

كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ۝۹۷ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۹۸

بے شک ہم ہی غلط کار تھے ○ کہا عنقریب اپنے رب سے تمہارے لئے معافی مانگوں گا بے شک وہ غفور رحیم ہے ○

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰي يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَاۗءَ

پھر جب یوسف کے پاس آئے تو اس نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا مصر میں داخل ہو جاؤ اگر اللہ نے چاہا

اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۝۹۹ۭ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَي الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰٓاَبَتِ

تو امن سے رہو گے ○ اور اپنے ماں باپ کو تخت پر اونچا بٹھایا اور اس کے آگے سب سجدہ میں گر پڑے اور کہا اے باپ!

هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۡ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ۭ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ

میرے اس پہلے خواب کی یہ تعبیر ہے اسے میرے رب نے سچ کر دکھایا اور اس نے مجھ پر احسان کیا

اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَاۗءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ

جب مجھے قید خانہ سے نکالا اور تمہیں گاؤں سے لے آیا اس کے بعد کہ شیطان مجھ میں اور میرے

بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝۱۰۰

بھائیوں میں جھگڑا ڈال چکا بے شک میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے مہربانی فرماتا ہے بے شک وہی جاننے والا حکمت والا ہے ○

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ

اے میرے رب! تو نے مجھے کچھ حکومت دی ہے اور مجھے خوابوں کی تعبیر کا علم بھی سکھایا ہے اے آسمانوں اور

وَالْاَرْضِ ۣ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ

زمین کے بنانے والے! دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا کارساز ہے تو مجھے اسلام پر موت دے اور مجھے

بِالصّٰلِحِيْنَ ۝۱۰۱ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ

نیک بختوں میں شامل کر دے ○ یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تیرے ہاں بھیجتے ہیں اور تو ان کے پاس نہیں تھا

اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ۝۱۰۲ وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ

جبکہ انہوں نے اپنا ارادہ پکا کر لیا اور وہ تدبیریں کر رہے تھے ○ اور اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں خواہ تو

بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۰۳ وَمَا تَسْــَٔـلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰۴ۧ

کتنا ہی چاہے ○ اور آپ اس پر ان سے کوئی مزدوری بھی تو نہیں مانگتے یہ تو صرف تمام جہانوں کے لئے نصیحت ہے ○

وَكَأَيِّنْ مِنْ آيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ ﴿۱۰۵﴾

اور آسمانوں اور زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں جن پر سے یہ گزرتے ہیں اور ان سے منہ پھیر لیتے ہیں ○

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ ﴿۱۰۶﴾ أَفَأَمِنُوا أَنْ تَأْتِيَهُمْ

اور ان میں سے اکثر ایسے بھی ہیں جو اللہ کو مانتے بھی ہیں اور شرک بھی کرتے ہیں ○ کیا اس سے بے خوف ہو چکے ہیں کہ

غَاشِيَةٌ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۱۰۷﴾

انہیں اللہ کے عذاب کی ایک آفت آپہنچے یا اچانک قیامت ان پر آجائے اور انہیں خبر بھی نہ ہو ○

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيلِيْ أَدْعُوا إِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي

کہہ دو میرا اور میرے تابعداروں کا بصیرت کے ساتھ یہ راستہ ہے کہ میں لوگوں کو اللہ کی طرف بلا رہا ہوں

وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۰۸﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا

اور اللہ پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں ○ اور تجھ سے پہلے ہم نے جتنے پیغمبر بھیجے وہ سب

نُوحِيْ إِلَيْهِمْ مِنْ أَهْلِ الْقُرٰى أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ

بستیوں کے رہنے والے مرد ہی تھے ہم ان کی طرف وحی بھیجتے تھے پھر وہ زمین میں سیر کر کے کیوں نہیں دیکھتے کہ

كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا

ان لوگوں کا انجام کیا ہوا جو ان سے پہلے تھے اور البتہ آخرت کا گھر پرہیز کرنے والوں کے لئے بہتر ہے

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۱۰۹﴾ حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا جَاءَهُمْ

پھر تم کیوں نہیں سمجھتے ○ یہاں تک کہ جب رسول ناامید ہونے لگے اور خیال کیا کہ ان سے جھوٹ کہا گیا تھا تب انہیں ہماری

نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَشَاءُ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ﴿۱۱۰﴾

مدد پہنچی پھر جنہیں ہم نے چاہا بچا لیا اور ہمارے عذاب کو نافرمانوں سے کوئی بھی روک نہیں سکتا ○

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُولِي الْأَلْبَابِ مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرٰى

البتہ ان لوگوں کے حالات میں عقلمندوں کے لئے عبرت ہے کوئی بنائی ہوئی بات نہیں ہے

وَلٰكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً

بلکہ اس کلام کے موافق ہے جو اس سے پہلے ہے اور ہر چیز کا بیان اور ہدایت اور رحمت

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿١١١﴾
ان لوگوں کے لئے ہے جو ایمان لاتے ہیں ○

ع

افاداتِ محمود:

حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوْا الخ

اس آیت کے پہلے جملہ میں یأس کا ذکر ہے اور دوسرے میں ظن کذب یا تکذیب ہے۔ وعدۂ خداوندی سے مایوس ہونا اور یہ گمان کرنا کہ ان سے جھوٹ بولا گیا تھا۔ یہ باتیں بظاہر حضرات انبیاء کی شایانِ شان نہیں ہیں۔ اس لیے حضرات مفسرین نے آیت کی مختلف توجیہات فرمائی ہیں۔ ایک مطلب تو آیت کا یہ ہے کہ ایسے حالات پیدا ہو جاتے تھے کہ حضرات انبیاء پر مایوسی کی کیفیت ہو جاتی تھی کہ لوگ ایمان نہیں لاتے اور کفار یہ گمان کرتے تھے کہ انبیاء کے مخالفین کی ناکامی و نامرادی اور ہلاکت کے متعلق جو وعدے انبیاء سے کیے گئے تھے، وہ جھوٹے تھے۔ (العیاذ باللہ) اس صورت میں قرأۃ بالتشدید ہے "كُذِّبُوْا" حضرت عائشہؓ اس کو تشدید کے ساتھ پڑھتی تھیں۔ یہ تشریح بے غبار ہے۔ اس صورت میں کوئی اشکال وارد نہیں ہوتا۔ کیونکہ وَظَنُّوْٓا کا فاعل کفار ہیں۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ حضرات انبیاءؑ پر مایوسی کی کیفیت تھی کہ جلدی عذاب کے آثار نمودار نہ ہوئے اور کفار کو ڈھیل ملتی رہی تو حضرات انبیاءؑ یہ گمان کرنے لگے کہ ہم نے جو وقت عذاب کا سمجھا تھا ہماری منشا کے مطابق وہ بات پوری نہیں ہوئی یعنی کفار کے مظالم اور چیرہ دستیوں سے تنگ آ کر اُن کی ظاہری کیفیت مایوسی کی سی ہوگئی تھی۔ جیسا کہ حضرت لوطؑ سے فرمایا گیا کہ "الیس الصبح بقریب" یعنی حضرت لوط علیہ السلام ان کے کرتوتوں سے اتنے تنگ آ گئے تھے کہ صبح کو دور سمجھنے لگے تھے۔ اس صورت میں "كُذِبُوْا" تخفیف کے ساتھ ہے اور مشہور قرأۃ میں یہی ہے اور ظاہری الفاظ اس طور پر اس وجہ سے لائے گئے کہ کبھی الزام المخاطب بما لم یلزمہ" والے ضابطے پر عمل مطلوب ہوتا ہے یعنی ظاہری الفاظ واقعہ سے زیادہ سخت لائے جاتے ہیں تاکہ مخاطب کو احساس ہو۔ جیسے کسی شخص کو معلوم ہوا کہ دشمن حملہ آور ہو رہا ہے۔ اس پر خوف طاری ہوا تو کسی نے اس سے کہا کہ ارے بزدل کیا تم دشمن کے خوف سے مر رہے ہو؟ حالانکہ وہ صحیح سالم ہے۔ اس کو ان الفاظ سے الزام دینا مقصود ہے کہ تمہاری کیفیت ایسی نہیں ہونی چاہیے۔ اس طرح حضرات انبیاء کی حالت تشویشناک صورت اختیار کر گئی اور ان کی حالت ایسی ہوگئی، گویا ان سے جو وعدہ ہوا تھا وہ پورا نہیں ہوتا نظر آیا۔ اس میں زیادہ مبالغہ ہے۔

امکان کذب لذات باری تعالیٰ اور وقوع کذب میں زمین آسمان کا فرق ہے:

رہا یہ سوال کہ اللہ تعالیٰ کی طرف امکان کذب کی نسبت کرنا اور اُسے قادر علی الکذب سمجھنا شرعاً کیسا ہے؟ سو اچھی طرح سمجھ لو کہ "کذب" جو جہالت اور خیانت کی علامت ہے بہت بڑا عیب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کذب

کے شائبہ سے بھی کوسوں دور پاک اور مقدس ہے۔ تعالیٰ الله عن ذالک علوا کبیرا۔ اصل میں ہم اہل سنت والجماعت عموم قدرت کے قائل ہیں۔ اس مسئلہ کو لوگوں نے تحقیق کیے بغیر خواہ مخواہ اچھالا نتیجہ یہ نکلا انصاف کا دامن ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''ان الله علی کل شئی قدیر '' یعنی جو چیزیں ممکن بالذات ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب پر قادر ہیں۔ جیسے کفار کے متعلق ہے کہ وہ ''اصحاب الجحیم '' ہیں یعنی جہنم میں جائیں گے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ کو یہ قدرت حاصل نہیں ہے کہ اگر وہ چاہے تمام اہل جہنم کو جہنم سے نکال کر جنت میں بھیج دے؟ یا اہل جہنم کو جہنم میں ڈالنے کے بعد اُس کی قدرت سلب ہو گئی؟ (العیاذ باللہ) ہم اسی عموم قدرت کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو یہ قدرت حاصل ہے کہ اہل جہنم کو نکال کر جنت میں داخل فرما دے لیکن ایسا کریں گے نہیں کیونکہ وقوع کذب لازم آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کے کلام میں اور یہ مستحیل و ممتنع بالغیر ہے۔ یہی مطلب ہے امکان کذب لذاتِ باری تعالیٰ کا۔

قانون یہ ہے کہ جس ممکن کے وقوع سے محال لازم آتا ہو وہ محال بالغیر بن جاتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ تمام جن وانس کو اگر اللہ تعالیٰ جہنم میں ڈال دیں تو اس پر قادر ہے اور اگر تمام جن وانس کو جنت میں داخل فرمادے تو وہ اس پر بھی قادر ہے۔ اگر یہ امکان کذب نہیں ہے پھر اس حدیث کا کیا مطلب ہے؟ قرآن کریم میں بہت سی خبریں ہیں اور ساری سچی ہیں۔ مثلاً حضرت یعقوبؑ کے متعلق ہے ''انی لا جد ریح یوسف الخ'' یہ خبر صادق ہے اور اگر اس کو لائے نافیہ کے ساتھ ''انی لا اجد ریح یوسف '' پڑھا جائے تو یہ خبر کاذب ہے۔ اب ہمارا سوال یہ ہے کہ ''ھل یقدر سبحانہ وتعالیٰ ان یتکلم بھٰذا الکلام ام لا ؟ کیا اللہ تعالیٰ ''لا اجد ریح یوسف '' پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ پڑھ تو سکتے ہیں یہ ممکن بالذات ہے، لیکن ممتنع بالغیر ہے، کیونکہ اس سے باری تعالیٰ کا کاذب ہونا لازم آتا ہے۔ حالانکہ جملہ منفیہ اور قضیہ سالبہ کے ساتھ تکلم پر باری تعالیٰ قادر بالنفس ہے، لیکن امتناع بالغیر ہے۔ ہمارا کلام ''الکلام من حیث ھو ھو '' میں ہے جس میں امکان بالذات اور امتناع بالغیر ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ قدرت علی الممکن اور چیز ہے اور وقوع ممکن اور چیز ہے۔ قدرت علی الممکن ممکن بالذات ہے اور جس ممکن کے وقوع سے استحالہ لازم آتا ہو تو وہ ممکن ممتنع بالغیر ہے۔ جہتیں مختلف ہیں فافترقا۔ اس طرح ارشاد خداوندی ہے۔ ''انذرتھم ام لم تنذرھم لایومنون '' بعض مخصوص کفار کے متعلق یہ خبر دی گئی ہے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ جیسے ابوجہل ابولہب وغیرہ۔ اب اگر یہ لوگ ایمان لے آئے تو کذب فی کلام اللہ واخبار اللہ لازم آتا اور یہ محال ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ مذکورہ کفار کا ایمان ممکن بالذات ہے یا نہیں؟ اگر کہا جائے کہ ممکن بالذات نہیں ہے تو پھر ابوجہل اور ابولہب وغیرہ کا مکلّف ہونا باطل ٹھہرتا ہے۔ کیونکہ جو چیز ممکن بالذات نہ ہو تو بھلا باری تعالیٰ جس کا ہر حکم سرتاپائے حکمت ہے، کب ایسی بات کا حکم دے سکتا ہے جو ممکن نہ ہو اور اگر کہا جائے کہ ممکن بالذات اور ممتنع بالغیر ہے تو یہی مطلوب ہے یہی تعریف ہے امکانِ کذب لذاتِ باری تعالیٰ کی یعنی باوجود اس خبر کے کہ ابوجہل

وغیرہ ایمان نہ لائیں گے ان کا ایمان ممکن بالذات تھا۔ اللہ تعالیٰ کو اس پر قدرت حاصل تھی کہ ان کو ایمان سے نوازتا، لیکن کذب فی کلام اللہ لازم ہونے کی وجہ سے جو کہ محال ہے ان کو ایمان سے نہیں نوازا گیا، لہٰذا ان کا ایمان ممتنع بالغیر ٹھہرا۔ بعض لوگوں نے امکان کذب لذات باری تعالیٰ کو سوءِ ادب پر محمول کیا جس کی وجہ سے خود انکاری ہو گئے، لیکن ان لوگوں نے یہ غور نہیں فرمایا کہ اگر یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ قادر علی الکذب نہیں ہے تو اس سے سلب قدرت باری تعالیٰ لازم آتا ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ عجز ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ معتزلہ نے باری تعالیٰ کے متعلق یہ عقیدہ رکھا کہ وہ خالق شر نہیں ہے اور اس کو وہ ادب کے منافی خیال کرتے ہیں۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو خالق خیر و شر ماننے والوں کو بے ادب خیال کرتے ہیں، لیکن انہوں نے اللہ تعالیٰ کو خالق شر نہ تسلیم کرکے اور ہر شر کے مرتکب کو خالق شر تسلیم کرکے ہزاروں لاکھوں خدا تسلیم کر لیے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ وہ شرک کی اندوہناک وادی میں دور جا گرے۔ حاصل ان تمام دلائل کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ممکنات پر عمومی قدرت حاصل ہے۔ ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت تامہ و کاملہ سے باہر ہو، ورنہ عجز لازم آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام عیوب سے پاک ہے۔ یہی اس کی عظمت کا تقاضا ہے۔

سورۂ یوسف سے مستنبط شدہ چیدہ چیدہ مسائل

(۱) گناہِ زنا میں عام طور پر تو یہ ہوتا ہے کہ اگر میلان مرد کی طرف سے ہو اور عورت کو تقاضا نہ ہو تو ردھی رد ہوتا ہے۔ سوائے جبر اور شدید اضطراری صورت کے عام حالات میں مرد گناہ میں کامیاب نہیں ہو سکتے اور اگر میلان عورت کی طرف سے ہو تو پھر بہت کم لوگ گناہ سے بچیں گے۔ ورنہ اکثر لوگ گناہ کا شکار ہو ہی جاتے ہیں۔ مگر کمال تقویٰ اور شان نبوت ہے کہ میلان عورت کی طرف سے ہے اور عورت بھی کوئی عام عورت نہیں بلکہ عزیز مصر کی بیوی ہے۔ مالکہ ہے اور جس سے گناہ کا تقاضا کر رہی ہے وہ غلام ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان حالات میں بھی حضرت یوسفؑ کی حفاظت فرمائی اور من جانب اللہ کوئی ایسا اشارہ ملا کہ وہ گناہ سے بچ گئے اور اگر یہ نصرت خداوندی شامل حال نہ ہوتی تو بتقاضائے بشریت حضرت یوسفؑ گناہ کی طرف مائل ہو سکتے تھے۔ اس وجہ سے سورۂ نور میں ''الزانیة والزانی الخ'' میں عورت کو مقدم رکھا گیا کہ اس کی فطری حیاء کے ہوتے ہوئے عورت کا گناہ کی طرف مائل ہونا اور آمادہ ہونا مرد کے مقابلے میں عورت میں زیادہ باعث ننگ و عار ہے۔

(۲) حضرت یوسفؑ کو والدین اور بھائیوں نے سجدہ کیا حالانکہ سجدہ غیر اللہ کفر ہے۔ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ سجدہ حقیقی اسلام میں حرام ہے لیکن اُس زمانہ میں حرام نہ تھا یا اس سے مراد حقیقی سجدہ نہیں ہے بلکہ تعظیمی سجدہ ہے جو کہ گزشتہ مذاہب میں جائز تھا اب وہ بھی جائز نہیں ہے۔

(۳) عزیز مصر کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ حضرت یوسفؑ بے قصور ہیں کیونکہ عزیز مصر کی بیوی کے رشتہ داروں میں سے کسی بچے نے شہادت دی تھی کہ اگر کرتہ آگے سے پھٹ گیا ہے تو یوسف قصوروار ہیں اور اگر کرتہ پیچھے سے

پھٹ گیا ہے تو عورت قصوروار ہے۔ چنانچہ عزیز مصر نے دیکھ لیا کہ کرتہ پیچھے سے پھٹا ہوا ہے لیکن بدنامی سے بچنے کے لیے حضرت یوسفؑ پر فرد جرم عائد کیا گیا۔ اُدھر عزیز مصر کی بیوی کو جب عورتوں نے طعنہ دیا تو اس نے عورتوں کو ایک دعوت میں مدعو کیا اور چھریاں ہاتھوں میں دے دیں اور یوسفؑ سے کہا کہ باہر آیئے۔ جب آپؑ خواتین کے مجمع کے پاس سے گزرنے لگے تو عورتوں نے جب آپ کا پاکیزہ اور حسین چہرہ دیکھا تو بجائے پھل کاٹنے کے اپنی انگلیاں کاٹ ڈالیں۔ تب زلیخا نے اُن سے کہا کہ جس بات کے طعنے تم مجھے دیتی تھیں اب دیکھ لیا کہ میں اس کے حسن کے ہاتھوں مجبور و اسیر بن گئی تھی لیکن چونکہ اس نے میری بات نہیں مانی لہٰذا اب جیل میں ڈلواؤں گی تاکہ بدنامی بھی اس کی ہو اور میری نافرمانی کی سزا بھی مل جائے۔

اللہ کے پیغمبر نے جیل ہی میں عافیت سمجھی اور اُس کو پسند فرمایا کہ جیل جانا منظور ہے۔ تاکہ گناہ اور دواعی گناہ سے دور ہو جاؤں۔

(۴) حضرت یوسفؑ کو جب جیل میں ڈالا گیا اور جیل میں آپؑ کی ملاقات دیگر دو قیدیوں سے ہوگئی۔ اُن دونوں نے حضرت یوسفؑ کی حسن سیرت وصورت دیکھ کر اپنا اپنا خواب اُن سے بیان کیا۔ آپؑ نے تعبیر دینے سے قبل ان کے عقائد درست کرنے کے لیے ان کو کچھ ہدایات دیں اور پھر تعبیر دے دی۔ ان دونوں میں سے جو زندہ بچ نکلنے والا تھا اُن سے یہ بھی فرمایا کہ بادشاہ کے دربار میں میرا ذکر کر دینا کہ ایک شخص بے گناہ جیل میں پڑا ہوا ہے لیکن اس شخص کے رہا ہونے اور دربار میں پہنچنے کے بعد شیطان نے اس سے یہ بات بھلا دی اور حضرت یوسفؑ مزید کچھ عرصہ جیل میں رہے۔ پھر ایک وقت ایسا آیا کہ خود بادشاہ کو ایک جہاندیدہ اور تجربہ کار معبر کی ضرورت پڑ گئی۔ تب رہائی پانے والے شخص کو حضرت یوسفؑ یاد آ گئے اور بادشاہ کو تعبیر دینے کے بعد جیل سے رہا ہو گئے۔ گویا اس میں حضرت یوسفؑ کے لیے ایک تنبیہ تھی کہ آپ کو بادشاہ مصر کے دربار میں پیغام بھیجنے کی ضرورت نہ تھی۔ آپ کے لیے عزیمت یہی تھی کہ آپ اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسہ کرتے ہوئے اس سے لو لگائے رکھتے تو زیادہ بہتر تھا۔ بادشاہ کے پاس پیغام رہائی بھجوا کر آپ کو مزید سات سال جیل میں رہنا پڑا۔

(۵) جب بادشاہ مصر نے قحط سے پیدا ہونے والے حالات پر قابو پانے کے لیے اہل ترین شخص کو تلاش کیا تو حضرت یوسفؑ نے خود کو پیش فرمایا کہ بطور وزیر خزانہ اور وزیر خوراک میری ڈیوٹی لگائی جائے۔ چنانچہ حضرت یوسفؑ نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا کہ حقیقت میں وہی اس کے اہل تھے اور جو صلاحیتیں اللہ تعالیٰ نے آپ میں ودیعت فرمائی تھیں وہ کسی اور میں نہ تھیں اور مسئلہ بھی یہی ہے کہ اگر ملک میں کسی منصب کے لیے اور کوئی اہل نہ ہو تو خود کو پیش کرنا واجب ہے۔ تاکہ اس منصب اور اس سے متعلق لوگوں کی حق تلفی نہ ہو۔ رہی یہ بات کہ امام اعظم ابو حنیفہؒ نے قاضی القضاۃ کا عہدہ کیوں قبول نہ فرمایا؟ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ امام اعظمؒ اور بھی بہت سے لوگوں کو اس عہدے کا اہل سمجھتے تھے۔ لہٰذا ان کا انکار درست تھا۔ (۲) دوسری بات یہ ہے کہ امام اعظمؒ کے پاس کوئی

ایسا فیصلہ آیا جس میں مدعی علیہ کے لیے قسم تھی اور مدعی علیہ کو قسم سے بچانے کے لیے امام صاحب نے اپنی کچھ رقم خرچ فرمائی۔ پھر منصور کو یہ عذر پیش فرمایا کہ میرے پاس اتنی رقم نہیں ہے کہ میں لوگوں کے درمیان صلح کراتا پھروں لیکن پھر منصور نے اُسے جیل میں ڈال دیا۔

رکوعاتہا ۶ ﴿۱۳ سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ ۹۶﴾ آیاتہا ۴۳

سورہ رعد مکی ہے اور اس میں تینتالیس آیتیں ہیں اور چھ رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓمّٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ

یہ کتاب کی آیتیں ہیں اور جو کچھ تجھ پر تیرے رب سے اترا سو حق ہے اور لیکن

اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا

اکثر آدمی ایمان نہیں لاتے ○ اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر بلند کیا جنہیں تم دیکھ رہے ہو

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ

پھر عرش پر قائم ہوا اور سورج اور چاند کو کام پر لگا دیا ہر ایک اپنے وقت معین پر

مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ﴿۲﴾

چل رہا ہے وہ ہر ایک کام کا انتظام کرتا ہے نشانیاں کھول کر بتاتا ہے تاکہ تم اپنے رب سے ملنے کا یقین کرو ○

وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ

اور اسی نے زمین کو پھیلایا اور اس میں پہاڑ اور دریا بنائے اور زمین میں ہر ایک پھل

جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

دو قسم کا بنایا دن کو رات سے چھپا دیتا ہے بے شک اس میں سوچنے والوں کے لئے

لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ

نشانیاں ہیں ○ اور زمین میں ٹکڑے ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں اور انگور کے باغ ہیں اور کھیتیاں

وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۙ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا

اور کھجوریں ہیں ایک کی جڑ ملی ہوئی بعض بن ملی انہیں پانی بھی ایک ہی دیا جاتا ہے اور ہم ایک کو دوسرے پر

عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۴﴾ وَاِنْ

پھلوں میں فضیلت دیتے ہیں بے شک اس میں عقلمندوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں ○ اگر تو

تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۬ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

عجیب بات چاہے تو ان کا یہ کہنا عجب ہے کہ کیا جب ہم مٹی ہو گئے کیا نئے سرے سے بنائے جائیں گے یہی وہ ہیں جو

كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ

اپنے رب سے منکر ہو گئے اور انہیں کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور یہی دوزخی ہیں وہ

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۵ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ

اس میں ہمیشہ رہیں گے ۝ اور تجھ سے بھلائی سے پہلے برائی کو جلد مانگتے ہیں اور ان سے پہلے بہت سے عذاب

الْمَثُلٰتُ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ

گزر چکے ہیں اور بے شک تیرا رب لوگوں کو باوجود ان کے ظلم کے معاف بھی کرتا ہے اور تیرے رب کا عذاب بھی

الْعِقَابِ ۝۶ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَآ

سخت ہے ۝ اور کافر کہتے ہیں اس کے رب سے اس پر کوئی نشانی کیوں نہیں اتری تم تو محض

اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝۷ ع اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ

ڈرانے والے ہو اور ہر قوم کے لئے ایک رہبر ہوتا آیا ہے ۝ اللہ کو معلوم ہے کہ جو کچھ ہر مادہ اپنے پیٹ میں لئے ہوئے ہے اور

الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝۸ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

جو کچھ پیٹ میں سکڑتا اور بڑھتا ہے اور اس کے ہاں ہر چیز کا اندازہ ہے ۝ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے

الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝۹ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ

سب سے بڑا بلند مرتبہ ہے ۝ تم میں سے جو شخص کوئی بات چپکے سے کہے یا پکار کر کہے اور جو شخص رات میں کہیں

مُسْتَخْفٍ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ۝۱۰ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ

چھپ جائے یا دن میں چلے پھرے یہ سب برابر ہیں ۝ ہر شخص کی حفاظت کے لئے کچھ فرشتے ہیں اس کے آگے اور

خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا

پیچھے اللہ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں بے شک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی

مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ

حالت کو نہ بدلے اور جب اللہ کسی قوم کی برائی چاہتا ہے پھر اسے کوئی نہیں روک سکتا اور اس کے سوا ان کا کوئی

مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾

مددگار نہیں ہوسکتا ○ وہی ہے جو تمہیں خوف یا امید دلانے کے لئے بجلی دکھاتا اور بھاری بادلوں کو اٹھاتا ہے ○

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ

اور رعد اس کی پاکی کے ساتھ اس کی تعریف کرتا ہے اور سب فرشتے اس کے ڈر سے اور بجلیاں بھیجتا ہے

فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾

پھر انہیں جس پر چاہتا ہے گرا دیتا ہے اور یہ تو اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں حالانکہ وہ بڑی قوت والا ہے ○

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ

اسی کو پکارنا بجا ہے اور اس کے سوا جن لوگوں کو پکارتے ہیں وہ ان کے کچھ بھی کام نہیں آتے مگر جیسا

اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ۭ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ

کوئی پانی کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے کہ اس کے منہ میں آجائے حالانکہ وہ اس کے منہ تک نہیں پہنچتا اور کافروں کی

اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا

جتنی پکار ہے سب گمراہی ہے ○ اور چاروناچار اللہ ہی کو آسمان والے اور زمین والے سجدہ کرتے ہیں

وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾ السجدة قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ

اور ان کے سائے بھی صبح اور شام ○ کہو آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے کہہ دو

اللّٰهُ ۭ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ

اللہ کہو پھر کیا تم نے اللہ کے سوا ان چیزوں کو معبود نہیں بنا رکھا جو اپنے نفسوں کے نفع اور نقصان کے بھی مالک نہیں

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ڏ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ڬ اَمْ

کہو کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہوسکتا ہے یا کہیں اندھیرا اور روشنی برابر ہوسکتے ہیں کیا

جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ

جنہیں انہوں نے اللہ کا شریک بنا رکھا ہے انہوں نے بھی اللہ کی مخلوق جیسی کچھ مخلوق بنائی ہے پھر مخلوق ان کی نظر میں مشتبہ ہوگئی ہے پیدا

كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ

کرنے والا اللہ ہے اور وہ اکیلا زبردست ہے ○ اس نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے

بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ۚ وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ

اپنی مقدار میں نالے بہنے لگے پھر وہ سیلاب پھولا ہوا جھاگ اوپر لایا اور جس چیز کو آگ میں زیور یا کسی اور اسباب بنانے کے لئے

ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهُ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۚ

پگھلاتے ہیں اس پر بھی ویسا ہی جھاگ ہوتا ہے اللہ حق اور باطل کی مثال بیان فرماتا ہے

فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً ۖ وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ ۚ كَذَٰلِكَ

پھر جو جھاگ ہے وہ یونہی جاتا رہتا ہے اور جو لوگوں کو فائدہ دے وہ زمین میں ٹھیر جاتا ہے اسی طرح

يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ ﴿١٧﴾ لِلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَالَّذِينَ

اللہ مثالیں بیان فرماتا ہے ○ جنہوں نے اپنے رب کا حکم مانا ان کے واسطے بھلائی ہے اور جنہوں نے

لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُ لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ

اس کا حکم نہ مانا اگر ان کے پاس سارا ہو جو کچھ زمین میں ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور ہو تو سب جرمانہ میں

لَافْتَدَوْا بِهِ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٨﴾

دینا قبول کریں گے ان لوگوں کے لئے برا حساب ہے اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور برا ٹھکانا ہے ○

أَفَمَن يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰ ۚ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ

بھلا جو شخص جانتا ہے کہ تیرے رب سے تجھ پر جو کچھ اترا ہے حق ہے اس کے برابر ہو سکتا ہے جو اندھا ہے سمجھتے تو

أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿١٩﴾ الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنقُضُونَ الْمِيثَاقَ ﴿٢٠﴾ وَ

عقل والے ہی ہیں ○ وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور اس عہد کو نہیں توڑتے ○ اور

الَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ

وہ لوگ جو ملاتے ہیں جس کے ملانے کو اللہ نے فرمایا ہے اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب کا

سُوءَ الْحِسَابِ ﴿٢١﴾ وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَ

خوف رکھتے ہیں ○ وہ جنہوں نے اپنے رب کی رضامندی کے لئے صبر کیا اور نماز قائم کی اور

أَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ

ہمارے دیئے ہوئے میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کیا اور برائی کے مقابلہ میں بھلائی کرتے ہیں انہیں کے لئے

لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ

آخرت کا گھر ہے ○ ہمیشہ رہنے کے باغ جن میں وہ خود بھی رہیں گے اور ان کے باپ دادا

وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ

اور بیویوں اور اولاد میں سے بھی جو نیکوکار ہیں اور ان کے پاس فرشتے ہر دروازے سے آئیں گے ○ کہیں گے تم پر

عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ

سلامتی ہو تمہارے صبر کرنے کی وجہ سے پھر آخرت کا گھر کیا ہی اچھا ہے ○ اور جو لوگ اللہ کا عہد

اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ

مضبوط کرنے کے بعد توڑتے ہیں اور اس چیز کو توڑتے ہیں جسے اللہ نے جوڑنے کا حکم فرمایا اور ملک میں فساد

فِى الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

کرتے ہیں ان کے لئے لعنت ہے اور ان کے لئے برا گھر ہے ○ اللہ ہی جس کے لئے چاہتا ہے

لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ

روزی فراخ اور تنگ کرتا ہے اور دنیا کی زندگی پر خوش ہیں اور دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں کچھ نہیں

اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ قُلْ

مگر تھوڑا سا اسباب ○ اور کافر کہتے ہیں اس پر اس کے رب سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری کہہ دو

اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿۲۷﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے اسے اپنے تک پہنچنے کا راستہ دکھاتا ہے ○ وہ لوگ جو ایمان لائے

وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور ان کے دلوں کو اللہ کی یاد سے تسکین ہوتی ہے خبردار! اللہ کی یاد ہی سے دل تسکین پاتے ہیں ○ جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾ كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِىْٓ اُمَّةٍ قَدْ

اور اچھے کام کئے ان کے لئے خوشخبری اور اچھا ٹھکانا ہے ○ اسی طرح ہم نے تجھے ایک امت میں بھیجا ہے کہ

خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ

اس سے پہلے امتیں گزر چکی ہیں تاکہ تو انہیں سنادے جو ہم نے تیری طرف حکم بھیجا ہے اور وہ رحمٰن کے

بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَیْهِ مَتَابِ ۝۳۰ وَ لَوْ

منکر ہیں کہہ دو وہی میرا رب ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے ○

اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ

اور اگر تحقیق کوئی ایسا قرآن نازل ہوتا کہ جس سے پہاڑ چلتے یا اس سے زمین تک ٹکڑے ہو جاتے یا اس سے مردے بول اٹھتے (تب بھی نہ مانتے)

بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا ؕ اَفَلَمْ یَایْـَٔسِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى

بلکہ سب کام اللہ کے ہاتھ میں ہیں پھر کیا ایمان والے اس بات سے ناامید ہوگئے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو سب

النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ وَ لَا یَزَالُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا تُصِیْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ

آدمیوں کو ہدایت کر دیتا اور کافروں پر تو ہمیشہ ان کی بداعمالی سے کوئی نہ کوئی مصیبت آتی رہے گی یا وہ بلا

قَرِیْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى یَاْتِیَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝۳۱ ع

ان کے گھر کے قریب نازل ہوگی یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ پورا ہو بے شک اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا ○

وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَیْتُ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫

اور تجھ سے پہلے کئی رسولوں سے ہنسی کی گئی ہے پھر میں نے کافروں کو مہلت دی پھر انہیں پکڑ لیا

فَكَیْفَ كَانَ عِقَابِ ۝۳۲ اَفَمَنْ هُوَ قَآىِٕمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَ جَعَلُوْا

پھر ہمارا عذاب کیسا تھا ○ بھلا جو ہر کسی کے سر پر لئے کھڑا ہے جو اس نے کیا ہے اور انہوں نے اللہ کے لئے

لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّــٴُـوْنَهٗ بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ

شریک بنا رکھے ہیں کہہ دو ان کے نام بتلاؤ کیا اللہ کو وہ بات بتاتے ہو جسے وہ زمین میں نہیں جانتا یا اوپر ہی کی باتیں

مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَ صُدُّوْا عَنِ السَّبِیْلِ ؕ وَ مَنْ

کرتے ہو بلکہ کافروں کے فریب انہیں بھلے معلوم کرائے گئے ہیں اور وہ راستہ سے روکے گئے ہیں اور جسے

یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝۳۳ لَهُمْ عَذَابٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ لَعَذَابُ

اللہ گمراہ کرے پھر اسے کوئی بھی ہدایت دینے والا نہیں ہے ○ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں عذاب ہے اور البتہ آخرت کا عذاب تو

الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝۳۴ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ

بہت ہی سخت ہے اور انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا ○ اس جنت کا حال جس کا پرہیزگاروں سے

الْمُتَّقُوْنَ ۭ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اُكُلُهَا دَاۗىِٕمٌ وَّظِلُّهَا ۭ تِلْكَ عُقْبَى

وعدہ کیا گیا ہے اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں جس کے میوے اور سائے ہمیشہ رہیں گے یہ پرہیزگاروں کا

الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ڰ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ۝۳۵ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ

انجام ہے اور کافروں کا انجام آگ ہے ۝ اور وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے اس سے خوش ہوتے ہیں

بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ۭ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ

جو تجھ پر نازل ہوا اور جماعتوں میں سے بعض لوگ اس کی بعض بات نہیں مانتے کہہ دو مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ

اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ۭ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ۝۳۶ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ

اللہ کی بندگی کروں اور اس کے ساتھ شریک نہ کروں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف میرا ٹھکانا ہے ۝ اور اسی طرح ہم نے یہ

حُكْمًا عَرَبِيًّا ۭ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاۗءَهُمْ بَعْدَ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ

کلام اتارا عربی زبان میں اور اگر تو ان کی خواہش کے مطابق چلے بعد اس علم کے جو تجھے پہنچ چکا ہے تیرا

مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ۝۳۷ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا ع

اللہ سے کوئی حمایتی اور بچانے والا نہ ہوگا ۝ اور البتہ تحقیق ہم نے تجھ سے پہلے کئی رسول بھیجے اور ہم نے انہیں

لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ۭ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ

بیویاں اور اولاد بھی دی تھی اور کسی رسول کے اختیار میں نہ تھا کہ وہ اللہ کے حکم کے سوا کوئی معجزہ لاتا

لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ۝۳۸ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ وَيُثْبِتُ ښ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ۝۳۹

ہر زمانہ کے مناسب احکام ہوتے ہیں ۝ اللہ جو چاہے موقوف کر دیتا ہے اور باقی رکھتا ہے اور اسی کے پاس اصل کتاب ہے ۝

وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ

اور اگر ہم تجھے کوئی وعدہ دکھا دیں جو ہم نے ان سے کیا ہے یا تجھے اٹھا لیں سو تیرے ذمہ تو پہنچا دینا ہے

وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ۝۴۰ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ

اور ہمارے ذمہ حساب لینا ہے ۝ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں

وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ۭ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝۴۱ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ

اور اللہ حکم کرتا ہے کوئی اس کے حکم کو ہٹا نہیں سکتا اور وہ جلد حساب لینے والا ہے ۝ اور ان سے پہلے لوگ بھی

مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيعًا ۖ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۗ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ
تدبیریں کر چکے ہیں سو اصل تدبیر تو اللہ ہی کی ہے جو کچھ کوئی کرتا ہے اسے سب خبر رہتی ہے اور ابھی کافروں کو معلوم ہو جائے گا کہ
عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾ وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا ۚ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا ۢ
نیک انجام کس کا ہے ۝ اور کہتے ہیں کہ تو رسول نہیں ہے کہہ دو میرے اور تمہارے درمیان
بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾ ع
اللہ گواہ کافی ہے اور وہ شخص جس کے پاس کتاب کا علم ہے ۝

افاداتِ محمود:

كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ الخ یعنی چاند اور سورج مقررہ وقت تک چلتے رہیں گے۔ خواہ گردش کے اعتبار سے جو سال و ماہ میں اپنی اپنی منزلیں طے کرتے ہیں یا قیامت تک کی رفتار و تسلسل آمد و رفت مراد ہے کہ قیامت تک یہ مشین دری اسی طرح کام کرتی رہے گی اور ذرا برابر کوئی خلل نہ آئے گا۔

اس سورۃ میں تذکیر بالاء اللہ کے ذریعہ دعوت الی التوحید ہے۔ یعنی جب ہر چیز کا خالق اللہ تعالیٰ ہے تو معبود وہی ہونا چاہیے صِنْوَانٌ کھجور کا تنا ایک ہو اور اوپر دو شاخیں ہو کر دو درخت بن جائیں۔ حدیث میں ہے عم الرجل صنو ابیه یعنی چچا باپ کی مانند ہے۔ کیونکہ دونوں کا اصل ایک ہے۔ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝ یہاں یا تو عطف جملہ علی الجملۃ ہے معنی یہ ہے کہ آپ منذر ہیں اور ہر قوم کے لیے ایک ہادی ہوتا ہے۔ یا عطف المفرد علی المفرد ہے۔ اس صورت میں معنی یہ ہوگا کہ آپ منذر ہیں اور ہر قوم کے لیے آپ ہی ہادی ہیں۔ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ الخ ایک قبیلے کے رئیس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلوایا۔ اس کے پاس جب حضور کا فرستادہ پہنچا۔ اس سے کہا کہ

یدعوک رسول اللہ۔ اس نے آگے سے کہا رسول کون ہیں؟ اللہ کون ہے۔ تانبے کا ہے یا پیتل کا؟ (العیاذ باللہ) جب بار بار یہ کچھ بکتا رہا تو آسمانی بجلی اس پر گری اور اُس کی کھوپڑی تن سے الگ ہو گئی۔ جب بادلوں کے گرجنے کی آواز سنی جائے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

سبحان من یسبح الرعد بحمدہ والملئکۃ من خیفتہ اللھم لا تقتلنا بغضبک ولا تھلکنا بعذابک وعافنا قبل ذالک

پاک ہے وہ ذات کہ گرجنے والے بادل جس کے ثنا خواں ہیں اور فرشتے اس کی مدح سرائی کرتے ہیں۔ اس کے خوف سے اے اللہ ہمیں اپنے غصے اور عذاب سے ہلاک نہ فرما اور ہمیں اس سے قبل ہی عافیت ہے۔

رکوعاتہا ۷ — سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ ۷۲ — ۱۴ — آیاتہا ۵۲

سورۂ ابراہیم مکی ہے اور اس میں باون آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓرٰ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ

یہ ایک کتاب ہے ہم نے اسے تیری طرف نازل کیا ہے تاکہ تو لوگوں کو ان کے رب کے حکم سے اندھیروں سے روشنی کی طرف

اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝۱ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ

غالب تعریف کئے ہوئے راستہ کی طرف نکالے ○ یعنی اللہ جس کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ۝۲ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

اور کافروں پر افسوس کہ انہیں سخت عذاب ہونا ہے ○ جو دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلہ میں

عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ

پسند کرتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی تلاش کرتے ہیں وہ دور کی گمراہی میں

بَعِيْدٍ ۝۳ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ فَيُضِلُّ

پڑے ہوئے ہیں ○ اور ہم نے ہر پیغمبر کو اس کی قوم کی زبان میں پیغمبر بنا کر بھیجا ہے تاکہ انہیں سمجھا سکے پھر اللہ

اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۴ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے ○ اور البتہ تحقیق ہم نے

مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ

موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا تھا کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال اور انہیں اللہ کے دن

اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۵ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا

یاد دلا بے شک اس میں ہر ایک صبر شکر کرنے والے کے لئے بڑی نشانیاں ہیں ○ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ کا

نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ

احسان اپنے اوپر یاد کرو جب تمہیں فرعون کی قوم سے چھڑایا وہ تمہیں برا عذاب چکھاتے تھے

وَيُذَبِّحُونَ أَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَآءَكُمْ وَفِي ذَٰلِكُم بَلَآءٌ مِّن رَّبِّكُمْ
اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی
عَظِيمٌ ﴿٦﴾
آزمائش تھی ۝

افاداتِ محمود:

بقول بعض روایات کے کہ اس سورت میں تین آیات مدنی ہیں، باقی تمام سورت مکی ہے۔ الم تر الی الذین سے قرار تک کی یا فان مصیر کم الی النار تک آیتیں مدنی ہیں۔

مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ الخ نور سے مراد صراط اللہ العزیز الحمید ہے۔ یعنی کفر اور شرک کے اندھیروں سے نکال کر توحید کے راستہ پر لگایا۔ حضرت ابن عباس تو فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی تسلیم کیا تھا، لیکن اس کتاب (قرآن) کا انکار کیا اور بعض لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کفر کیا تھا اور اس کتاب پر ایمان لے آئے۔ حالانکہ سابقہ کتابوں کا ان کو علم تھا۔ ان کا انکار نہیں ہونا چاہیے تھا۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ الخ یہاں لسان سے لغت مراد ہے اور ہمارے ہاں لغت کے معنی زبان کے ہیں۔ کیونکہ ''لغت'' اور ''لسان'' کا استعمال ہمارے ہاں یکساں ہے۔ کلام عرب میں لغوی اعتبار سے لسان کا اطلاق اگرچہ لغت پر نہیں ہوتا، تاہم اس کا اطلاق جائز ہے۔ جیسا کہ یہاں کیا گیا ہے۔ بعض لوگوں نے اس سے استدلال کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت خاص عربوں کے لیے تھی۔ کیونکہ آپ کی زبان عربی تھی اور قرآن کریم بھی عربی زبان میں ہے۔ حالانکہ صحیح مسلم شریف میں یہ روایت موجود ہے کہ

والذی نفسی بیدہ لا یسمع بی احد من هذه الامة یهودی او نصرانی ثم لم یؤمن بالذی ارسلت به الا کان من اصحاب النار

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جو شخص بھی میرے لائے ہوئے دین کے متعلق سنے گا خواہ یہودی ہو یا نصرانی اور پھر ایمان نہ لائے گا تو وہ اہل جہنم میں سے ہوگا۔

تخصیص رسالت بالعرب پر یہ استدلال کسی طرح بھی درست نہیں ہے۔ کیونکہ یہ اشارۃ النص ہے اور دیگر نصوص جیسے مذکورہ بالا حدیث اور قرآنی آیات جن میں ''کافۃ للناس'' اور ''رحمۃ للعالمین'' جیسے الفاظ موجود ہیں، وہ عبارۃ النص ہیں۔ ان نصوص سے حضور کا تمام انس و جن کے لیے نبی ہونا ثابت ہوتا ہے اور یہی درست ہے۔ رہی

یہ بات کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک عربی تھی تو آپ کو مبعوث فرما کر اللہ تعالیٰ نے صرف عربوں پر احسان فرمایا، نہ کہ عام انسانوں پر۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ فطری اور طبعی ترتیب کے مطابق ہونا تو ایسا ہی چاہیے تھا کہ قران کریم کے پہلے مخاطب اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بلاواسطہ شاگرد عرب ہی ہوتے تا کہ فیض بطریقہ اتم حاصل کرتے، لیکن عجمیوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایسا ذوق عربی ودیعت فرمایا کہ بہت سے عجمیوں نے قران کریم کی تفسیریں اور احادیث کی شرحیں عربی زبان میں تصنیف وتالیف فرمائی ہیں کہ عربوں کو پیچھے چھوڑ گئے۔ یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے کہ کتاب اور صاحب کتاب کے پہلے مخاطبوں کی وہ زبان ہونی چاہیے جو کتاب کی زبان ہے، لیکن پوری دنیا کے انسانوں کی ایک ہی زبان اور ایک ہی لغت ہو۔ یہ تقریباً ناممکن ہے۔ کیونکہ السنہ (زبانوں) کا اختلاف وحدانیت باری تعالیٰ پر حجت تامہ اور قاطعہ ہے۔ جیسا کہ سورہ روم میں ارشاد ہے کہ ''تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا مختلف ہونا اللہ تعالیٰ کی قدرت کی علامات میں سے ہے'' اور یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ ایک ہی نبی کو ہر زبان کی تعلیم دے کر ہر زبان والوں میں مبعوث فرمایا جائے، لہٰذا تفہیم رسالت کے لیے سب کا اہل زبان ہونا ضروری نہیں ہے۔ البتہ قرآن وحدیث کو سمجھنے کے لیے عربی زبان کا جاننا ضروری ہے۔ خواہ اپنی مادری زبان ہو یا تدریس وتعلیم کے ذریعہ سیکھی جائے۔ ایک زبان اصالۃً ایک علاقہ میں تو ہوسکتی ہے، لیکن پوری دنیا میں نہیں ہوسکتی۔

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ

اور جب تمہارے رب نے یہ سنا دیا تھا کہ البتہ اگر تم شکر گزاری کروگے تو اور زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کروگے تو میرا

لَشَدِيْدٌ ۝٧ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ

عذاب بھی سخت ہے ۝ اور موسیٰ نے کہا اگر تم اور جو لوگ زمین میں ہیں سارے کفر کروگے تو

اللّٰهَ لَغَنِىٌّ حَمِيْدٌ ۝٨ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ

اللہ بے پرواہ تعریف کیا ہوا ہے ۝ کیا تمہیں ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے تھے نوح کی قوم اور عاد اور ثمود

وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ۭ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

اور جو ان کے بعد ہوئے اللہ کے سوا جنہیں کوئی نہیں جانتا ان کے پاس ان کے رسول نشانیاں لے کر آئے

فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا

پھر انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے مونہوں میں لوٹائے اور کہا ہم نہیں مانتے جو تمہیں دے کر بھیجا گیا ہے اور جس

لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝٩ قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ

دین کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو ہمیں تو اس میں بڑا شک ہے ۝ ان کے رسولوں نے کہا کیا تمہیں اللہ میں شک ہے

فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ

جس نے آسمان اور زمین بنائے وہ تمہیں بلاتا ہے تاکہ تمہارے کچھ گناہ بخشے اور تمہیں ایک مقررہ وقت تک

مُّسَمًّى ۭ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۭ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ

مہلت دے انہوں نے کہا تم بھی تو ہمارے جیسے انسان ہو تم چاہتے ہو کہ ہمیں ان چیزوں سے روک دو جنہیں

يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝١٠ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ

ہمارے باپ دادا پوجتے رہے سو کوئی کھلا ہوا معجزہ لاؤ ۝ ان سے ان کے رسولوں نے کہا ضرور ہم بھی تمہارے جیسے ہی

مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَمَا كَانَ لَنَآ

آدمی ہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں جس پر چاہتا ہے احسان کرتا ہے اور ہمارا کام

اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١١

نہیں کہ ہم اللہ کی اجازت کے سوا تمہیں کوئی معجزہ لا کر دکھائیں اور ایمان والوں کا بھروسہ اللہ ہی پر ہونا چاہئے ۝

وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ۭ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰي مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ۭ
اور ہم کیوں اللہ پر بھروسہ نہ کریں حالانکہ اسی نے ہمیں (سیدھے) راستوں کی راہ نمائی کی ہے اور ہم ضرور صبر کریں گے اس ایذا پر جو تم
وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾
ہمیں دیتے ہو اور توکل کرنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے ○

ع

افاداتِ محمود:

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ الخ اَذَّن تاذّن باب تفعیل اور تفعل دونوں کا ایک معنی ہے۔ جیسا کہ اوعد اور توعد ہے۔ اذان کا معنی اعلان کرنا ہے۔ ومنه التاذين للصلوٰۃ۔ حضرت حسن بصری سے اس کی تفسیر ''لئن شکرتم نعمتی لا زیدنکم منها '' کے ساتھ منقول ہے یعنی اگر تم میری نعمتوں پر شکر کرو گے تو میں ان کو اور بڑھا دوں گا۔ ان میں اضافہ کر دوں گا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے لئن شکرتم نعمتی علیکم لأ زیدنکم فی طاعتی یعنی اگر تم میری دی ہوئی نعمتوں پر شکر کرو گے تو میں تمہیں اطاعت اور عبادت کی اور زیادہ توفیق دوں گا اور بعض سے یہ بھی منقول ہے لئن شکرتم ای وحدتم لا زیدنکم من الثواب یعنی اگر تم خالص میری عبادت کرو گے تو میں تمہارے اجر و ثواب کو مزید بڑھا دوں گا۔ بہرحال تفسیر جو بھی ہو خلاصہ سب کا یہ ہے کہ ''الشکر سبب للزیادۃ '' شکر انعامات، عبادات اور طاعات میں اضافے کا سبب ہے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے کہ الشکر قید للموجو وصید للمفقود۔

شکر کی حقیقت

امام راغب المفردات میں لکھتے ہیں:

الشکر تصور النعمة واظهارها ويضاده الكفر وهو نسيان النعمة وسترها والشكر ثلاثة اضرب شكر القلب وهو تصور النعمة، وشكر اللسان وهو الثناء على المنعم وشكر سائر الجوارح وهو مكافاة النعمة بقدر استحقاقه الخ

شکر، نعمت کے تصور اور اظہار کو کہا جاتا ہے۔ شکر تین قسم پر ہے۔ (۱) دل کا شکر، اس سے مراد نعمت کے من جانب اللہ ہونے کا احساس کرنا ہے۔ (۲) زبان کا شکر، اس سے مراد منعم کی تعریف و ثناء کرنا ہے اور (۳) تمام اعضاء و جوارح کا شکر، اس سے مراد اپنی بساط کے مطابق اس نعمت کا مکافات کرنا ہے۔ (خواہ ادائے نعمت کی شکل میں ہو یا ادائے عبادت کی شکل میں ہو۔

وَلَىِٕنْ كَفَرْتُمْ الخ یہاں گزشتہ تمام تفاسیر کا عکس ہے۔ شکر پر جن جن چیزوں کا وعدہ تھا، کفران نعمت پر وہ ساری چیزیں سلب ہوں گی، لیکن اللہ تعالیٰ کی کریمانہ شان کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ شکر کی صورت میں تو اضافے پر

اضافے کا وعدہ فرماتے رہے اور کفران نعمت کی صورت میں مطلق عذاب کی پیشین گوئی فرمائی، لیکن عذاب میں زیادتی کا ذکر نہیں ہے۔ضعیف انسان کے لیے اللہ تعالیٰ کا ضابطہ یہ ہے کہ من عمل سیئة فلا یجزیٰ الا مثلھا یعنی گناہ اور سیئہ کا بدلہ اتنا ہی ملے گا، اس میں زیادتی نہیں ہوگی۔شان رحیمی تو یہ ہے کہ فاولئک یبدل اللہ سیاٰتھم حسنات الخ بعض بندوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ حسنات اور نیکیوں سے بدل دیں گے۔ (فسبحانه هو الغنی) قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ الخ شمائل ترمذی میں ہے کان بشر امن البشر کان یخیط الثوب الخ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم بشر تھے۔اپنے کپڑے سیتے تھے وغیرہ وغیرہ، لہٰذا بشریت اور رسالت میں کوئی تضاد یا منافات نہیں ہے۔ماء صدید سے مراد جہنمیوں کے جسموں کا خون اور پیپ وغیرہ ہے۔ یتجرعه الخ اول تو پیپ اور خون کا گھونٹ حلق سے اترے گا نہیں اور جب بڑی کراہت کے ساتھ حلق سے اتر جائے گا تو تمام انتڑیاں باہر آجائیں گی۔جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے کہ

وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾

اور پلایا جائے گا ان کو پانی کھولتا ہوا، سو وہ ان کی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔(سورہ محمد ۱۵)

وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمھل یشوی الوجوه بئس الشراب وساءت مرتفقا (سورۂ کہف/۲۹)

اور اگر وہ (اہل جہنم) فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی کی جائے گی۔ایسے پانی سے جیسے تانبا بہت بری پینے کی چیز ہے اور بہت برا ٹھکانا ہے۔

وبدلناھم جلودًا الخ میں تجدید عذاب کا ذکر ہے اور یہاں عذاب غلیظ فرمایا کہ سخت عذاب ہوگا۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ

اور کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا ہم تمہیں اپنے ملک سے

مِّنْ اَرْضِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰۤى اِلَیْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۳﴾

نکال دیں گے یا ہمارے دین میں لوٹ آؤ تب انہیں ان کے رب نے حکم بھیجا کہ ہم ظالموں کو ضرور ہلاک کر دیں گے ○

وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَخَافَ وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾

اور ان کے بعد اس زمین میں تمہیں آباد کر دیں گے یہ اس کے لئے ہے جو میرے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اور جس نے میرے عذاب سے

وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ﴿۱۵﴾ مِّنْ وَّرَآىِٕهٖ جَهَنَّمُ وَیُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ

خوف کھایا ○ اور پیغمبروں نے فیصلہ چاہا اور ہر ایک سرکش ضدی نامراد ہوا ○ اور اس کے پیچھے دوزخ ہے اور اسے پیپ کا پانی پلایا

صَدِیْدٍ ﴿۱۶﴾ یَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا یَكَادُ یُسِیْغُهٗ وَیَاْتِیْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ

جائے گا ○ جسے گھونٹ گھونٹ پئے گا اور اسے گلے سے نہ اتار سکے گا اور اس پر ہر طرف سے موت آئے گی اور وہ

بِمَیِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآىِٕهٖ عَذَابٌ غَلِیْظٌ ﴿۱۷﴾ مَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ

نہیں مرے گا اور اس کے پیچھے سخت عذاب ہوگا ○ ان کی مثال جنہوں نے اپنے رب کا انکار کیا ایسی ہے کہ

كَرَمَادِ ﹰاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ یَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا یَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى

ان کے اعمال گویا راکھ ہیں کہ جسے آندھی کے دن ہوا اڑا کر لے گئی ہو جو کچھ انہوں نے کمایا تھا اس میں سے کچھ بھی ان کے ہاتھ میں

شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِیْدُ ﴿۱۸﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

نہ رہا ہو یہ بھی بڑی دور کی گمراہی ہے ○ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو

بِالْحَقِّ ؕ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۱۹﴾ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ ﴿۲۰﴾

ٹھیک طور پر بنایا اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور نئی مخلوق لے آئے ○ اور یہ اللہ پر کچھ مشکل نہیں ہے ○

وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِیْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا

اور سب اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گے تب کمزور متکبروں سے کہیں گے ہم تو تمہارے تابع تھے

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ

سو ہمیں اللہ کے عذاب سے کچھ بچاؤ گے وہ کہیں گے اگر ہمیں اللہ ہدایت کرتا

لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۲۱﴾ ع ۱۵

تو ہم تمہیں ہدایت کرتے اب ہمارے لئے برابر ہے کہ ہم چیخیں چلائیں یا صبر کریں ہمارے بچنے کی کوئی صورت نہیں○

افاداتِ محمود:

مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ الخ مقصد یہ ہے کہ ایمان جو کہ اصل اور جڑ کی حیثیت رکھتا ہے۔اس کے بغیر اعمال صالحہ مثل صدقہ، صلہ رحمی، خلق خدا کی خدمت وغیرہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔کیونکہ جس کا خاتمہ کفر پر ہوگیا،اس کے نیک اعمال کا بدلہ دنیا میں چکا دیا جاتا ہے۔اب اس آیت کی ترکیب سمجھ لو اس میں چند احتمالات ہیں۔ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یہ مبتدا موخر ہے اور خبر مقدم ''فیما یتلٰی علیکم'' محذوف ہے اور اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ۨاشْتَدَّتْ الخ یہ جملہ مستانفہ ہے۔ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یہ سارا مل کر مبدل منہ اَعْمَالُهُمْ بدل، بدل اور مبدل منہ ملا کر مبتدا اور ''كَرَمَادِ ۨاشْتَدَّتْ الخ اس کی خبر۔ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ مبتدا اور اَعْمَالُهُمْ سے آخر تک خبر۔

سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا الخ حدیث میں ہے،جہنم والے جب پکاریں گے تو اُن سے کہا جائے گا کہ صبر کرو۔اس دوران پانچ سو سال گزر جائیں گے۔پھر یہ کہیں گے صبر تو ختم ہوگیا تو رونا دھونا شروع کر دیں گے۔اس دوران پھر پانچ سو سال گزر جائیں گے۔پھر ان سے صبر کے لیے کہا جائے گا۔اسی طرح یہ سلسلہ جاری و ساری رہے گا تو اس وقت جہنمی کہیں گے کہ ہم صبر کریں یا جزع فزع کریں،لیکن چھوٹ نہیں سکتے۔

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ

اور جب فیصلہ

لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ

ہو چکے گا تو شیطان کہے گا کہ بے شک اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے بھی تم سے وعدہ کیا تھا پھر میں نے وعدہ خلافی کی

وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ

اور میرا تم پر اس کے سوا کوئی زور نہ تھا کہ میں نے تمہیں بلایا پھر تم نے میری بات کو مان لیا پھر مجھے الزام نہ دو

فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ

نہ میں تمہارا فریاد رس ہوں اور نہ تم میرے فریاد رس ہو میں خود تمہارے اس فعل سے بیزار ہوں کہ

اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾

تم اس سے پہلے مجھے شریک بناتے تھے بے شک ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے ○

وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اور جو لوگ ایمان لائے تھے اور نیک کام کئے تھے وہ باغوں میں داخل کئے جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ

ان میں اپنے رب کے حکم سے ہمیشہ رہیں گے آپس میں دعائے خیر ان کی سلام ہوگی ○ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ

اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾

اللہ نے کلمہ پاک کی ایک مثال بیان کی ہے گویا وہ ایک پاک درخت ہے کہ جس کی جڑ مضبوط اور اس کی شاخ آسمان میں ہے ○

تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ

وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت اپنا پھل لاتا ہے اور اللہ لوگوں کے واسطے مثالیں بیان کرتا ہے

يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ۨاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ

تا کہ وہ سمجھیں ○ اور ناپاک کلمہ کی مثال ایک ناپاک درخت کی سی ہے جو زمین کے اوپر ہی سے اکھاڑ لیا جائے

الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ

اسے کچھ ٹھہراؤ نہیں ہے ○ اللہ ایمان والوں کو دنیا اور آخرت کی زندگی میں

فِی الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا وَ فِی الۡاٰخِرَةِ ۚ وَ یُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِیۡنَ ۙ۟ وَ یَفۡعَلُ اللّٰهُ
سچی بات پر ثابت قدم رکھتا ہے اور ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے
مَا یَشَآءُ ﴿۲۷﴾ ع
کرتا ہے ○

افاداتِ محمود:

کَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ الخ۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی مثال بیان فرمائی ہے کہ یہ کھجور کے درخت کی مانند ہیں۔ جس کا پھل ہر وقت دستیاب ہوتا ہے۔ اس طرح ایمان والے جب حقیقت میں ایمان کے تقاضوں کو پورا کرتے رہتے ہیں اور اعمال صالحہ کرتے رہتے ہیں تو ہر وقت ان کے ہاں خیر ہی خیر ہوتی ہے اور وہ صفات فاضلہ سے متصف رہتے ہیں۔ یہاں بظاہر یہ شبہ ہوسکتا ہے کہ اگلی آیت میں ہے کہ "تُؤۡتِیۡۤ اُکُلَهَا کُلَّ حِیۡنٍ الخ" یہ درخت ہر وقت پھل لاتا رہتا ہے حالانکہ کھجور کے پھل کا بھی ایک موسم اور مقررہ وقت ہے تو کل حین سے کیا مراد ہے؟ جواب یہ ہے کہ کُلَّ حِیۡنٍ سے سال مراد ہے یعنی ہر سال اس پر پھل لگتا ہے اور یہ درست ہے۔ بعض کے ہاں کل حین سے مراد چھ ماہ بعض کے ہاں دو ماہ مراد ہیں اور بعض کے ہاں "کُلَّ حِیۡنٍ" اپنے حقیقی معنی میں مستعمل ہے اور تؤتی سے مراد پھلوں کی دستیابی ہے کہ لاکھوں کی تعداد میں حجاج کرام اور معتمرین (عمرہ کرنے والے) حضرات جاتے ہیں اور ہر شخص اپنے ساتھ کھجوریں لاتا ہے اور بحمد للہ سال بھر کھجوریں دستیاب ہوتی ہیں۔ پہلے درجہ میں بسرۃ ہوتی ہیں۔ پھر رطبہ، پھر تمرۃ اور تمرہ سال بھر بازار میں ملتی ہیں۔ بہر حال کھجور کے درخت کی مشابہت مومن کے ساتھ بہت زیادہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا:

قال کنا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال اخبرونی عن شجرة تشبه او کاالرجل المسلم لایتحات ورقًا صیفا ولا شتاء وتؤتی اکلها کل حین باذن ربها قال ابن عمر فوقع فی نفسی انها النخلة ورائیت ابا بکر و عمر لا یتکلمان فکرهت ان اتکلم فلما لم یقولوا شیأ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هی النخلة الخ (ابن کثیر)

کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا مجھ کو وہ درخت بتلا دو جو انسان کی طرح ہے۔ اس کے پتے نہ گرمی میں گرتے ہیں نہ سردی میں اور وہ اللہ کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا رہتا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میرے دل میں تو یہ بات آ گئی کہ یہ کھجور کا درخت ہے، لیکن میں نے دیکھا کہ حضرت ابو بکر اور عمر موجود ہیں اور وہ کچھ نہیں بولتے تو مجھ کو حیا آ گئی اور میں نہ بولا اور دوسرے بھی جواب میں کچھ نہ بولے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ جب ہم اس مجلس سے اٹھ کھڑے ہوئے تو میں نے

حضرت عمر سے کہا کہ ابا جان اللہ کی قسم میرے دل میں یہ بات آ گئی تھی کہ یہ کھجور کا درخت ہے تو حضرت عمر نے کہا کہ پھر آپ بولے کیوں نہیں؟ حضرت عبداللہ نے کہا آپ بڑے لوگ چونکہ خاموش ہو گئے، لہٰذا میں نے بات کرنا خلاف ادب سمجھا۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا کہ اگر تو یہ بات کہہ دیتا تو مجھ کو سرخ اونٹوں سے یہ بات زیادہ پسند تھی۔

خلاصہ یہ ہے کہ کھجور کے درخت کی مسلمان کے ساتھ بڑی مشابہت ہے۔ کیونکہ **المومن خیر کله والنخلة خیر کلها**۔ یعنی مومن میں بھی خیر ہی خیر ہے اور کھجور کے درخت میں بھی خیر ہی خیر ہے۔ اس کا کوئی حصہ بیکار نہیں ہے۔ اس کی چھڑی بھی کارآمد ہے۔ آگ جلانے کے لیے بھی کارآمد ہے۔ اس کے پتوں سے مختلف چیزیں بنی اور بنائی جاتی ہیں اور اس کے خوشے بھی بعض دواؤں میں ڈالے جاتے ہیں جو کہ مقوی دماغ ہیں۔ انسان کھجور تو کھاتے ہی ہیں۔ اس کی گٹھلیاں بھی مختلف مصارف میں استعمال کرتے ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ کوئی چیز بیکار نہیں ہے۔ انسانوں کی پھوپھی ہے اس وجہ سے فرمایا **کلوا من عمتکم** کیونکہ حضرت آدمؑ کو بنانے کے لیے جو خلطہ تیار کیا گیا تھا اس میں سے جو بچ گیا تھا اس سے کھجور کا درخت بنایا گیا۔ لہٰذا یہ درخت حضرت آدمؑ کی بہن اور ہماری پھوپھی ہے۔ ایک مشابہت انسان کے ساتھ یہ بھی ہے کہ عام درختوں کو اگر اوپر سے کاٹا جائے تو وہ خشک نہیں ہوتے لیکن کھجور کے درخت کو اگر اوپر سے کاٹا جائے تو خشک ہو جاتا ہے۔ انسان کا سر بھی اگر کاٹا جائے تو وہ مر جاتا ہے۔ الغرض یہ درخت انسان کے ساتھ بہت مشابہت رکھتا ہے اور جمعیت علماء اسلام کا نشان بھی یہی ہے۔ عام فہم سی بات ہے۔

كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ الخ اس سے مراد حنظل کا درخت ہے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾

کیا تو نے انہیں نہیں دیکھا کہا جنہوں نے اللہ کی نعمت کے بدلے میں ناشکری کی اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتارا ○

جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۖ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾ وَجَعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلُّوا عَن

جو دوزخ ہے اس میں داخل ہوں گے اور وہ برا ٹھکانا ہے ○ اور لوگوں نے اللہ کی راہ سے بہکانے کے لئے

سَبِيلِهِ ۗ قُلْ تَمَتَّعُوا فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾ قُل لِّعِبَادِيَ الَّذِينَ

شریک بنا رکھے ہیں کہہ دو نفع اٹھا لو پھر تمہیں آگ کی طرف لوٹنا ہے ○ میرے بندوں کو کہہ دو جو

آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِّن قَبْلِ أَن

ایمان لائے ہیں نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کریں اس سے پہلے کہ وہ دن آئے

يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ ﴿۳۱﴾ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ

جس میں نہ خرید و فروخت ہے نہ دوستی ○ اللہ وہ ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے

وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ

اور آسمان سے پانی نازل کیا پھر اس سے تمہارے کھانے کو پھل نکالے اور کشتیاں تمہارے

لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ ﴿۳۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

تابع کر دیں تا کہ دریا میں اس کے حکم سے چلتی رہیں اور نہریں تمہارے تابع کر دیں ○ اور سورج اور چاند کو تمہارے تابع کر دیا

دَائِبَيْنِ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿۳۳﴾ وَآتَاكُم مِّن كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ ۚ

جو ہمیشہ چلنے والے ہیں اور تمہارے لئے رات اور دن کو تابع کیا ○ اور جو چیز تم نے اس سے مانگی اس نے تمہیں دی

وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ الْإِنسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾ وَإِذْ قَالَ ع

اور اگر اللہ کی نعمتیں شمار کرنے لگو تو انہیں شمار نہ کر سکو بے شک انسان بڑا بے انصاف اور ناشکرا ہے ○ اور جس وقت

إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ

ابراہیم نے کہا اے میرے رب! اس شہر کو امن والا کر دے اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے

الْأَصْنَامَ ﴿۳۵﴾ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ ۖ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۖ

بچا ○ اے میرے رب! انہوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کیا ہے پس جس نے میری پیروی کی وہ تو میرا ہے

وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۶﴾ رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ

اور جس نے میری نافرمانی کی پس تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے ○ اے رب میرے! میں نے اپنی کچھ اولاد

بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ

ایسے میدان میں بسائی ہے جہاں کھیتی نہیں تیرے عزت والے گھر کے پاس اے رب ہمارے! تاکہ نماز کو قائم رکھیں پھر

اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْٓ اِلَیْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾

کچھ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کردے اور انہیں میووں کی روزی دے تاکہ وہ شکر کریں ○

رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِیْ وَمَا نُعْلِنُ وَمَا یَخْفٰی عَلَی اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ فِی

اے رب ہمارے! بے شک تو جانتا ہے جو کچھ ہم چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں اور اللہ پر کوئی چیز

الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَی الْكِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ

زمین اور آسمان میں پوشیدہ نہیں ○ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اتنی بڑی عمر میں اسماعیل

وَاِسْحٰقَ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ

اور اسحٰق بخشے بے شک میرا رب دعاؤں کا سننے والا ہے ○ اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا

ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ

بنادے اے ہمارے رب! اور میری دعا کو قبول فرما ○ اے ہمارے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور ایمانداروں کو

یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنَّمَا ع ۱۸

حساب قائم ہونے کے دن بخش دے ○ اور تو ہرگز خیال نہ کر کہ اللہ ان کاموں سے بے خبر ہے جو ظالم کرتے ہیں انہیں صرف

یُؤَخِّرُهُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ فِیْهِ الْاَبْصَارُ ﴿۴۲﴾ مُهْطِعِیْنَ مُقْنِعِیْ رُءُوْسِهِمْ

اس دن تک مہلت دے رکھی ہے جس میں نگاہیں پھٹی رہ جائیں گی ○ وہ سر اٹھائے ہوئے دوڑتے چلے جا رہے ہوں گے کہ

لَا یَرْتَدُّ اِلَیْهِمْ طَرْفُهُمْ وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ ﴿۴۳﴾ وَاَنْذِرِ النَّاسَ یَوْمَ یَاْتِیْهِمُ

ان کی نظر ان کی طرف ہٹ کر نہیں آوے گی اور ان کے دل اڑ گئے ہوں گے ○ اور لوگوں کو اس دن سے ڈراوے کہ

الْعَذَابُ فَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓی اَجَلٍ قَرِیْبٍ نُّجِبْ

ان پر عذاب آئے گا تب ظالم کہیں گے اے رب ہمارے! ہمیں تھوڑی مدت تک مہلت دے کہ ہم تیرا

دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْۤا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ

بلانا قبول کرلیں اور رسولوں کی پیروی کرلیں کیا تم نے پہلے قسم نہیں کھائی تھی کہ تمہیں کہیں جانا ہی

زَوَالٍ ﴿۴۴﴾ وَّسَكَنْتُمْ فِیْ مَسٰكِنِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَیَّنَ لَكُمْ كَیْفَ

نہیں ہے ۝ اور تم انہیں لوگوں کی بستیوں میں آباد تھے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور تمہیں معلوم ہو چکا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ

فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ﴿۴۵﴾ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ

کیا کیا تھا اور ہم نے تمہیں سب قصے بتلائے تھے ۝ اور ان لوگوں نے اپنی تدبیریں کی تھیں اور ان کی تدبیریں اللہ کے سامنے تھیں

وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ

اگر چہ ان کی تدبیریں ایسی تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی ٹل جائیں ۝ پس اللہ کو اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرنے والا

رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴۷﴾ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ

خیال نہ کریں بے شک اللہ زبردست بدلہ لینے والا ہے ۝ جس دن اس زمین سے اور زمین بدلی جائے گی اور آسمان بدلے جاویں گے

وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِیْنَ

اور سب کے سب ایک زبردست اللہ کے روبرو پیش ہوں گے ۝ اور تو اس دن گنہگاروں کو زنجیروں میں جکڑے ہوئے

فِی الْاَصْفَادِ ﴿۴۹﴾ سَرَابِیْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۰﴾ لِیَجْزِیَ

دیکھے گا ۝ کرتے ان کے گندھک کے ہوں گے اور ان کے چہروں پر آگ لپٹی ہوگی ۝ تاکہ

اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ

اللہ ہر شخص کو اس کے کئے کی سزا دے بے شک اللہ بڑی جلدی حساب لینے والا ہے ۝ یہ قرآن لوگوں کے لئے اعلان ہے

وَلِیُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِیَعْلَمُوْۤا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِیَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۵۲﴾ ع

اور تاکہ اس کے ذریعے سے لوگوں کو ڈرایا جائے اور تاکہ وہ معلوم کرلیں کہ وہی ایک معبود ہے اور تاکہ عقلمند نصیحت حاصل کریں ۝

افاداتِ محمود:

تسخیر شمس وقمر و بحر و بر قدرت خداوندی کے کرشمے ہیں

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ الخ ''لَكُمْ'' کا ل انتفاع کے لیے ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے شمس وقمر کو تمہارے نفع کے لیے تمہارے قبضے میں دے دیا ہے۔ جیسے گرمی سردی فصلوں کا پکنا رنگت بدلنا وغیرہ وغیرہ۔ شمس وقمر پر حقیقت میں

کنٹرول تو اللہ تعالیٰ کا ہی ہے کہ یہ دونوں سیارے اپنے مقررہ اوقات میں طلوع وغروب ہوتے ہیں۔ کیا مجال کہ کوئی ایک ساعت آگے پیچھے ہو جائے، لیکن ہمارے بہت سے مفادات ان کی حرکت سے وابستہ ہیں اور یہ تقریباً ہماری منشا کے مطابق ہماری ضرورتیں پوری کرتے رہتے ہیں۔ گویا ہمارے کنٹرول میں ہوں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جیسے آج کل خلائی اسٹیشنوں نے کام شروع کر دیا ہے اور لوگ درخواستیں دے رہے ہیں کہ چاند پر ہمارے لیے پلاٹ الاٹ کیے جائیں تو یہ کنٹرول بھی مراد ہو سکتا ہے۔

اسی طرح بحر اور بر کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے کنٹرول میں دے دیا ہے۔ زمین اور سمندروں سے طرح طرح کے فائدے اُٹھا رہے ہیں جو کہ اظہر من الشمس ہیں۔ انسانی ارتقاء جاری ہے، لیکن حقیقی ترقی روحانی ترقی ہے، نہ کہ مادی۔ اگر سارا گھر سونے کا ہو، لیکن سکون نہ ہو تو کیا فائدہ؟ جس گھر میں سکون ہے، وہی صاحب خانہ بادشاہ ہے۔ آج کل یورپ اور امریکہ والوں کے پاس وسائل بہت ہیں، لیکن سکون کا نام نشان نہیں ہے۔ انسان کی فطرت میں چونکہ مدنیت ودیعت ہے، وحشت نہیں ہے۔ اس وجہ سے وہ اکثر دل بہلانے کے لیے اپنے پاس جانوروں کو رکھتے ہیں اور اُنس حاصل کرتے ہیں۔ اس لیے میں کہتا ہوں آج ایسے نظام کی ضرورت ہے کہ لوگوں کو سکون میسر ہو۔ آج اسلام کتابوں میں ہے، لیکن لوگوں کی زندگیوں میں نہ ہونے کی وجہ سے لوگ خصوصاً غیر مسلم بدظن ہو جاتے ہیں۔ واللہ اعلم

سُورَۃُ الحِجرِ مَکِّیَّۃٌ ۵۴ — ۱۵

سورۂ حجر مکی ہے اور اس میں ننانوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓرٰ تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ وَ قُرۡاٰنٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۱﴾ رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا

یہ آیتیں کتاب کی ہیں اور قرآن واضح کی ﴿﴾ کافر بڑی حسرت کریں گے کہ

لَوۡ کَانُوۡا مُسۡلِمِیۡنَ ﴿۲﴾ ذَرۡہُمۡ یَاۡکُلُوۡا وَ یَتَمَتَّعُوۡا وَ یُلۡہِہِمُ الۡاَمَلُ فَسَوۡفَ

کاش وہ مسلمان ہو جاتے ﴿﴾ انہیں چھوڑ دو کھالیں اور فائدہ اٹھالیں اور انہیں آرزو بھلائے رکھے

یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳﴾ وَ مَاۤ اَہۡلَکۡنَا مِنۡ قَرۡیَۃٍ اِلَّا وَ لَہَا کِتَابٌ مَّعۡلُوۡمٌ ﴿۴﴾ مَا

سو آیندہ معلوم کرلیں گے ﴿﴾ اور ہم نے جتنی بستیاں ہلاک کی ہیں ان سب کے لئے ایک مقرر وقت لکھا ہوا تھا ﴿﴾ کوئی

تَسۡبِقُ مِنۡ اُمَّۃٍ اَجَلَہَا وَ مَا یَسۡتَاۡخِرُوۡنَ ﴿۵﴾ وَ قَالُوۡا یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡ نُزِّلَ عَلَیۡہِ

قوم اپنے وقت مقرر سے نہ پہلے ہلاک ہوئی ہے نہ پیچھے رہی ہے ﴿﴾ اور انہوں نے کہا کہ اے وہ شخص جس پر قرآن

الذِّکۡرُ اِنَّکَ لَمَجۡنُوۡنٌ ﴿۶﴾ لَوۡ مَا تَاۡتِیۡنَا بِالۡمَلٰٓئِکَۃِ اِنۡ کُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِیۡنَ ﴿۷﴾

نازل کیا گیا ہے بے شک تو مجنون ہے ﴿﴾ اگر تم سچے ہو تو ہمارے پاس فرشتوں کو کیوں نہیں لاتے ﴿﴾

مَا نُنَزِّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃَ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَ مَا کَانُوۡۤا اِذًا مُّنۡظَرِیۡنَ ﴿۸﴾ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا

ہم فرشتے تو فیصلہ ہی کے لئے بھیجا کرتے ہیں اور اس وقت انہیں مہلت نہیں ملے گی ﴿﴾ ہم نے یہ نصیحت

الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ ﴿۹﴾ وَ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِکَ فِیۡ شِیَعِ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۱۰﴾

اتاری ہے اور بے شک ہم اس کے نگہبان ہیں ﴿﴾ اور تجھ سے پہلے ہم پہلی قوموں میں بھی رسول بھیج چکے ہیں ﴿﴾

وَ مَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ ﴿۱۱﴾ کَذٰلِکَ نَسۡلُکُہٗ فِیۡ

اور وہ بھی جب کوئی رسول ان کے پاس آتا تو اس سے ٹھٹھا ہی کرتے ﴿﴾ اسی طرح ہم یہ ٹھٹھا

قُلُوۡبِ الۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿۱۲﴾ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِہٖ وَ قَدۡ خَلَتۡ سُنَّۃُ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۱۳﴾ وَ لَوۡ

ان مجرموں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں ﴿﴾ یہ لوگ قرآن پر ایمان نہیں لاتے اور یہ پہلوں کا دستور چلا آیا ہے ﴿﴾ اور اگر

فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ ﴿۱۴﴾ لَقَالُوا إِنَّمَا سُكِّرَتْ

ہم ان پر آسمان سے دروازہ کھول دیں پھر اس میں سے چڑھ جائیں ○ البتہ کہیں گے کہ

أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُورُونَ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا

ہماری نظر بندی کردی گئی تھی بلکہ ہم پر جادو کیا گیا ہے ○ اور البتہ تحقیق ہم نے آسمان میں برج بنائے ہیں

وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ ﴿۱۶﴾ وَحَفِظْنَاهَا مِن كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ﴿۱۷﴾ إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ

اور دیکھنے والوں کی نظر میں اسے رونق دی ہے ○ اور ہم نے اسے ہر شیطان مردود سے محفوظ رکھا ○ مگر جس نے چوری سے

السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِينٌ ﴿۱۸﴾ وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ

سن لیا تو اس کے پیچھے چمکتا ہوا انگارہ پڑا ○ اور ہم نے زمین کو پھیلایا اور اس پر پہاڑ رکھ دیئے

وَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُونٍ ﴿۱۹﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَن

اور اس میں ہر چیز اندازے سے اگائی ○ اور اس میں تمہارے لئے روزی کے اسباب بنادیئے اور ان کے لئے بھی

لَّسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ ﴿۲۰﴾ وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا عِندَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا

جنہیں تم روزی دینے والے نہیں ہو ○ اور ہر چیز کے ہمارے پاس خزانے ہیں اور ہم صرف اسے

بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ ﴿۲۱﴾ وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

اندازۂ معین پر نازل کرتے ہیں ○ اور ہم نے بادل اٹھانے والی ہوائیں بھیجیں پھر ہم نے آسمان سے پانی نازل کیا

فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ ﴿۲۲﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَنَحْنُ

پھر وہ تمہیں پلایا اور تمہارے پاس اس کا خزانہ نہیں ہے ○ اور بے شک ہم ہی زندہ کرتے اور مارتے ہیں اور آخر

الْوَارِثُونَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ ﴿۲۴﴾

مالک بھی ہم ہی ہیں ○ اور ہمیں تم میں سے اگلے اور پچھلے سب معلوم ہیں ○

وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿۲۵﴾

اور بے شک تیرا رب ہی انہیں جمع کرے گا بے شک وہ حکمت والا خبردار ہے ○

افاداتِ محمود:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ الخ

حفاظت قرآن کریم کا الٰہی نظام

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی ہر دور میں حفاظت فرمائی ہے۔تکوینی طور پر نہایت حکیمانہ تدبیر سے ہر زمانہ میں اس کے لیے رجال تیار فرمائے۔ چھوٹے بچے اور بڑے یکساں دنیا ومافیہا سے بے خبر اس کو اپنے سینوں کا نور اور دل کا سرور بنا رہے ہیں۔کیا مجال ہے کہ کوئی زبر زیر کی غلطی کرے۔ ہر طرف سے ٹوکنے کی صدائیں بلند ہوں گی۔ خدانخواستہ اگر فی زمانہ قرآن کریم کے تمام نسخے ضائع ہو جائیں (العیاذ باللہ) تو کیا ہوگا یہ ہزاروں لاکھوں سینوں میں محفوظ ہے۔ دل و دماغ میں موجود ہے۔ ہم دوبارہ لکھ لیں گے۔ایک نقطے کا فرق نہ ہوگا۔ مامون الرشید کے زمانہ میں ایک سالانہ علمی مجلس منعقد ہوتی تھی۔اس میں ہر مذہب کے بلند پایہ علماء اپنے اپنے مذہب کی حقانیت کے دلائل پیش کرتے تھے اور کئی دن تک یہ علمی مباحثے ہوتے تھے۔ایک دفعہ ایک یہودی عالم بھی اس مجلس میں شامل ہوا۔ بڑا بارعب اور وجیہ تھا۔اپنے مذہب پر دلائل دیتے دیتے خوب داد حاصل کی۔ جب مجلس ختم ہوئی تو مامون الرشید نے اس سے کہا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ تو مسلمان ہو جائے پھر تو جو عہدہ مانگے گا، میں دے دوں گا۔اس نے کہا ''دینی دین ابائی ''یعنی میرا وہی مذہب اور دین ہے جو میرے آباؤ اجداد کا ہے اور چلا گیا۔

آئندہ سال جب پھر وہ مجلس منعقد ہوئی تو یہی نوجوان اب مسلمان ہو چکا تھا۔دل کی دنیا بدل چکی تھی۔اب کے بار وہ قرآن کریم کی حقانیت پر اور اسلام کی صداقت پر حجت بالغہ پیش کر رہا تھا۔مامون الرشید آثار سے بھانپ گئے کہ شاید یہ وہی نوجوان ہے جس کو سالِ گزشتہ میں نے اسلام کی دعوت دی تھی۔اب اختتام مجلس کے بعد مامون الرشید نے اس سے پوچھا کہ کیا تو وہی نوجوان نہیں ہے جس کو میں نے گزشتہ سال اسلام کی دعوت دی تھی؟ اس نے کہا کہ ہاں میں وہی شخص ہوں، لیکن اب میں مسلمان ہو چکا ہوں۔الحمدللہ

میرے اسلام لانے کا قصہ کچھ یوں ہے کہ میں نے تورات کے تین نسخے لکھے اور ان میں تحریف کی جب میں نے یہ نسخے لکھ کر لوگوں کو دیے تو انہوں نے خوشی خوشی قبول کر لیے۔ پھر انجیل کے تین نسخے لکھے اور ان میں بھی حتیٰ الوسع تحریف کی وہ نصاریٰ کو دیے تو انہوں نے بھی خوشی خوشی قبول کر لیے اور کلیساؤں میں رکھ دیے پھر قرآن کریم کے تین نسخے لکھے اور ان میں بھی تحریف کی۔ جب مسلمانوں اور علماء کو دیے تو وہ چونک اٹھے اور فوراً ان نسخوں کو محو کر دیا۔ میں سمجھ گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب میں، جو اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے، وہ سچا اور عملی طور پر نافذ ہے۔ یہ اعجاز دکھا کر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو مشرف بہ اسلام فرمایا۔اس طرح ان گنت واقعات ہیں۔ بہر حال حفاظ الفاظ قرآن کی اور علماء معانی کی حفاظت کرتے ہیں۔وہ لوگ نہ الفاظ میں، نہ معانی میں تحریف کو قبول کرتے ہیں اور نہ کسی کو تحریف کرنے دیتے ہیں۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ

اور البتہ تحقیق ہم نے انسان کو

مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾

بجتی ہوئی مٹی سے جو سڑے ہوئے گارے سے تھی پیدا کیا ○ اور ہم نے اس سے پہلے جنوں کو آگ کے شعلہ سے بنایا تھا ○

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾

اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں ایک بشر کو بجتی ہوئی مٹی سے جو کہ سڑے ہوئے گارے کی ہوگی پیدا کرنے والا ہوں ○

فَإِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ

پھر جب میں اسے ٹھیک بنالوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے آگے سجدہ میں گر پڑنا ○ پھر سب کے سب

كُلُّهُمْ أَجْمَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ إِلَّآ إِبْلِيْسَ ۭ أَبٰٓى أَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۳۱﴾

فرشتوں نے سجدہ کیا ○ مگر ابلیس نے انکار کیا کہ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ہو ○

قَالَ يٰٓإِبْلِيْسُ مَا لَكَ أَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ لَمْ أَكُنْ لِّأَسْجُدَ

فرمایا اے ابلیس! تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ نہ ہوا ○ کہا میں ایسا نہ تھا کہ ایک ایسے

لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا

بشر کو سجدہ کروں جسے تو نے بجتی ہوئی مٹی سے جو سڑے ہوئے گارے کی تھی پیدا کیا ہے ○ کہا تو آسمان سے نکل جا

فَإِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۳۴﴾ وَّإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۳۵﴾ قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِيْٓ

بے شک تو مردود ہوگیا ○ اور بے شک تجھ پر قیامت کے دن تک لعنت رہے گی ○ کہا اے میرے رب! تو پھر مجھے

إِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۳۷﴾ إِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۳۸﴾

قیامت کے دن تک مہلت دے ○ فرمایا بے شک تجھے مہلت ہے ○ وقت معلوم کے دن تک ○

قَالَ رَبِّ بِمَآ أَغْوَيْتَنِيْ لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِيْنَ ﴿۳۹﴾

کہا اے میرے رب! جیسا تو نے مجھے گمراہ کیا ہے البتہ ضرور ضرور میں زمین میں انہیں ان کے گناہوں کو مرغوب کر کے دکھاؤں گا اور

إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ﴿۴۱﴾

ان سب کو گمراہ کروں گا ○ سوائے تیرے ان بندوں کے جو اُن میں مخلص ہوں گے ○ فرمایا یہ راستہ مجھ پر سیدھا ہے ○

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ ﴿۴۲﴾

بے شک میرے بندوں پر تیرا کچھ بھی بس نہیں چلے گا مگر جو گمراہوں میں سے تیرا تابعدار ہوا ○

وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۴۳﴾ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ

اور بے شک ان سب کا وعدہ دوزخ پر ہے ○ اس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کے لئے

جُزْءٌ مَقْسُومٌ ﴿۴۴﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿۴۵﴾ اُدْخُلُوهَا بِسَلَامٍ

ان لوگوں کے الگ الگ حصے ہیں ○ بے شک پرہیزگار باغوں اور چشموں میں رہیں گے ○ ان باغوں میں سلامتی اور امن سے

آمِنِينَ ﴿۴۶﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ﴿۴۷﴾

جا کر رہو ○ اور ان کے دلوں میں جو کینہ تھا ہم وہ سب دور کر دیں گے سب بھائی بھائی ہوں گے تختوں پر آمنے سامنے بیٹھنے والے ہوں گے ○

لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ ﴿۴۸﴾ نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا

انہیں وہاں کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے ○ میرے بندوں کو اطلاع دے کہ بے شک

الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿۴۹﴾ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ﴿۵۰﴾ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ

میں بخشنے والا مہربان ہوں ○ اور بے شک میرا عذاب وہی دردناک عذاب ہے ○ اور انہیں ابراہیم کے مہمانوں کا

إِبْرَاهِيمَ ﴿۵۱﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ إِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُونَ ﴿۵۲﴾ قَالُوا

حال سنا دو جب اس کے گھر میں داخل ہوئے اور کہا سلام اس نے کہا بے شک ہمیں تم سے ڈر معلوم ہوتا ہے ○ کہا

لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ﴿۵۳﴾ قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي عَلَىٰ أَنْ مَسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ

ڈرو مت بے شک ہم تمہیں ایک دانا لڑکے کی خوشخبری سناتے ہیں ○ کہا مجھے اب بڑھاپے میں خوشخبری سناتے ہو سو کس چیز کی

تُبَشِّرُونَ ﴿۵۴﴾ قَالُوا بَشَّرْنَاكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْقَانِطِينَ ﴿۵۵﴾ قَالَ وَمَنْ

خوشخبری سناتے ہو ○ انہوں نے کہا ہم نے تمہیں سچی خوشخبری سنائی ہے سو تُو ناامید نہ ہو ○ کہا اپنے

يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ ﴿۵۶﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿۵۷﴾

رب کی رحمت سے ناامید تو گمراہ لوگ ہی ہوا کرتے ہیں ○ کہا اے فرشتو! پھر تمہارا کیا مقصد ہے ○

قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُجْرِمِينَ ﴿۵۸﴾ إِلَّا آلَ لُوطٍ إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۵۹﴾

انہوں نے کہا ہم ایک نافرمان قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں ○ مگر لوط کے گھر والے کہ ہم ان سب کو بچا لیں گے ○

إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَا ۙ إِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِينَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا جَاءَ اٰلَ لُوطِ ۨالْمُرْسَلُونَ ﴿٦١﴾

مگراس کی بیوی ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں سے ہے ○ پھر جب لوط کے گھر فرشتے پہنچے ○

قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُونَ ﴿٦٢﴾ قَالُوا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوا فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿٦٣﴾ وَاَتَيْنٰكَ

کہا بے شک تم اجنبی لوگ ہو ○ انہوں نے کہا بلکہ ہم تیرے پاس وہ چیز لے کر آئے ہیں جس میں وہ جھگڑتے تھے ○ اور ہم تیرے پاس

بِالْحَقِّ وَإِنَّا لَصٰدِقُونَ ﴿٦٤﴾ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ

پکی بات لائے ہیں اور بے شک ہم سچ کہتے ہیں ○ پس تم اپنے گھر والوں کو کچھ رات رہے لے نکلو اور تو ان کے پیچھے چل

وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوا حَيْثُ تُؤْمَرُونَ ﴿٦٥﴾ وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ ذٰلِكَ

اور تم میں سے کوئی مڑ کر نہ دیکھے اور چلے جاؤ جہاں تمہیں حکم ہے ○ اور ہم نے لوط کو قطعی طور پر یہ

الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰؤُلَاءِ مَقْطُوعٌ مُّصْبِحِينَ ﴿٦٦﴾ وَجَاءَ اَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٦٧﴾

بات واضح کر دی تھی کہ صبح ہوتے ہی ان کی جڑ کاٹ دی جائے گی ○ اور شہر والے خوشیاں کرتے ہوئے آئے ○

قَالَ إِنَّ هٰؤُلَاءِ ضَيْفِي فَلَا تَفْضَحُونِ ﴿٦٨﴾ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُونِ ﴿٦٩﴾

لوط نے کہا یہ لوگ میرے مہمان ہیں سو مجھے ذلیل نہ کرو ○ اور اللہ سے ڈرو اور مجھے بے آبرو نہ کرو ○

قَالُوا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِينَ ﴿٧٠﴾ قَالَ هٰؤُلَاءِ بَنٰتِي إِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِينَ ﴿٧١﴾

انہوں نے کہا کیا ہم نے تمہیں دنیا بھر کی حمایت سے منع نہیں کیا ہے ○ کہا یہ میری بیٹیاں حاضر ہیں اگر تم کرنے والے ہو ○

لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿٧٢﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ ﴿٧٣﴾

تیری جان کی قسم ہے وہ اپنی مستی میں اندھے ہو رہے تھے ○ پھر دن نکلتے ہی انہیں ہولناک آواز نے آلیا ○

فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيلٍ ﴿٧٤﴾ إِنَّ فِي ذٰلِكَ

پھر ہم نے ان بستیوں کو زیر و زبر کر دیا اور ان پر کنکر کے پتھر برسائے ○ بے شک اس واقعہ میں

لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ ﴿٧٥﴾ وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُّقِيمٍ ﴿٧٦﴾ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٧٧﴾

اہلِ بصیرت کے لئے کئی نشانیاں ہیں ○ اور بے شک یہ بستیاں سیدھے راستے پر واقع ہیں ○ بے شک اس میں ایمانداروں کے لئے نشانیاں ہیں ○

وَإِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِينَ ﴿٧٨﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَإِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿٧٩﴾

اور بن کے لوگ بھی بدکار تھے ○ پھر ہم نے ان سے بھی بدلہ لیا اور یہ دونوں بستیاں کھلے راستہ پر واقع ہیں ○

افاداتِ محمود:

صَلْصَالٍ وہ مٹی جو آگ پر پکائی جائے اور پھر اس کی آواز نکلتی ہے۔ اس کو فخار بھی کہتے ہیں۔ حَمَإٍ مَّسْنُوْنٍ۝ سڑا ہوا گارا' یہ لیس دار اور بد بودار ہوتا ہے۔ علامہ الوسی صاحب روح المعانی نے لکھا ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ نے حمأ کو تیار فرمایا اور حضرت آدم کی شکل بنائی۔ پھر جب وہ ڈھانچہ اچھی طرح خشک ہو گیا اور کھنکھناتی مٹی بن گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں روح ڈال دی۔ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ الخ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ اور اصحاب مدین کو بعض لوگوں نے ایک کہا ہے اور بعض مفسرین نے الگ الگ شمار کیا ہے، لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ اصحاب مدین اور اصحاب الایکۃ کی طرف جو نبی مبعوث ہوئے تھے، وہ حضرت شعیب علیہ السلام ہی تھے۔ قوم شعیب شرک بھی کرتی تھی اور ناپ تول میں کمی بھی اور راہزنی ان کا محبوب مشغلہ تھا۔

وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٨٠ وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا

اور بے شک حجر والوں نے رسولوں کا جھٹلایا تھا ۝ اور ہم نے انہیں اپنی نشانیاں بھی دی تھیں پر وہ ان سے

مُعْرِضِيْنَ ۝٨١ وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ۝٨٢ فَاَخَذَتْهُمُ

رُوگردانی کرتے تھے ۝ اور وہ لوگ پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے تھے کہ امن میں رہیں ۝ پھر انہیں صبح کے وقت

الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ۝٨٣ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝٨٤ وَمَا خَلَقْنَا

سخت آواز نے آ پکڑا ۝ پھر ان کے دنیاوی ہنر ان کے کچھ بھی کام نہ آئے ۝ اور ہم نے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ

آسمانوں اور زمین اور ان کی درمیانی چیزوں کو بغیر حکمت کے پیدا نہیں کیا اور قیامت ضرور آنے والی ہے پر تو ان سے

الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ۝٨٥ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝٨٦ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا

خوش خلقی کے ساتھ کنارہ کر ۝ بے شک تیرا رب وہی پیدا کرنے والا جاننے والا ہے ۝ اور ہم نے تمہیں سات آیتیں دیں جو

مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ۝٨٧ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ

(نماز میں) دہرائی جاتی ہیں اور قرآن عظمت والا دیا ۝ اور تو اپنی آنکھ اُٹھا کر بھی ان چیزوں کو نہ دیکھ جو ہم نے

اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٨٨

مختلف قسم کے کافروں کو استعمال کے لئے دے رکھی ہیں اور ان پر غم نہ کر اور اپنے بازو ایمان والوں کے لئے جھکا دے ۝

وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ۝٨٩ كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ۝٩٠ الَّذِيْنَ

اور کہہ دو بے شک میں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں ۝ جیسا ہم نے (عذاب) ان بانٹنے والوں پر بھیجا ہے ۝ جنہوں نے

جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ۝٩١ فَوَرَبِّكَ لَنَسْــَٔـلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝٩٢ عَمَّا كَانُوْا

قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کیا ہے ۝ پھر تیرے رب کی قسم ہے البتہ ہم ان سب سے سوال کریں گے ۝ اس چیز سے کہ وہ

يَعْمَلُوْنَ ۝٩٣ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝٩٤ اِنَّا كَفَيْنٰكَ

کرتے تھے ۝ سو تو کھول کر سنا دے جو تجھے حکم دیا گیا ہے اور مشرکوں کی پروا نہ کر ۝ بے شک ہم تیری طرف سے

الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ۝٩٥ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝٩٦

ٹھٹھا کرنے والوں کے لئے کافی ہیں ۝ جو اللہ کے ساتھ دوسرا خدا مقرر کرتے ہیں سو عنقریب معلوم کر لیں گے ۝

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ
اور ہم جانتے ہیں کہ تیرا دل ان باتوں سے تنگ ہوتا ہے جو وہ کہتے ہیں ○ سو تو اپنے رب کی تسبیح حمد کے ساتھ کئے جا اور
مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾ ع
سجدہ کرنے والوں میں سے ہو ○ اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو یہاں تک کہ تمہیں موت آجائے ○

افاداتِ محمود:

اَصْحٰبُ الْحِجْرِ، حِجْر ایک مقام کا نام ہے۔ مدینہ منورہ کے شمال میں واقع یہ قوم ثمود کا ملک ہے۔ ان کی طرف حضرت صالح علیہ السلام بھیجے گئے تھے۔

كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿۹۰﴾ الخ مقتسمین کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں ان سے مراد یہود ونصاریٰ ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے قرآن کریم کو اس طور پر تقسیم کر رکھا تھا کہ جو آیتیں ان کی طبیعت کے موافق ہوتی تھیں ان کو مان لیتے تھے اور جو طبیعت کے خلاف ہوتی تھیں ان سے اعراض کر لیتے تھے مقتسمین سے مراد یہود ونصاریٰ ہی ہیں اور قرآن سے مراد کتب سابقہ ہیں اور عضین سے مراد تحریف ہے۔ یعنی یہود نے تورات میں اور نصاریٰ نے انجیل میں طرح طرح کی تحریفیں کر ڈالی تھیں یا مقتسمین سے مراد مشرکین ہیں اور قرآن سے قرآن کریم ہی مراد ہے اور ''عضین'' سے مراد یہ ہے کہ جیسے بعض سورتوں کا نام مائدہ اور بقرہ ہے اور بعض کا نام عنکبوت ہے۔ تو مشرکین بطور مذاق ایک دوسرے کو کہتے تھے بقرہ میں لوں گا اور عنکبوت تو لے لینا یا کہتے تھے مائدہ میں لے لوں گا اور عنکبوت تو لے لینا یا مقتسمین سے مراد وہ لوگ ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ساحر یا کاہن کہا کرتے تھے اور قرآن کریم کو سحر یا کہانت سے تعبیر کرتے تھے۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنے سے مقصد یہ ہے کہ قرآن کریم کے بعض حصہ کو کہانت کہا، بعض حصہ کو جادو کہا، بعض حصہ کو جنون کہا وغیرہ وغیرہ

حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾ الخ یقین سے مراد موت ہے جیسا کہ سورہ مدثر میں ہے۔ ''حتّٰی اتانا الیقین'' بعض صوفیاء نے یقین کی تفسیر مشاہدہ سے کی ہے اور کہا ہے کہ عبادت کرنا مشروط ہے عدم مشاہدہ سے، لہٰذا جب مشاہدہ ہو جائے تو پھر عبادت کی تکلیف ختم ہو جاتی ہے، لیکن ''یقین'' کی تفسیر مشاہدہ سے کرنا اور پھر یہ کہنا کہ مشاہدہ کے بعد انسان مکلّف نہیں رہتا یہ غلط ہے۔ یقین سے مراد وقت یقین یعنی موت ہے۔

ربما ١٤ (١٦) سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ (٧٠) ركوعاتها ١٦

سورۂ نحل مکی ہے اور اس میں ایک سو اٹھائیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۞ يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ

اللہ کا حکم آپہنچا تم اس میں جلدی مت کرو وہ لوگوں کے شرک سے پاک اور برتر ہے ۞ وہ اپنے بندوں سے

بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ

جس کے پاس چاہتا ہے فرشتوں کو وحی دے کر بھیج دیتا ہے یہ کہ خبردار کردو کہ میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

اَنَا فَاتَّقُوْنِ ۞ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۞

پس مجھ سے ڈرتے رہو ۞ اسی نے آسمان اور زمین کو ٹھیک طور پر بنایا ہے وہ ان کے شرک سے پاک ہے ۞

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۞ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ

اسی نے آدمی کو ایک بوند سے پیدا کیا پھر وہ یکایک کھلم کھلا جھگڑنے لگا ۞ اور تمہارے واسطے چارپایوں کو بھی اسی نے بنایا

لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۞ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ

ان میں تمہارے جاڑے کا بھی سامان ہے اور بھی بہت سے فائدے ہیں اور ان میں سے کھاتے بھی ہو ۞ اور تمہارے لئے ان میں

وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۞ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ

زینت بھی ہے جب شام کو چرا کر لاتے ہو اور جب چرانے لے جاتے ہو ۞ اور وہ تمہارے بوجھ اٹھا کر ان شہروں تک لے جاتے ہیں کہ

الْاَنْفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۞ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا

جہاں تک تم جان کو تکلیف میں ڈالنے کے سوا نہیں پہنچ سکتے تھے بے شک تمہارا رب بڑا شفقت کرنے والا مہربان ہے ۞ اور گھوڑے

وَزِيْنَةً ؕ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۞ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ؕ

اور خچر اور گدھے پیدا کئے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لئے اور وہ چیزیں پیدا کرتا ہے جو تم نہیں جانتے ۞ اور اللہ تک سیدھی راہ پہنچتی ہے

وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۞ ع

اور بعض ان میں ٹیڑھی بھی ہیں اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو سیدھی راہ بھی دکھا دیتا ۞

افاداتِ محمود:

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ الخ روح سے مراد وہ رازِ حکمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے آیات قرانیہ میں رکھا ہے۔ تمام قران کریم اور وحی راز ہے بین اللہ و بین الرسول یا وحی کو روح سے اس وجہ سے تعبیر فرمایا کہ قلوب وابدان کو حقیقی زندگی اور حیات طیبہ قرآن کریم اور وحی سے ہی مل سکتی ہے۔ دِفْءٌ گرمی کا اثر

هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ

وہی ہے جس نے آسمان سے تمہارے لئے پانی

شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِیْهِ تُسِیْمُوْنَ ﴿۱۰﴾ یُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّیْتُوْنَ

نازل کیا اسی میں سے پیتے ہو اور اسی سے درخت ہوتے ہیں جن میں چراتے ہو○ تمہارے واسطے اسی سے کھیتی اور زیتون

وَالنَّخِیْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ

اور کھجوریں اور انگور اور ہر قسم کے میوے اگاتا ہے بے شک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانی ہے

یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ

جو غور کرتے ہیں○ اور رات اور دن اور سورج اور چاند کو تمہارے کام میں لگا دیا ہے اور اسی کے حکم سے

مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ

ستارے بھی کام میں لگے ہوئے ہیں بے شک اس میں لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو سمجھ رکھتے ہیں○ اور تمہارے واسطے جو چیزیں

فِی الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾

زمین میں رنگ برنگ کی پھیلائی ہیں ان میں ان لوگوں کے لئے نشانی ہے جو سوچتے ہیں○

وَهُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْیَةً

اور وہ وہی ہے جس نے دریا کو کام میں لگا دیا کہ اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ اور اسی سے زیور نکالو

تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِیْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ

جسے تم پہنتے ہو اور تو اس میں جہازوں کو دیکھتا ہے کہ پانی کو چیرتے ہوئے چلے جاتے ہیں اور تاکہ تم اس کے فضل کو تلاش کرو اور

تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَاَلْقٰی فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا

تاکہ تم شکر کرو○ اور زمین پر پہاڑوں کے بوجھ ڈال دیئے تاکہ تمہیں لے کر نہ ڈگمگائے اور تمہارے لئے نہریں اور راستے بنا دیئے

لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ یَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ یَّخْلُقُ

تاکہ تم راہ پاؤ○ اور نشانیاں بنائیں اور ستاروں سے لوگ راہ پاتے ہیں○ پھر کیا جو شخص پیدا کرے

كَمَنْ لَّا یَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا

اس کے برابر ہے جو کچھ بھی نہ پیدا کرے کیا تم سوچتے نہیں○ اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننے لگو تو ان کا شمار نہیں کر سکو گے

إِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَالَّذِيْنَ
بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے○ اور اللہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو○ اور جنہیں
يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۲۰﴾ أَمْوَاتٌ غَيْرُ
اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ بھی پیدا نہیں کرتے اور وہ خود پیدا کئے ہوئے ہیں○ وہ تو مردے ہیں
أَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ أَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۲۱﴾
جن میں جان نہیں اور وہ نہیں جانتے کہ لوگ کب اٹھائے جائیں گے○

افاداتِ محمود:

لَحْمًا طَرِيًّا الخ اس سے مراد مچھلی ہے۔ بظاہر یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ فقہاء نے کتاب الایمان میں یہ مسئلہ لکھا ہے کہ اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ میں لحم یعنی گوشت نہیں کھاؤں گا اور پھر مچھلی کھالی تو حانث نہ ہوگا۔ حالانکہ جب قرآن کریم میں مچھلی کے گوشت کو لحم سے تعبیر کیا گیا ہے تو اس کے کھانے سے حانث ہونا چاہیے تھا؟ جواب یہ ہے کہ قسموں کا مدار عرف پر ہے اور عرف عام میں لحم میں مچھلی شامل نہیں ہے۔ لہٰذا اس وجہ سے حانث نہ ہوگا۔

أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَآءٍ ۚ الخ

کیا جمادات کو اموات کہنا درست ہے؟

موت و حیات ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ ان دونوں کے درمیان تقابلِ تضاد ہے اور تقابلِ تضاد میں ضابطہ یہ ہے کہ ضدین دونوں وجودی ہوتے ہیں یعنی بالفعل تو دونوں موجود نہیں ہو سکتے، لیکن یہ تقابل ایسے محل میں ہوتا ہے کہ اس محل پر دونوں ضدین میں سے کوئی بھی ضد صادق آ سکتی ہے۔ اب یہاں موت و حیات دونوں وجودی ہیں جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے: خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ الخ (سورہ ملک پارہ نمبر ۲۹) پیدا کیا ہے موت کو اور زندگی کو۔ المخلوق هو الموجود جو مخلوق ہے وہ موجود ہے۔ البتہ حیات کی تفسیر وجودی اور موت کی عدمی ہے۔ الحیات امر وجودی والموت امر عدمی' ای عدم الحیات یعنی الحی ان یکون حیا۔ زندہ وہ ہے جو صفاتِ حیات سے موصوف ہو اور میت وہ ہے جو بالفعل صفت حیات سے موصوف نہ ہو، لیکن اس میں حیات کی استعداد ہو۔ ای الذی یمکن ان یکون محلا للحیات۔ اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اموات کا اطلاق جو غیر اللہ پر کیا گیا ہے، اس کا مصداق بہت سے انسان ہیں جن میں حیات کی استعداد ہے، لیکن وہ بت جو پتھر، پیتل، تانبے اور سونے چاندی کے بنے ہوئے ہیں ان میں حیات کی استعداد ہی نہیں ہے تو اُن پر اموات کا اطلاق کیونکر درست ہو سکتا ہے؟

جواب یہ ہے کہ اصل میں جتنے بت بنائے گئے تھے وہ انبیاء اور صلحاء کی شکلوں کی نقالی کی گئی تھی۔ جیسا کہ سیر و احادیث کی کتابوں میں ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کو فتح فرمایا تو خانہ کعبہ کے اندر جو بت رکھے ہوئے تھے، بعض حضرت ابراہیم کی شکل کے تھے۔ اسی طرح قران کریم میں قوم نوح کے بتوں کے نام ہیں ودٗ سواع، یعوق، یغوث اور نسر۔ یہ سب صالح لوگ تھے جن کے ہم شکل بت بنائے گئے اور پھر یہ ان کے ناموں سے یاد ہونے لگے۔ مشرکین ان کو سامنے رکھ کر تعظیم کرتے تھے اور ان کو قرب الٰہی کا ذریعہ سمجھتے تھے، لہٰذا اس اعتبار سے ان پر اموات کا اطلاق درست ہے کہ وہ انسانوں کی شکلوں سے متشکل تھے اور ان کے ہی ناموں سے جانے پہچانے جاتے تھے۔

إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

تمہارا معبود اکیلا معبود ہے پھر جو آخرت پر ایمان

بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۲۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا

نہیں رکھتے ان کے دل نہیں مانتے اور وہ تکبر کرنے والے ہیں ○ ضرور اللہ جانتا ہے جو کچھ

يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّا

چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں بے شک وہ غرور کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ○ اور جب ان سے کہا جائے کہ

ذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً

تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے کہتے ہیں پہلے لوگوں کے قصے ہیں ○ تاکہ قیامت کے دن اپنے بوجھ

يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۲۵﴾ ع

پورے اٹھائیں اور کچھ ان کے بوجھ جنہیں بے علمی سے گمراہ کرتے ہیں خبردار! برا بوجھ ہے جو اٹھاتے ہیں ○

قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ

ان سے پہلے لوگوں نے بھی مکر کیا تھا پھر اللہ نے ان کی عمارت کو جڑوں سے ڈھا دیا

فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا

پھر ان پر اوپر سے چھت گر پڑی اور ان پر عذاب آیا جہاں سے انہیں

يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ

خبر بھی نہ تھی ○ پھر قیامت کے دن انہیں رسوا کرے گا اور کہے گا میرے شریک کہاں ہیں جن پر تمہیں

كُنْتُمْ تُشَاۗقُّوْنَ فِيْهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْۗءَ

بڑی ضد تھی جنہیں علم دیا گیا تھا وہ کہیں گے کہ بے شک آج کافروں کے لئے رسوائی

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۷﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۠ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ

اور برائی ہے ○ یہ وہ لوگ ہیں کہ فرشتوں نے ان کی ایسی حالت میں روح نکالی تھی کہ وہ اپنے آپ پر ظلم کر رہے تھے پھر وہ صلح کا پیغام

مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْۗءٍ ۭ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَادْخُلُوْٓا

بھیجیں گے کہ ہم تو کوئی برا کام نہ کرتے تھے کیوں نہیں بے شک اللہ کو تمہارے اعمال کی پوری خبر ہے ○ سو دوزخ کے

اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَقِيْلَ

دروازوں میں داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ رہو پس متکبرین کا کیا ہی برا ٹھکانا ہے ۝ اور

لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوْا خَيْرًا ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ

پرہیزگاروں سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے تو کہتے ہیں اچھی چیز جنہوں نے نیکی کی ہے (ان کے لئے) اس

الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ۭ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٠﴾ جَنّٰتُ

دنیا میں بھی بہتری ہے اور البتہ آخرت کا گھر تو بہت ہی بہتر ہے اور پرہیزگاروں کا کیا اچھا گھر ہے ۝ ہمیشہ رہنے کے

عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاۗءُوْنَ ۭ كَذٰلِكَ

باغ ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جو چاہیں گے انہیں وہاں ملے گا اللہ

يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣١﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ

پرہیزگاروں کو ایسا ہی بدلہ دے گا ۝ جن کی جان فرشتے قبض کرتے ہیں ایسے حال میں کہ وہ پاک ہیں فرشتے کہیں گے

سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٣٢﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ

تم پر سلامتی ہو بہشت میں داخل ہو جاؤ بسبب ان کاموں کے جو تم کرتے تھے ۝ کیا اب اس کے منتظر ہیں کہ

تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ

ان پر فرشتے آویں یا تیرے رب کا حکم آئے اسی طرح ان سے پہلوں نے بھی کیا تھا

وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٣٣﴾ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا

اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا اور لیکن وہ اپنے نفسوں پر ظلم کرتے تھے ۝ پھر انہیں ان کے بداعمال کے

عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ع

نتیجے مل کر رہے اور جس کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے وہی ان پر نازل ہوا ۝ اور مشرک کہتے ہیں

لَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَاۗؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا

اگر اللہ چاہتا تو ہم اس کے سوا کسی چیز کی عبادت نہ کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا اور اس کے حکم کے سوا

مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى

ہم کسی چیز کو حرام نہ ٹھہراتے اسی طرح کیا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے پھر رسولوں کے

الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ

ذمہ تو صرف صاف پہنچا دینا ہے ○ اور البتہ تحقیق ہم نے ہر امت میں یہ پیغام دے کر رسول بھیجا کہ

اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ

اللہ کی عبادت کرو اور شیطان سے بچو پھر ان میں سے بعض کو اللہ نے ہدایت دی اور بعض پر

مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ۚ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

گمراہی ثابت ہوئی پھر ملک میں پھر کر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا

الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۶﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ

انجام کیا ہوا ○ اگر تو انہیں ہدایت پر لانے کی طمع کرے تو اللہ ہدایت نہیں دیتا اس شخص کو جسے گمراہ کردے

وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ

اور نہ ان کے لئے کوئی مددگار ہوگا ○ اور اللہ کی سخت قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اللہ نہیں اٹھائے گا اس شخص کو

مَنْ يَّمُوْتُ ۚ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾

جو مر جائے گا ہاں اس نے اپنے ذمہ پکا وعدہ کرلیا ہے لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے ○

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّهُمْ

تاکہ ان پر ظاہر کردے وہ بات جس میں یہ جھگڑتے ہیں اور تاکہ کافر معلوم کرلیں کہ

كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَا اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۰﴾

وہ جھوٹے تھے ○ ہم جس کام کے کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے لئے ہمارا اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ ہم اسے کہہ دیں ہوجا پھر ہوجاتا ہے ○

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا

اور جنہوں نے اللہ کے واسطے گھر چھوڑا اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا تھا تو البتہ ہم انہیں دنیا میں

حَسَنَةً ۚ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى

اچھی جگہ دیں گے اور آخرت کا ثواب تو بہت ہی بڑا ہے کاش یہ لوگ سمجھ جاتے ○ جو لوگ ثابت قدم رہے اور

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْ اِلَيْهِمْ

اپنے رب پر بھروسہ کیا ○ اور ہم نے تجھ سے پہلے بھی تو انسان ہی بھیجے تھے جن کی طرف ہم وحی بھیجا کرتے تھے

فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ؕ وَاَنْزَلْنَآ

سو اگر تمہیں معلوم نہیں تو اہل علم سے پوچھ لو ۞ ہم نے انہیں معجزات اور کتابیں دے کر بھیجا تھا اور ہم نے

اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾

تیری طرف قرآن نازل کیا تاکہ لوگوں کے لئے واضح کردے جو ان کی طرف نازل کیا گیا ہے اور تاکہ وہ سوچ لیں ۞

اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ

پس کیا وہ لوگ نڈر ہو گئے ہیں جو برے فریب کرتے ہیں اس سے کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے یا

الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا

ان پر عذاب آئے جہاں سے انہیں خبر بھی نہ ہو ۞ یا انہیں چلتے پھرتے پکڑے پس وہ

هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۴۶﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ ؕ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۷﴾

عاجز کرنے والے نہیں ہیں ۞ یا انہیں ڈرانے کے بعد پکڑے پس تحقیق تمہارا رب نہایت ہی شفیق رحم کرنے والا ہے ۞

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ

کیا وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو نہیں دیکھتے کہ اس کے سائے دائیں اور بائیں طرف جھکے جا رہے ہیں اور

سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

نہایت عاجزی کے ساتھ اللہ کو سجدہ کر رہے ہیں ۞ اور جو آسمان میں ہے اور جو زمین میں ہے

مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ

جانداروں سے اور فرشتے سب اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے ۞ وہ اپنے بالادست رب سے ڈرتے ہیں

وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ ۩

اور انہیں جو حکم دیا جاتا ہے وہ بجا لاتے ہیں ۞

افاداتِ محمود:

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ الخ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جس نے دین کے خاطر وطن کو چھوڑا، عزیز و اقارب کو قربان کیا تو اللہ تعالیٰ اچھی جگہ، ہمدرد ساتھی، پہلے سے اچھا اور خوش گوار ماحول نصیب فرمائے گا۔ چنانچہ صلح حدیبیہ کی شرائط میں ایک شرط یہ تھی کہ اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ سے مسلمان ہو کر مدینہ منورہ جائے گا تو مسلمان اسے واپس کرنے کے پابند ہوں گے اور خدانخواستہ اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کر (العیاذ باللہ) مکہ مکرمہ آ گیا تو مکے والے

پابند نہ ہوں گے کہ اسے واپس کردیں۔ یہ معاہدہ طے پانے کے بعد سب سے پہلے شخص ابوبصیر تھے جو مدینہ منورہ پہنچے۔ اہل مکہ نے دو آدمی ان کے پیچھے روانہ کردیے۔ انہوں نے جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی واپسی کا مطالبہ کردیا۔ حضور نے ابوبصیر سے فرمایا کہ تم واپس چلے جاؤ، میں معاہدہ کی خلاف ورزی نہیں کرسکتا۔ وہ کہنے لگے حضور کیا آپ مجھ کو پھر مشرکین کے حوالہ کرنا چاہتے ہیں جو مجھ کو میرے دین سے پھیرنا چاہتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے لیے کوئی سبب بنادیں گے۔ خیر وہ ان دونوں کے ساتھ مکہ روانہ ہوگئے۔ راستہ میں کسی جگہ بیٹھ کر آرام کرنے لگے تو حضرت ابوبصیر کی بصیرت نے خوب کام کیا اور وہ اسم بامسمیٰ ثابت ہوئے۔ دونوں مشرکوں میں سے ایک سے کہنے لگے کہ آپ کی تلوار بڑی عمدہ معلوم ہوتی ہے۔ اس نے کہا ہاں یہ بہت ہی عمدہ تلوار ہے۔ میں کئی بار اس کو آزما چکا ہوں۔ میں نے اسے اپنی اُمیدوں سے بڑھ کر پایا ہے۔ حضرت ابوبصیر نے کہا کیا آپ اسے میرے ہاتھ میں دیں گے، تاکہ میں اس عمدہ تلوار کو دیکھ سکوں؟ اس نے تلوار ابوبصیر کے ہاتھ میں دے دی۔ تلوار کا دستہ ہاتھ میں آتے ہی ابوبصیر نے اس شخص پر باسلانہ وار کرکے اس کو ٹھنڈا کردیا اور دوسرا بھاگ گیا۔ اس نے واپس مدینہ منورہ پہنچ کر حضورؐ کو ساری صورت حال سے آگاہ کیا۔ پیچھے پیچھے حضرت ابوبصیر بھی پہنچ گئے۔ حضورؐ نے جب ابوبصیر کو دیکھا تو فرمایا تو بڑا ہی لڑائی کو بھڑکانے والا ہے اگر اس کے ساتھ کوئی ہوتا۔ پھر آپ نے ابوبصیر کو دوبارہ حکم دیا کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ میں وعدہ خلافی اور معاہدہ کی خلاف ورزی نہیں کرسکتا۔ چنانچہ یہ مدینہ منورہ سے نکل آئے اور جا کر ساحل سمندر پر پڑاؤ ڈال دیا۔ بعد میں حضرت ابوجندل بھی وہاں پہنچ گئے اور اس طرح صحابہ کرام جو کہ مدینہ یا مکہ میں بے کس و بے بس تھے، ان کا اچھا خاصہ اجتماع ہوگیا تھا۔ قریش مکہ کے قافلے ملک شام آتے جاتے تھے۔ یہی ان کا راستہ اور گزرگاہ تھی۔ صحابہ کرامؓ ان کے قافلوں کو لوٹ لیتے تھے۔ بقول بعض مؤرخین کے وہاں ۷۰، ۸۰ یا تین سو جان نثار جمع ہوگئے۔ آخر کار مشرکین مکہ نے تنگ آ کر حضور کے پاس آدمی بھیجا کہ آپ اپنے معاہدہ کی یہ شق ختم کردیتے ہیں۔ آپ مہربانی فرما کر ان لوگوں کو ساحل سمندر سے واپس مدینہ منورہ بلا لیں۔ آئندہ جو شخص مسلمان ہوکر مدینہ منورہ آئے گا، ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی طرف ایک والا نامہ ارسال فرمایا۔ جب آپ کا یہ والا نامہ پہنچا تو حضرت ابوبصیر پر نزع کی کیفیت طاری تھی۔ آپ حضورؐ اکرم کا والا نامہ پڑھتے جاتے تھے اور خوش ہوتے جاتے تھے۔ والا نامہ پڑھنے سے فارغ ہوتے ہی روح جسد عنصری سے اس حال میں پرواز کرگئی کہ آپ کا والا نامہ مبارک آپ کے سینہ پر رکھا ہوا تھا۔ حضرت ابوجندل وغیرہ نے حضرت ابوبصیر کو وہیں دفن کردیا اور خود واپس مدینہ منورہ چلے گئے۔ اصل میں معاہدہ کی یہ شق شروع ہی سے بے معنی اور ظالمانہ تھی۔ اس میں مسلمانوں کے حق میں کوئی بات نہ تھی۔ یہ بات سراسر مشرکین مکہ کے حق میں تھی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے بہت جلد وہ شق ختم کرادی اور کچھ عرصہ کے بعد مشرکین نے تمام شرطیں عملی طور پر ختم کردیں۔ آخر یہ ہوا کہ قدم قدم پر معاہدہ کی شرطوں کی

مخالفت کر کے قصہ ہی ختم کر دیا گیا۔

عورت جب نبیہ نہیں ہو سکتی تو والیہ اور سربراہ مملکت کیسے ہو سکتی ہے؟

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا الخ

اس آیت سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ انبیاء مرد ہی گزرے ہیں کوئی عورت نبیہ نہیں ہوئی۔ عورت اپنی جنس کے اعتبار سے ان ذمہ داریوں کو قبول نہیں کر سکتی جو انبیاء کو سونپی جاتی ہیں۔ خسرو پرویز کسریٰ ایران کی بیٹی جب ایران کی والیہ بنی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لن یفلح قوم ولوا امرھم امراۃ یعنی وہ قوم کبھی فلاح نہیں پائے گی جو اپنے معاملات عورت کے سپرد کر دے۔ کسریٰ کو اندیشہ ہوا کہ اُس کا بیٹا حکومت اور اقتدار کے حصول کے نشہ میں مست کہیں اسے قتل ہی نہ کر دے اور خود حکومت پر قبضہ کر لے۔ اس کو یہ تدبیر سوجھی کہ اس نے ایک چھوٹی سی شیشی میں انتہائی خطرناک زہر ڈال کر اس کے لیے اوپر چٹ لگا دی۔ اکسیر برائے قوت باہ۔ اس نے وہ بوتل اپنی خاص الماری میں رکھ دی۔ جب حصول اقتدار کے لیے بیٹے نے باپ کو قتل کر دیا اور چابیاں لے کر اس کے خفیہ اور خاص اشیاء کو تلاش کیا تو الماری سے وہ شیشی بھی ہاتھ لگ گئی۔ اس نے بڑے شوق سے وہ زہر پی لیا وہ چند گھنٹے برسر اقتدار رہنے کے بعد چل بسا۔ مؤرخین لکھتے ہیں کہ کسریٰ پرویز پہلا شخص ہے جس نے مرنے کے بعد اپنا انتقام لیا۔ باپ اور بیٹے کے چلے جانے کے بعد اور لوگوں کو اور کوئی اہل نظر نہیں آیا۔ ویسے بھی اس خاندان سے باہر کسی کو سربراہ بنانے کو لوگ بدفالی خیال کرتے تھے، لہٰذا لوگوں نے کسریٰ پرویز کی بیٹی کو مملکت ایران کا سربراہ بنا دیا۔

ایوب خاں کے الیکشن کے زمانے میں مولانا مودودی نے فاطمہ جناح کی حمایت کی۔ ان دنوں مولانا مودودی نے لکھا کہ عورت سربراہ بن سکتی ہے۔ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زندگی مساوات کا درس دیا لیکن بعض مصلحتوں کی وجہ سے عورت کو آگے نہیں بڑھایا اور امیر نہیں بنایا لیکن اس وقت صورتحال کچھ اور ہے۔ لہٰذا اسلامی اخوت اور مساوات کا تقاضا یہ ہے کہ عورت کی سربراہی جائز ہو، لیکن مودودی صاحب کی یہ بات غلط ہے۔ کیونکہ مساوات کا مقصد یہ ہے کہ ہر صاحب حق کو حق ملے اور نفاذ حدود و تعزیرات میں ہرگز یہ فرق روا نہ رکھا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ امیر جرم کرے تو اسے سزا نہ ملے اور غریب جرم کرے تو سزا پائے۔ وزراء و افسران شاہی کے اقرباء کو تو کسی جرم کی سزا نہ ملے اور جن کا کوئی پرسان حال نہ ہو وہ نا کردہ گناہوں کی سزا بھگتتے پھریں۔ یہ مقصد ہرگز نہیں ہے کہ ہاتھی اور چیونٹی کو ایک ہی ترازو سے تولا جائے۔ لہٰذا ہم نے پوری طاقت سے اس کی مخالفت کی۔ حتیٰ کہ فاطمہ جناح اور اس کے تمام کارندے ناکام ہو گئے۔

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا

اللہ نے کہا ہے دو معبود نہ بناؤ وہ

هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾ وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ایک ہی معبود ہے پھر مجھی سے ڈرو ○ اور اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ۭ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ

اور عبادت اسی کی لازم ہے پھر کیا اللہ کے سوا اوروں سے ڈرتے ہو ○ اور تمہارے پاس جو نعمت بھی ہے سو

اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ﴿۵۳﴾ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ

اللہ کی طرف سے ہے پھر جب تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو اسی سے فریاد کرتے ہو ○ پھر جب تم سے تکلیف دور کر دیتا ہے

اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا

تو فوراً تم میں سے ایک جماعت اپنے رب کے ساتھ شریک بنانے لگتی ہے ○ تاکہ جو نعمتیں ہم نے انہیں دی تھیں ان کی ناشکری کریں

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ۭ

خیر نفع اٹھالو آگے چل کر معلوم کرلو گے ○ اور جنہیں وہ جانتے بھی نہیں ان کے لئے ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے ایک حصہ مقرر کرتے ہیں

تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ

اللہ کی قسم البتہ تم سے ان بہتانوں کی ضرور باز پرس ہوگی ○ اور اللہ کے لئے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں وہ اس سے پاک ہے

وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا

اور اپنے لئے جو دل چاہتا ہے ○ اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی خوشخبری دی جائے اس کا منہ سیاہ ہو جاتا ہے

وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۵۸﴾ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْۗءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ۭ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰي

اور وہ غمگین ہوتا ہے ○ اس خوشخبری کی برائی کے باعث لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے آیا اسے ذلت قبول کر کے رہنے دے

هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

یا اس کو مٹی میں دفن کر دے دیکھو کیا ہی برا فیصلہ کرتے ہیں ○ جو آخرت کو نہیں مانتے

بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۰﴾ وَلَوْ

ان کی بری مثال ہے اور اللہ کی شان سب سے بلند ہے اور وہی زبردست حکمت والا ہے ○ اور اگر

يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ

اللہ لوگوں کو ان کی بے انصافی پر پکڑ لے تو زمین پر کسی جاندار کو نہ چھوڑے لیکن

يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا

ایک مدت مقرر تک انہیں مہلت دیتا ہے پھر جب ان کا وقت آتا ہے تو نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ

يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ

آگے بڑھ سکتے ہیں۔ اور اللہ کے لئے وہ چیزیں تجویز کرتے ہیں جنہیں آپ بھی پسند نہیں کرتے اور زبان سے جھوٹے دعوے کرتے ہیں کہ

اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ۭ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿٦٢﴾ تَاللّٰهِ لَقَدْ

آخرت کی بھلائی انہیں کے لئے ہے اس میں شک نہیں کہ ان کے لئے آگ ہے اور بے شک وہ سب سے پہلے دوزخ میں بھیجے جائیں گے۔ اللہ کی قسم!

اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ

ہم نے تجھ سے پہلے بھی قوموں میں رسول بھیجے تھے پھر شیطان نے لوگوں کو ان کی بداعمالیاں اچھی کر دکھائیں سو آج بھی ان کا

الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ

وہی دوست ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور ہم نے اسی لئے تجھ پر کتاب اتاری ہے کہ تو انہیں وہ چیز کھول کر سنا دے

الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ

جس میں وہ جھگڑ رہے ہیں اور ایمانداروں کے لئے ہدایت اور رحمت بھی ہے۔ اور اللہ نے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ

آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے مردہ زمین کو زندہ کر دیا اس میں ان لوگوں کے لئے نشانی ہے

يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٥﴾ ع وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ

جو سنتے ہیں۔ اور بے شک تمہارے لئے چارپایوں میں سوچنے کی جگہ ہے ہم ان کے جسم سے خون اور گوبر کے

مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ

درمیان خالص دودھ پیدا کر دیتے ہیں جو پینے والوں کے لئے خوشگوار ہے۔ اور کھجور

وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

اور انگور کے پھلوں سے نشہ اور اچھی غذا بھی بناتے ہو اس میں لوگوں کے لئے

لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ۝٦٧ وَاَوۡحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحۡلِ اَنِ اتَّخِذِىۡ مِنَ الۡجِبَالِ بُيُوۡتًا
نشانی ہے جو سمجھتے ہیں ۝ اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کو حکم دیا کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں
وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعۡرِشُوۡنَ ۝٦٨ ثُمَّ كُلِىۡ مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسۡلُكِىۡ
اور ان چھتوں میں گھر بنائے جو اس کے لئے بناتے ہیں ۝ پھر ہر قسم کے میووں سے کھا پھر اپنے رب کی
سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخۡرُجُ مِنۡۢ بُطُوۡنِهَا شَرَابٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهٗ فِيۡهِ
تجویز کردہ آسان راہوں پر چل ان کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اس میں
شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ۝٦٩ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمۡ
لوگوں کے لئے شفا ہے بے شک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانی ہے جو سوچتے ہیں ۝ اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا
ثُمَّ يَتَوَفّٰٮكُمۡ ۙ وَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرَدُّ اِلٰۤى اَرۡذَلِ الۡعُمُرِ لِكَىۡ لَا يَعۡلَمَ بَعۡدَ عِلۡمٍ
پھر وہی تمہیں مارتا ہے اور کوئی تم میں سے نکمی عمر تک پہنچایا جاتا ہے جو سمجھدار ہونے کے بعد نادان
شَيۡــًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌ قَدِيۡرٌ ۝٧٠ ع
ہو جاتا ہے بے شک اللہ جاننے والا قدرت والا ہے ۝

افاداتِ محمود:

وَاَوۡحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحۡلِ الخ وحی الی النحل سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی فطرت ہی ایسی بنائی ہے کہ تمام مکھیاں ایک سربراہ (یعسوب) کی قیادت میں خوبصورت چھتہ بناتی ہیں جو مسدس مساوی الاضلاع ہوتا ہے۔ محققین نے لکھا ہے کہ مکھیاں مسدس کے علاوہ جو بھی شکل اختیار کرتیں تو کوئی نہ کوئی جگہ بیچ میں فالتو رہ جاتی۔

فَاسۡلُكِىۡ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا الخ یہاں دو ترکیبیں ہیں۔ ایک یہ ہے کہ ''ذُلُلًا'' کو فَاسۡلُكِىۡ کی ضمیر سے حال بنایا جائے۔ مقصد یہ ہوگا کہ مکھیو تم اللہ کے حکم کے منقاد ہو کر زمین پر چلتی رہو یعنی پاکیزہ پھلوں اور پھولوں سے رس چوس کر شہد تیار کیا کرو اور اس میں کوئی گندا اور فاسد مادہ شامل نہ کرنا۔ دوسری ترکیب یہ ہے کہ سبل ربک مضاف و مضاف الیہ مل کر موصوف اور ذللاً اس کی صفت۔ اس صورت میں مفہوم یہ ہوگا کہ جب تم اپنے چھتے اور گھر سے شہد کی تلاش میں نکلتی ہو تو اپنے رب کے صاف اور واضح راستوں پر چل دیا کرو۔ تمہارے لیے جانا بھی آسان اور واپس آنا بھی آسان۔ ذلۃ اسی راستہ کو کہتے ہیں جس پر چل چل کر لوگوں نے روند دیا ہو اور اس پر چلنے کے آثار خوب نمایاں ہوں۔ چنانچہ شہد کی مکھیاں کتنی دور چلی جائیں، لیکن آسانی سے واپس اپنے چھتے میں پہنچ جاتی ہیں۔

فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ

شہد میں اللہ تعالیٰ نے بہت سی بیماریوں کے لیے شفاء رکھی ہے۔ کبھی صرف شہد ہی استعمال کیا جاتا ہے اور کبھی دوسری ادویہ میں شامل کر کے دیا جاتا ہے۔ بعض حضرات کا خیال یہ ہے کہ **فیه شفاء لکل داء**۔ یعنی شہد میں ہر بیماری سے شفاء ہے۔ ہر بیماری کے لیے شہد کو بطور دوا استعمال کیا جائے گا اور شفاء کی امید اللہ تعالیٰ سے رکھنی چاہیے، لیکن بظاہر یہ عموم مشکل نظر آتا ہے۔ موسموں اور مزاجوں کا فرق سرد اور گرم ہونے کی وجہ سے اثر انداز ہوتا ہے، لہٰذا عام لوگوں کے لیے عموم نہیں ہے۔ البتہ بعض خواص کے لیے اس کو عام رکھنا درست ہے۔ جن کا عقیدہ اس بات پر مضبوط ہو کہ یہ حکم ربی ہے اور اس میں ہر مرض سے شفاء ہے۔ بعض دوسرے مفسرین کا خیال یہ ہے کہ شہد میں جو شفاء رکھی گئی ہے، یہ عام نہیں ہے بلکہ موسم اور مزاج کے اعتبار سے ہے۔ جن بیماریوں میں شہد مفید ہوگا، ان میں استعمال کیا جائے گا اور جن میں مفید نہ ہوگا، ان میں استعمال نہیں کیا جائے گا۔ خواہ مفید نہ ہونا موسم کی وجہ سے ہو یا مزاج کی وجہ سے۔ اور یہی بات قرین قیاس ہے۔ '' فِيْهِ شِفَآءٌ '' یہ قضیہ موجبہ ہے اور شفاء نکرہ ہے۔ قانون یہ ہے کہ نکرہ جب قضیہ موجبہ اور کلام مثبت میں ہوتا ہے تو خاص ہوتا ہے اور جب قضیہ سالبہ و کلام منفی میں ہوتا ہے تو عام ہوتا ہے جیسے **فی الدار رجل** سے مراد ایک مرد ہے اور **مافی الدار رجل** سے نفی استغراق مراد ہے۔ لہٰذا آیت میں شفاء نکرہ ہے اور کلام مثبت میں ہے تو خاص بیماریوں کے لیے شفاء ہے اور **فیه شفاء لکل داء** کا عموم آیت سے ثابت نہیں ہوتا۔ یہاں حافظ عماد الدین ابن کثیر نے ایک حدیث نقل فرمائی ہے کہ

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ میرے بھائی کو دست لگے ہوئے ہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا اسے شہد پلا دو۔ اس نے جا کر شہد پلایا۔ واپس آ کر کہا یا رسول اللہ اس کے اسہال اور زیادہ ہو گئے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا اور پلا دو۔ اس نے جا کر اور پلایا۔ واپس آ کر کہا کہ یا رسول اللہ اس کے اسہال اور زیادہ ہو گئے۔ حضورؐ نے فرمایا '' **صدق اللہ و کذب بطن اخیک اذھب فاسقه عسلا** '' یعنی اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ جا اسے اور شہد پلا دو۔ اس نے جا کر شہد پلایا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ بعض اطباء کہتے ہیں کہ شاید اس کے پیٹ میں فاسد مادہ زیادہ تھا۔ شہد چونکہ گرم ہے، اس وجہ سے شہد پینے سے وہ فاسد مادہ خارج ہوتا رہا تو اسہال میں اضافہ ہوا۔ دوسری بار بھی ایسا ہی ہوا جب وہ فاسد مادہ نکل گیا تو پیٹ ٹھیک ہو گیا۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الشفاء فی ثلاثة شرطة لحجم اور شربة عسل او کیة بنار وانهی امتی عن الکی

تین چیزوں میں شفاء ہے۔ پچھنے لگوانے، شہد پینے اور آگ سے داغنے میں اور میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔

اس روایت میں اگرچہ داغنے کو ناپسند فرمایا گیا ہے، لیکن دوسری روایات سے جواز معلوم ہوتا ہے۔ بہرحال اتنی بات معلوم ہوگئی کہ علاج کرنا اور کروانا سنت ہے، توکل کے خلاف نہیں ہے، البتہ اگر کسی کا عقیدہ اتنا مضبوط ہے کہ اللہ کی ذات پر یقین محکم رکھتا ہے کہ بیماری اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے اور اسی کے حکم ومنشا سے جائے گی۔ وہ علاج نہیں کرواتا تو یہ خودکشی نہیں ہوگی۔ جیسا کہ ایک حدیث میں ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ جنت میں بغیر حساب وکتاب کے داخل کیے جائیں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے نہ تو تعویذ کروایا ہوگا اور نہ داغ کے ذریعہ علاج کروایا ہوگا۔

وَ اللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى

اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر روزی میں

الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ

فضیلت دی پھر جنہیں فضیلت دی گئی ہے وہ اپنے حصہ کا مال اپنے غلاموں کو دینے والے نہیں کہ وہ اس میں

فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ

برابر ہو جائیں پھر کیا اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں ○ اور اللہ نے تمہارے واسطے تمہاری ہی قسم سے

اَزْوَاجًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَ حَفَدَةً وَّ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ

عورتیں پیدا کیں اور تمہیں تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے دیئے اور تمہیں کھانے کے لئے اچھی چیزیں دیں

اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ

پھر کیا جھوٹی باتیں تو مان لیتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں ○ اور اللہ کے سوا ان کی

دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ شَيْئًا وَّ لَا

عبادت کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین سے انہیں رزق پہنچانے میں کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ

يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۷۳﴾ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾

رکھ سکتے ہیں ○ پس اللہ کے لئے مثالیں نہ گھڑو بے شک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ○

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّ مَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا

اللہ ایک مثال بیان فرماتا ہے ایک غلام ہے کسی دوسرے کی مِلک میں جو کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا اور ایک دوسرا آدمی ہے جسے ہم نے

رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّ جَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ

اچھی روزی دے رکھی ہے اور وہ ظاہر اور پوشیدہ اسے خرچ کرتا ہے کیا دونوں برابر ہیں سب تعریف اللہ کے لئے ہے

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَاۤ اَبْكَمُ

مگر اکثر ان میں سے نہیں جانتے ○ اور اللہ ایک اور مثال دو آدمیوں کی بیان فرماتا ہے ایک ان میں سے گونگا ہے

لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّ هُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ هَلْ

کچھ بھی نہیں کر سکتا اپنے آقا پر ایک بوجھ ہے جہاں کہیں اسے بھیجے اس سے کوئی خوبی کی بات بن نہ آئے کیا یہ

ع ۱۶	يَسْتَوِيْ هُوَۙ وَمَنْ يَّأْمُرُ بِالْعَدْلِۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۷۶
	اور وہ برابر ہے جو لوگوں کو انصاف کا حکم دیتا ہے اور وہ خود بھی سیدھے راستے پر قائم ہے ۝

افاداتِ محمود:

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ الخ

مساوات کا یہ مقصد نہیں ہے کہ سب لوگ رزق میں برابر ہو جائیں۔ جو لوگ اس طرح کی مساوات کے علمبردار بنے ہوئے ہیں اس مساوات پر خود بھی عمل پیرا نہیں ہیں۔ اسلامی مساوات کا یہ مقصد ہے کہ سب کو پورے حقوق ملیں۔ سرمایہ داروں کی طرح غریبوں کے بچوں کو بھی ملازمتیں ملیں۔ وعلی ھذا القیاس۔

وَلِلّٰهِ

اور

غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ۭ

آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں تو اللہ ہی کو معلوم ہیں اور قیامت کا معاملہ تو ایسا ہے جیسا آنکھ کا جھپکنا یا اس سے بھی قریب تر

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ○ اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا تم کسی چیز کو نہ

شَيْـــًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

جانتے تھے اور تمہیں کان اور آنکھیں اور دل دیئے تا کہ تم شکر کرو ○

اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَاۗءِ ۭ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ۭ

کیا پرندوں کو نہیں دیکھتے کہ آسمان کی فضا میں تھمے ہوئے ہیں انہیں اللہ کے سوا کون تھامے ہوئے ہے

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ

بے شک اس میں بھی ایمانداروں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں ○ اور اللہ نے تمہارے گھروں کو تمہارے لئے

سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ

آرام کی جگہ بنایا ہے اور تمہارے لئے چارپویوں کی کھالوں سے خیمے بنائے جنہیں تم اپنے سفر اور قیام کے دن ہلکے

اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝

پاتے ہو اور بھیڑوں کی اون سے اونٹوں کے روؤں سے اور بکریوں کے بالوں سے کتنے ہی سامان اور مفید چیزیں وقت مقرر تک کے لئے بنا دیں ○

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ

اور اللہ نے تمہارے لئے اپنی بنائی ہوئی چیزوں کے سائے بنا دیئے اور تمہارے لئے پہاڑوں میں چھپنے کی جگہیں بنا دیں اور

لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ

تمہارے لئے کرتے بنا دیئے جو تمہیں گرمی سے بچاتے ہیں اور زرہیں جو تمہیں لڑائی میں بچاتی ہیں اسی طرح اللہ اپنا احسان تم پر

عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ يَعْرِفُوْنَ

پورا کرتا ہے تا کہ تم فرمانبردار ہو جاؤ ○ پھر بھی اگر نہ مانیں تو تم پر صاف صاف پیغام پہنچا دینا ہی ہے ○ وہ اللہ

نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ

نعمتیں پہچانتے ہیں پھر منکر ہو جاتے ہیں اور اکثر ان میں ناشکر گزار ہیں ○ اور جس دن ہم ہر قوم میں سے

اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۸۴﴾

ایک گواہ کھڑا کریں گے پھر نہ کافروں کو اجازت دی جائے گی اور نہ ان کا کوئی عذر قبول کیا جائے گا ○

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۵﴾

اور جب ظالم عذاب دیکھیں گے پھر نہ ان سے ہلکا کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی ○

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ

اور جب مشرک اپنے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے رب! یہی ہمارے شریک ہیں جنہیں

كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَاَلْقَوْا

ہم تیرے سوا پکارتے تھے پھر وہ انہیں جواب دیں گے کہ تم سراسر جھوٹے ہو ○ اور وہ

اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ِالسَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۸۷﴾ اَلَّذِيْنَ

اس دن اللہ کے سامنے سر جھکا دیں گے اور بھول جائیں گے وہ جو جھوٹ بناتے تھے ○ جو لوگ

كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا

منکر ہوئے اور اللہ کی راہ سے روکتے رہے ہم ان پر عذاب پر عذاب بڑھاتے جائیں گے بسبب اس کے کہ

كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿۸۸﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ

وہ فساد کرتے تھے ○ اور جس دن ہر ایک گروہ میں سے ان پر انہیں میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے

وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ

اور تجھے ان پر گواہ بنائیں گے اور ہم نے تجھ پر ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں ہر چیز کا کافی بیان ہے

وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۸۹﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ

اور وہ مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے ○ بے شک اللہ انصاف کرنے کا اور

الْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ

بھلائی کرنے کا رشتہ داروں کو دینے کا حکم کرتا ہے اور بے حیائی اور بری بات اور ظلم سے منع کرتا ہے

يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۞ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا

تمہیں سمجھاتا ہے تاکہ تم سمجھو ۞ اور اللہ کا عہد پورا کرو جب آپس میں عہد کرو اور قسموں کو

الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

پکا کرنے کے بعد نہ توڑو حالانکہ تم نے اللہ کو اپنے اوپر گواہ بنایا ہے بے شک اللہ

يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۞ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ

جانتا ہے جو تم کرتے ہو ۞ اور اس عورت جیسے نہ بنو جو اپنا سوت محنت کے بعد کات کر

اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى

توڑ ڈالے کہ تم اپنی قسموں کو آپس میں فساد کا ذریعہ بنانے لگو محض اس لئے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے

مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ

بڑھ جائے اللہ اس میں تمہاری آزمائش کرتا ہے اور جس چیز میں تم اختلاف کرتے ہو اللہ اسے ضرور

فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۞ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ

قیامت کے دن ظاہر کردے گا ۞ اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی جماعت بنا دیتا اور لیکن وہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں

يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۞ وَلَا تَتَّخِذُوْا

پڑا رہنے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور البتہ تم سے پوچھا جائے گا کہ کیا کرتے تھے ۞ اور تم اپنی قسموں کو

اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا

آپس میں فساد کا ذریعہ نہ بناؤ کبھی قدم جمنے کے بعد پھسل نہ جائے پھر تمہیں اس سبب سے کہ تم نے راہ خدا سے روکا ہے

صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۞ وَلَا تَشْتَرُوْا

تکلیف اٹھانی پڑے اور تمہیں بڑا عذاب ہو ۞ اور اللہ کے

بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۞

عہد کو تھوڑے سے داموں پر نہ بیچو جو کچھ اللہ کے ہاں ہے وہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو ۞

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ

جو تمہارے پاس ہے ختم ہو جائے گا اور جو اللہ کے پاس ہے کبھی ختم نہ ہوگا اور ہم صبر کرنے والوں کو ان کے اچھے کاموں کا

بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى
جو کرتے تھے ضرور بدلہ دیں گے ۞ جس نے نیک کام کیا مرد ہو یا عورت
وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ
اور وہ ایمان بھی رکھتا ہے تو ہم اسے ضرور اچھی زندگی بسر کرائیں گے اور ان کا حق انہیں بدلے میں دیں گے ان کے اچھے کاموں کے
مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٧﴾ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿٩٨﴾
عوض میں جو کرتے تھے ۞ سو جب تو قرآن پڑھنے لگے تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ لے ۞
اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٩٩﴾ اِنَّمَا
اس کا زور ان پر نہیں چلتا جو ایمان رکھتے ہیں اور اپنے رب بھروسہ کرتے ہیں ۞ اس کا
سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿١٠٠﴾ ع ۱۹
زور تو انہیں پر ہے جو اسے دوست بناتے ہیں اور جو اللہ کے ساتھ شریک مانتے ہیں ۞

افاداتِ محمود:

اَصْوَافِهَا بھیڑوں کی اون اَوْبَارِهَا اونٹوں کے بال اَشْعَارِهَا بکریوں کے بال وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ہر انسان میں اللہ تعالیٰ نے تین قوتیں ودیعت فرمائی ہیں جو درجہ بدرجہ ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ قوت ملکیہ یا عقلیہ' قوت شہویہ' قوت غضبیہ' قوت شہویہ یہ چاہت والی قوت ہے۔ ہر انسان کو ہر اچھی چیز کی چاہت ہوتی ہے۔ اچھی سواری' اچھا مکان' اچھی بیوی وغیرہ اور قوت غضبیہ، یہ حقیقت میں ایک مدافعانہ قوت ہے۔ جب انسان کی چاہت میں کوئی رکاوٹ پڑتی ہے کوئی خلل ڈالتا ہے تو انسان قوت غضبیہ کے ذریعہ اس رکاوٹ کا ازالہ کرتا ہے۔ یہ دونوں قوتیں جب تک حدود شرعیہ کے دوائر میں رہتی ہیں تو محبوب و مطلوب ہیں، لیکن ذرا برابر حدود شرعیہ سے تجاوز کرتی ہیں تو مذموم و مردود ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں قوتوں کو اعتدال میں رکھنے کے لیے قوت عقلیہ اور ملکیہ کو ان دونوں پر نگران بنایا تاکہ وہ ان دونوں قوتوں کو حدود شرعیہ کے اندر رکھے۔ قوت ملکیہ اس شخص کی غالب رہتی ہے جو ملکوتی صفات کو اپناتا رہے۔ اوامر کو بجالاتا رہے اور نواہی سے بچتا رہے۔ اگر کوئی شخص ملکوتی صفات کو نہیں اپناتا تو اس کی قوت عقلیہ اور قوت ملکیہ مغلوب و کمزور ہو جاتی ہیں۔ قوت شہویہ اور قوت غضبیہ دونوں غالب ہو جاتی ہیں۔ مثلاً اگر کسی شخص کے دل میں یہ بات آجائے کہ فلاں شخص کے پاس بڑی خوبصورت کار ہے، اس کو چھین کر یا چوری کر کے میں استعمال کروں گا تو یہ قوت شہویہ کا تقاضا ہے۔ اگر قوت عقلیہ کو پروان چڑھایا ہوگا تو وہ فوراً اسے روک دے گی کہ یہ سوچ غلط ہے۔ کسی کی کار کو قیمت ادا کیے بغیر لینا اور استعمال کرنا درست نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کسی

نوکر یا ملازم سے ذرا سی غلطی ہوگئی تو قوت غضبیہ جوش مارنے لگی کہ اسے بہت کچھ سزا ہونی چاہیے، لیکن قوت ملکیہ فوراً ٹوک دے گی کہ جرم سے زیادہ سزا دینا ظلم ہے اور معاف کرنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ اگر قوت عقلیہ سلجھی ہوئی نہ ہو اور اس پر محنت نہ ہوئی ہو تو پھر یہ دونوں قوتیں شتر بے مہار بن کر انسان کو ہلاک کر دیتی ہیں، لیکن حدود شرعیہ میں رہتے ہوئے یہ تینوں قوتیں پسندیدہ ہیں۔ قوت شہویہ اور قوت غضبیہ کو قابو میں رکھنے کا یہ مقصد ہرگز نہیں ہے کہ ان دونوں کی بیخ کنی کی جائے۔ اگر انسان میں چاہت والی قوت نہ ہو تو وہ جنت اور اس کی نعمتوں کو کیونکر طلب کرے گا؟ اسی طرح اگر قوت غضبیہ نہ ہو تو اسے اعداء اللہ اور اعدائے دین پر اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں پر غصہ کیسے آئے گا؟ اسی وجہ سے علماء نے لکھا ہے کہ اسلام امالہ چاہتا ہے، ازالہ نہیں چاہتا۔ الْفَحْشَآءِ سے مراد قوت شہویہ ہے اور البغی سے مراد قوت غضبیہ ہے۔

وَإِذَا

اور ہم

بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ؕ

جب ایک آیت کی جگہ دوسری بدلتے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو اتارتا ہے تو کہتے ہیں کہ تو بنالاتا ہے یہ بات نہیں

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ

لیکن اکثر ان میں سے نہیں سمجھتے ○ تو کہہ دے اسے تیرے رب کی طرف سے پاک فرشتے نے سچائی کے ساتھ اتارا ہے

لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَقَدْ

تا کہ ایمان والوں کے دل جمادے اور فرمانبرداروں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہے ○ اور ہمیں

نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ

خوب معلوم ہے وہ کہتے ہیں اسے تو ایک آدمی سکھاتا ہے حالانکہ جس کی طرف نسبت کرتے ہیں اس کی زبان

اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ

عجمی ہے اور یہ صاف عربی زبان ہے ○ وہ لوگ جنہیں اللہ کی باتوں پر

اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ

یقین نہیں اللہ بھی انہیں ہدایت نہیں دیتا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ○ جھوٹ تو وہ لوگ بناتے ہیں

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ

جنہیں اللہ کی باتوں پر یقین نہیں اور وہی لوگ جھوٹے ہیں ○ جو کوئی ایمان

مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ ۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ

لانے کے بعد اللہ سے منکر ہوا مگر وہ جو مجبور کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو اور لیکن وہ

شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾

جو دل کھول کر منکر ہوا تو ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے ○

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي

یہ اس لئے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت پر محبوب بنایا اور نیز اس لئے کہ اللہ کافروں کو

الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ

ہدایت نہیں دیتا ○ یہ وہی ہیں کہ اللہ نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر اور آنکھوں پر مہر کردی

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

اور وہی غافل بھی ہیں ○ ضرور وہی لوگ آخرت میں نقصان اٹھانے والے ہیں ○

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا

پھر بے شک تیرا رب ان کے لئے جنہوں نے مصیبت میں پڑنے کے بعد ہجرت کی پھر جہاد کیا

وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ يَوْمَ تَاْتِىْ كُلُّ نَفْسٍ

اور صبر کیا بے شک تیرا رب ان باتوں کے بعد بخشنے والا مہربان ہے ○ جس دن ہر شخص اپنے ہی لئے

تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

جھگڑتا ہوا آئے گا اور ہر شخص کو اس کے عمل کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا ○

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا

اور اللہ ایک ایسی بستی کی مثال بیان فرماتا ہے جہاں ہر طرح کا امن چین تھا اس کی روزی

رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ

بافراغت ہر جگہ سے چلی آتی تھی پھر اللہ کے احسانوں کی ناشکری کی پھر اللہ نے ان کے ان برے کاموں کے سبب سے

وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ

جو وہ کیا کرتے تھے یہ مزہ چکھایا کہ ان پر فاقہ اور خوف چھا گیا ○ اور البتہ ان کے پاس انہیں میں سے رسول بھی آیا مگر انہوں نے اسے

فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا

جھٹلایا پھر انہیں عذاب نے آ پکڑا ایسے حال میں کہ وہ ظالم تھے ○ پھر تمہیں اللہ نے جو کچھ حلال طیب روزی دی ہے کھاؤ

وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ

اور اللہ کے احسان کا شکر کرو اگر تم صرف اسی کو پوجتے ہو ○ تم پر صرف

الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ

مردار اور خون اور سؤر کا گوشت حرام کیا ہے اور وہ چیز بھی جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام سے پکاری گئی ہو پھر جو بھوک کے مارے

غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ

بیتاب ہو جائے نہ وہ باغی ہو اور نہ حد سے گزرنے والا تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے○ اور اپنی زبانوں سے

أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوا عَلَى اللّٰهِ

جھوٹ بنا کر نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے تا کہ اللہ پر

الْكَذِبَ ۭ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ﴿۱۱۶﴾ مَتَاعٌ

بہتان باندھو بے شک جو اللہ پر بہتان باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا○ تھوڑا سا

قَلِيلٌ ۠ وَّلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا

فائدہ اٹھالیں اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے○ اور جو لوگ یہودی ہیں ہم نے ان پر حرام کی جو تجھے

عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوٓا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿۱۱۸﴾ ثُمَّ

پہلے سنا چکے ہیں اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ اپنے اوپر آپ ظلم کرتے تھے○ پھر

إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَأَصْلَحُوٓا

تیرا رب ان کے لئے جو جہالت سے برے کام کرتے رہے پھر اس کے بعد انہوں نے توبہ کر لی اور سدھر گئے

إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۱۹﴾ ع

بے شک تیرا رب اس کے بعد البتہ بخشنے والا مہربان ہے○

افاداتِ محمود:

إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ الخ

آیت کے اس درمیانی حصہ کے سیاق وسباق میں تو اللہ تعالیٰ نے یہ بات فرمادی کہ کفر بہت بڑی بغاوت ہے۔ اس کی سزا بھی ہے اور اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ کسی شخص کا دل نورِ اسلام سے منور ہو جائے اور وہ دوبارہ مرتد ہو جائے (العیاذ باللہ) اس کی سزا اور زیادہ سخت ہے درمیان میں اللہ تعالیٰ نے اضطراری حالت کو مستثنیٰ فرمادیا جیسا کہ بعض صحابہ کرام کو ایسی صورت حال کا سامنا کرنا پڑا کہ حضرت عمار ان کے والد حضرت یاسرؓ اور والدہ حضرت سمیہؓ کو کلمہ کفر کہنے پر مجبور کیا جاتا رہا تو حضرت عمار نے صرف زبان سے کوئی بات کہی ہوگی اور والدین نے اپنی جانیں قربان کر دیں، لیکن زبان سے کلمہ کفر ادا کرنا گوارا نہیں فرمایا۔ چونکہ عمار کا دل مطمئن تھا۔ اس لیے بعد میں روتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اس حادثہ فاجعہ کی خبر دی۔ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمادی کہ ایسی

صورت میں رخصت پر عمل کرنے کی اجازت ہے۔ کلمہ کفر کہنا اگرچہ حالت اضطرار میں بھی حرام ہے، لیکن یہ فعل جائز ہے۔ جیسا کہ بھوکے کے لیے حالت اضطرار میں میتہ وغیرہ کا گوشت جائز ہے۔ گوشت بدستور حرام رہتا ہے، لیکن مضطر پر گناہ نہیں ہوتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ''فلا اثم علیہ'' سے اس طرف اشارہ فرمایا ہے اور دوسری صورت عزیمت کی ہے، جس پر حضرت عمار کے والدین اور دیگر بہت سے صحابہ کرام نے عمل فرمایا کہ اپنی جان دے دی جائے، لیکن کلمہ کفر نہ کہا جائے۔ اگرچہ دل میں کفر نہ ہو۔ یہ صورت پہلے کی بنسبت زیادہ افضل ہے۔ واللہ اعلم

إِنَّ إِبْرٰهِيْمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا

بے شک ابراہیم ایک پوری امت تھا اللہ کا

لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ۭ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٢٠﴾ شَاكِرًا لِّأَنْعُمِهِ ۭ اِجْتَبٰهُ وَهَدٰهُ

فرمانبردار تمام راہوں سے ہٹا ہوا اور مشرکوں میں سے نہ تھا ۝ اس کی نعمتوں کا شکر کرنیوالا اسے اللہ نے چن لیا اور اسے

إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٢١﴾ وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَإِنَّهُ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ

سیدھی راہ پر چلایا ۝ اور ہم نے اسے دنیا میں بھی خوبی دی تھی اور آخرت میں بھی

الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٢٢﴾ ۭ ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا

اچھے لوگوں میں ہوگا ۝ پھر ہم نے تیرے پاس وحی بھیجی کہ تمام راہوں سے ہٹنے والے ابراہیم کے دین پر چل اور

كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٢٣﴾ إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ

وہ مشرکوں میں سے نہ تھا ۝ ہفتہ کا دن انہیں پر مقرر کیا گیا تھا جو اس میں اختلاف کرتے تھے

وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٢٤﴾

اور تیرا رب ان میں قیامت کے دن فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے ۝

اُدْعُ إِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ

اپنے رب کے راستہ کی طرف دانشمندی اور عمدہ نصیحت سے بلا اور ان سے پسندیدہ

هِيَ أَحْسَنُ ۭ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ

طریقہ سے بحث کر بے شک تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون اس کے راستہ سے بھٹکا ہوا ہے اور ہدایت یافتہ کو بھی

بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿١٢٥﴾ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهِ ۭ وَ

خوب جانتا ہے ۝ اور اگر بدلہ لو تو اتنا بدلہ لو جتنی تمہیں تکلیف پہنچائی گئی ہے اور

لَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿١٢٦﴾ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللّٰهِ

اگر صبر کرو تو یہ صبر والوں کے لئے بہتر ہے ۝ اور صبر کر اور تیرا صبر کرنا اللہ کی توفیق سے ہے

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿١٢٧﴾ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ

اور ان پر غم نہ کھا اور ان کے مکروں سے تنگ دل نہ ہو ۝ بے شک اللہ ان کے ساتھ ہے

الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ ع

جو پرہیز گار ہیں اور جو نیکی کرتے ہیں ○

رکوعاتہا ۱۲ — ۱۷ سُوْرَۃُ بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ مَکِّیَّۃٌ ۵۰ — آیاتہا ۱۱۱

سورہ بنی اسرائیل مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ

وہ پاک ہے جس نے راتوں رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصےٰ تک

الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ①

سیر کرائی جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی ہے تاکہ ہم اسے اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں بیشک وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۞

وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اسے بنی اسرائیل کے لیے ہدایت بنایا کہ میرے سوا کسی کو کارساز

وَكِيْلًا ② ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ③ وَقَضَيْنَاۤ

نہ بناؤ۞ اے ان کی نسل جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا بیشک وہ شکر گزار بندہ تھا۞ اور ہم نے

اِلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ فِى الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِى الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا

بنی اسرائیل کو کتاب میں یہ بات بتلا دی تھی کہ تم ضرور ملک میں دو مرتبہ خرابی کرو گے اور بڑی سرکشی

كَبِيْرًا ④ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَاۤ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ

کرو گے۞ پھر جب پہلا وعدہ آیا تو ہم نے تم پر اپنے بندے سخت لڑائی والے بھیجے

فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ؕ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ⑤ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ

پھر وہ تمہارے گھروں میں گھس گئے اور اللہ کا وعدہ تو پورا ہونا ہی تھا۞ پھر ہم نے تمہیں دشمن پر

عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ⑥ اِنْ

غلبہ دیا اور تمہیں مال اور اولاد میں ترقی دی اور تمہیں بڑی جماعت والا بنا دیا۞ اگر

اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۟ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ؕ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ

تم نے بھلائی کی تو اپنے ہی لیے کی اور اگر برائی کی تو بھی اپنے ہی لیے کی پھر جب دوسرا وعدہ آیا تاکہ

لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا

تمہارے چہروں پر رسوائی پھیر دیں اور مسجد میں گھس جائیں جس طرح پہلی بار گھس گئے تھے اور جس چیز پر قابو پائیں

مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا

اس کا ستیاناس کر دیں ۝ تمہارا رب قریب ہے کہ تم پر رحم کرے اور اگر تم پھر وہی کرو گے تو ہم بھی پھر وہی کرینگے اور

جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ

ہم نے دوزخ کو کافروں کے لیے قید خانہ بنایا ہے ۝ بے شک یہ قرآن وہ راہ بتاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے اور

الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۝ وَّاَنَّ الَّذِيْنَ

ایمان والوں کو جو نیک کام کرتے ہیں اس بات کی خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لیے بڑا ثواب ہے ۝ اور یہ بھی بتاتا ہے کہ

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ

جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے لیے دردناک عذاب تیار کیا ہے ۝ اور انسان برائی مانگتا ہے جس طرح وہ

دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ۝ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ

بھلائی مانگتا ہے اور انسان جلد باز ہے ۝ اور ہم نے رات اور دن کے دو نمونے بنا دیے

فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ

پھر رات کے نمونے کو دھندلا کر دیا اور دن کا نمونہ نظر آنے کے لیے روشن کر دیا تاکہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو

وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ۝ وَكُلَّ

اور تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کرو اور ہم نے ہر چیز کی تفصیل کر دی ۝ اور ہم نے

اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰۗىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ

ہر آدمی نامہ اعمال اس کی گردن کے ساتھ لگا دیا ہے اور قیامت کے دن ہم اس کا نامہ اعمال نکال کر سامنے

مَنْشُوْرًا ۝ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۝ مَنِ اهْتَدٰى

کر دیں گے ۝ اپنا نامہ اعمال پڑھ لے آج اپنا حساب لینے کے لیے تو ہی کافی ہے ۝ جو سیدھے رستہ پر چلا

فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ

تو اپنے ہی لیے چلا اور جو بھٹک گیا تو بھٹکنے کا نقصان بھی وہی اٹھائے گا اور کوئی بوجھ اٹھانے والا

وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ

دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور ہم سزا نہیں دیتے جب تک کسی رسول کو نہیں بھیج لیتے ○ اور جب ہم کسی بستی کو

نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا

ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو وہاں کے دولتمندوں کو کوئی حکم دیتے ہیں پھر وہ وہاں نافرمانی کرتے ہیں تب ان پر حجت تمام ہو جاتی ہے اور

تَدْمِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ

ہم اسے برباد کر دیتے ہیں ○ اور نوح کے بعد ہم نے قوموں کے کئی دور ہلاک کر دیے ہیں اور تیرا رب اپنے بندوں کے گناہوں کا

عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَاۗءُ

جاننے والا دیکھنے والا کافی ہے ○ جو کوئی دنیا چاہتا ہے تو ہم اسے سردست دنیا میں سے جس قدر چاہتے ہیں

لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾ وَمَنْ

دیتے ہیں پھر ہم نے اس کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے جس میں وہ ذلیل وخوار ہو کر گرے گا ○ اور جو

اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾

آخرت چاہتا ہے اور اس کے لیے مناسب کوشش بھی کرتا ہے اور وہ مومن بھی ہے تو ایسے لوگوں کی کوشش مقبول ہو گی ○

كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَاۗءِ وَهٰٓؤُلَاۗءِ مِنْ عَطَاۗءِ رَبِّكَ ۭ وَمَا كَانَ عَطَاۗءُ رَبِّكَ

ہم ہر فریق کو اپنی پروردگاری بخششوں سے مدد دیتے ہیں ان کو بھی اور اُن کو بھی اور تیرے رب کی بخشش کسی پر

مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ

بند نہیں ○ دیکھو ہم نے ایک دوسرے پر کیسی فضیلت دی ہے اور آخرت کے تو بڑے درجے

وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿۲۱﴾ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾ ع

اور بڑی فضیلت ہے ○ اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود نہ بنا ورنہ تو ذلیل بے کس ہو کر بیٹھے گا ○

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ

اور تیرا رب فیصلہ کر چکا ہے کہ اسکے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کیساتھ نیکی کرو اور اگر تیرے

عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ

سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اف بھی نہ کہو اور نہ انہیں جھڑکو اور ان سے

لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ﴿٢٣﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ

ادب سے بات کرو○ اور ان کے سامنے شفقت سے عاجزی کے ساتھ جھکے رہو اور کہو اے میرے رب

ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴿٢٤﴾ رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ ۚ إِن تَكُونُوا

جس طرح انہوں نے مجھے بچپن سے پالا ہے اسی طرح تو بھی ان پر رحم فرما○ جو تمہارے دلوں میں ہے تمہارا رب خوب جانتا ہے اگر تم

صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا ﴿٢٥﴾ وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ

نیک ہوگے تو وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے○ اور رشتہ دار اور مسکین اور مسافر کو

وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ﴿٢٦﴾ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ

اس کا حق دے دو اور مال کو بیجا خرچ نہ کرو○ بے شک بیجا خرچ کرنے والے شیطانوں کے

الشَّيَاطِينِ ۖ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا ﴿٢٧﴾ وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاءَ

بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکر گزار ہے○ اور اگر تجھے اپنے رب کے فضل کے

رَحْمَةٍ مِّن رَّبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُل لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُورًا ﴿٢٨﴾ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ

انتظار میں کہ جس کی تجھے امید ہے منہ پھیرنا پڑے تو ان سے نرم بات کہہ دے○ اور اپنا ہاتھ اپنی

مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا ﴿٢٩﴾ إِنَّ

گردن کے ساتھ بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ اسے کھول دے بالکل ہی کھول دینا پھر تو پشیمان تہی دست ہو کر بیٹھ رہے گا○ بے شک

رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ﴿٣٠﴾ ع ۳

تیرا رب جس کے لیے چاہے رزق کشادہ کرتا ہے اور تنگ بھی کرتا ہے بیشک وہ اپنے بندوں کو جاننے والا دیکھنے والا ہے○

وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ ۚ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ

اور اپنی اولاد کو تنگدستی کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم انہیں بھی رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی بیشک ان کا قتل کرنا

خِطْئًا كَبِيرًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ ۖ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا

بڑا گناہ ہے○ اور زنا کے قریب نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بری راہ ہے○ اور

تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَمَن قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا

جس جان کو قتل کرنا اللہ نے حرام کر دیا ہے اسے ناحق قتل نہ کرنا اور جو کوئی ظلم سے مارا جائے تو ہم نے

لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ

اس کے ولی کے واسطے اختیار دے دیا ہے لہٰذا قصاص میں زیادتی نہ کرے بیشک اس کی مدد کی گئی ہے ○ اور یتیم کے مال کے

الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۪ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ

پاس نہ جاؤ مگر جس طریقہ سے کہ بہتر ہو جب تک وہ اپنی جوانی کو پہنچے اور عہد کو پورا کرو

اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ

بیشک عہد کی بازپرس ہوگی ○ اور ناپ تول کر دو تو پورا ناپو اور صحیح ترازو سے

الْمُسْتَقِيْمِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۳۵﴾ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ

تول کر دو یہ بہتر ہے اور انجام بھی اس کا اچھا ہے ○ اور جس بات کی تجھے خبر نہیں اس کے پیچھے

عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾ وَلَا

نہ پڑ بے شک کان اور آنکھ اور دل ہر ایک سے بازپرس ہوگی ○ اور

تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾

زمین پر اتراتا ہوا نہ چل بیشک تو نہ زمین کو پھاڑ ڈالے گا اور نہ لمبائی میں پہاڑوں تک پہنچے گا ○

كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ

ان میں سے ہر ایک بات تیرے رب کے ہاں ناپسند ہے ○ یہ اس حکمت میں سے ہے کہ جسے تیرے رب نے

مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾

تیری طرف وحی کیا ہے اور اللہ کے ساتھ اور کسی کو معبود نہ بنا ورنہ تو ملزم مردود بنا کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا ○

اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ

کیا تمہارے رب نے تمہیں چن کر بیٹے دے دیے اور اپنے لیے فرشتوں کو بیٹیاں بنا لیا تم بڑی بات

ع قَوْلًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ؕ وَمَا يَزِيْدُهُمْ

کہتے ہو ○ اور ہم نے اس قرآن میں کئی طرح سے بیان کیا تا کہ وہ سمجھیں حالانکہ اس سے انہیں

اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِي

نفرت ہی بڑھتی جاتی ہے ○ کہہ دو اگر اس کے ساتھ اور بھی معبود ہوتے جیسا وہ کہتے ہیں تب تو انہوں نے عرش والے تک

الْعَرْشِ سَبِيلًا ﴿۴۲﴾ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا ﴿۴۳﴾ تُسَبِّحُ

کوئی راستہ نکال لیا ہوتا ○ وہ پاک ہے اور جو کچھ وہ کہتے ہیں اس سے وہ بہت ہی بلند ہے ○ ساتوں

لَهُ السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ ۚ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ

آسمان اور زمین اور جو ان میں ہے اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور ایسی کوئی چیز نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ تسبیح

بِحَمْدِهِ وَلَٰكِنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ ۗ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ﴿۴۴﴾

نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے بیشک وہ بردبار بخشنے والا ہے ○

وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ

اور جب تو قرآن پڑھتا ہے ہم تیرے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت کو نہیں مانتے ایک چھپا ہوا

حِجَابًا مَسْتُورًا ﴿۴۵﴾ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ

پردہ کر دیتے ہیں ○ اور ہم نے ان کے دلوں پر پردے کر دیے ہیں تاکہ اسے نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں گرانی

وَقْرًا ۚ وَإِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ وَلَّوْا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ نُفُورًا ﴿۴۶﴾

ڈال دی ہے اور جب تو قرآن میں صرف اپنے رب ہی کا ذکر کرتا ہے تو پیٹھ پھیر کر نفرت سے بھاگتے ہیں ○

نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُونَ بِهِ إِذْ يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ وَإِذْ هُمْ نَجْوَىٰ إِذْ يَقُولُ

ہم خوب جانتے ہیں جس غرض سے یہ سنتے ہیں جب یہ لوگ تیری طرف کان لگاتے ہیں اور جس وقت آپس میں سرگوشیاں کرتے ہیں

الظَّالِمُونَ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَسْحُورًا ﴿۴۷﴾ انْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ

جب یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم محض ایسے شخص کا ساتھ دیتے ہو جس پر جادو کیا گیا ہے ○ دیکھ تیرے لیے کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں

فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ﴿۴۸﴾ وَقَالُوا أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا وَرُفَاتًا أَإِنَّا

سو گمراہ ہو گئے پھر وہ راستہ نہیں پا سکتے ○ اور کہتے ہیں کیا جب ہم ہڈیاں اور چورا ہو جائیں گے

لَمَبْعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ كُونُوا حِجَارَةً أَوْ حَدِيدًا ﴿۵۰﴾ أَوْ خَلْقًا

پھر نئے بن کر اٹھیں گے ○ کہہ دو تم پتھر یا لوہا ہو جاؤ ○ یا کوئی اور چیز

مِمَّا يَكْبُرُ فِي صُدُورِكُمْ ۚ فَسَيَقُولُونَ مَنْ يُعِيدُنَا ۖ قُلِ الَّذِي فَطَرَكُمْ

جسے تم اپنے دلوں میں مشکل سمجھتے ہو پھر وہ کہیں گے ہمیں دوبارہ کون لوٹائے گا کہہ دو وہی جس نے تمہیں

اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ۭ قُلْ عَسٰٓى اَنْ
پہلی مرتبہ پیدا کیا ہے پھر تمہارے سامنے سروں کو ہلا کر کہیں گے کہ وہ کب ہوگا کہہ دو شاید وہ
يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ﴿۵۱﴾ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ
وقت بھی قریب آ گیا ہو ○ جس دن تمہیں پکارے گا پھر اس کی تعریف کرتے ہوئے چلے آؤ گے اور خیال کرو گے کہ بہت ہی
اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۵۲﴾ ع
کم ٹھہرے تھے ○

افاداتِ محمود:

اس سورت کی ابتداء لفظ سُبْحٰنَ سے ہے۔ تاکہ شروع ہی سے لوگوں کو باور کرا دیا جائے کہ اللہ تعالیٰ ہر تقصیر اور ہر کمزوری سے پاک اور قادر علی الاطلاق ہے۔ چشم زدن میں خاصہء خاصان رسل کو آسمانوں کی سیر کرانا اس کی قدرت کاملہ سے ذرہ برابر بعید نہیں ہے۔ معراج کے سفر کے تین حصے ہیں۔ ایک مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔ یہ سفر براق کے ذریعہ ہوا۔ بیت القدس سے سدرۃ المنتہیٰ تک۔ یہ سفر معراج یعنی سیڑھی کے ذریعہ ہوا۔ سدرۃ المنتہیٰ سے عرش بریں تک یہ سفر رَف رَف (جھولے) کے ذریعہ ہوا۔ اس عظیم الشان اور بے مثال سفر کے پہلے حصے کو جو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک ہے اسراء اور دوسرے حصہ کو جو کہ بیت المقدس سے سدرۃ المنتہیٰ یا عرش تک ہے معراج کہا جاتا ہے۔ بسا اوقات تمام سفر کے مجموعہ کو اسراء یا معراج کہہ دیتے ہیں۔

جمہور سلف وخلف کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بحالت بیداری بجسدہ الشریف جسم عنصری کے ساتھ معراج کرایا گیا ہے۔ صرف دو تین صحابہ کرام سے منقول ہے کہ معراج کا واقعہ حالت خواب میں تھا، بیداری کی حالت میں نہیں ہوا۔ وہ حضرت آگے آنے والی آیت ''وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ'' سے استدلال کرتے ہیں۔ اس کا جواب بھی آگے آئے گا اور بعض صوفیاء کا خیال ہے کہ واقعہ معراج بحالت بیداری، مگر روحانی طور پر ہوا ہے۔ علامہ ابن قیم نے بھی اس کو نقل فرمایا ہے، لیکن اس پر کوئی دلیل پیش نہیں کی اور نہ کوئی دلیل اس مدعی پر ہے۔ علامہ آلوسی صاحب روح المعانی نے لکھا ہے کہ بحالت بیداری محض روحانی طور پر معراج کے واقعہ کی توجیہ کرنا اس وجہ سے درست نہیں ہے کہ اس بات کو عرب بالکل نہیں جانتے تھے، نہ اس طرح کے خیالات سے واقف تھے۔

واقعہ معراج کا بنظر غائر مطالعہ کرنے سے اس واقعہ کا ایک ایک جزو بتلاتا ہے کہ یہ واقعہ جسم اطہر کے ساتھ بحالت بیداری پیش آیا۔ (۱) اگر یہ واقعہ جسد اطہر کے ساتھ اور بحالت بیداری نہ ہوتا تو مشرکین مکہ اس قدر نہ مذاق اڑاتے، نہ تمسخر کرتے۔ (۲) نہ آپؐ سے بیت المقدس کی علامتیں پوچھتے۔ (۳) ابوجہل نے یہاں تک تعجب کا اظہار کیا کہ حضورؐ سے کہنے لگا: کیا آپ لوگوں کے سامنے یہ بات یوں ہی کہہ دیں گے؟ (۴) یہاں لفظ

اسریٰ استعمال کیا گیا ہے۔ بعینہ یہی لفظ اس وقت استعمال کیا گیا ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کے لے جانے کے لیے حکم ہوا چنانچہ ارشاد ہے فاسر بعبادی۔ ان ہی الفاظ کے ذریعہ حضرت لوط علیہ السلام کو بھی حکم دیا گیا تھا فاسر باهلک بقطع من اللیل ان دونوں مقامات میں کوئی بھی اس بات کا قائل نہیں ہے کہ یہاں روحانی سیر مراد ہے یا خواب میں سیر مراد ہے۔ واقعہ معراج میں لفظ کے مدلول مطابقی سے انحراف اور اعراض کی کیا ضرورت ہے۔ (۵) خواب میں آسمانوں کی سیر تو عام لوگ بھی کر سکتے ہیں حتیٰ کہ غیر مسلم بھی۔ کیونکہ غیر مسلم کو سچا خواب آ سکتا ہے۔ جیسا کہ فرعون کو اور دیگر کفار کو آتے رہے۔

(۶) نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیگر انبیاء پر بہت سی فضیلتیں حاصل ہیں۔ ان میں سے دنیا میں واقعہ معراج اور آخرت میں مقام شفاعت کبریٰ شامل ہیں۔ (۷) یہ واقعہ اگر خواب کا ہے تو پھر کوئی بڑی فضیلت والی بات نہیں۔ اگر یہ واقعہ روحانی یا منامی ہوتا تو اس کو سننے کے بعد لوگ گمراہ اور مرتد نہ ہوتے العیاذ باللہ۔ (۸) ابن کثیر لکھتے ہیں "العبد عبارة عن مجموع الروح والجسد" یعنی عبد کا اطلاق روح اور جسم دونوں کے مجموعہ پر ہوتا ہے۔

(۹) ہرقل نے (حضرت) ابوسفیان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو سوالات پوچھے تھے، ان میں یہ بھی ہے کہ (حضرت) ابوسفیان نے ہرقل سے کہا کہ میں آپ کو ان (محمدؐ) کی ایک بات بتاتا ہوں۔ آپ کو یقین ہو جائے گا کہ انہوں نے جھوٹ کہا تھا اور وہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ وہ ایک ہی رات میں مسجد حرام سے اس مسجد یعنی بیت المقدس تک آئے تھے اور آسمانوں سے ہوتے ہوئے واپس گئے تھے۔ اس وقت قیصر ہرقل (روم) کے پاس ایلیا کا جرنیل موجود تھا۔ اس نے کہا کہ جس رات کو یہ واقعہ (حضرت محمدؐ کی تشریف آوری بیت المقدس میں) پیش آیا، میں اس رات کو جانتا ہوں۔ قیصر نے کہا کہ وہ کیسے؟ کہنے لگا کہ روزانہ میرا یہ معمول ہے کہ میں اس وقت تک نہیں سوتا جب تک مسجد کے تمام دروازوں کو بند نہیں کر لیتا۔ اس رات جب میں دروازے بند کرنے لگا اور تمام دروازے بند کر دیے، مگر ایک دروازہ باوجود انتھک کوشش کے بند نہ ہو سکا، یہاں تک کہ میں نے تمام ملازموں اور آس پاس کے لوگوں کو بھی بلا لیا، لیکن ہم اسے بند نہ کر سکے۔ پھر میں نے ترکھان بلا لیے۔ انہوں نے چیک کرنے کے بعد کہا کہ شاید اس کی چوکھٹ پر دیوار بیٹھ گئی ہے۔ اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ صبح ہی درست کریں گے۔ جب صبح ہم مسجد میں آ گئے تو صحن کے کونے میں جو پتھر پڑا ہوا تھا اس میں سوراخ تھا اور جانور کے قدموں کے نشانات بھی تھے۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ رات کو یہ دروازہ کسی نبی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے کھول رکھا تھا اور معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے یہاں آ کر نماز پڑھی ہے۔ اب یہ تمام باتیں کیا محض خواب میں ہیں؟ (۱۰) رہی بات افلاک کے وجود اور عدم وجود، بالتام اور عدم التام کی سو یہ مسئلہ بھی آج کل حل ہو گیا ہے۔ کیونکہ اطلاعات آ رہی ہیں کہ لوگ چاند پر پہنچ گئے اور مریخ پر پہنچ رہے ہیں۔ اس سے جو عقلی بعد سمجھا جاتا تھا اس کا بھی ازالہ ہو گیا۔ بعض علماء چاند وغیرہ پر پہنچنے کی مخالفت کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کو جشن منانا چاہیے تھا کہ اس سے تو علماء کا ایک دیرینہ مسئلہ حل ہو گیا اور ان

لوگوں کے منہ بند ہو گئے جو یہ سمجھتے تھے کہ اس جسم عنصری کے لیے آسمانوں پر جانا محال ہے۔

(۱۱) حضرت فاروق اعظمؓ کے دور خلافت میں صحابہ کرامؓ ملک شام میں جنگ لڑ رہے تھے کہ دشمن پہاڑ کے پیچھے سے حملہ کرنا چاہتے تھے۔ حضرت فاروق اعظمؓ مسجد نبوی میں منبر رسولؐ پر خطبہ دے رہے تھے۔ بطور کرامت اور خرق عادت وہ سارا منظر اللہ تعالیٰ نے آپ کو دکھا دیا۔ خطبہ ہی میں حضرت فاروق اعظمؓ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے "یا ساریة الجبل الجبل" حضرت ساریہؓ سے فرمایا کہ پہاڑ پر نظر رکھے۔ پہاڑ پر نظر رکھے۔ اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ سے فاروق اعظمؓ کی آواز ملک شام میں حضرت ساریہ کو سنوائی۔ حضرت ساریہؓ صحابہ کرام سے کہنے لگے کہ میں حضرت فاروقؓ کی آواز سن رہا ہوں۔ وہ آواز سنتے ہی آپ نے پہاڑ کے پیچھے سے ہونے والے حملے کو ناکام بنا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خادم اور غلام کا اگر یہ حال ہے تو کیا اللہ تعالیٰ کے لیے ممکن نہیں کہ اپنے بندہ خاص کو اپنی قدرت کاملہ سے عرش تک پہنچائے؟ (۱۲) رہی یہ بات دو یا تین صحابہ کرام سے منقول ہے کہ واقعہ معراج منام میں پیش آیا تھا اور یہ واقعہ منامی ہے سو اس کا جواب یہ ہے کہ منام کا انکار نہیں، لیکن پہلے آپ نے خواب دیکھا تھا اور بعد میں بحالت بیداری جسم عنصری کے ساتھ یہ سارا واقعہ وقوع پذیر ہوا۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ رؤیا کا اطلاق جیسے خواب اور منام پر ہوتا ہے۔ اس طرح رویت بصری پر بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ الفیہ بن مالک میں رویا کا اطلاق بصری رویت پر کیا گیا ہے۔ **فاذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال۔**

وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِى الْكِتٰبِ الخ

اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کی طرف نازل کردہ کتابوں میں یہ بتلا دیا تھا کہ تم زمین میں دوبارہ فساد کرو گے۔ اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی اور انبیاء کے ساتھ دشمنی کرو گے۔ پھر اس کا ردعمل یہ ہوگا کہ میں اپنے زبردست بندے تمہارے اوپر مسلط کروں گا۔ وہ تمہارے گھروں تک پہنچ جائیں گے اور تمہاری آبادی کو تہ و بالا کر دیں گے۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ پہلے فساد سے مراد بخت نصر کا زمانہ مراد ہے۔ یہ واقعہ ۵۸۷ قبل از مسیح میں پیش آیا تھا۔ یہ ایک غریب شخص تھا۔ اس نے ترقی رفتہ رفتہ کر لی۔ پھر دمشق اور آس پاس علاقوں میں اس نے بنی اسرائیل میں بڑی تباہی مچائی اور لوگوں کو بے دردی سے قتل کیا۔ یہاں تک کہ تورات کا کوئی بھی حافظ زندہ نہ بچا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان ظالموں اور جابروں کو **عبادا لنا** سے تعبیر فرمایا۔ یہ اصل میں شکوہ آمیز جملہ ہے اور مسلمانوں اور ایمان والوں کو جھنجھوڑا گیا ہے کہ جب تم اپنے ایمان کے تقاضوں کو پورا نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ نے اظہار ناراضگی کے لیے ایمان والوں کے دشمنوں کو اپنے بندے کہہ کر ذکر فرمایا کہ "**عبادا لنا**" کے مصداق اور مظہر اصل میں ایمان والے تھے، لیکن جب انہوں نے اپنے آپ کو اس قابل ہی نہیں چھوڑا تو اللہ تعالیٰ نے دوسروں کو ان الفاظ سے یاد فرمایا تا کہ ایمان والوں کو خوب جھنجھوڑا جائے دوسرا وعدہ طیطوس رومی کے زمانہ میں پورا ہوا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع الی السماء کے ۷۰ سال بعد۔

وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ

اور میرے بندوں سے کہہ دو کہ وہی بات کہیں جو بہتر ہو بیشک شیطان آپس میں

بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۵۳﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ؕ

لڑا دیتا ہے بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے ۝ تمہارا رب تمہیں خوب جانتا ہے

اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ؕ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۵۴﴾

اگر چاہے تم پر رحم کرے اور اگر چاہے تمہیں عذاب دے اور ہم نے تجھے ان پر ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا ۝

وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ

اور تیرا رب خوب جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور ہم نے بعض پیغمبروں کو بعض پر

عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ

فضیلت دی ہے اور ہم نے داؤد کو زبور دی تھی ۝ کہہ دو انہیں پکارو جنہیں تم اس کے سوا سمجھتے ہو وہ نہ تمہاری

فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ﴿۵۶﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ

تکلیف دور کر سکیں گے اور نہ اسے بدلیں گے ۝ وہ لوگ جنہیں یہ پکارتے ہیں

يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ

جو ان میں سے زیادہ مقرب ہیں وہ بھی اپنے رب کی طرف نیکیوں کا ذریعہ تلاش کرتے ہیں اور اس کی مہربانی کی امید رکھتے ہیں اور اس کے

عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾ وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا

عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے ۝ اور ایسی کوئی بستی نہیں جسے ہم قیامت سے پہلے

قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۵۸﴾

ہلاک نہ کریں یا اسے سخت عذاب نہ دیں یہ بات کتاب میں لکھی ہوئی ہے ۝

وَمَا مَنَعَنَاۤ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّاۤ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ

اور ہم نے اس لیے معجزات بھیجنے موقوف کر دیے کہ پہلوں نے انہیں جھٹلایا تھا اور ہم نے ثمود کو

النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ﴿۵۹﴾ وَاِذْ قُلْنَا لَكَ

اونٹنی کا کھلا ہوا معجزہ دیا تھا پھر بھی انہوں نے اس پر ظلم کیا اور یہ معجزات تو ہم محض ڈرانے کے لیے بھیجتے ہیں ۝ اور جب ہم نے تم سے

اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ
کہہ دیا تھا کہ تیرے رب نے سب کو قابو میں رکھا ہے اور وہ خواب جو ہم نے تمہیں دکھایا اور وہ خبیث درخت جس کا
وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا
ذکر قرآن میں ہے ان سب کو ان لوگوں کے لیے فتنہ بنا دیا اور ہم تو انہیں ڈراتے ہیں سو اس سے انکی شرارت اور بھی بڑھتی
كَبِيْرًا ﴿۶۰﴾ ع
جاتی ہے ۝

افاداتِ محمود:

وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ الخ

شان نزول

بعض لوگوں نے ایک صحابیؓ کو گالیاں دیں اور برا بھلا کہا۔ وہ سخت مزاج تھے۔ اندیشہ تھا کہ قتل و غارت گری تک نوبت پہنچے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی کہ میرے بندوں کی شان یہ ہونی چاہیے کہ حلم و بردباری کا مظاہرہ کرتے ہوئے لوگوں سے بھلی بات کرتے رہا کریں۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ صحابہ کرام نے کفار مکہ کی اذیتوں اور تکالیف سے تنگ آ کر حضور سے قتال کی اجازت چاہی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی کہ فی الحال صبر کا مظاہرہ کریں۔ بسا اوقات بدکلامی سے شیطان کو لڑائی کی آگ بھڑکانے کا خوب موقع ملتا ہے۔ خاندانوں کے خاندان چشمِ زدن میں فنا ہو جاتے ہیں۔ بعض نے لکھا ہے کہ ''عبادی'' سے مراد مشرکین مکہ ہیں۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی خالقیت کے قائل تھے، مگر شرک بھی کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کی زبانی ان کو یہ پیغام دیا کہ ایک ہی اللہ پر ایمان رکھیں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ احسن بات یہی ہے کہ بندہ شرک کا مرتکب نہ ہو۔ یہ بھی تعبیر ہے کہ اس آیت میں ایمان والوں کو یہ ادب سکھایا گیا ہے کہ دوسرے مذاہب کے لوگوں کے معبودوں کو برا بھلا نہ کہیں تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی نہ کریں۔ افراط و تفریط سے ہٹ کر اعتدال کا یہ راستہ بہتر ہے کہ دین کو صحیح صحیح بیان کیا جائے اور کسی بھی قوم کے معبود کو نہ چھیڑا جائے۔

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ؕ الخ

بعض مفسرین کے ہاں ''کُمْ'' کا خطاب مومنین سے ہے اور اگلے جملے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو کفار مکہ کے شر سے تمہیں محفوظ رکھ کر تم پر رحم کرے اور اگر چاہے تو ان کو تم پر مسلط کر کے ان کے ہاتھوں تمہیں عذاب دے۔

وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾

زبور حضرت داؤد کو عطا کی گئی تھی۔ اس میں حلال وحرام کے احکام نہ تھے۔ فرائض وحدود نہ تھے، بلکہ تحمید، تسبیح اور تمجید وغیرہ تھیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ الخ

مشرکین جنات کی پرستش کرتے تھے۔ ان میں سے بہت سے جن مسلمان ہو گئے۔ اس آیت میں یہ بتلایا گیا کہ جن کو تم پکارتے ہو اور ان کی پرستش کرتے ہو، وہ تو خود اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا راستہ تلاش کر رہے ہیں۔ تم ان کو کیسے معبود بناتے ہو۔

وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا الخ

قریے دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ قریہ جس میں آباد لوگ مسلمان ہوں اور دوسرا وہ قریہ جس کے رہنے والے باغی ہوں۔ دونوں قریوں کو یعنی بستیوں کو ختم کرنا ہے تو صالحین کی جو بستی ہوگی وہ مدت پوری ہونے پر خراب ہوگی اور باغیوں اور منکرین کی بستی کو عذاب سے ختم کیا جائے گا۔ یہاں تقابل ہے **اھلاک بالعذاب** اور اور **اھلاک بدون العذاب** کا۔ اہلاک بالعذاب یہ خاص ہے اور اہلاک بدون العذاب یہ عام ہے۔

وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ الخ

اس سے مراد حضرت صالح علیہ السلام کا معجزہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنی قدرت کاملہ سے پتھر سے ایک اونٹنی پیدا فرمادی۔ مبصرة یہ بصیرت سے بھی ہوسکتا ہے اور بصارت سے بھی۔

وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ الخ

واقعہ معراج ایک بہت بڑی آزمائش تھا جس کی وجہ سے بعض لوگ مرتد ہو گئے (العیاذ باللہ) اور لوگ طرح طرح کی باتیں کرنے لگے۔ بہرحال اس آیت کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ حضورؐ نے واقعہ معراج کو خواب میں دیکھا تھا، لیکن یہ اور موقع ہے اور جس رات آپ کو بحالت بیداری جسد عنصری کے ساتھ آسمانوں کی سیر کرائی گئی، وہ اور موقع ہے۔ جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔ خواب لوگوں کے لیے فتنے کا باعث نہیں بن سکتا۔ اگر آپ اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھ لیتے ہیں تو یہ کوئی آزمائش نہیں ہے اور نہ ہی اذہان متوسطہ کے فہم سے کوئی بعید ہے۔ فِتْنَةً لِّلنَّاسِ اگر کوئی رویا ہوسکتا ہے تو وہ حالت یقظہ یعنی بیداری میں دیدار الٰہی ہی ہوسکتا ہے۔

بعض مفسرین کی رائے یہ ہے کہ یہاں "رؤیا" سے مراد وہی خواب ہے جس کی تعبیر کے نتیجے میں آپؐ مع صحابہؓ کرام سامان سفر باندھ کر عمرہ کی نیت سے عازم مکہ ہوئے، لیکن حدیبیہ کے مقام پر پہنچ کر مشرکین مکہ نے آپؐ کو اور صحابہؓ کرام کو روک دیا۔ پھر اس بات پہ صلح ہوگئی کہ یہ حضرات آئندہ سال عمرہ کریں گے۔

بعض لوگوں کے دلوں میں یہ شبہ پیدا ہوا کہ کیا آپؐ کا خواب سچا نہیں تھا؟ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق بتادیا

کہ یہ ایک آزمائش تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کی تعبیر آئندہ سال پوری ہونے والی تھی اور حضورؐ نے اپنا خواب بیان فرمایا تھا تو اس میں وقت کی کوئی قید نہیں تھی۔ مطلق خواب آپؐ نے بیان فرمایا تھا، لیکن عشاق حرم صحابہ کرام کی یہ رائے ہوئی تھی کہ ہمیں اسی وقت چلے جانا چاہیے۔ چنانچہ آپؐ صحابہ کرامؓ کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے عازم سفر مکہ ہوئے۔ باقی خواب تو آپؐ کا سچا تھا جو اگلے سال پورا ہوا۔

وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ الخ

اس سے مراد زقوم کا درخت ہے۔ یہ جہنم میں ہوگا۔ یہ بھی آزمائش کا سبب بنا۔ ابوجہل اور اس کے ساتھی مذاق اُڑاتے تھے کہ جہنم میں کیسے درخت ہوگا؟ ابوجہل نے اس سے زقوم یمنی مراد لیا کیونکہ یمن والے کھجور اور ایک اور پھل ملا کر دونوں کے خلطے کو زقوم کہتے ہیں۔ لہٰذا ابوجہل نے زقوم یمنی بنوا کر لوگوں کو کھلایا اور کہا کہ یہ تو بڑی اچھی چیز ہے اور یوں آیت کا مذاق اُڑایا اور کبھی اعتراض کرتا تھا کہ آگ میں درخت ہرا کیونکر رہ سکتا ہے؟ حالانکہ اس قادر مطلق کی قدرت کاملہ سے کچھ بھی بعید نہیں ہے۔ اُس کی رضا سے خواہ کسی درخت کو بطور غذا پانی ملے یا آگ۔ آج کل سرکاری باغوں میں بہت سے ایسے پودے پائے جاتے ہیں جن کی پرورش وزیبائش آگ سے کی جاتی ہے۔ آخر کتنی مخلوقات ہیں کہ جو ایک گھنٹہ بلکہ گھنٹہ سے بھی کم وقت پانی میں رکھنے سے مرجاتی ہیں اور ایسی بھی بہت سی مخلوق ہے جو پانی سے باہر نکال لینے سے تھوڑی دیر بعد مرجاتی ہے۔ بہر حال یہ ساری باتیں آزمائش تھیں۔ اس وجہ سے بہت سے لوگوں نے انکار کیا اور کچھ مرتد بھی ہوگئے تھے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے پوچھا کہ کیا آپ اس بات کی تصدیق کریں گے؟ تو حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تو پھر یقیناً سچ ہے۔ اس وقت سے آپ کو صدیق کا لقب ملا۔ یہاں یہ بھی واضح کردیا جائے کہ معراج کے واقعہ کی نہ صحیح تاریخ متعین ہے اور نہ مہینہ۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے سب سجدہ میں گر پڑے کہا کیا میں ایسے شخص کو

لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ﴿۶۱﴾ قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ۫ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ

سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے بنایا ہے ○ کہا بھلا دیکھ تو یہ شخص جسے تو نے مجھ سے بڑھایا اگر تو مجھے قیامت کے

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۲﴾ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ

دن تک مہلت دے تو میں بھی سوائے چند لوگوں کے اسکی نسل کو قابو میں کر کے رہونگا ○ فرمایا جا پھر ان میں سے جو کوئی

مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿۶۳﴾ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ

تیرے ساتھ ہوا تو جہنم تم سب کی پوری سزا ہے ○ ان میں سے جسے تو اپنی آواز سنا کر بہکا سکتا ہے

بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ

بہکا لے اور ان پر اپنے سوار اور پیادے بھی چڑھا دے اور ان کے مال اور اولاد میں بھی

وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۶۴﴾ اِنَّ عِبَادِيْ

شریک ہو جا اور ان سے وعدے کر اور شیطان کے وعدے بھی محض فریب ہی تو ہیں ○ بے شک میرے بندوں پر

لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ﴿۶۵﴾ رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ

تیرا غلبہ نہیں ہوگا اور تیرا رب کافی کارساز ہے ○ تمہارا رب وہ ہے جو تمہارے لیے

الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۶۶﴾ وَاِذَا مَسَّكُمُ

دریا میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو بیشک وہی تم پر بڑا مہربان ہے ○ اور جب تم پر

الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ

دریا میں کوئی مصیبت آتی ہے تو بھول جاتے ہو جنہیں اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو تم اس سے

وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ﴿۶۷﴾ اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ

منہ موڑ لیتے ہو اور انسان بڑا ہی ناشکرا ہے ○ پھر کیا تم اس بات سے نڈر ہو گئے کہ وہ تمہیں خشکی کی طرف لا کر زمین میں دھنسا دے یا تم پر

عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِيْلًا ﴿۶۸﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً

پتھر برسانے والی آندھی بھیجدے پھر تم کسی کو اپنا مددگار نہ پاؤ ○ یا تم اس بات سے بالکل نڈر ہو گئے ہو کہ وہ دوبارہ

اُخۡرٰی فَیُرۡسِلَ عَلَیۡکُمۡ قَاصِفًا مِّنَ الرِّیۡحِ فَیُغۡرِقَکُمۡ بِمَا کَفَرۡتُمۡ
تمہیں پھر دریا میں لوٹا لائے پھر تم پر ہوا کا سخت طوفان بھیج دے پھر تمہاری ناشکری سے تمہیں غرق کر دے
ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا لَکُمۡ عَلَیۡنَا بِہٖ تَبِیۡعًا ﴿۶۹﴾ وَ لَقَدۡ کَرَّمۡنَا بَنِیۡۤ اٰدَمَ وَ حَمَلۡنٰہُمۡ
پھر اپنی طرف سے ہم پر کوئی باز پرس کرنے والا بھی نہ پاؤ ○ اور ہم نے آدم کی اولاد کو عزت دی ہے اور خشکی
فِی الۡبَرِّ وَ الۡبَحۡرِ وَ رَزَقۡنٰہُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ فَضَّلۡنٰہُمۡ عَلٰی کَثِیۡرٍ مِّمَّنۡ خَلَقۡنَا
اور دریا میں اسے سوار کیا اور ہم نے انہیں ستھری چیزوں سے رزق دیا اور اپنی بہت سی مخلوقات پر انہیں
تَفۡضِیۡلًا ﴿۷۰﴾
فضیلت عطا کی ○

ع

افاداتِ محمود:

وَاسۡتَفۡزِزۡ مَنِ اسۡتَطَعۡتَ الخ

صوت شیطان سے مراد یا تو آلات لہو ولعب مراد ہیں یا شیطان کی دعوت الی العذاب والنار (عذاب اور دوزخ کی طرف اُس کی دعوت) مراد ہے۔ وَشَارِکۡہُمۡ فِی الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَوۡلَادِ الخ شیطان کی شرکت فی الاموال یا تو یہ ہے کہ انفاق المال فی المعاصی (گناہ کے کام میں مال کا خرچ کرنا) ہے یا جانوروں کو غیر اللہ کے نام کی نذر کرنا اور انھیں غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا ہے۔ جیسے بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام وغیرہ۔ کیونکہ یہ بھی شیطان کی مرضی ہے۔ اس طرح شرکت فی الاولاد یہ ہے کہ جو اولاد زنا کے نتیجہ میں پیدا ہو وہ شیطانی اولاد ہے۔

تَبِیۡعًا ﴿۶۹﴾

اس سے مراد یہ ہے کہ جیسے دُنیا میں اگر کسی کو مارا جائے قتل کیا جائے تو مقتول کے وارث و اقارب قاتل کا پیچھا کرتے ہیں۔ کبھی قصاص لیتے ہیں اور کبھی دیت لیتے ہیں لیکن، اللہ تعالیٰ جسے سزا دیں گے تو اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال تک نہیں کر سکتا۔ رہا اُس کا پکڑنا تو وہ نہ کسی پر ظلم کرتا ہے، نہ زیادتی۔ اس لیے کسی کے پوچھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ
جس دن ہم ہر فرقہ کو ان کے سرداروں کے ساتھ بلائیں گے سو جسے اس کا اعمالنامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا گیا
فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٧١﴾ وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ
سو وہ لوگ اپنا اعمالنامہ پڑھیں گے اور وہ تاگے کے برابر ظلم نہیں کئے جائیں گے ○ اور جو کوئی اس جہان میں اندھا رہا
فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٧٢﴾ وَإِنْ كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ
تو وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور راستہ سے بہت دور ہٹا ہوا ○ اور بیشک وہ قریب تھے کہ تجھے اس چیز سے بہکا دیں
الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ ۖ وَإِذًا لَاتَّخَذُوكَ خَلِيلًا ﴿٧٣﴾ وَلَوْ
جو ہم نے تجھ پر بذریعہ وحی بھیجی ہے تا کہ تو اس کے سوا ہم پر بہتان باندھنے لگے اور پھر تجھے اپنا دوست بنالیں ○ اور اگر
لَا أَنْ ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا ﴿٧٤﴾ إِذًا لَأَذَقْنَاكَ ضِعْفَ
ہم تجھے ثابت قدم نہ رکھتے تو تو کچھ تھوڑا سا ان کی طرف جھکنے کے قریب تھا ○ اس وقت ہم تجھے
الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ﴿٧٥﴾ وَإِنْ كَادُوا
زندگی میں اور موت کے بعد دوہرا عذاب چکھاتے پھر تو اپنے واسطے ہمارے مقابلہ میں کوئی مددگار نہ پاتا ○ اور وہ تو تجھے
لَيَسْتَفِزُّونَكَ مِنَ الْأَرْضِ لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا ۖ وَإِذًا لَا يَلْبَثُونَ خِلَافَكَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٧٦﴾
اس زمین سے ڈھکیل دینے کو تھے تا کہ تجھے اس سے نکال دیں پھر وہ بھی تیرے بعد بہت ہی کم ٹھہرتے ○
سُنَّةَ مَنْ قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُسُلِنَا ۖ وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ﴿٧٧﴾ ع ۸
تم سے پہلے جتنے رسول ہم نے بھیجے ہیں ان کا یہی دستور رہا ہے اور ہمارے دستور میں تم تبدیلی نہیں پاؤ گے ○

افاداتِ محمود:

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ۚ الخ

قیامت کے دن اماموں کے ساتھ اٹھائے جانے کا مطلب

۱- امام سے مراد نامہ ہائے اعمال ہیں کیونکہ امام کتاب کو بھی کہا جاتا ہے اور آیت کے اگلے حصے فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ سے اس تفسیر کی تائید ہوتی ہے۔

۲- یا امام سے مراد کتاب خداوندی ہے جو لوگوں کو ہدایت کے واسطے ملی تھی۔ لہٰذا زبور والوں کو زبور کے ساتھ، تورات والوں کو تورات کے ساتھ انجیل والوں کو انجیل کے ساتھ اور قرآن والوں کو قرآن کے ساتھ پکارا

جائے گا۔

۳- یا امام سے مراد نبی ہے یعنی ہر اُمت کو ان کے نبی کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا۔ جن لوگوں نے انبیاء کو دوست بنایا ہوگا وہ انبیاء کے ساتھ اٹھائے جائیں گے اور جن لوگوں نے شیطان کو دوست بنایا ہوگا وہ شیطان کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔

۴- یا امام سے مراد پیشوا ہے کہ لوگوں کو اپنے اپنے پیشواؤں کے ساتھ بلایا جائے گا۔ جنہوں نے بتوں کو پیشوا بنایا ہوگا ان کو بتوں کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔

۵- حضرت عبداللہ ابن عباس سے منقول ہے کہ یوم ندعو کل انسان بامام عصر یعنی تمام لوگوں کو اُن کے زمانہ کے اماموں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ (تفسیر مظہری ج ۵ ص ۴۶۰)

۶- بعض نے کہا کہ اپنے اپنے قائدین کے ساتھ لوگوں کو بلایا جائے گا جیسے بعض لوگوں نے کسی بڑے محدث اور مجتہد کو امام و قائد بنایا ہوا ہے۔ بعض لوگوں نے رئیس الفلاسفہ کو قائد بنایا ہوا ہے۔ بعض لوگوں نے شیطان کو قائد تسلیم کیا ہوا ہے۔ مختصر یہ کہ لوگوں کو اپنے قائدین کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

۷- بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ احناف کو امام ابوحنیفہؒ کے ساتھ، شوافع کو امام شافعیؒ کے ساتھ، حنابلہ کو امام احمدؒ کے ساتھ اور مالکیہ کو امام مالکؒ کے ساتھ بلایا جائے گا۔

۸- یا عقائد کے باب میں جو مشہور ائمہ ہیں، وہ مراد ہیں جیسے امام ابومنصور ماتریدیؒ اور امام ابوالحسن اشعریؒ وغیرہ۔ یعنی خوارج کو اپنے قائد کے ساتھ اُٹھایا جائے گا اور معتزلہ کو اپنے قائد کے ساتھ قادیانیوں کو مرزا کے ساتھ اور پرویزیوں کو غلام احمد پرویز کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔

۹- یا سیاسی امام بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ مسلم لیگ کو مسٹر جناح کے ساتھ جمعیت علماء اسلام کو مولانا حسین احمد مدنیؒ کے ساتھ اور پیپلز پارٹی والوں کو ذوالفقار علی بھٹو کے ساتھ بلایا جائے گا اور جو غیر مقلد ہیں ان کا ہر آدمی امام ہے۔ اگرچہ بظاہر اب یہ ایک فرقہ بن گیا ہے اور ان کے عبادات اور مسائل ایک طرح کے ہیں۔ ان سب میں لازماً کوئی رابطہ اور قدر مشترک ضرور ہے۔ یہ لوگ اسی قدر مشترک کے ساتھ وابستہ ہیں۔ بظاہر یہ لوگ قرآن وسنت پر عمل کا دعویٰ کرتے ہیں۔ حالانکہ ان میں سے اکثر عربی بالکل نہیں جانتے۔ ان کے لیے براہِ راست قرآن وسنت سے مسائل کا استنباط کرنا اور احکام اخذ کرنا ناممکن ہے۔ لامحالہ یہ کسی سے پوچھ کر عمل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی مسائل بتاتے ہیں۔ ان میں قدر مشترک کیا ہے؟ خواہ مسجد کا عام مولوی ہو یا بڑا عالم، یہ تو سب سے بڑے مقلد ہیں، لیکن مانتے نہیں ہیں۔ کیا انوکھا فلسفہ ہے کہ تراویح سب آٹھ رکعتیں پڑھتے ہیں۔ اگر سب کے سب براہ راست حدیث سے فیض حاصل کرتے اور کسی کے مقلد نہ ہوتے تو کچھ نہ کچھ دیگر روایات اور اجماع صحابہ سے مستفید ہوتے۔ بعض بیس رکعتیں پڑھتے، بعض آٹھ پڑھتے، مگر ایسا نہیں

ہے۔سب کا ایک سائمل ہے۔ درحقیقت یہ لوگ اپنے مولویوں کے مقلد ہیں۔ جبکہ ہم لوگ ایک جلیل القدر تابعی امام ابوحنیفہؒ کے مقلد ہیں۔ جنھیں فقہ کا عام طالب علم ہو یا بڑا فقیہ ہو امام اعظم تسلیم کرنے پر مجبور ہے۔

وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى الخ

اس آیت کی تفسیر یوں منقول ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے پاس یمن کے کچھ لوگ آئے اور آپؓ سے پوچھا کہ اس کا معنی ومفہوم کیا ہے؟

آپؓ نے فرمایا ''ربکم الذی یزجی لکم الفلک الخ سے قرآن پڑھو'' کہنے کا مقصد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کھول کھول کر اپنی قدرت و وحدانیت کے دلائل صاف صاف بیان فرمادیے ہیں۔ جو کہ نفوس انسانیت میں بھی ہیں اور آفاق میں بھی ہیں۔ اگر کوئی دنیا میں ان دلائل کو نہیں دیکھتا تو وہ آخرت میں بھی نابینا اٹھے گا۔ باقی یہاں اعمیٰ سے مراد وہ نابینا نہیں جن کی بصارت موجود نہ ہو۔ کیونکہ اس نابینا کے لیے آخرت میں بڑے اجر وثواب کا وعدہ کیا گیا ہے۔ حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ نے جس سے آنکھیں لے لیں اس کا بدلہ جنت ہے۔

وَاِنْ كَادُوْا الخ یہاں **وَاِنْ** مخفف من المثقل ہے۔ **وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ الخ**

شان نزول

۱- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طواف کے دوران میں حجر اسود کا استلام فرماتے تھے تو مشرکین مکہ نے آپ سے کہا کہ ہم اس وقت تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود کا استلام نہ کرنے دیں گے، جب تک آپ ہمارے بتوں کا استلام نہ کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں یہ بات آئی کہ اگر قلب مطمئن بالایمان ہو اور بتوں پر ہاتھ رکھ دیا جائے تو اس میں کیا حرج ہے۔ خصوصاً جبکہ اس کی وجہ سے یہ لوگ اسلام کے قریب ہو جائیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع فرمادیا اور آپ کی دستگیری فرماتے ہوئے آپ کی ذات کو بھی اور آپ کے اعمال کو بھی ناروا فعل کی آلودگی سے محفوظ ومصئون رکھا۔

۲- بنو ثقیف کا ایک وفد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی تھی کہ ہمیں ہمارے بتوں سے بہت آمدنی حاصل ہوتی ہے۔ آپ ہمیں ایک سال کی مہلت دے دیں تا کہ ہم رقوم و تبرکات اکٹھی کرلیں۔ ہم بعد میں خود ہی انھیں توڑ دیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ ہماری وادی کو بھی حرم بنا دیں جیسا کہ آپ نے قریش کی وادی کو حرم قرار دے دیا ہے تا کہ اس فضیلت میں ہم بھی ان کے برابر ہو جائیں۔ اس سے پہلے کہ آپ کوئی جواب ارشاد فرماتے، اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت فرمائی اور بتلا دیا کہ آپ ان کے جال اور چال میں پھنسنے سے بچیں۔

وَإِنْ كَادُوا لَيَسْتَفِزُّونَكَ مِنَ الْأَرْضِ الخ

اگر مکے والے آپ کو مکے سے نکالیں گے تو یہ لوگ بھی زیادہ عرصہ وہاں نہ رہ سکیں گے۔ یہاں ایک بات تو یہ ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو ہجرت کی اجازت مرحمت فرمادی اور اذن خداوندی سے آپؐ نے ہجرت فرمائی تو مکے والے عذاب سے بچ گئے اور اگر مکے والے ہی آپؐ کو نکال دیتے تو ان پر عذابِ خداوندی نازل ہو جاتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ وقتی طور پر تو مکے والے عذاب سے بچ گئے، لیکن ڈیڑھ سال بعد ان کے بڑے بڑے سردار بدر میں مارے گئے اور کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے دوبارہ مکہ مکرمہ کی سیادت و قیادت اپنے نبیؐ کے ہاتھ میں دے دی۔

اَقِمِ

آفتاب کے

الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ

ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک نماز پڑھا کرو اور صبح کی نماز بھی بیشک صبح کی نماز میں

كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ

مجمع ہوتا ہے ○ اور کسی وقت رات میں تہجد پڑھا کرو جو تیرے لیے زائد چیز ہے قریب ہے کہ تیرا رب

مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِىْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِىْ مُخْرَجَ

مقام محمود میں پہنچا دے ○ اور کہہ اے میرے رب مجھے خوبی کے ساتھ پہنچا دے اور مجھے خوبی کے ساتھ

صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّىْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ﴿۸۰﴾ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ

نکال لے اور میرے لیے اپنی طرف سے غلبہ دے جس کے ساتھ نصرت ہو ○ اور کہہ دو کہ حق آیا اور باطل

الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ

مٹ گیا بیشک باطل مٹنے ہی والا تھا ○ اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں کہ وہ ایمانداروں کے

لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ

حق میں شفا اور رحمت ہیں اور ظالموں کو اس سے اور زیادہ نقصان پہنچتا ہے ○ اور جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں

اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ﴿۸۳﴾ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ

تو منہ پھیر لیتا ہے اور پہلو تہی کرتا ہے اور جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو نا امید ہو جاتا ہے ○ کہہ دو کہ ہر شخص اپنے طریقہ پر کام کرتا ہے

فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿۸۴﴾ ع

پھر تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ سب سے زیادہ ٹھیک راہ پر کون ہے ○

افاداتِ محمود:

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ الخ

اب اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی طرف متوجہ فرمایا کہ جب مصائب اور تکلیفیں آئیں تو نماز کے ذریعہ مدد حاصل کیا کرو۔ اس آیت میں اجمالاً واشارۃً پانچوں نمازوں کا ذکر ہے۔ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ الخ میں ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں آگئیں اور غَسَقِ الَّيْلِ الخ میں مغرب وعشاء کی نمازیں آگئیں اور وَقُرْاٰنَ

الْفَجْرِ الخ میں فجر کی نماز آ گئی۔ مَشْهُوْدًا۞ حدیث میں ہے کہ فجر اور عصر کی نمازوں کے دوران فرشتوں کی ڈیوٹیاں بدلتی رہتی ہیں۔ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا۞ آپ جہاں داخل ہوں گے وہاں عزت سے رہیں گے یعنی مدینہ منورہ میں آپ کو عزت وسیادت ملے گی۔ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ الخ یہ عظیم الشان خوشخبری مکہ مکرمہ میں دی گئی جہاں بظاہر غلبہ کا کوئی سامان مہیا نہ تھا اور پھر اللہ تعالیٰ نے یہ خوش خبری اس وقت پوری فرمائی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم فاتحانہ انداز میں مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ اس وقت کعبہ کے ارد گرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں چھڑی تھی۔ آپ اس آیت کی تلاوت فرماتے جاتے تھے اور ہر بت کے اوپر ہلکی سی ضرب لگاتے چلے جاتے تھے۔ اس تلاوت اور ہلکی سی ضرب سے ہی ہر بت اوندھے منہ گر جاتا تھا۔

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ ۖ قُلِ الرُّوحُ

اور یہ لوگ تجھ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں کہہ دو روح

مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٨٥﴾ وَلَئِن شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ

میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں جو علم دیا گیا ہے وہ بہت ہی تھوڑا ہے ○ اور اگر ہم چاہیں تو جو کچھ ہم نے

بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وَكِيلًا ﴿٨٦﴾ إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ

تیری طرف وحی کی ہے اسے اٹھا لیں پھر تجھے اس کے لیے ہمارے مقابلہ میں کوئی حمایتی نہ ملے ○ مگر یہ صرف تیرے رب کی رحمت ہے

إِنَّ فَضْلَهُ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيرًا ﴿٨٧﴾ قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا

بے شک تجھ پر اس کی بڑی عنایت ہے ○ کہہ دو اگر سب آدمی اور سب جن مل کر بھی ایسا

بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ﴿٨٨﴾ وَلَقَدْ

قرآن لانا چاہیں تو ایسا نہیں لا سکتے اگرچہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کا مددگار کیوں نہ ہو ○ اور

صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿٨٩﴾

ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے ہر ایک قسم کی مثال بھی کھول کر بیان کر دی ہے پھر بھی اکثر لوگ انکار کیے بغیر نہ رہے ○

وَقَالُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنبُوعًا ﴿٩٠﴾ أَوْ تَكُونَ لَكَ

اور کہا ہم تمہیں ہرگز نہ مانیں گے یہاں تک کہ تو ہمارے لیے زمین سے کوئی چشمہ جاری کر دے ○ یا تیرے لیے

جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا ﴿٩١﴾ أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا

کھجور اور انگور کا کوئی باغ ہو پھر تو اس باغ میں بہت سی نہریں جاری کر دے ○ یا جیسا تو خیال کرتا ہے

زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا ﴿٩٢﴾ أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ

ہم پر کوئی آسمان کا ٹکڑا گرا دے یا تو اللہ اور فرشتوں کو روبرو لے آ ○ یا تیرے پاس کوئی سونے کا

مِّن زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا

گھر ہو یا تو آسمان پر چڑھ جائے اور ہم تو تیرے چڑھنے کا بھی یقین نہیں کریں گے یہاں تک کہ تو ہمارے پاس ایسی

كِتَابًا نَّقْرَؤُهُ ۗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا ﴿٩٣﴾ ع

کتاب لائے جسے ہم بھی پڑھ سکیں کہہ دو میرا رب پاک ہے میں تو فقط ایک بھیجا ہوا انسان ہوں ○

افاداتِ محمود:

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ الخ

اس آیت کے متعلق مفسرین حضرات کے تین اقوال ہیں۔

۱- ایک یہ کہ یہ مدنی آیت ہے کیونکہ یہ سوال یہود نے کیا تھا۔

۲- یہ مکی آیت ہے اور سوال کرنے والے اہل مکہ ہیں۔ اہل مکہ نے یہود سے مشورہ کیا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے ساکت اور خاموش کیا جا سکتا ہے۔ یہود نے ان کو اس طرح کے لاحاصل سوال سمجھائے کہ ان سوالات سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم لاجواب ہو جائیں گے۔

۳- تیسرا قول یہ ہے کہ یہ آیت مکرر نازل ہوئی اور اس قول سے بقیہ دونوں اقوال سے تطبیق بھی ہو جاتی ہے۔

رُوح کی حقیقت

محققین متکلمین اور فلاسفہ نے روح کے متعلق بہت سی بحثیں کی ہیں۔ مثلاً روح جوہر ہے یا عرض۔ مجرد ہے یا مادی۔ بسیط ہے یا مرکب، مگر یہ ایسے مباحث ہیں کہ ان سے ایمان کا ذرہ برابر تعلق نہیں ہے، لہٰذا ان کے پیچھے پڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ابھی تک فلاسفہ مادہ کی حقیقت کو ہی صحیح طرح نہ جان سکے، روح تو اس سے بہت زیادہ لطیف ہے، لہٰذا اس کی حقیقت اور کنہ تک رسائی اتنی آسان نہیں ہے اور نہ حقیقی صورت حال کو معلوم کرنے کے لیے کوئی یقینی ذرائع موجود ہیں۔ بہر حال اس آیت کے ظاہر سے چند مسائل معلوم ہو جاتے ہیں۔

۱- اس مادی جسم کے علاوہ بھی انسان میں ایک لطیف چیز موجود ہے جسے روح کہتے ہیں اور وہ عالم امر میں سے ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے کہ **خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون**

۲- روح میں بھی علم، شعور، اخلاق وغیرہ صفات موجود ہیں۔ ان صفات میں بتدریج ترقی ہوتی رہتی ہے۔ روحوں کی صلاحیتوں میں بھی فرق ہوتا ہے جس کی وجہ سے ہر روح کی پرواز الگ الگ ہے اور ان میں علم وشعور کے اعتبار سے بہت تفاوت ہے۔ جیسا کہ آپ سوچیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کی طرح کسی کی روح نہیں ہو سکتی۔

۳- خواہ کتنی بڑی روح ہو، لیکن جن صفات سے وہ موصوف ہے اللہ تعالیٰ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ تمام صفات اس سے سلب کر لے۔ کیونکہ سب کچھ اس کے قبضہ واختیار میں ہے اور تمام مخلوقات اُس کی محتاج ہیں۔

۴- روح کا تعلق عالم امر سے ہے۔ سورہ اعراف میں ارشاد خداوندی ہے کہ ''**اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْر**'' خلق بمنزلہ ایک مشین فٹ کرنے کے ہے اور امر بمنزلہ کرنٹ کے ہے۔ جب ایک مشین کے تمام پرزے مکمل ہو گئے اور مشین فٹ ہو گئی۔ اب اس کے چلنے کی دیر ہے۔ جب بجلی کا کنکشن دے دیا اور بٹن دبا دیا تو چل پڑی۔ اسی طرح

حضرت انسان کا ڈھانچہ مکمل ہوا اور پھر روح کا کنکشن دے دیا گیا تو یہ جیتا جاگتا انسان بن گیا۔ بہرحال انسان اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کن سے چلتا ہے۔

وَقَالُوا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ الخ

شان نزول:

حافظ ابن کثیرؒ نے حضرت ابن عباسؓ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ ایک دفعہ خانہ کعبہ کے پاس عتبہ، شیبہ، ابوسفیان بن حرب، ابوجہل بن ہشام، عبداللہ بن امیہ، امیہ بن خلف، ولید بن مغیرہ، زمعہ بن اسود اور عاص بن وائل جمع ہو گئے اور ایک شخص کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا کہ آپ باہر تشریف لے آئیں۔ آپ سے کوئی بات کرنی ہے۔ جب آپ کو اطلاع ہوئی تو آپ فوراً باہر تشریف لے آئے۔ آپؐ رحمتوں وشفقتوں بھرے سینہ میں یہ تمنا لیے ہوئے تھے کہ شاید یہ لوگ آج مسلمان ہو جائیں گے۔ جب آپؐ ان کے پاس آ گئے تو وہ لوگ آپ سے یوں گویا ہوئے۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آج تک عرب میں ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس نے اپنی قوم کا وہ حشر کیا ہو جو آپ نے کیا ہے۔ آپ ہمارے آباء واجداد کو غلط کہتے ہیں اور ہمارے دین میں نقص بتلاتے ہیں اور ہمارے حساب سے سمجھدار لوگوں کو بے عقل بتلاتے ہیں اور ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہیں اور آپ نے شیرازۂ قوم منتشر کر دیا ہے۔ الغرض ایسی کوئی برائی نہیں ہے جو آپ نے اپنی قوم میں نہ پھیلائی ہو (العیاذ باللہ) اگر اس تحریک سے آپ کا مقصد مال اکٹھا کرنا ہے تو ہم آپؐ کے لیے اتنا مال جمع کر دیں گے کہ آپؐ ہم سب سے زیادہ مال دار ہو جائیں گے، اگر آپ کا مقصد قوم کی بزرگی یا سرداری حاصل کرنا ہے تو ہم آپ کو سردار بنا دیتے ہیں، اور اگر آپ کا مقصد حکومت کا حصول ہے تو ہم آپ کو اپنا حاکم بنا لیتے ہیں اور اگر آپ پر جنات کے اثرات ہیں تو ہم خطیر رقم خرچ کر کے آپ کا علاج کروا دیتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو نہ مال کی ضرورت ہے، نہ قیادت کی طلب، نہ سرداری مطلوب ہے، نہ بیماری کا عارضہ لاحق ہے، بلکہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔ اس نے مجھ کو کتاب دی ہے۔ میں بشیر بھی ہوں اور نذیر بھی۔ میں نے تم لوگوں کو نصیحت کر کے اللہ تعالیٰ کے تمام پیغامات پہنچا دیے ہیں۔ اگر تم مان جاؤ تو تمھارے لیے دین و دنیا دونوں اعتبار سے خیر وفلاح ہے اور اگر تم قبول نہیں کرتے تو میں اللہ کے حکم تک صبر کروں گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اور آپ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرما دے۔

ان لوگوں نے کہا کہ اگر آپ ہماری ان پیش کردہ باتوں میں سے کوئی ایک بات قبول نہیں کرتے جو ہم نے آپ کے سامنے رکھی ہیں تو پھر آپ دیکھتے ہیں کہ ہمارا شہر انتہائی تنگ اور پہاڑوں میں گھرا ہوا ہے۔ ہمارے پاس مال بھی نہیں ہے۔ آپ اس اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں، جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے، کہ وہ مکہ کے اردگرد

سے پہاڑوں کو ہٹالے تا کہ آس پاس ماحول خوب کشادہ ہو جائے اور یہاں ایسی نہریں جاری ہو جائیں جیسی شام اور عراق میں ہیں اور ہمارے آباء واجداد میں سے کسی کو زندہ کر دے اور قصی بن کلاب کو بھی زندہ کر دے کیونکہ وہ آدمی سچا تھا تا کہ ہم ان سے پوچھیں کہ جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں، یہ صحیح ہے یا غلط؟ اگر آپ نے ہماری یہ بات مان لی اور ہمارے آباء واجداد نے زندہ ہو کر آپ کی صداقت کی گواہی دے دی تو ہم بھی آپ کو نبی تسلیم کرلیں گے۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا مجھ کو اللہ تعالیٰ نے ان فضولیات ولغویات کے ساتھ مبعوث نہیں فرمایا ہے، بلکہ مجھ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام تم تک پہنچا دیا ہے۔ اگر قبول کرلو تو دُنیا وآخرت کے بہت بڑے حصے کے مالک بن جاؤ گے اور اگر رد کر دو گے تو میں اللہ تعالیٰ کے حکم کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ وہ ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ فرما دے۔

ان لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر آپ ہمارے اس مطالبے کو نہیں مانتے تو کم از کم اپنے لیے دعاء کیجیے کہ کوئی فرشتہ آپ کے حق وصداقت کی گواہی دے اور آپ اللہ تعالیٰ سے یہ بھی مانگیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مال کی فراوانی نصیب فرمائے۔ آپ کے باغات ہوں، سونے چاندی کے بڑے بڑے محل ہوں تا کہ اس معاشی کمزوری سے آپ کی جان چھوٹے۔ کیونکہ ہم بھی کسب معاش کے لیے بازاروں میں چلے جاتے ہیں اور آپ بھی چلے جاتے ہیں۔ پھر آپ میں اور ہم میں فرق ہی کیا رہ گیا، لہٰذا آپ کے پاس یہ ساری آسائشیں ہونی چاہئیں تا کہ آپ دوسرے لوگوں سے ممتاز ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہ میرے رب نے ان فضول باتوں کے ساتھ مجھ کو مبعوث فرمایا ہے اور نہ ہی میں اپنے رب سے یہ بے ہودہ سوالات کروں گا، بلکہ اس نے مجھ کو نبی برحق بشیر ونذیر بنا کر بھیجا ہے۔ میں نے آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا ہے۔ اگر قبول کرلو گے تو دنیا و آخرت میں بہت بڑے حصے کے مالک بن جاؤ گے اور اگر انکار کر دو گے تو میں اللہ تعالیٰ کے حکم کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ وہ میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ فرما دے۔

اِن لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ اپنے رب سے دعا کیجیے کہ آسمان کا ٹکڑا (بطورِ عذاب) ہم پر گرا دے۔ کیونکہ آپ کا خیال ہے کہ اگر آپ کا رب چاہے تو ایسا کر سکتا ہے، لہٰذا ہم اس وقت تک آپ پر ایمان نہ لائیں گے، جب تک کہ آپ کی درخواست پر ہم پر عذاب کا ٹکڑا آسمان سے نہ آ گرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے کہ وہ عذاب نازل کرے یا نہ کرے۔ اُن لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کیا آپ کے رب کے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ ہم آپ کے پاس بیٹھ کر آپ سے فلاں فلاں سوالات کریں گے۔ تا کہ وہ آپ کو یہ سب کچھ بتا دے اور اُن سوالات کے جوابات بھی بتا دے۔ نیز یہ بھی بتا دے کہ اگر آپ کی بات کوئی تسلیم نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے کیا سزا دیں گے؟ ہمارے علم میں تو یہ بات آئی ہے کہ یمامہ کا ایک شخص ''رحمٰن'' نامی آپ کو یہ سب کچھ سکھاتا ہے۔ اللہ کی قسم ہم تو رحمٰن پر ایمان نہ لائیں گے اور آپ کو

اس طرح چھوڑیں گے بھی نہیں۔ یہاں تک کہ ہم آپ کو ہلاک کردیں یا آپ ہمیں ہلاک کردیں۔ ایک نے ان میں سے کہا کہ ہم فرشتوں کی عبادت کریں گے جو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔ (العیاذ باللہ)

بہر حال حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کی دل سوز باتیں سن کر وہاں سے تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ عبداللہ بن ابی امیہ بھی کھڑے ہو گئے جو کہ آپ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ یہ کہنے لگے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کی قوم نے آپ پر بہت سی باتیں پیش کیں، لیکن آپ نے کوئی بات قبول نہیں کی۔ پھر اُنہوں نے اپنے واسطے کچھ چیزیں مانگیں کہ آپ وہ اشیاء ان کو دلوا کر اللہ تعالیٰ کے ہاں جو آپ کی عظمت ہے اس پر مہر تصدیق ثبت کردیں، لیکن آپ نے ایسا بھی نہ کیا۔ پھر انہوں نے آپ سے مطالبہ کیا کہ جس عذاب سے آپ ہمیں ڈراتے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمادیں کہ وہ عذاب نازل کردے تو آپ نے یہ بھی نہیں کیا۔ اُس نے کہا کہ اب میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اس وقت تک آپ پر ایمان نہ لاؤں گا جب تک آپ سیڑھی لگا کر آسمان پر نہیں چڑھتے اور اپنے ساتھ کھلی ہوئی کتاب نہیں لے آتے جس میں یہ ساری باتیں ہوں جو آپ بیان کرتے رہتے ہیں اور آپ کے ساتھ چار فرشتے ہوں جو اس بات کی گواہی بھی دیں اور اللہ کی قسم اگر آپ یہ کام کردیں تو ممکن ہے کہ میں پھر بھی آپ کی تصدیق نہ کروں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے انتہائی حزن و ملال کے ساتھ گھر تشریف لے گئے۔ عبداللہ بن ابی امیہ بھی چلا گیا۔ (تفسیر ابن کثیر)

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دینے کے لیے مندرجہ بالا آیتیں نازل فرمائیں۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ

اور لوگوں کو

أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَبَعَثَ اللَّهُ بَشَرًا رَسُولًا ﴿۹۴﴾ قُلْ

ایمان لانے سے جب کہ ان کے پاس ہدایت آگئی صرف اسی چیز نے روکا ہے کہ کہنے لگے کیا اللہ نے آدمی کو رسول بنا کر بھیجا ہے○ کہہ دو

لَوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلَائِكَةٌ يَمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ

اگر زمین میں فرشتے اطمینان سے چلتے پھرتے ہوتے تو ہم آسمان سے ان پر فرشتہ ہی

مَلَكًا رَسُولًا ﴿۹۵﴾ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا

رسول بنا کر بھیجتے○ کہہ دو کہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ کافی ہے بیشک وہ اپنے بندوں سے خبردار

بَصِيرًا ﴿۹۶﴾ وَمَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۖ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ أَوْلِيَاءَ

دیکھنے والا ہے○ اور جسے اللہ راہ دکھا دے وہی راہ پانے والا ہے اور جسے گمراہ کر دے پھر تو ان کے لیے اللہ کے سوا

مِنْ دُونِهِ ۖ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ عُمْيًا وَبُكْمًا وَصُمًّا ۖ

کوئی دوست نہیں پائے گا اور ہم انہیں قیامت کے دن مونہوں کے بل اندھے گونگے بہرے کر کے اٹھائیں گے

مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيرًا ﴿۹۷﴾ ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا

ان کا ٹھکانا دوزخ ہے جب بجھنے لگے گی تو ان پر اور بھڑکا دینگے○ یہ ان کی سزا اس لیے ہے کہ انہوں نے

بِآيَاتِنَا وَقَالُوا أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا وَرُفَاتًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا ﴿۹۸﴾ أَوَلَمْ

ہماری آیتوں کا انکار کیا اور کہا کہ کیا جب ہم ہڈیاں اور چورا ہو جائیں گے تو پھر نئے سرے سے بنا کر اٹھائے جائیں گے○ کیا انہوں نے

يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ

نہیں دیکھا کہ جس اللہ نے آسمانوں اور زمین کو بنایا ہے وہ ان جیسے اور بھی بنا سکتا ہے

وَجَعَلَ لَهُمْ أَجَلًا لَا رَيْبَ فِيهِ فَأَبَى الظَّالِمُونَ إِلَّا كُفُورًا ﴿۹۹﴾ قُلْ لَوْ أَنْتُمْ

اور اس نے ان کے لیے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے جس میں کوئی شک نہیں اس پر بھی ظالم انکار کیے بغیر نہ رہے○ کہہ دو اگر

تَمْلِكُونَ خَزَائِنَ رَحْمَةِ رَبِّي إِذًا لَأَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْإِنْفَاقِ ۚ وَكَانَ الْإِنْسَانُ

میرے رب کی رحمت کے خزانے تمہارے ہاتھ میں ہوتے تو تم انہیں خرچ ہو جانے کے ڈر سے بند ہی کر رکھتے اور انسان بڑا ہی

قَتُورًا ﴿١٠٠﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ فَسْئَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ ع

تنگ دل ہے ○ اور البتہ تحقیق ہم نے موسیٰ کو نو کھلی نشانیاں دی تھیں پھر بنی اسرائیل سے بھی پوچھ لو

فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿١٠١﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ

موسیٰ انکے پاس آئے تو فرعون نے اسے کہا اے موسیٰ میں تو تجھے جادو کیا ہوا خیال کرتا ہوں ○ کہا یہ تو تجھے معلوم ہے کہ یہ آسمانوں

هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿١٠٢﴾

اور زمین کے مالک ہی نے لوگوں کو سوجھانے کے لیے نازل کی ہیں اور بیشک میں تجھے اے فرعون ہلاک کیا ہوا خیال کرتا ہوں ○

فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا ﴿١٠٣﴾ وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ

پھر اس نے ارادہ کیا کہ انہیں اس زمین سے نکال دے تب ہم نے اسے اور اس کے سب ساتھیوں کو غرق کر دیا ○ اور اس کے بعد

لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ﴿١٠٤﴾ ط

ہم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ تم اس زمین میں آباد رہو پھر جب آخرت کا وعدہ آئیگا ہم تمہیں سمیٹ کر لے آئیں گے ○

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۗ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿١٠٥﴾ وَقُرْاٰنًا

اور ہم نے اس قرآن کو سچائی سے نازل کیا اور وہ سچائی سے ہی نازل ہوا اور ہم نے تجھے صرف خوشی سنانیوالا بنا کر بھیجا ہے ○ اور ہم نے

فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ﴿١٠٦﴾ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ

قرآن کو تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا تا کہ تو مہلت کے ساتھ اسے لوگوں کو پڑھ کر سنائے اور ہم نے اسے آہستہ آہستہ اتارا ہے ○ کہہ دو تم

اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ۗ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ

اسے مانو یا نہ مانو بیشک وہ لوگ جنہیں اس سے پہلے علم دیا گیا ہے جب ان پر پڑھا جاتا ہے تو

لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿١٠٧﴾ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿١٠٨﴾

ٹھوڑیوں پر سجدہ میں گرتے ہیں ○ اور کہتے ہیں ہمارا رب پاک ہے بے شک ہمارے رب کا وعدہ ہو کر رہے گا ○

وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿١٠٩﴾ السجدة قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا

اور ٹھوڑیوں پر روتے ہوئے گرتے ہیں اور ان میں عاجزی زیادہ کر دیتا ہے ○ کہہ دو اللہ کہہ کر یا رحمٰن

الرَّحْمٰنَ ۗ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا

کہہ کر پکارو جس نام سے پکارو سب اسی کے عمدہ نام ہیں اور اپنی نماز میں نہ چلا کر پڑھ اور نہ

تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا ﴿١١٠﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ
بالکل ہی آہستہ پڑھ اور اس کے درمیان راستہ اختیار کر ○ اور کہہ دو سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی
وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ
نہ کوئی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کا سلطنت میں شریک ہے اور نہ کوئی کمزوری کی وجہ سے اس کا مددگار
وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ﴿١١١﴾
اور اس کی بڑائی بیان کرتے رہو○

ع

افاداتِ محمود:

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا الخ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تلاوت فرماتے تھے تو عجیب صورت پیش آتی۔ اگر تلاوت میں آپ کی آواز ذرا بلند ہوتی اور مشرکین سن لیتے تو قران کریم اور اس کے لانے والے کی شان میں گستاخی اور بدتمیزی کرتے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس اندیشہ کے پیش نظر آہستہ تلاوت فرماتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں رہنمائی فرمائی کہ تلاوت بہت بلند آواز سے بھی نہ ہو اور اتنی پست آواز سے بھی نہ ہو کہ نجوم ہدایت مستفید نہ ہوں، بلکہ افراط تفریط چھوڑ کر میانہ روی ہونی چاہیے۔ چنانچہ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ کے گھر کے پاس سے گزرے تو سنا کہ وہ قرآن پاک بہت آہستہ پڑھ رہے ہیں اور حضرت فاروق اعظمؓ کے پاس سے گزرے تو وہ اُونچی آواز سے پڑھ رہے تھے۔ جب آپؐ نے صدیق اکبرؓ سے پوچھا کہ اتنا آہستہ کیوں پڑھ رہے ہو؟ وہ عرض کرنے لگے کہ انا جی ربی عزوجل وھو یعلم حاجتی یعنی میں اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہوں اور وہ مجھے جانتا ہے۔ جب فاروق اعظمؓ سے استفسار فرمایا کہ اتنا اونچا کیوں پڑھتے ہو؟ وہ عرض کرنے لگے کہ میں شیطان کو بھگاتا اور غافلین ونائمین کو جگاتا ہوں تو آپؐ نے صدیق اکبرؓ سے فرمایا ذرا اونچا پڑھا کرو اور فاروق اعظمؓ سے فرمایا ذرا آہستہ پڑھا کرو۔

شبینہ کی حقیقت وحیثیت

آج کل لوگوں نے جو شبینہ شروع کر رکھا ہے یہ بالکل ناجائز ہے۔ کیونکہ اس میں بہت سے مفاسد ہیں:

۱- ایک شخص تلاوت کر رہا ہوتا ہے اس کے ارد گرد بعض لوگ لیٹے اور بعض بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔

۲- کئی بار یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ سامع بیٹھا یا لیٹا ہوتا ہے جب حافظ صاحب کی غلطی آرہی ہوتی ہے یا متشابہ لگ جاتا ہے تو وہ اٹھ کر غلطی بتا دیتا ہے۔ کبھی نماز میں شامل ہو کر اور کبھی نماز میں شمولیت کے بغیر اور پھر

لیٹ یا بیٹھ جاتا ہے۔

۳- لاؤڈ اسپیکر کو اس کا لازمی حصہ اور جزو لاینفک قرار دے دیا گیا ہے۔ سپیکر کے بغیر تو شبینہ ہوتا ہی نہیں۔

۴- ساری رات لاؤڈ سپیکر بلاضرورت چلائے جاتے ہیں اور خلق خدا کو اذیت دی جاتی ہے۔ ان کے آرام میں برابر خلل انداز ہوتے ہیں، لہٰذا مروجہ شبینہ بالکل ناجائز ہے۔ اگر شبینہ کی یہ مروّجہ شکل نہ ہو اور نفلوں میں کوئی شخص قرآن کریم ختم کرے تو جائز ہے۔

لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی شرعی حیثیت:

لاؤڈ اسپیکر کے جواز اور عدم جواز کا دارومدار اس بات پر ہے کہ سپیکر کے ذریعہ جو آواز لوگوں کے کانوں تک پہنچتی ہے آیا یہ عین الصوت ہے یا حکایۃ الصوت ہے۔ ابتدا میں سائنس دانوں میں بھی یہ اختلاف تھا۔ بعض کا خیال تھا کہ یہ عین الصوت ہے اور بعض کا خیال تھا کہ یہ حکایت الصوت ہے۔ عین الصوت نہیں ہے، لہٰذا ہمارے اکابر میں سے مولانا اشرف علی تھانویؒ اور مولانا حسین احمد مدنیؒ عدم جواز کا فتویٰ دیا کرتے تھے۔ یہ احتیاط پر مبنی تھا۔ کیونکہ اگر حکایت الصوت ثابت ہو جاتی اور اسی پر سب متفق ہو جاتے تو پھر امام کی نماز تو صحیح رہتی کیونکہ وہ خود قاری وتالی ہے، لیکن مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جاتی کیونکہ **تلقی عن الغیر فی الصلوٰۃ** مفسد صلوٰۃ ہے اور اگر عین الصوت پر سب متفق ہو جاتے تو جواز میں کوئی شبہ نہ تھا، لہٰذا جو امر دائر ہو **بین الجواز وعدم الجواز** (جواز اور عدم جواز میں) تو اس کا ترک افضل ہے اور احتیاطاً عدم جواز والا پہلو غالب ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ہے کہ

دع ما یریبک الی مالا یریبک

چھوڑ دے اس شے کو جو تجھے شک میں ڈالے اور وہ کام کر جو تجھے شک میں نہ ڈالے۔

اس اصل پر بہت سے مسائل متفرع ہوتے ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھئے **الاشباہ والنظائر**

بعد میں تمام سائنس دان اس بات پر متفق ہو گئے کہ سپیکر کے ذریعہ جو آواز لوگوں کے کانوں تک پہنچتی ہے وہ عین الصوت ہے، نہ کہ حکایت الصوت، لہٰذا عدم جواز والا شبہ جاتا رہا اور عرف عام بھی یہی ہے کہ اگر آپ لاؤڈ سپیکر پر تلاوت وغیرہ سنتے ہیں جیسے آج کل مصر سے قراء کرام تشریف لائے ہوئے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ میں نے فلاں کو سنا فلاں کی آواز سنی اور سپیکر کے ذریعہ اگر آپ آیت سجدہ سنتے ہیں تو سجدہ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔ جبکہ ٹیپ ریکارڈر اور صدائے بازگشت سے اگر آیت سجدہ سنی تو سجدہ واجب نہیں ہوتا اور اس کے ذریعہ نماز بھی جائز نہیں۔

رکوعاتہا ۱۲ سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ ۶۹ آیاتہا ۱۱۰

سورہ کہف مکے میں اتری اس میں ایک سو دس ۱۱۰ آیتیں اور بارہ ۱۲ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا (۱) قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہے جس نے اپنے بندہ پر کتاب اتاری اور اس میں ذرا بھی کجی نہیں رکھی ۞ ٹھیک اتاری تا کہ

بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ

اس سخت عذاب سے ڈراوے جو اس کے ہاں ہے۔ اور ایمان داروں کو خوش خبری دے جو اچھے کام کرتے ہیں کہ

لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا (۲) مّٰكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا (۳) وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا (۴)

ان کے لیے اچھا بدلہ ہے ۞ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے ۞ اور انہیں بھی ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے ۞

مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ

ان کے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں ہے اور نہ ان کے باپ دادا کے پاس تھی کیسی سخت بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے

اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا (۵) فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا

وہ لوگ بالکل جھوٹ کہتے ہیں ۞ پھر شاید تو ان کے پیچھے افسوس سے اپنی جان ہلاک کر دیگا اگر یہ لوگ اس بات پر

الْحَدِيْثِ اَسَفًا (۶) اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ

ایمان نہ لائے ۞ جو کچھ زمین پر ہے بیشک ہم نے اسے زمین کی زینت بنا دیا ہے تا کہ ہم انہیں آزمائیں کہ ان میں کون اچھے کام

عَمَلًا (۷) وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا (۸) اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ

کرتا ہے ۞ اور جو کچھ اس پر ہے بیشک ہم سب کو چٹیل میدان کر دیں گے ۞ کیا تم خیال کرتے ہو کہ غار

وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا (۹) اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا

اور کتبہ والے ہماری نشانیوں والے عجیب چیز تھے ۞ جب کہ چند جوان اس غار میں آ بیٹھے پھر کہا اے ہمارے رب ہم پر

مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا (۱۰) فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ

اپنی طرف سے رحمت نازل فرما اور ہمارے اس کام کے لیے کامیابی کا سامان کر دے ۞ پھر ہم نے کئی سال تک غار میں ان کے

سِنِيْنَ عَدَدًا ﴿١١﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ﴿١٢﴾ ع

کان بند کردیے ○ پھر ہم نے انہیں اٹھایا تا کہ معلوم کریں کہ دونوں جماعتوں میں سے کس نے یاد رکھی ہے جتنی مدت وہ رہے ○

افاداتِ محمود:

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ الخ

یہود نے مشرکین کو اُکسایا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سوالات کریں کہ روح کیا ہے۔ اصحاب کہف کا کیا قصہ ہے اور ذوالقرنین کی سرگزشت کیا ہے؟ یہود اور مشرکین دونوں طبقے اصحاب کہف کے قصے کو نہایت ہی عجیب خیال کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم اس واقعہ کو عجیب سمجھتے ہو؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی بڑی بڑی نشانیاں موجود ہیں۔ جیسے آسمان، زمین، چاند، سورج، ستارے وغیرہ۔ اصحاب کہف کا واقعہ بھی عجیب ہے، لیکن اتنا بھی عجیب نہیں جتنا تم سمجھ رہے ہو۔ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ایک تفسیر کے مطابق کہف اور رقیم غار کو کہا جاتا ہے اور ''کہف'' الغار فی الجبل یعنی پہاڑ میں جو غار ہوا سے کہف کہا جاتا ہے اور اسی کو رقیم بھی کہا جاتا ہے۔ دوسری تفسیر کے مطابق ''رقیم'' بمعنی مرقوم ہے یعنی لکھی ہوئی چیز مراد ہے۔ چونکہ اصحاب کہف کے نام پتھر یا سیسہ کی تختی پر لکھے ہوئے تھے۔ اس لیے ان کو اصحاب الرقیم کہا جاتا ہے۔

اصحاب کہف کا قصہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ سے قبل دقیانوس نامی ایک ظالم و جابر بادشاہ تھا جو لوگوں کو کفر و شرک پر مجبور کرتا تھا۔ چند نوجوانوں کے دل میں اللہ تعالیٰ نے ایمان و توحید کی محبت ڈال دی۔ انہوں نے بادشاہ کے دربار میں پیش ہو کر شرک سے انکار کر دیا۔ بادشاہ کو ان کی جوانیوں پر ترس آیا۔ اس لیے ان کو فی الفور قتل نہ کروایا۔ ان کو کچھ مہلت دے دی تا کہ وہ اپنے ایمان کو ترک کر دیں۔ انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس وقت شہر میں رہ کر ایمان کو بچانا مشکل ہے، لہٰذا قریب کسی پہاڑ میں جا کر غار میں چھپ جائیں اور دوبارہ شہر میں آنے کے لیے کسی مناسب وقت کا انتظار کریں۔ راستے میں جاتے ہوئے ایک چرواہا بھی اپنے ایمان کو بچانے کی غرض سے ان کے ساتھ ہو لیا اور اس کا کتا بھی ساتھ چل پڑا۔ یہ تمام حضرات جا کر ایک غار میں چھپ گئے اور کتا بھی اپنے اگلے دونوں پاؤں پر سر رکھ کر بیٹھ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے دفعۃً سب پر نیند طاری فرما دی۔ یہ سب سو گئے، لیکن ان کی آنکھیں کھلی رہ گئیں۔ دیکھنے میں ایسا لگتا تھا گویا کہ یہ جاگ رہے ہیں۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد بادشاہ نے ان سب کے نام کسی پتھر یا سیسہ کی تختی پر کندہ کروا کر وہ تختی سرکاری خزانہ میں ڈال دی تا کہ آئندہ ان لوگوں کا کوئی پتا چلے تو ریکارڈ موجود رہے۔ یہ حضرات ۳۰۹ تین صد نو سال تک سوتے رہے۔ کروٹیں بھی بدلتے رہے یہ لوگ جس غار

میں تھے اس کا منہ شمال کو تھا۔ضرورت کے لیے دھوپ بھی لگتی رہی، لیکن یہ دھوپ تکلیف دیے بغیر آتی اور پھر ہٹ جاتی تھی۔۳۰۹ سال کا طویل عرصہ گزرنے کے بعد اس ملک پر ایک عادل اور خدا ترس بادشاہ حاکم مقرر ہوا، جو لوگوں کو قیامت کے دن کی ہولنا کیوں سے ڈراتا رہتا تھا، لیکن بہت سے لوگ قیامت اور حشر نشر کے منکر تھے۔ بادشاہ کی بڑی خواہش تھی کہ کوئی ایسی نظیر سامنے آجائے جو آخرت اور دوبارہ جی اٹھنے پر حجت قاطعہ ہو۔ چنانچہ ۳۰۹ سال کے بعد جب یہ لوگ جاگے تو ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ ہم کتنی مدت تک سوتے رہے ہیں؟ بعض نے کہا کہ ایک دن یا دن کا کچھ حصہ۔ دوسرے کہنے لگے کہ حقیقت حال اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ ہمیں اس فضول بحث و تمحیص میں نہ پڑنا چاہیے، پھر یہ فیصلہ ہوا کہ ایک ساتھی کو روپے دے کر شہر بھیج دیا جائے تا کہ وہ ان کیلیے پاکیزہ کھانا لے آئے۔ چنانچہ ایک ساتھی ۳۰۰ سال پرانا سکہ لے کر شہر گیا۔ جب کھانا خریدنے لگا تو پرانا سکہ دیکھ کر لوگوں نے سمجھا کہ شاید اسے کوئی پرانا مدفون خزانہ ہاتھ لگا ہے۔لوگوں کی ان کے ساتھ یہ بحث ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ بات بادشاہ تک پہنچ گئی۔ ریکارڈ میں سے وہ تختی نکالی گئی جس پر ان سب کے نام اور کیفیت درج تھی۔ چنانچہ بادشاہ بڑا خوش ہوا اور ان لوگوں کو سرکاری اعزاز سے شہر لایا گیا اور اس عجیب واقعہ کو دیکھ کر وہ سب لوگ مسلمان ہو گئے۔ جو بعث بعد الموت کے منکر تھے۔ یہ لوگ چند دن شہر میں رہ کر دوبارہ اسی غار میں چلے گئے اور وہاں لیٹ گئے۔ وہاں ایک مسجد بھی بنائی گئی۔

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ﴿۱۳﴾

ہم تمہیں ان کا صحیح حال سناتے ہیں بیشک وہ کئی جوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے انہیں اور زیادہ ہدایت دی ○

وَّرَبَطْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ

اور ہم نے ان کے دل مضبوط کردیے جب وہ یہ کہہ کر اٹھ کھڑے ہوئے کہ ہمارا رب آسمانوں اور زمین کا رب ہے ہم اس کے

نَّدْعُوَا۟ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰـهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾ هٰٓؤُلَاۗءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ

سوا کسی معبود کو ہرگز نہ پکاریں گے ورنہ ہم نے بڑی ہی بیجا بات کہی ○ یہ ہماری قوم ہے انہوں نے اللہ کے سوا

دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ ۭ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَي

اور معبود بنا لیے ہیں ان پر کوئی کھلی دلیل کیوں نہیں لاتے پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جس نے اللہ پر

اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۱۵﴾ وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ

جھوٹ باندھا ○ اور جب تم ان سے الگ ہوگئے ہو اور اللہ کے سوا جنہیں وہ معبود بناتے ہیں تب غار میں چل کر پناہ لو تم پر

رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ

تمہارا رب اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے لیے تمہارے اس کام میں آرام کا سامان کردیگا ○ اور تو سورج کو دیکھے گا جب وہ نکلتا ہے

تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ

تو ان کی غار کے دائیں طرف سے ہٹا ہوا رہتا ہے اور جب ڈوبتا ہے تو ان کی بائیں طرف سے کتراتا ہوا گزر جاتا ہے اور وہ اس کے

فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ

میدان میں ہیں یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت پانیوالا ہے اور جسے وہ گمراہ کردے

فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾ ع

پھر اس کیلئے تمہیں کوئی بھی کارساز راہ پر لانیوالا نہیں ملیگا ○

افاداتِ محمود:

وَتَرَى الشَّمْسَ الخ

چونکہ غار کا منہ شمال کی طرف تھا، اس وجہ سے بقدر ضرورت دھوپ لگ جاتی تھی، لیکن یہ اذیت رساں نہ ہوتی تھی۔ اگر غار کا منہ شرقاً یا غرباً ہوتا تو دھوپ زیادہ پڑتی۔ رہا یہ سوال کہ اگر غار کا منہ ہی شمالاً تھا تو ان پر احسان کیا رہا؟ جواب یہ ہے کہ پہاڑوں میں ایسے غار کا میسر آنا ہی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ یہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے۔ وَكَلْبُهُمْ حافظ ابن کثیرؒ نے اصحاب کہف کے کتے کا نام قطمیر نقل کیا ہے۔

وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ

اور تو انہیں جاگتا ہوا خیال کرے گا حالانکہ وہ سو رہے ہیں اور ہم انہیں

الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ

دائیں بائیں پلٹتے رہتے ہیں اور ان کا کتا چوکھٹ کی جگہ اپنے دونوں بازو پھیلائے بیٹھا ہے اگر تم انہیں جھانک کر دیکھو تو

لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿۱۸﴾ وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا

الٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہو اور البتہ تم پر ان کی دہشت چھا جائے ۝ اور اسی طرح ہم نے انہیں جگا دیا تاکہ ایک

بَيْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ

دوسرے سے پوچھیں ان میں سے ایک نے کہا تم کتنی دیر ٹھہرے ہو انہوں نے کہا ہم ایک دن یا دن سے کم ٹھہرے ہیں کہا تمہارا رب

اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَا اَزْكٰى

خوب جانتا ہے جتنی دیر تم ٹھہرے ہو اب اپنے میں سے ایک کو یہ اپنا روپیہ دے کر اس شہر میں بھیجو پھر دیکھے کون سا کھانا ستھرا ہے

طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿۱۹﴾ اِنَّهُمْ اِنْ

پھر تمہارے پاس اس میں سے کھانا لائے اور نرمی سے جائے اور تمہارے متعلق کسی کو نہ بتائے ۝ بیشک اگر

يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْا اِذًا اَبَدًا ﴿۲۰﴾

وہ لوگ تمہاری اطلاع پائیں گے تو تمہیں سنگسار کر دیں گے یا اپنے دین میں لوٹا لیں گے پھر تم کبھی فلاح نہیں پا سکو گے ۝

وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ

اور اسی طرح ہم نے ان کی خبر ظاہر کر دی تاکہ لوگ سمجھ لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کوئی شک

فِيْهَا ۚ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ؕ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ

نہیں جبکہ لوگ ان کے معاملہ میں جھگڑ رہے تھے پھر کہا ان پر ایک عمارت بنا دو ان کا رب ان کا حال خوب جانتا ہے

قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾ سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ

ان لوگوں نے کہا جو اپنے معاملہ میں غالب آ گئے تھے کہ ہم ان پر ضرور ایک مسجد بنائیں گے ۝ بعض کہیں گے تین ہیں چوتھا ان کا

كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ

کتا ہے اور بعض اٹکل پچو سے کہیں گے پانچ ہیں چھٹا ان کا کتا ہے اور بعض کہیں گے

نصف القرآن بعدد الحروف بلغ التاء بعد الباء من النصف الاول والدال الثانیۃ من النصف الآخر ۱۲

سَبۡعَةٌ وَّثَامِنُهُمۡ كَلۡبُهُمۡ ؕ قُلۡ رَّبِّىۡۤ اَعۡلَمُ بِعِدَّتِهِمۡ مَّا يَعۡلَمُهُمۡ اِلَّا قَلِيۡلٌ ۙ فَلَا تُمَارِ
سات ہیں آٹھواں ان کا کتا ہے کہہ دو ان کی گنتی میرا رب ہی خوب جانتا ہے ان کا اصلی حال تو بہت کم لوگ جانتے ہیں سو تو
فِيۡهِمۡ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۖ وَّلَا تَسۡتَفۡتِ فِيۡهِمۡ مِّنۡهُمۡ اَحَدًا ﴿۲۲﴾
ان کے بارے میں سرسری گفتگو کے سوا جھگڑا نہ کر اور ان میں سے کسی سے بھی انکا حال دریافت نہ کر ○

افاداتِ محمود:

سَيَقُوۡلُوۡنَ ثَلٰثَةٌ الخ

اصحاب کہف کی صحیح تعداد قرآن کریم میں مذکور نہیں ہے۔ تاہم مفسرین کے ہاں سات کا قول زیادہ راجح ہے۔ ایک تو اس وجہ سے کہ تین اور چار والا قول نقل کر کے آگے اللہ تعالیٰ نے رَجۡمًۢا بِالۡغَيۡبِ فرمایا ہے۔ جو کہ یقیناً ان دونوں قولوں کے ضعیف ہونے کی دلیل ہے اور سات والا قول نقل کر کے اس پر سکوت فرمایا گیا ہے۔ دوسرا اس وجہ سے کہ قال قائل سے ایک مراد ہے کیونکہ صیغہ مفرد مذکر ہے اور پہلا ''قالوا'' چونکہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے اور اقل جمع تین ہیں تو اس سے کم از کم تین مراد ہوں گے اور دوسرے ''قالوا'' سے تین دوسرے لوگ مراد ہوں گے یوں اصحاب کہف کی تعداد سات قرار پائی۔ یہ ایک عمدہ استدلال ہے۔

اصحاب کہف کے اسماء مبارکہ:

۱۔ یملیخا (یہ کھانا خریدنے کے لیے گیا تھا) ۲۔ مکسلمینا ۳۔ کشفوطط

۴۔ طبیونس ۵۔ کشافطیونس ۶۔ اذرفطیونس ۷۔ یوانس بوس

بعض لوگ ان اسماء کو تعویذات میں لکھتے ہیں۔ مختلف مقاصد کے لیے یہ تعویذ مجرب بھی ہے۔

اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم

۱۔ بعض مفسرین کے ہاں اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم دونوں کا مصداق اصحاب الکہف ہی ہیں۔

۲۔ بعض مفسرین کے ہاں اصحاب الکہف تو یہی ہیں جو سورۂ کہف میں مذکور ہیں اور اصحاب الرقیم سے مراد وہ لوگ ہیں جو غار میں پھنس گئے تھے اور ان کی تعداد تین تھی۔ ان کا واقعہ قرآن کریم نے اصحاب کہف کی طرح مفصل تو بیان نہیں فرمایا، لیکن عجیب وغریب ہونے کی وجہ سے اس کی طرف اشارہ فرما دیا۔

دوسرے قول کے مطابق اصحاب الرقیم کا قصہ کچھ یوں ہے کہ تین آدمی سفر پر جا رہے تھے۔ بارش شروع ہو گئی۔ ان تینوں نے ایک غار میں جا کر بارش سے بچنے کے لیے پناہ لے لی۔ اتفاق سے ایک بڑی چٹان غار کے دہانے پر آ گری جس نے غار کا منہ مکمل طور پر بند کر دیا۔ انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ ہم نے زندگی میں جو اچھے اعمال

کیے ہیں، ان اعمال کا وسیلہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں تاکہ یہ بلاٹل جائے۔

۱- ان میں سے ایک کا طریقہ کار یہ تھا کہ رات کو جانور سے دودھ دوہ کر پہلے اپنے والدین کو پلاتا اور بعد میں اپنے بچوں کو پلاتا۔ ایک رات اس شخص کو دیر ہوگئی اور والدین سو گئے۔ اس نے جب دودھ دوہا تو دودھ کا پیالہ لے کر والدین کے سرہانے آ کھڑا ہوا۔ بچوں کو بھی نہیں پلایا اور والدین کو جگایا بھی نہیں کہ ان کو جگانا ان کے لیے باعث مشقت سمجھا۔ خیال یہ تھا کہ اگر وہ خود جاگ گئے تو دودھ پلا دوں گا۔ وہ ساری رات ان کے سرہانے کھڑا رہا۔ بچے بھی بھوکے رہے اور والدین بھی نہ جاگے۔ اس شخص نے کہا کہ اے اللہ اگر میں نے یہ نیک عمل خالصتاً تیری رضا کے حصول کے لیے کیا ہے تو اس چٹان کو دور فرما دے۔ چٹان ایک تہائی ہٹ گئی۔

۲- دوسرے شخص کے پاس ایک بار اس کی چچازاد بہن کسی کام سے آئی تھی۔ اس نے اُس لڑکی کو گناہ پر مجبور کیا۔ جب اس کے دونوں رانوں کے درمیان بیٹھ گیا اور وہ گناہ کرنے کے لیے پورا تیار تھا تو اس عورت نے اس سے کہا کہ خدا سے ڈر اور ناحق یہ حرکت نہ کر۔ یہ الفاظ کہنے تھے کہ اس کی دنیا ہی بدل گئی اور یہ شخص روتا ہوا استغفار کرتا ہوا الگ ہوگیا۔ اس نے کہا کہ یا باری تعالیٰ اگر میں نے گناہ سے باز رہنے کا یہ عمل تری رضا کے لیے کیا ہے تو اس چٹان کو دور فرما دے تو وہ چٹان دو تہائی کھل گئی۔

۳- تیسرے شخص کے پاس ایک مزدور کام کرتا تھا۔ وہ اپنا حق وصول کیے بغیر چلا گیا۔ اب یہ اس مزدور کے مال سے تجارت کرتا رہا یہاں تک کہ وہ مال بہت زیادہ بڑھ گیا۔ جب کچھ عرصہ کے بعد وہ شخص آیا اور اس مالک سے اپنے حق کا مطالبہ کیا تو اس نے ایک پورا گاؤں اس کے حوالہ کر دیا جو کہ اس کے مال سے تجارت کے نتیجہ میں حاصل ہوا تھا۔

اس شخص نے کہا کہ یا باری تعالیٰ اگر میں نے یہ عمل خالصتاً تیری رضا کے لیے کیا ہے تو اس چٹان کو دور فرما۔ چنانچہ چٹان مکمل طور پر ہٹ گئی۔ بعض مفسرین کے ہاں اصحاب الرقیم سے مذکورہ بالا تینوں افراد مراد ہیں۔ (بخاری)

امام بخاریؒ نے ایک باب تو اصحاب کہف کے اسماء کا باندھا ہے اور اس کے بعد ''باب حدیث الغار'' کے عنوان سے ایک اور باب باندھا ہے جس سے بظاہر یہ مترشح ہوتا ہے کہ ان دونوں میں تعلق ہے، لیکن دونوں کا مصداق الگ الگ ہیں۔

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ

اور کسی چیز کے متعلق

اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۫ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ

یہ ہرگز نہ کہو کہ میں کل اسے کر ہی دوں گا ○ مگر یہ کہ اللہ چاہے اور اپنے رب کو یاد کرلے جب بھول جائے اور کہہ دو

عَسٰۤى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾ وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ

امید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے بھی بہتر راستہ دکھائے ○ اور وہ اپنے غار میں

ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَيْبُ

تین سو سے زائد نو برس رہے ہیں ○ کہہ دو اللہ بہتر جانتا ہے کہ کتنی مدت رہے تمام آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ ۫ وَّلَا

اور زمین کا علم غیب اسی کو ہے کیا عجیب دیکھتا اور سنتا ہے ان کا اللہ کے سوا کوئی بھی مددگار نہیں اور نہ ہی

يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖۤ اَحَدًا ﴿٢٦﴾ وَاتْلُ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا

وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک کرتا ہے ○ اور اپنے رب کی کتاب سے جو تیری طرف وحی کی گئی ہے پڑھا کرو اس کی

مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿٢٧﴾ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ

باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں ہے اور تو اس کے سوا کوئی پناہ کی جگہ نہیں پائیگا ○ تو ان لوگوں کی صحبت میں رہ جو

يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ

صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اسی کی رضامندی چاہتے ہیں اور تو اپنی آنکھوں کو ان سے نہ ہٹا کہ

تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ

تو دنیا کی زندگی کی زینت تلاش کرنے لگ جائے اور اس شخص کا کہنا نہ مان جسکے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور اپنی خواہش کے

هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿٢٨﴾ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۫ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ

تابع ہو گیا ہے اور اسکا معاملہ حد سے گزرا ہوا ہے ○ اور کہہ دو سچی بات تمہارے رب کی طرف سے ہے پھر جو چاہے مان لے اور

شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۚ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا

جو چاہے انکار کر دے بے شک ہم نے ظالموں کے لیے آگ تیار کر رکھی ہے انہیں اس کی قناتیں گھیر لیں گی اور اگر فریاد کریں گے

يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۭ بِئْسَ الشَّرَابُ ۭ وَسَاۗءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ

تو ایسے پانی سے فریاد رسی کیے جائیں گے جو تانبے کی طرح پگھلا ہوا ہوگا موہنوں کو جھلس دیگا کیا ہی برا پانی ہوگا اور کیا ہی بری آرامگاہ ہوگی ○

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾ ۚ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیئے ہم بھی اس کا اجر ضائع نہیں کریں گے جس نے اچھے کام کیئے ○ وہی لوگ ہیں

جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ

جن کے لیے ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی انہیں وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے

وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَي الْاَرَاۗىِٕكِ ۭ

اور باریک اور موٹے ریشم کا سبز لباس پہنیں گے وہاں تختوں پر تکیے لگانے والے ہوں گے

ع نِعْمَ الثَّوَابُ ۭ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾ ۧ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا

کیا ہی اچھا بدلہ ہے اور کیا ہی اچھی آرامگاہ ہے ○ اور انہیں دو شخصوں کی مثال سنا دو ان دونوں میں سے

لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿۳۲﴾ ۭ

ایک کے لیے ہم نے انگور کے دو باغ تیار کیے اور انکے گرداگرد کھجوریں لگائیں اور ان دونوں کے درمیان کھیتی بھی لگا رکھی تھی ○

كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـــًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿۳۳﴾ ۙ

دونوں باغ اپنا پھل لاتے ہیں اور پھل لانے میں کچھ کمی نہیں کرتے اور ان دونوں کے درمیان ہم نے ایک نہر بھی جاری کر دی ہے ○

وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾

اور اسے پھل مل گیا پھر اس نے اپنے ساتھی سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ میں تجھ سے مال میں بھی زیادہ ہوں اور جماعت کے لحاظ سے بھی زیادہ معزز ہوں ○

وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ﴿۳۵﴾ ۙ

اور اپنے باغ میں داخل ہوا ایسے حال میں کہ وہ اپنی جان پر ظلم کرنیوالا تھا کہا میں نہیں خیال کرتا کہ یہ باغ کبھی برباد ہوگا ○

وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَاۗىِٕمَةً ۙ وَّلَىِٕنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾

اور میں قیامت کو ہونے والی خیال نہیں کرتا اور البتہ اگر میں اپنے رب کے ہاں لوٹایا بھی گیا تو اس سے بہتر جگہ پاؤں گا ○

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ

اسے اس کے ساتھی نے گفتگو کے دوران میں کہا کیا تو اس کا منکر ہو گیا ہے جس نے تجھے مٹی سے پھر

نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ۝٣٧ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّيْۤ اَحَدًا ۝٣٨

نطفہ سے بنایا پھر تجھے پورا آدمی بنادیا ۝ لیکن میرا تو اللہ ہی رب ہے اور میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کروں گا ۝

وَلَوْلَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ

اور جب تو اپنے باغ میں آیا تھا تو تو نے کیوں نہ کہا جو اللہ چاہے تو ہوتا ہے اور اللہ کی مدد کے سوا کوئی طاقت نہیں اگر تو

اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۝٣٩ فَعَسٰى رَبِّيْۤ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ

مجھے دیکھتا ہے کہ میں تجھ سے مال اور اولاد میں کم ہوں ۝ پھر امید ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے بہتر دے

وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ۝٤٠ اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا

اور اس پر لوکا ایک جھونکا آسمان سے بھیج دے پھر وہ چٹیل میدان ہو جائے ۝ یا اس کا پانی خشک

غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ۝٤١ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى

ہو جائے پھر تو اسے ہرگز تلاش کر کے نہ لا سکے گا ۝ اور اس کا پھل سمیٹ لیا گیا پھر وہ اپنے ہاتھ ہی ملتا رہ گیا

مَاۤ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ

اس پر جو اس نے اس باغ میں خرچ کیا تھا اور وہ اپنی چھتریوں پر گرا پڑا تھا اور کہا کاش میں اپنے رب کے ساتھ

بِرَبِّيْۤ اَحَدًا ۝٤٢ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ

کسی کو شریک نہ کرتا ۝ اور اس کی کوئی جماعت نہ تھی جو اللہ کے سوا اس کی مدد کرتے اور نہ وہ خود ہی

مُنْتَصِرًا ۝٤٣ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ۭ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ۝٤٤ وَاضْرِبْ ع

بدلہ لے سکا ۝ یہاں سب اختیار اللہ سچے ہی کا ہے اسی کا انعام بہتر ہے اور اسی کا دیا ہوا بدلہ اچھا ہے ۝ اور ان سے

لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ

دنیا کی زندگی کی مثال بیان کرو مثل ایک پانی کے ہے جسے ہم نے آسمان سے برسایا پھر زمین کی روئیدگی پانی کے ساتھ مل گئی

فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝٤٥ اَلْمَالُ

پھر وہ ریزہ ریزہ ہوگئی کہ اسے ہوائیں اڑاتی پھرتی ہیں اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے ۝ مال

وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا

اور اولاد تو دنیا کی زندگی کی رونق ہیں اور تیرے رب کے ہاں باقی رہنے والی نیکیاں ثواب اور آخرت کی

وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿٤٦﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ

امید کے لحاظ سے بہتر ہیں ○ اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور تو زمین کو صاف میدان دیکھے گا اور سب کو جمع کرینگے

فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿٤٧﴾ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ۭ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا

اور ان میں سے کسی کو بھی نہ چھوڑینگے ○ اور سب تیرے رب کے سامنے صف باندھ کر پیش کئے جائیں گے البتہ تحقیق تم

خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۢ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿٤٨﴾ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ

ہمارے پاس آئے ہو جیسا ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا بلکہ تم نے خیال کیا تھا کہ ہم تمہارے لئے کوئی وعدہ مقرر نہ کریں گے ○ اور اعمالنامہ

فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ

رکھ دیا جائے گا پھر تو مجرموں کو دیکھے گا اس چیز سے ڈرنے والے ہوں گے جو اس میں ہے اور کہیں گے افسوس ہم پر یہ کیسا اعمالنامہ ہے کہ

لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ

اس نے کوئی چھوٹی یا بڑی بات نہیں چھوڑی مگر سب کو محفوظ کیا ہوا ہے اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب کو موجود پائیں گے

وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿٤٩﴾ ع وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ

اور تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا ○ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے سب نے

اِبْلِيْسَ ۭ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ۭ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ

سجدہ کیا وہ جنوں میں سے تھا سواپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی پھر کیا تم مجھے چھوڑ کر اسے اور اس کی

اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿٥٠﴾ مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ

اولاد کو کارساز بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں بے انصافوں کو برا بدل ملا ○ نہ تو آسمان اور زمین کے

خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۠ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ

بناتے وقت اور نہ انہیں بناتے وقت میں نے انہیں بلایا اور میں گمراہ کرنے والوں کو اپنا مددگار بنانے والا

عَضُدًا ﴿٥١﴾ وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ

نہ تھا ○ اور جس دن فرمائے گا میرے شریکوں کو پکارو جنہیں تم مانتے تھے پھر وہ انہیں پکارینگے سو وہ

يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿٥٢﴾ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ

انہیں جواب نہیں دینگے اور ہم نے انکے درمیان ہلاکت کی جگہ بنا دی ہے ○ اور گنہ گار آگ کو دیکھیں گے اور سمجھیں گے کہ

مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿٥٣﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ

وہ اس میں گرنے والے ہیں اور اس سے بچنے کی کوئی راہ نہ پائیں گے ○ اور البتہ تحقیق ہم نے اس قرآن میں

لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿٥٤﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ

لوگوں کے لیے ہر ایک مثال کو کئی طرح سے بیان کیا ہے اور انسان بڑا ہی جھگڑالو ہے ○ اور جب ان کے پاس

اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَاۗءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ

ہدایت آئی تو انہیں ایمان لانے اور اپنے رب سے معافی مانگنے سے کوئی چیز مانع نہیں ہوئی سوائے اس کے کہ

الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿٥٥﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ

انہیں پہلی امتوں کا سا معاملہ پیش آئے یا عذاب انکے سامنے آجائے ○ اور ہم رسولوں کو صرف خوشخبری دینے

وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا

اور ڈرانے والا بنا کر بھیجتے ہیں اور کافر ناحق جھگڑا کرتے ہیں تا کہ اس سے سچی بات کو ٹلا دیں اور انہوں نے میری آیتوں کو

اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿٥٦﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ

اور جس سے انہیں ڈرایا گیا ہے مذاق بنا لیا ہے ○ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جسے اس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی جائے پھر ان سے

عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ

منہ پھیر لے اور جو کچھ ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے بھول جائے بیشک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں کہ اسے نہ سمجھیں

وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿٥٧﴾

اور انکے کانوں میں گرانی ہے اور اگر تو انہیں ہدایت کی طرف بلائے تو بھی وہ ہرگز کبھی راہ پر نہ آئیں گے ○

وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ

اور تیرا رب بڑا بخشنے والا رحمت والا ہے اگر ان کے کیے پر انہیں پکڑنا چاہتا تو فوراً ہی عذاب بھیج دیتا

بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا ﴿٥٨﴾ وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ

بلکہ ان کے لیے ایک میعاد مقرر ہے اس کے سوا کوئی پناہ کی جگہ نہیں پائیں گے ○ اور یہ بستیاں ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کیا ہے

لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿٥٩﴾

جب انہوں نے ظلم کیا تھا اور ہم نے ان کی ہلاکت کا بھی ایک وقت مقرر کیا تھا ○

افاداتِ محمود:

وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ الخ

شمسی سال کے حساب سے پورے ۳۰۰ سال بنتے ہیں جبکہ قمری سال کے اعتبار سے (۳۰۹) تین سونو سال بنتے ہیں۔ شمسی اور قمری سال میں ۱۱ دن کا فرق ہوتا ہے۔ قمری سال میں ۳۵۴ اور شمسی سال میں ۳۶۵ دن ہوتے ہیں۔ سو سال میں شمسی سال کے گیارہ سو دن بڑھ گئے اور تین سو سال میں ۳۳۰۰ دنوں کا اضافہ ہو گیا۔ یہ ۹ سال اور کچھ مہینے بنتے ہیں۔

مُهْل کے معنی تل چھٹ کے ہیں۔ مراد جہنمیوں کی پیپ وغیرہ ہے۔ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ موٹا اور باریک ریشم۔ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا۝ میرے پاس مال بھی زیادہ ہے اور ہماری نفری بھی زیادہ ہے۔

دوسرے جز کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ میں بہت ہی معزز فرد ہوں۔ لٰكِنَّا یہ جمع متکلم کا صیغہ نہیں ہے بلکہ اصل میں ہے لکن انا۔ یہ حرف استدراک کے ساتھ واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ اس وجہ سے اس کو الف کے ساتھ نہیں پڑھا جاتا۔

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا

اور جب موسیٰ نے اپنے جوان سے کہا کہ

أَبْرَحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا

میں نہ ہٹوں گا یہاں تک کہ دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ پر پہنچ جاؤں یا سالہا سال چلتا جاؤں ○ پھر جب وہ دو دریاؤں کے جمع

نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿٦١﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ

ہونے کی جگہ پر پہنچے دونوں اپنی مچھلی کو بھول گئے پھر مچھلی نے دریا میں سرنگ کی طرح راستہ بنالیا ○ پھر جب وہ دونوں آگے بڑھ گئے

آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا ﴿٦٢﴾ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا

تو اپنے جوان سے کہا کہ ہمارا ناشتہ لے آ البتہ تحقیق ہم نے اس سفر میں تکلیف اٹھائی ہے ○ کہا کیا تو نے دیکھا جب

إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ

ہم اس پتھر کے پاس ٹھہرے تھے تو میں مچھلی کو وہیں بھول آیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلایا ہے کہ اس کا ذکر کروں

وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا ﴿٦٣﴾ قَالَ ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَىٰ آثَارِهِمَا

اور اس نے اپنی راہ سمندر میں عجیب طرح سے بنالی ○ کہا یہی ہے جو ہم چاہتے تھے پھر اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہی

قَصَصًا ﴿٦٤﴾ فَوَجَدَا عَبْدًا مِنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنَاهُ

الٹے پھرے ○ پھر ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ کو پایا جسے ہم نے اپنے ہاں سے رحمت دی تھی اور اسے ہم نے

مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا ﴿٦٥﴾ قَالَ لَهُ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا

اپنے پاس سے ایک علم سکھایا تھا ○ اسے موسیٰ نے کہا کیا میں تیرے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ تو مجھے سکھائے اسمیں سے جو تجھے

عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿٦٦﴾ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٦٧﴾ وَكَيْفَ تَصْبِرُ

ہدایت کا طریقہ سکھایا گیا ہے ○ کہا بیشک تو میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکے گا ○ اور تو کیسے صبر کریگا

عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا ﴿٦٨﴾ قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي

اس بات پر جو تیری سمجھ نہیں آئے گی ○ کہا انشاء اللہ تو مجھے صابر ہی پائے گا اور میں کسی بات میں بھی تیری مخالفت

لَكَ أَمْرًا ﴿٦٩﴾ قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ

نہیں کرونگا ○ کہا پس اگر تو میرے ساتھ رہے تو مجھ سے کسی بات کا سوال نہ کر یہاں تک کہ میں تیرے سامنے اس کا ذکر کروں

مِنْهُ ذِكْرًا ﴿٧٠﴾ فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِى السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ
پس دونوں چلے ○ یہاں تک کہ جب کشتی میں سوار ہوئے تو اسے پھاڑ دیا کہا کیا تو نے اسے اس لئے پھاڑا ہے کہ
اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا ﴿٧١﴾ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا ﴿٧٢﴾
کشتی کے لوگوں کو غرق کر دے البتہ تو نے خطرناک بات کی ہے ○ کہا کیا میں نے تجھے نہیں کہا تھا کہ تو میرے ساتھ صبر نہیں کر سکے گا ○
قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِىْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِىْ مِنْ اَمْرِىْ عُسْرًا ﴿٧٣﴾ فَانْطَلَقَا
کہا میرے بھول جانے پر گرفت نہ کر اور میرے معاملہ میں سختی نہ کر ○ پھر دونوں چلے
حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا
یہاں تک کہ انہیں ایک لڑکا ملا تو اسے مار ڈالا کہا تو نے ایک بے گناہ کو ناحق مار ڈالا البتہ تو نے بری
نُّكْرًا ﴿٧٤﴾
بات کی ○

افاداتِ محمود:

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ الخ

حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک دن بڑے مؤثر و بلیغ انداز میں بنی اسرائیل کو اسرار شریعت سمجھا رہے تھے کہ کسی نے آپ سے پوچھا کہ کوئی آپ سے بڑا عالم بھی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ یہ جواب فی الحقیقت درست تھا کیونکہ اتنے بڑے الوالعزم نبی و رسول سے بڑا عالم کون ہو سکتا ہے، مگر مقربین بارگاہ خداوندی کے شایانِ شان یہی ہے کہ دربار خداوندی کے آداب کا دوسروں کی بنسبت زیادہ خیال رکھیں اور یہ کہنا زیادہ مناسب تھا کہ واللہ اعلم۔ اب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ مجمع البحرین پر جاؤ، وہاں میرا ایک بندہ موجود ہے۔ اس کے پاس آپ سے زیادہ علم ہے۔ مراد حضرت خضر علیہ السلام تھے۔

کیا حضرت خضر نبی تھے؟

حضرت خضرؑ کے متعلق ہمیشہ یہ بحث رہی ہے کہ وہ نبی تھے یا نہیں؟ اسی طرح لقمان حکیم کے متعلق بھی حضرت عکرمہؒ سے منقول ہے کہ وہ نبی تھے، جبکہ اکثر مفسرین نے لکھا ہے کہ وہ نبی نہیں تھے۔ حضرت خضرؑ کے متعلق فیصلہ کن بات یہ ہے کہ یہ تکوینیات کے پیغمبر تھے۔ تشریعی نبی نہیں تھے اور امور تکوینیہ قانون نہیں بنتے، نہ ان کی تبلیغ کی جاتی ہے۔ حضرت موسیٰ امور تشریعیہ کے نبی تھے اور امور تشریعیہ قانون بھی ہوتے ہیں اور ان کی تبلیغ بھی کی جاتی ہے۔ حضرت موسیٰؑ کو ان تکوینیات کی تعلیم کی ضرورت نہ تھی۔ صرف اللہ تعالیٰ انہیں یہ بتلانا چاہتے تھے کہ دنیا

میں ایسے بندے بھی موجود ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت خضر اب بھی حیات ہیں اور بہت سے لوگوں سے ان کی ملاقات ہوئی ہے، لیکن یہ بات اس مشہور حدیث کے خلاف ہے جس میں ارشاد مبارک ہے کہ اب جو لوگ موجود ہیں سو سال کے بعد ان میں کوئی بھی نہ ہوگا۔ بعض لوگوں نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ حدیث میں ''علی وجه الارض'' کا لفظ موجود ہے۔ جبکہ حضرت خضر سمندر میں تھے، لہٰذا وہ مستثنیٰ ہیں، لیکن ہمیں اس قصہ کی باتوں کی کھوج میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ یہ کوئی عقیدے کا مسئلہ نہیں ہے۔

مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ الخ اس سے یا تو بحر فارس اور بحر روم مراد ہیں۔ بعض کے نزدیک دجلہ و فرات مراد ہیں اور بعض کے نزدیک اس سے افریقہ کا کوئی مقام ہے۔ جہاں دو دریا ملتے ہیں۔ اگرچہ حقیقت میں دو دریا نہیں ملتے لیکن جہاں کم سے کم فاصلہ ہوگا وہی مراد ہو سکتے ہیں۔ واللہ اعلم۔ مجمع البحرین چونکہ بڑا وسیع علاقہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بطور نشانی کے اپنے پاس ایک بھنی ہوئی مچھلی زنبیل میں رکھو جہاں وہ پانی میں اُتر جائے، وہیں تمہاری منزل مقصود ہے۔ یعنی وہاں حضرت خضر سے ملاقات ہو جائے گی۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت یوشع بن نون کو ساتھ لے کر اور زنبیل میں مچھلی لے کر قاصد سفر ہوئے۔ چلتے چلتے مچھلی پانی میں کود پڑی لیکن حضرت یوشع بن نون حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بتلانا بھول گئے۔ انہوں نے جب آگے سفر جاری رکھا تو فرمایا کہ میں تھکاوٹ محسوس کر رہا ہوں۔ تب اُسے یاد آیا اور وہ کہنے لگا جہاں ایک پتھر کے پاس ہم آرام کر رہے تھے وہیں مچھلی پانی میں اُتر گئی تھی لیکن شیطان نے مجھ سے بھلا دیا اور میں آپ کو بتلا نہ سکا۔ خیر تلاش کرنے سے حضرت خضر مل گئے اور امور تکوینیہ میں سے تین باتیں اُن کے ذریعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے علم میں آ گئیں جن کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ جس لڑکے کو حضرت خضرؑ نے قتل کیا تھا اس کے عوض اللہ تعالیٰ نے اس کے والدین کو ایک لڑکی عطا فرمائی جس کے بطن سے نبی پیدا ہوئے۔

قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكَ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ﴿۷۵﴾ قَالَ اِنۡ سَاَلۡتُكَ عَنۡ

کہا کیا میں نے تجھے نہیں کہا تھا کہ تو میرے ساتھ صبر نہیں کر سکے گا ○ کہا اگر اس کے بعد میں آپ سے

شَىۡءٍۢ بَعۡدَهَا فَلَا تُصٰحِبۡنِىۡ‌ۚ قَدۡ بَلَغۡتَ مِنۡ لَّدُنِّىۡ عُذۡرًا ﴿۷۶﴾ فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى

کسی چیز کا سوال کروں تو مجھے ساتھ نہ رکھیں آپ میری طرف سے معذوری تک پہنچ جائیں گے ○ پھر دونوں چلے یہاں تک کہ

اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهۡلَ قَرۡيَةِ ۨاسۡتَطۡعَمَاۤ اَهۡلَهَا فَاَبَوۡا اَنۡ يُّضَيِّفُوۡهُمَا فَوَجَدَا فِيۡهَا جِدَارًا

جب ایک گاؤں والوں پر گزرے تو ان سے کھانا مانگا انہوں نے مہمان نوازی سے انکار کر دیا پھر انہوں نے وہاں ایک دیوار پائی جو

يُّرِيۡدُ اَنۡ يَّنۡقَضَّ فَاَقَامَهٗ‌ ؕ قَالَ لَوۡ شِئۡتَ لَتَّخَذۡتَ عَلَيۡهِ اَجۡرًا ﴿۷۷﴾ قَالَ هٰذَا

گرنے ہی والی تھی تب اسے سیدھا کر دیا کہا اگر آپ چاہتے تو اس کام پر کوئی اجرت ہی لے لیتے ○ کہا اب

فِرَاقُ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنِكَ‌ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاۡوِيۡلِ مَا لَمۡ تَسۡتَطِعْ عَّلَيۡهِ صَبۡرًا ﴿۷۸﴾

میرے اور تیرے درمیان جدائی ہے اب میں تجھے ان باتوں کا راز بتاتا ہوں جن پر تو صبر نہ کر سکا ○

اَمَّا السَّفِيۡنَةُ فَكَانَتۡ لِمَسٰكِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ فِى الۡبَحۡرِ فَاَرَدْتُّ اَنۡ اَعِيۡبَهَا وَكَانَ

جو کشتی تھی سو وہ محتاج لوگوں کی تھی جو دریا میں مزدوری کرتے تھے پھر میں نے اس میں عیب کر دینا چاہا اور ان کے

وَرَآءَهُمۡ مَّلِكٌ يَّاۡخُذُ كُلَّ سَفِيۡنَةٍ غَصۡبًا ﴿۷۹﴾ وَاَمَّا الۡغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤۡمِنَيۡنِ

آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر ایک کشتی کو زبردستی پکڑ رہا تھا ○ اور رہا لڑکا سو اس کے ماں باپ ایمان دار تھے سو ہم ڈرے کہ

فَخَشِيۡنَاۤ اَنۡ يُّرۡهِقَهُمَا طُغۡيَانًا وَّكُفۡرًا‌ ۚ ﴿۸۰﴾ فَاَرَدۡنَاۤ اَنۡ يُّبۡدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيۡرًا مِّنۡهُ

انہیں بھی سرکشی اور کفر میں مبتلا نہ کرے ○ پھر ہم نے چاہا کہ ان کا رب اس کے بدلہ میں انہیں ایسی اولاد دے جو پاکیزگی میں اس سے بہتر

زَكٰوةً وَّاَقۡرَبَ رُحۡمًا ﴿۸۱﴾ وَاَمَّا الۡجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيۡنِ يَتِيۡمَيۡنِ فِى الۡمَدِيۡنَةِ وَكَانَ

اور محبت میں اس سے بڑھ کر ہو ○ اور جو دیوار تھی سو وہ اس شہر کے دو یتیم بچوں کی تھی اور اس کے نیچے

تَحۡتَهٗ كَنۡزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوۡهُمَا صَالِحًا‌ ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنۡ يَّبۡلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا

ان کا خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا پس تیرے رب نے چاہا کہ وہ جوان ہو کر

وَيَسۡتَخۡرِجَا كَنۡزَهُمَا ‌ۖ رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ‌ ۚ وَمَا فَعَلۡتُهٗ عَنۡ اَمۡرِىۡ‌ ؕ ذٰلِكَ تَاۡوِيۡلُ

اپنا خزانہ تیرے رب کی مہربانی سے نکال لیں اور یہ کام میں نے اپنے ارادے سے نہیں کیا یہ حقیقت ہے اس کی

مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾
جس پر تو صبر نہیں کر سکا ○

ع

افاداتِ محمود:

وَاَمَّا الْغُلٰمُ الخ

یہاں متعدد سوالات پیدا ہوتے ہیں ایک یہ ہے کہ اگر یہ لڑکا مستقبل میں والدین کے لیے خطرہ تھا تو اللہ تعالیٰ اسے پیدا ہی نہ کرتا یا اس کو اتنا شریر و خطرناک ہی نہ بناتا۔ مزید یہ کہ دنیا میں لاکھوں کی تعداد میں کفار رہ رہے ہیں۔ اگر اس لڑکے کے والدین کافر ہو جاتے تو کیا نقصان تھا یا پھر یہ قانون ہی بنا دیا جاتا کہ جو بھی بچے والدین کے لیے مستقبل میں اس طرح خطرہ ہوں ان سب کو ہلاک کیا جائے؟ اہل سنت والجماعت کے ہاں تو ان تمام سوالوں کا سہل اور بے غبار جواب یہ ہے کہ "لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون" اللہ تعالیٰ اپنی حکمت بالغہ کے ذریعہ اس نظام کو چلا رہا ہے وہی بہتر جانتا ہے اور وہ شہنشاہ کائنات ہے۔ کسی بندے اور غلام کو اس کے احکام کے سامنے دم مارنے یا حکمتیں تلاش کرنے یا معلوم کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ معتزلہ نے اس کا جواب بھی دیا ہے کہ ماھو الا صلح للعبد یجب علی اللہ یعنی بندوں کے لیے جو چیز زیادہ مفید ہو تو اللہ تعالیٰ کے لیے وہ کچھ کرنا واجب ہے۔ یہ معتزلہ کا خود تراشیدہ ضابطہ ہے جو کہ ہر اعتبار سے ناقص و نا تمام ہے۔ چنانچہ شرح للعقائد النسفی میں ہے کہ امام المتکلمین ابو الحسن اشعریؒ نے اپنے استاذ ابو علی جبائی سے پوچھا کہ ان تین بھائیوں کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے کہ ایک مسلمان مرا، دوسرا کافر مرا اور تیسرا صغر سنی میں ہی مر گیا۔ وہ کہنے لگا جو مسلمان ہے اس کو ثواب ملے گا، کافر کو سزا ملے گی اور جو صغر سن مرا ہے اسے نہ سزا ہوگی نہ ثواب۔ حضرت ابو الحسن اشعریؒ نے پھر پوچھا کہ اگر یہ چھوٹا بھائی اللہ تعالیٰ سے سوال کرے کہ آپ نے مجھ کو صغیر سن ہی کیوں اٹھایا۔ میں بڑا ہو جاتا، مسلمان ہو کر جنت میں چلا جاتا۔ ابو علی جبائی کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کہ میرے علم میں تھا کہ اگر تو بڑا ہو جاتا تو کافر بنتا۔ ابو الحسن نے دوبارہ پوچھا کہ وہ جو کافر مرا ہے اگر وہ کہے کہ باری تعالیٰ آپ نے مجھ کو بچپن ہی میں کیوں نہ اٹھایا تاکہ میں کفر کا مرتکب ہو کر جہنم میں نہ جاتا فبھت الجبائی یعنی جبائی چپ ہو گیا۔ بہر حال معتزلہ کا یہ نظریہ اصول دین کے خلاف ہے، لہٰذا ہم اسے تسلیم ہی نہیں کرتے۔ اس نوعیت کی باتیں سراسر فساد ہیں۔ جیسا آج کل لوگوں نے حیات برزخیہ کے متعلق طرح طرح کی باتیں شروع کر رکھی ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حیات مانتے ہو تو اس سے شرک لازم آئے گا۔ حالانکہ ابدی حیات آگے سب کو ملنے والی ہے۔ اہل جنت کو بھی اور اہل جہنم کو بھی۔ تو وہاں اگر حیات ابدیہ سے شرک لازم نہیں آتا تو قبر کی حیات سے یہاں شرک کیا لازم آئے گا؟

اگر آپ کو کسی شیخ سے محبت ہو اور اس کے متعلق کوئی شخص ایسی بات کہے جو ذو معنیین ہو۔ ایک معنی کے اعتبار سے اُس کی امتیازی شان معلوم ہوتی ہے اور دوسرے معنی کے اعتبار سے وہ عام انسان معلوم ہوتا ہے تو آپ کو چاہیے کہ آپ دونوں معنوں میں سے وہ معنی لے لیں اور اس معنی پر بات کو محمول کریں جس میں شیخ کی عظمت و وقار میں زیادت ہو۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات برزخیہ کے ساتھ اگر ''کامل'' کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے تو یہ مزید اعزاز و اکرام ہے اور کچھ نہیں ہے۔ موت نے تو ''**کل نفس ذائقة الموت** '' اور **کل من علیها فان** کے دستور کے مطابق ہر ایک جاندار پر طاری ہونا ہے۔ اگر موت نہیں آئے گی تو سب خدا بن جائیں گے۔

سر تا پا عاجزی نے بندہ کر دیا ہم کو
وگرنہ ہم خدا ہوتے جو دل بے آرزو ہوتا

پھر تو بہت سے خدا جنت میں اور بہت سے جہنم میں چلے جائیں گے۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعاء مانگنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنْ ذِى الْقَرْنَيْنِ ۗ قُلْ سَاَتْلُوْا

اور آپ سے ذوالقرنین کا حال پوچھتے ہیں کہہ دو کہ اب میں تمہیں

عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ۝٨٣ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِى الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ سَبَبًا ۝٨٤

اس کا حال سناتا ہوں ○ ہم نے اسے زمین میں حکمرانی دی تھی اور اسے ہر طرح کا ساز و سامان دیا تھا ○

فَاَتْبَعَ سَبَبًا ۝٨٥ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِىْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ

تو اس نے ایک ساز و سامان تیار کیا ○ یہاں تک کہ جب سورج ڈوبنے کی جگہ پہنچا تو اسے ایک گرم چشمے میں ڈوبتا ہوا پایا

وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۗ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ

اور وہاں ایک قوم بھی پائی ہم نے کہا اے ذوالقرنین یا انہیں سزا دے یا ان سے

تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ۝٨٦ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ

نیک سلوک کر ○ کہا جو ان میں ظالم ہے اسے تو سزا ہی دیں گے پھر وہ اپنے رب کے ہاں لوٹایا جائے گا

فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ۝٨٧ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨ الْحُسْنٰى ۚ

پھر وہ اسے اور بھی سخت سزا دے گا ○ اور جو کوئی ایمان لائے گا اور نیکی کرے گا تو اسے نیک بدلہ ملے گا

وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ۝٨٨ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝٨٩ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ

اور ہم بھی اپنے معاملہ میں آسان ہی حکم دیں گے ○ پھر اس نے ایک ساز و سامان تیار کیا ○ یہاں تک کہ جب سورج نکلنے کی جگہ پہنچا

وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۝٩٠ كَذٰلِكَ ۗ وَقَدْ اَحَطْنَا

تو اس نے سورج کو ایک ایسی قوم پر نکلتے ہوئے پایا کہ جس کے لئے ہم نے سورج کے ادھر کوئی آڑ نہیں رکھی تھی ○ اسی طرح ہی ہے اور اس کے

بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ۝٩١ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝٩٢ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ

حال کی پوری خبر ہمارے ہی پاس ہے ○ پھر اس نے ایک ساز و سامان تیار کیا ○ یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا ان

دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ۝٩٣ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ

دونوں سے اس طرف ایک ایسی قوم کو دیکھا جو بات نہیں سمجھ سکتی تھی ○ انہوں نے کہا اے ذوالقرنین بے شک یاجوج ماجوج

وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا

اس ملک میں فساد کرنے والے ہیں پھر کیا ہم آپ کے لئے کچھ محصول مقرر کر دیں اس شرط پر کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان

وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ
ایک دیوار بنا دیں ○ کہا جو میرے رب نے مجھے قدرت دی ہے کافی ہے سو طاقت سے میری مدد کرو کہ میں تمہارے اور ان کے درمیان
رَدْمًا ﴿٩٥﴾ آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انفُخُوا ۖ حَتَّىٰ
ایک مضبوط دیوار بنا دوں ○ مجھے لوہے کے تختے لا دو یہاں تک کہ جب دونوں سروں کے بیچ کو برابر کر دیا تو کہا کہ دھونکو یہاں تک کہ
إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿٩٦﴾ فَمَا اسْطَاعُوا أَن يَظْهَرُوهُ
جب اسے آگ کر دیا تو کہا کہ تم میرے پاس تانبا لاؤ کہ اس پر ڈال دوں ○ پھر وہ نہ اس پر چڑھ سکتے تھے
وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا ﴿٩٧﴾ قَالَ هَٰذَا رَحْمَةٌ مِّن رَّبِّي ۖ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي
اور نہ اس میں نقب لگا سکتے تھے ○ کہا یہ میرے رب کی رحمت ہے پھر جب میرے رب کا وعدہ آئے گا
جَعَلَهُ دَكَّاءَ ۖ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا ﴿٩٨﴾ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ ۖ وَنُفِخَ
تو اسے ریزہ ریزہ کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے ○ اور ہم چھوڑ دیں گے بعض ان کے اس دن بعض میں گھسیں گے اور صور میں
فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعًا ﴿٩٩﴾ وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكَافِرِينَ عَرْضًا ﴿١٠٠﴾
پھونکا جائے گا پھر ہم ان سب کو جمع کریں گے ○ اور ہم دوزخ کو اس دن کافروں کے سامنے پیش کریں گے ○
الَّذِينَ كَانَتْ أَعْيُنُهُمْ فِي غِطَاءٍ عَن ذِكْرِي وَكَانُوا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا ﴿١٠١﴾
جن کی آنکھوں پر ہماری یاد سے پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ سن بھی نہ سکتے تھے ○

افاداتِ محمود:

وَيَسْأَلُونَكَ عَن ذِي الْقَرْنَيْنِ ۖ الخ اس بادشاہ کو ذوالقرنین اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اس نے مشرق سے مغرب تک کا سفر کیا تھا۔ حضرت خضر اس کے وزیر تھے غالباً حضرت خضر کے واقعہ کے بعد ذوالقرنین کے قصہ بیان کرنے کی وجہ یہی ہے۔ ذوالقرنین اللہ تعالیٰ کا نہایت ہی مقرب بندہ تھا۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں ہوا ہے۔ اُن کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے اس کو محیر العقول کارناموں سے سرفراز فرمایا تھا۔ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ الخ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یاجوج و ماجوج ماں کے اعتبار سے اولادِ آدم ہیں اور باپ ان کا کوئی جن ہے، لہٰذا اپنی ماں کے اعتبار سے ان کا سلسلہ نسب حضرت آدمؑ تک پہنچتا ہے، نہ کہ باپ کے اعتبار سے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو محض اپنی قدرت سے حضرت مریم صدیقہ کے بطن سے پیدا فرمایا اور باپ آپ کا کوئی نہیں ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سلسلہ نسب والدہ کی وساطت سے حضرت آدمؑ تک پہنچ جاتا ہے۔ شاید اس مناسبت کی وجہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور یاجوج و ماجوج ایک زمانہ میں آئیں گے اور دجال بھی بقول بعض

کے یاجوج وماجوج میں سے ہوگا۔لہٰذا حضرت عیسیٰ اور دجال کا آمنا سامنا اس مناسبت سے ہوگا۔

قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ الخ

ذوالقرنین نے ایک مضبوط اور آہنی دیوار کھڑی کر دی جو کہ قرب قیامت میں اپنے وقت مقرر پر گر جائے گی۔روایات میں ہے کہ یاجوج وماجوج روزانہ اس دیوار میں سوراخ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔جب تھوڑی جگہ باقی رہتی ہے تو رات کا اندھیرا چھا جاتا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ بقیہ حصہ میں کل سوراخ کر دیں گے لیکن ان شاء اللہ تعالیٰ کہنا بھول جاتے ہیں۔جب صبح پھر سوراخ کرنا شروع کرتے ہیں تو دیوار ویسی کی ویسی ہوتی ہے لیکن قرب قیامت میں جب اس کا وقت پورا ہوگا تو یہ رات کو کام بند کرتے وقت انشاء کہہ دیں گے اور اگلے دن تو وہ آہنی دیوار توڑ کر باہر آ ہی جائیں گے۔اس دیوار کے محل وقوع سے متعلق قرآن کریم میں کوئی تصریح موجود نہیں ہے۔بعض حضرات نے لکھا ہے کہ آسٹریلیا کے ساحل پر ایک دیوار ہے جو تقریباً ہزار میل لمبی ہے۔بعض نے اور جگہ کا پتا بتلایا ہے۔بہرحال یاجوج وماجوج قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور حکومت میں اس آہنی دیوار کو توڑ کر باہر آئیں گے روئے زمین سے پانی اور سبزہ ختم کر دیں گے۔پھر حضرت عیسیٰ کی دعا سے ان پر ایک وبائی بیماری مسلط ہو جائے گی تو چشم زدن میں یہ سب کے سب لوگ ختم ہو جائیں گے۔پھر بڑے بڑے پرندے ان کی نعشوں کو اٹھا کر سمندروں میں پھینک دیں گے اور زوردار قسم کی بارش ہوگی۔پانی اور سیلابوں کے ذریعہ زمین صاف ہو جائے گی۔پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پائیں گے۔

سورۂ کہف کی ابتدا بھی حمد وثنا وتوحید باری تعالیٰ سے ہوئی تھی اور انتہا بھی ان دونوں مضمونوں پر ہے۔واللہ اعلم

اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ؕ اِنَّآ اَعْتَدْنَا

پھر کافر کیا خیال کرتے ہیں کہ میرے سوا میرے بندوں کو اپنا کارساز بنالیں گے بے شک ہم نے

جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿۱۰۳﴾ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ

کافروں کے لئے دوزخ کو مہمانی بنایا ہے ○ کہہ دو کیا میں تمہیں بتاؤں جو اعمال کے لحاظ سے بالکل خسارے میں ہیں ○ وہ جن کی ساری

سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

کوشش دنیا کی زندگی میں کھوئی گئی اور وہ خیال کرتے ہیں کہ بیشک وہ اچھے کام کر رہے ہیں ○ یہ وہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب کی

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾

نشانیوں کا اور اس کے روبرو جانے کا انکار کیا ہے پھر انکے سارے اعمال ضائع ہو گئے سو ہم ان کیلئے قیامت کے دن کوئی وزن قائم

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

نہیں کریں گے ○ یہ سزا ان کی جہنم ہے اس لئے کہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کا مذاق بنایا تھا ○ بیشک جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کی مہمانی کے لئے فردوس کے باغ ہوں گے ○ ان میں ہمیشہ رہیں گے

لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ

وہاں سے جگہ بدلنی نہ چاہیں گے ○ کہہ دو اگر میرے رب کی باتیں لکھنے کے لئے سمندر سیاہی بن جائے تو میرے

الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾ قُلْ اِنَّمَآ

رب کی باتیں ختم ہونے سے پہلے سمندر ختم ہو جائے اور اگرچہ اس کی مدد کے لئے ہم ایسا ہی اور سمندر لائیں ○ کہہ دو کہ میں بھی

اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ

تمہارے جیسا آدمی ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے پھر جو کوئی اپنے رب سے ملنے کی

رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾ ع

امید رکھے تو اسے چاہئے کہ اچھے کام کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے ○

(۱۹) سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ (۴۴)

رکوعاتها ۶ — آیاتها ۹۸

آیتیں ۹۸ سورۂ مریم مکی ہے رکوع ٦

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿۱﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿۲﴾ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿۳﴾

یہ تیرے رب کی مہربانی کا ذکر ہے جو اس کے بندے زکریا پر ہوئی ۝ جب اس نے اپنے رب کو خفیہ آواز میں پکارا ۝

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ

کہا اے میرے رب میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں اور سر میں بڑھاپا چمکنے لگا ہے اور میرے رب تجھ سے مانگ کر میں کبھی

شَقِيًّا ﴿۴﴾ وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ

محروم نہیں ہوا ۝ اور بیشک میں اپنے بعد اپنے رشتہ داروں سے ڈرتا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے پس تو

مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ﴿۵﴾ يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿۶﴾

اپنے ہاں سے ایک وارث عطا کر ۝ جو میرا اور یعقوب کے خاندان کا بھی وارث ہو اور اے میرے رب اسے پسندیدہ بنا ۝

يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ِۨاسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ﴿۷﴾ قَالَ

اے زکریا بیشک ہم تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا اس سے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی پیدا نہیں کیا ۝ کہا

رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ

اے میرے رب میرے لئے لڑکا کہاں سے ہوگا حالانکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے میں انتہائی درجہ کو

عِتِيًّا ﴿۸﴾ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ

پہنچ گیا ہوں ۝ کہا ایسا ہی ہوگا تیرے رب نے کہا ہے وہ مجھ پر آسان ہے اور میں نے تجھے اس سے پہلے پیدا کیا حالانکہ تو

تَكُ شَيْـًٔا ﴿۹﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ

کوئی چیز نہ تھا ۝ کہا اے میرے رب میرے لئے کوئی نشانی مقرر کر کہا تیری نشانی یہ ہے کہ تو تین رات تک مسلسل لوگوں سے

لَيَالٍ سَوِيًّا ﴿۱۰﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً

بات نہیں کر سکے گا ۝ پھر حجرہ سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے اور انہیں اشارہ سے کہا کہ تم صبح وشام خدا کی

وَّعَشِيًّا ﴿١١﴾ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ﴿١٢﴾ وَّحَنَانًا

تسبیح کیا کرو ○ اے یحییٰ کتاب کو مضبوطی سے پکڑ اور ہم نے اسے بچپن ہی میں حکمت عطا کی ○ اور اسے

مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۭ وَكَانَ تَقِيًّا ﴿١٣﴾ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿١٤﴾

اپنے ہاں سے رحم دلی اور پاکیزگی عنایت کی اور وہ پرہیزگار تھا ○ اور اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنیوالا اور سرکش نافرمان نہ تھا ○

وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿١٥﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ

اور اس پر سلام ہو جس دن وہ پیدا ہوا اور جس دن مرے گا اور جس دن وہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا ○ اور اس کتاب میں

مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿١٦﴾ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ

مریم کا ذکر کر جب کہ وہ اپنے لوگوں سے علیحدہ ہو کر مشرقی مقام میں جا بیٹھی ○ پھر لوگوں کے سامنے سے

حِجَابًا ۫ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿١٧﴾ قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ

پردہ ڈال لیا پھر ہم نے اس کے پاس اپنے فرشتے کو بھیجا پھر وہ اس کے سامنے پورا آدمی بن کر ظاہر ہوا ○ کہا بے شک میں تجھ سے

بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿١٨﴾ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ڰ لِاَهَبَ لَكِ

اللہ کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو پرہیزگار ہے ○ کہا میں تو سب تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ تجھے پاکیزہ

غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿١٩﴾ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ﴿٢٠﴾

لڑکا دوں ○ کہا میرے لئے لڑکا کہاں سے ہوگا حالانکہ مجھے کسی آدمی نے ہاتھ نہیں لگایا اور نہ میں بدکار رہوں ○

قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ

کہا ایسا ہی ہوگا تیرے رب نے کہا ہے وہ مجھ پر آسان ہے اور تاکہ ہم اسے لوگوں کے لئے نشانی اور اپنی طرف سے رحمت بنائیں

وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿٢١﴾ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿٢٢﴾ فَاَجَاۗءَهَا الْمَخَاضُ

اور یہ بات طے ہو چکی ہے ○ پھر اس (بچہ کے ساتھ) حاملہ ہوئی پھر اسے لے کر کسی دور جگہ میں چلی گئی ○ پھر اسے دردِ زہ ایک

اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿٢٣﴾

کھجور کی جڑ میں لے آیا کہا اے افسوس میں اس سے پہلے مر گئی ہوتی اور میں بھول بھلائی ہوتی ○

فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾ وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ

پھر اسے اس کے نیچے سے پکارا کہ غم نہ کر تیرے رب نے تیرے نیچے سے ایک چشمہ پیدا کر دیا ○ اور تو کھجور کے

بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾ فَكُلِىْ وَاشْرَبِىْ وَقَرِّىْ عَيْنًا

تنہ کو پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر پکی تازہ کھجوریں گریں گی ۞ سو کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی کر

فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُوْلِىْٓ اِنِّىْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ

پھر اگر تو کوئی آدمی دیکھے تو کہہ دے کہ میں نے رحمٰن کے لئے روزہ کی نذر مانی ہے سو آج میں کسی انسان سے

الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿٢٦﴾ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا

بات نہیں کروں گی ۞ پھر وہ اسے قوم کے پاس اٹھا کر لائی انہوں نے کہا اے مریم البتہ تو نے عجیب بات

فَرِيًّا ﴿٢٧﴾ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾

کر دکھائی ۞ اے ہارون کی بہن نہ تو تیرا باپ ہی برا آدمی تھا اور نہ ہی تیری ماں بدکار تھی ۞

فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِى الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿٢٩﴾ قَالَ اِنِّىْ عَبْدُ

تب اس نے لڑکے کی طرف اشارہ کیا انہوں نے کہا ہم پنگھوڑے والے بچے سے کیسے بات کریں ۞ کہا بیشک میں اللہ کا

اللّٰهِ اٰتٰنِىَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِىْ نَبِيًّا ﴿٣٠﴾ وَّجَعَلَنِىْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِىْ

بندہ ہوں مجھے اس نے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے ۞ اور مجھے بابرکت بنایا ہے جہاں کہیں ہوں اور مجھے

بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿٣١﴾ وَّبَرًّا بِوَالِدَتِىْ وَلَمْ يَجْعَلْنِىْ جَبَّارًا

نماز اور زکوٰۃ کی وصیت کی ہے جب تک میں زندہ ہوں ۞ اور اپنی ماں کے ساتھ نیکی کرنے والا اور مجھے سرکش بدبخت

شَقِيًّا ﴿٣٢﴾ وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ﴿٣٣﴾

نہیں بنایا ۞ اور مجھ پر سلام ہے جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں گا اور جس دن زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا ۞

ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿٣٤﴾ مَا كَانَ لِلّٰهِ

یہ عیسیٰ مریم کا بیٹا ہے سچی بات جس میں وہ جھگڑ رہے ہیں ۞ اللہ کی شان نہیں کہ

اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ سُبْحٰنَهٗ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٣٥﴾

وہ کسی کو بیٹا بنائے وہ پاک ہے جب کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے تو صرف اسے کن کہتا ہے پھر وہ ہو جاتا ہے ۞

وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٣٦﴾ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ

اور بیشک اللہ میرا اور تمہارا رب ہے سو اسی کی عبادت کرو یہ سیدھا راستہ ہے ۞ پھر جماعتیں آپس میں

مِنْ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٣٧﴾ أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ

مختلف ہوگئیں سو کافروں کے لئے ایک بڑے دن کے آنے سے خرابی ہے ○ کیا خوب سنتے اور دیکھتے ہوں گے

يَوْمَ يَأْتُونَنَا ۖ لَٰكِنِ الظَّالِمُونَ الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٣٨﴾ وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ

جس دن ہمارے پاس آئینگے لیکن ظالم آج صریح گمراہی میں ہیں ○ اور انہیں حسرت کے دن سے ڈرا

إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ

جس دن سارے معاملہ کا فیصلہ ہوگا اور وہ غفلت میں ہیں اور ایمان نہیں لاتے ○ بے شک ہم ہی زمین کے وارث ہوں گے

وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ﴿٤٠﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا

اور ان کے بھی جو اس پر ہیں اور ہماری طرف لوٹائے جائیں گے ○ اور کتاب میں ابراہیم کا ذکر کر بے شک وہ سچا

نَّبِيًّا ﴿٤١﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي

نبی تھا ○ جب اپنے باپ سے کہا اے میرے باپ تو کیوں پوجتا ہے ایسے کو جو نہ سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہے اور نہ تیرے کچھ

عَنكَ شَيْئًا ﴿٤٢﴾ يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي

کام آسکے ○ اے میرے باپ بیشک مجھے وہ علم حاصل ہوا ہے جو تمہیں حاصل نہیں تو آپ میری تابعداری کریں

أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾ يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ

میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا ○ اے میرے باپ شیطان کی عبادت نہ کر بے شک شیطان اللہ کا

لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾ يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ فَتَكُونَ

نافرمان ہے ○ اے میرے باپ بیشک مجھے خوف ہے کہ تم پر اللہ کا عذاب آئے پھر تم

لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾ قَالَ أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ ۖ لَئِن لَّمْ تَنتَهِ

شیطان کے ساتھی ہو جاؤ ○ کہا اے ابراہیم کیا تو میرے معبودوں سے پھرا ہوا ہے البتہ اگر تو باز نہ آیا میں تجھے

لَأَرْجُمَنَّكَ ۖ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا ﴿٤٦﴾ قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ ۖ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي ۖ إِنَّهُ

سنگسار کردوں گا اور مجھ سے ایک مدت تک دور ہو جا ○ کہا تیری سلامتی رہے اب میں اپنے رب سے تیری بخشش کی دعا کرونگا بیشک

كَانَ بِي حَفِيًّا ﴿٤٧﴾ وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَأَدْعُو رَبِّي عَسَىٰ

وہ مجھ پر بڑا مہربان ہے ○ اور میں تمہیں چھوڑتا ہوں اور جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو اور میں اپنے رب ہی کو پکاروں گا امید ہے کہ

اَلَّآ اَکُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّیْ شَقِیًّا ۝٤٨ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

میں اپنے رب کو پکار کر محروم نہ رہوں گا ۝ پھر جب ان سے علیحدہ ہوا اور اس چیز سے جنہیں وہ اللہ کے سوا پوجتے تھے

وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ۝٤٩ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا

ہم نے اسے اسحٰق اور یعقوب عطا کیا اور ہم نے ہر ایک کو نبی بنایا ۝ اور ہم نے ان سب کو اپنی رحمت سے حصہ دیا

وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ۝٥٠ وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى ۫ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا ع

اور ہم نے ان کا نیک نام بلند کیا ۝ اور کتاب میں موسیٰ کا ذکر کر بے شک وہ خاص بندے

وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝٥١ وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ۝٥٢

اور بھیجے ہوئے پیغمبر تھے ۝ اور ہم نے اسے کوہ طور کے دائیں طرف سے پکارا اور اسے راز کی بات کہنے کیلئے قریب بلایا ۝

وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ۝٥٣ وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۫ اِنَّهٗ

اور ہم نے اسے اپنی رحمت سے اس کے بھائی ہارون کو نبی بنا کر عطا کیا ۝ اور کتاب میں اسمٰعیل کا بھی ذکر کر بے شک

كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝٥٤ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ

وہ وعدہ کا سچا اور بھیجا ہوا پیغمبر تھا ۝ اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم کرتا تھا

وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۝٥٥ وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝٥٦

اور وہ اپنے رب کے ہاں پسندیدہ تھا ۝ اور کتاب میں ادریس کا ذکر کر بے شک وہ سچا نبی تھا ۝

وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝٥٧ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ

اور ہم نے اسے بلند مرتبہ پر پہنچایا ۝ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا پیغمبروں میں اور آدم کی

ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۗ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۫ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ ۫

اولاد میں سے اور ان میں سے جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا اور ابراہیم اور اسرائیل کی اولاد میں سے

وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۭ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۩ ۝٥٨

اور ان میں سے جنہیں ہم نے ہدایت کی اور پسند کیا جب ان پر اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو روتے ہوئے سجدہ میں گرتے ہیں ۝

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ

پھر ان کی جگہ ایسے ناخلف آئے جنہوں نے نماز ضائع کی اور خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے پھر عنقریب گمراہی کی

غَيًّا ﴿۵۹﴾ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ

سزا پائیں گے ۞ مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کیے سو وہ لوگ بہشت میں داخل ہوں گے اور ان کا ذرا نقصان نہ کیا

شَيْئًا ﴿۶۰﴾ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ عِبَادَهُ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ

جائے گا ۞ ہمیشگی کے باغوں میں جن کا رحمٰن نے اپنے بندوں سے وعدہ کیا ہے جو ان کی آنکھوں سے پوشیدہ ہے بیشک اس کا وعدہ پورا

مَأْتِيًّا ﴿۶۱﴾ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَامًا ۖ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً

ہونے والا ہے ۞ اس میں سوائے سلام کے کوئی فضول بات نہ سنیں گے اور انہیں وہاں صبح و شام کھانا

وَعَشِيًّا ﴿۶۲﴾ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿۶۳﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ

ملے گا ۞ یہ وہ جنت ہے کہ ہم اپنے بندوں میں سے اس کو وارث بنائیں گے جو پرہیزگار ہوگا ۞ اور ہم تیرے رب کے

إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ ۖ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ

حکم کے سوا نہیں اترتے اسی کا ہے جو کچھ ہمارے سامنے ہے اور جو کچھ ہمارے پیچھے ہے اور جو کچھ اس کے درمیان ہے اور تیرا رب

نَسِيًّا ﴿۶۴﴾ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ ۚ هَلْ

بھولنے والا نہیں ۞ آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور جو چیز ان دونوں کے درمیان ہے سو اسی کی عبادت کر اور اسی کی عبادت پر قائم رہ کیا

تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا ﴿۶۵﴾ وَيَقُولُ الْإِنْسَانُ أَإِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا ﴿۶۶﴾ ع

تیرے علم میں اس جیسا کوئی اور ہے ۞ اور انسان کہتا ہے جب میں مرجاؤں گا تو کیا پھر زندہ کر کے نکالا جاؤں گا ۞

أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ﴿۶۷﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ

کیا انسان کو یاد نہیں ہے کہ اس سے پہلے ہم نے اسے بنایا تھا اور وہ کوئی چیز بھی نہ تھا ۞ سو تیرے رب کی قسم ہے ہم انہیں

وَالشَّيَاطِينَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿۶۸﴾ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ

اور ان کے شیطانوں کو ضرور جمع کریں گے پھر ہم انہیں گھٹنوں پر گرے ہوئے دوزخ کے گرد حاضر کریں گے ۞ پھر ہر گروہ میں سے ان

أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا ﴿۶۹﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا ﴿۷۰﴾

لوگوں کو الگ کرلیں گے جو اللہ سے بہت ہی سرکش تھے ۞ پھر ہم ان لوگوں کو خوب جانتے ہیں جو دوزخ میں جانے کے زیادہ مستحق ہیں ۞

وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا ﴿۷۱﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا

اور تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کا اس پر گذر نہ ہو یہ تیرے رب پر لازم مقرر کیا ہوا ہے ۞ پھر ہم انہیں بچالیں گے جو ڈرتے ہیں

وَنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿۷۲﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں پر گرے ہوئے چھوڑ دیں گے ○ اور جب انہیں ہماری کھلی ہوئی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو کافر

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿۷۳﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ

ایمان داروں سے کہتے ہیں دونوں فریقوں میں سے کس کا مرتبہ بہتر ہے اور محفل کس کی اچھی ہے ○ اور ہم ان سے پہلے کتنی جماعتیں

مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ﴿۷۴﴾ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ

ہلاک کر چکے ہیں وہ سامان اور نمود میں بہتر تھے ○ کہہ دو جو شخص گمراہی میں پڑا ہوا ہو سو اللہ بھی اسے

الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ؕ

ڈھیل دیتا ہے یہاں تک کہ جب اس چیز کو دیکھیں گے جس کا انہیں وعدہ کیا گیا تھا یا عذاب یا قیامت تب معلوم کر لیں گے

فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ﴿۷۵﴾ وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا

مرتبے میں کون برا ہے اور لشکر کس کا کمزور ہے ○ اور جو لوگ ہدایت پر ہیں اللہ انہیں زیادہ

هُدًى ؕ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿۷۶﴾ اَفَرَءَيْتَ

ہدایت دیتا ہے اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے نزدیک ثواب اور انجام کے لحاظ سے بہت ہی بہتر ہیں ○ کیا تو نے اس

الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۷۷﴾ ؕ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ

شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں کا انکار کیا اور کہتا ہے کہ مجھے ضرور مال اور اولاد ملے گی ○ کیا اس نے غیب پر اطلاع پائی ہے یا

الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۷۸﴾ كَلَّا ؕ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿۷۹﴾ وَّنَرِثُهٗ

اس نے اللہ سے اقرار لے رکھا ہے ○ ہر گز نہیں ہم لکھ لیتے ہیں جو کچھ وہ کہتا ہے اور اس کے لئے عذاب بڑھاتے جاتے ہیں ○ اور ہم

مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ﴿۸۰﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ﴿۸۱﴾

اس کے وارث ہوں گے جو کچھ وہ کہتا ہے اور ہمارے پاس تنہا آئے گا ○ اور انہوں نے اللہ کے سوا معبود بنا لئے ہیں تاکہ وہ ان کے مددگار ہوں ○

كَلَّا ؕ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿۸۲﴾ ع اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ

ہر گز نہیں وہ جلد ہی ان کی عبادت کا انکار کریں گے اور ان کے مخالف ہو جائیں گے ○ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ ہم نے شیطانوں کو

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴿۸۳﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿۸۴﴾ يَوْمَ

کافروں پر چھوڑ رکھا ہے وہ انہیں ابھارتے رہتے ہیں ○ سو تو ان کے لئے عذاب کی جلدی نہ کر ہم خود ان کے دن گن رہے ہیں ○ جس دن

نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿۸۵﴾ وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۶﴾

ہم پرہیزگاروں کے رحمٰن کے پاس مہمان بنا کر جمع کریں گے ○ اور گنہگاروں کو دوزخ کی طرف پیاسا ہانکیں گے ○

لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۸۷﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ

کسی کو سفارش کا اختیار نہیں ہوگا مگر جس نے رحمان کے ہاں سے اجازت لی ہو ○ اور کہتے ہیں کہ

الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿۸۸﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ﴿۸۹﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ

رحمٰن نے بیٹا بنالیا ○ البتہ تحقیق تم سخت بات زبان پر لائے ہو ○ کہ جس سے ابھی آسمان پھٹ جائیں اور زمین

الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿۹۰﴾ أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿۹۱﴾ وَمَا يَنْبَغِي

چر جائے اور پہاڑ ٹکڑے ہو کر گر پڑیں ○ اس لئے کہ انہوں نے رحمٰن کے لئے بیٹا تجویز کیا ○ اور رحمٰن کی

لِلرَّحْمٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا ﴿۹۲﴾ إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمٰنِ

یہ نشانی نہیں کہ کسی کو بیٹا بنائے ○ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ان میں سے ایسا کوئی نہیں جو رحمٰن کا بندہ

عَبْدًا ﴿۹۳﴾ لَقَدْ أَحْصٰهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿۹۴﴾ وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿۹۵﴾

بن کر نہ آئے ○ البتہ تحقیق اس نے انہیں شمار کر رکھا ہے اور انکی گنتی گن رکھی ہے ○ اور ہر ایک ان میں سے اس کے ہاں اکیلا آئے گا ○

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿۹۶﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ

بے شک جو ایمان لائے اور نیک کام کئے عنقریب رحمٰن ان کے لئے محبت پیدا کرے گا ○ سو ہم نے فرمان کو تیری زبان میں

بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنْذِرَ بِهِ قَوْمًا لُدًّا ﴿۹۷﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ

اس لئے آسان کیا ہے کہ تو اس سے پرہیزگاروں کو خوشخبری سنادے اور جھگڑنے والوں کو ڈرادے ○ اور ہم ان سے پہلے کئی جماعتیں

هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿۹۸﴾

ہلاک کر چکے ہیں کیا تو کسی کی ان میں سے آہٹ پاتا ہے یا ان کی بھنک سنتا ہے ○

افاداتِ محمود:

مَكَانًا قَصِيًّا ﴿۲۲﴾ بیت اللحم بیت المقدس کے جنوب میں ایک بستی ہے۔ فاصلہ تقریباً ۳۰ میل ہے۔ اس سے آگے الخلیل ہے جو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقام پیدائش و مقام وفات ہے۔ عیسائی آج کل بیت اللحم میں جا کر میلہ کراتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ۲۵ دسمبر کو ہوئی تھی۔ اگرچہ یہ کھجور کا زمانہ نہ تھا، لیکن بطور خرق عادت حضرت مریم علیہا السلام کے لیے اللہ تعالیٰ نے درخت پر کھجوریں لگائیں۔ ''سَرِيًّا''، بعض مفسرین

نے لکھا ہے کہ سر یا سردار کے معنی میں ہے اور سریٰ اس کی جمع ہے يَأُخْتَ هٰرُوْنَ الخ ہارون یا تو حضرت مریم کے بھائی کا نام ہے یہ بڑا متقی و پرہیز گار تھا یا حضرت مریم کے خاندان کا کوئی بڑا آدمی تھا جیسے قبائل کے سرکردہ و شہرت یافتہ لوگ۔ عام قاعدہ ہے کہ کسی کو نامناسب کام پر عار دلانے کے لیے اُس کے برگزیدہ آباء کی طرف نسبت یاد دلائی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ تم فلاں قبیلہ سے تعلق رکھتے ہو فلاں فلاں بزرگ سے تمہارا تعلق ہے، لہٰذا تمہیں یہ کام زیب نہیں دیتا۔

أَفَرَءَيْتَ الَّذِىْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا الخ

حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عاص بن وائل کے ہاں مکہ مکرمہ میں ملازم تھا۔ میری تنخواہ کی کافی رقم اُس کے پاس جمع ہوگئی۔ جب میں نے اس سے مطالبہ کیا تو وہ کہنے لگا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کردو تب روپے دوں گا ورنہ نہ دوں گا۔ میں نے اس سے کہا کہ اگر تو مر کر دوبارہ زندہ ہو جائے تب بھی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کروں گا۔ وہ کہنے لگا جب میں مر کر دوبارہ اُٹھایا جاؤں گا تو اس وقت میرے پاس بہت سا مال ہوگا اور لڑکے ہوں گے۔ لہٰذا میں وہاں آپ کو ادائیگی کردوں گا۔ جب میں نے اس واقعہ کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا آیت نازل فرمائی۔

آیتیں ۱۳۵ سورۂ طٰہٰ مکی ہے رکوع ۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

طٰهٰ ﴿١﴾ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ﴿٢﴾ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿٣﴾ تَنْزِيْلًا

ہم نے تم پر قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ تم تکلیف اٹھاؤ ○ بلکہ اس شخص کے لئے نصیحت ہے جو ڈرتا ہے ○ اس کی طرف سے

مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿٤﴾ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴿٥﴾ لَهٗ مَا فِى

نازل ہوا ہے جس نے زمین اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا ○ رحمٰن جو عرش پر جلوہ گر ہے ○ اسی کا ہے جو کچھ

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ﴿٦﴾ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے اور جو کچھ گیلی زمین کے نیچے ہے ○ اور اگر تو پکار کر بات کہے

فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ﴿٧﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۗ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ﴿٨﴾ وَهَلْ

تو وہ پوشیدہ اور اس سے بھی زیادہ پوشیدہ کو جانتا ہے ○ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کے سب نام اچھے ہیں ○ اور کیا

اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿٩﴾ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ نَارًا

تجھے موسیٰ کی بات پہنچی ہے ○ جب اس نے آگ دیکھی تو اپنے گھر والوں سے کہا کہ ٹھہرو میں نے آگ دیکھی ہے

لَّعَلِّىْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ﴿١٠﴾ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِىَ

شاید کہ میں اس سے تمہارے پاس کوئی چنگاری لاؤں یا وہاں کوئی رہبر پاؤں ○ پھر جب وہ اس کے پاس آئے تو آواز آئی کہ

يٰمُوْسٰى ﴿١١﴾ اِنِّىْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٢﴾

اے موسیٰ ○ میں تمہارا رب ہوں سو تم اپنی جوتیاں اتار دو بے شک تم پاک وادی طوٰی میں ہو ○

وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ﴿١٣﴾ اِنَّنِىْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِىْ ۙ وَاَقِمِ

اور میں نے تجھے پسند کیا ہے جو کچھ وحی کی جا رہی ہے اسے سن لو ○ بے شک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری ہی بندگی کرو اور

الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ ﴿١٤﴾ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰى ﴿١٥﴾

میری ہی یاد کے لئے نماز پڑھا کرو ○ بیشک قیامت آنے والی ہے میں اسے پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ مل جائے

فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿۱۶﴾ وَمَا تِلْكَ

سو تمہیں قیامت سے ایسا شخص باز نہ رکھنے پائے جو اس پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہشوں پر چلتا ہے پھر تم تباہ ہو جاؤ ○ اور اے موسیٰ

بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۱۷﴾ قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ

تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے ○ کہا یہ میری لاٹھی ہے اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں

وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿۱۸﴾ قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ﴿۱۹﴾ فَاَلْقٰهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴿۲۰﴾

اور اس میں میرے لئے اور بھی فائدے ہیں ○ فرمایا اے موسیٰ اسے ڈال دو ○ پھر اسے ڈال دیا تو اسی وقت وہ دوڑتا ہوا سانپ ہو گیا ○

قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ٝ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿۲۱﴾ وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى

فرمایا اسے پکڑ لے اور نہ ڈر ہم ابھی اسے پہلی حالت پر پھیر دیں گے ○ اور اپنا ہاتھ اپنی بغل سے ملا دے

جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ﴿۲۲﴾ لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿۲۳﴾ ۚ

بلا عیب سفید ہو کر نکلے گا یہ دوسری نشانی ہے ○ تاکہ ہم تجھے اپنی بڑی نشانیوں میں سے بعض دکھائیں ○

ع اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۲۴﴾ ع

فرعون کے پاس جا بے شک وہ سرکش ہو گیا ہے ○

افاداتِ محمود:

یہ سورت مکی ہے اس میں ۱۳۵ آیات اور آٹھ رکوع ہیں۔ یہ حضرت فاروق اعظمؓ کے ایمان لانے سے قبل نازل ہو چکی تھی۔

سیدنا فاروق اعظمؓ کے ایمان لے آنے کا ایمان افروز واقعہ:

سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ حضرت فاروق اعظمؓ کی بہن حضرت فاطمہؓ حضرت سعید بن زید کے نکاح میں تھیں۔ یہ دونوں مسلمان ہو گئے تھے، لیکن اپنے اسلام اور ایمان کو چھپائے رہتے تھے اور حضرت خباب بن ارتؓ ان کے گھر میں ان کو قرآن کریم پڑھاتے تھے اور حضرت نعیم بن عبداللہ النحامؓ بھی اسلام لا چکے تھے اور اپنے اسلام کو چھپائے رہتے تھے۔ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً چالیس صحابہ کرام کے درمیان تشریف فرما تھے جن میں حضرت صدیق اکبرؓ، حضرت حمزہؓ، حضرت علیؓ وغیرہ موجود تھے۔ حضرت نعیم کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظمؓ ننگی تلوار لیے چلے جا رہے ہیں۔ حضرت نعیمؓ نے پوچھا کہ عمر کہاں کا ارادہ ہے؟ حضرت عمر نے کہا:

اريد محمدا هٰذا الصابى الذى فرق امر قريش وسفه احلامها وعاب دينها وسب

الهتها فاقتله

میں اس محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تلاش میں جارہا ہوں جس نے اپنا آبائی دین چھوڑ دیا ہے اور قریش کی وحدت کو پارہ پارہ کردیا ہے۔ ان کو بے عقل بتلاتا ہے اور ان کے دین میں عیب نکالتا ہے اور ان کے معبودوں کو برا بھلا کہتا ہے، لہٰذا میں اسے قتل کرنا چاہتا ہوں (العیاذ باللہ)

حضرت نعیم بن عبداللہؓ نے کہا، عمر تو اپنے متعلق دھوکے میں پڑا ہوا ہے۔ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کے بعد بنی عبد مناف تجھ کو زندہ چھوڑ دیں گے اور تو روئے زمین پر چلتا پھرتا نظر آئے گا؟ پہلے اپنے گھر کی خبر تو لے۔ حضرت عمر نے کہا، میرے گھر کا کیا مطلب؟ حضرت نعیمؓ نے کہا کہ تیری بہن اور بہنوئی دونوں مسلمان ہو چکے ہیں اور محمد عربیؐ کے غلاموں میں شامل ہوگئے ہیں۔ حضرت عمرؓ اپنی تلوار لے کر بہن کے گھر پہنچ گئے۔ حضرت خبابؓ ان دونوں یعنی میاں بیوی کو سورہ طٰہٰ پڑھا رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے کچھ بھنبھناہٹ سنی اور دروازہ کھولنے کو کہا۔ جب ان لوگوں کو معلوم ہوا کہ دروازہ پر عمر ہیں تو حضرت خبابؓ گھر کے کسی کونے یا غسل خانے میں چھپ گئے اور حضرت عمرؓ کے لیے دروازہ کھول دیا گیا۔ انھوں نے اندر داخل ہوتے ہی مختصر سوال و جواب کے بعد حضرت سعیدؓ کو مارنا شروع کردیا۔ جب بہن شوہر کو بچانے کے لیے آگے بڑھی تو اسے بھی زور سے ایک طمانچہ رسید کیا جس سے وہ زخمی ہوگئی۔ اب ان دونوں نے صاف صاف کہہ دیا کہ ہم مسلمان ہو چکے ہیں۔ ''فاصنع ما بدالک'' تو جو کرنا چاہتا ہے کرلے۔

حضرت عمرؓ اپنی بہن کا خون آلود جسم دیکھ کر نادم ہوئے اور کہنے لگے جو صحیفہ تم پڑھ رہے تھے، مجھ کو دکھلاؤ کہ دیکھوں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کون سا کلام لے کر آئے ہیں۔ حضرت فاطمہؓ کہنے لگی کہ ہمیں اندیشہ ہے کہ تو کہیں اسے ضائع نہ کردے۔ حضرت عمرؓ نے قسم کھا کر کہا کہ دیکھ کر اسی طرح واپس کردوں گا۔ حضرت عمرؓ لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ جب بہن نے دیکھا کہ عمر کے دل کی دنیا بدل چکی ہے اور سچی طلب پیدا ہوگئی ہے تو بھائی سے کہنے لگی کہ آپ کا جسم ناپاک ہے اور اس صحیفہ کو ناپاک لوگ ہاتھ نہیں لگا سکتے۔ حضرت عمرؓ نے غسل کرکے صحیفہ ہاتھ میں لیا اور جب سورۂ طٰہٰ کو پڑھنا شروع کیا تو کہنے لگا ''ما احسن هذا الكلام واكرمه'' کیا ہی خوبصورت اور عمدہ کلام ہے۔ جب حضرت خبابؓ نے عمر کی زبان سے یہ الفاظ سنے تو باہر آئے اور کہنے لگے کہ میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء آپ کے حق میں قبول ہو چکی ہے۔ کیونکہ میں نے رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعاء فرماتے ہوئے سنا تھا۔

اللهم ايد الاسلام بابی الحكم بن هشام او بعمر بن الخطاب

اے اللہ ابوجہل یا عمر بن خطاب کے ذریعہ اسلام کو تقویت نصیب فرما۔

اس وقت حضرت عمرؓ نے حضرت خبابؓ سے کہا کہ مجھ کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا پتا سمجھا دو تا کہ میں وہاں

جا کر ایمان لے آؤں۔ حضرت خبابؓ نے کہا کہ وہ صفا کے قریب صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف فرما ہیں۔ حضرت عمرؓ نے اپنی تلوار لٹکائی اور چل دیے۔ جب دروازہ پر دستک دی کسی نے دروازہ کی دراڑ سے دیکھا کہ عمرؓ تلوار لٹکائے دروازہ پر کھڑے ہیں تو پریشان ہو گئے۔ حضورؐ سے کہا کہ عمرؓ باہر تلوار لٹکائے کھڑے ہیں۔ حضرت حمزہؓ نے فرمایا کہ آنے دو اگر نیک ارادے سے آئیں گے تو ہم اس کی خدمت کے لیے حاضر ہیں اور اگر برے ارادے سے آئیں گے تو ہم اس کا کام اسی کی تلوار سے تمام کر دیں گے۔ حضورؐ نے بھی اجازت دے دی۔ جب حضرت عمرؓ اندر آ گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر سے پکڑ کر جھنجھوڑا اور فرمایا کہ اس وقت کیسے آنا ہوا۔ کیا اپنی کرتوتوں سے باز نہیں آؤ گے؟ حضرت عمرؓ نے کہا کہ حضور ایمان لانے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے "اللہ اکبر" کا نعرہ بلند فرمایا۔ تمام لوگ سمجھ گئے کہ حضرت عمرؓ مسلمان ہو گئے ہیں۔ صحابہ اس حال میں وہاں سے منتشر ہو گئے کہ وہ اپنے آپ کو محفوظ و مضبوط محسوس کر رہے تھے اور یہ سمجھ رہے تھے کہ اب حضرت عمرؓ و حمزہؓ دونوں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرتے رہیں گے۔

طٰہٰ سے کیا مراد ہے؟

حروف مقطعات کے لیے اصل قانون تو یہی ہے کہ ان کی مراد اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں، لیکن یہاں بعض مفسرین نے تاویلیں کی ہیں۔

(۱) خواجہ حسن بصریؒ اور بعض دیگر مفسرین کے ہاں طٰہٰ یا رجل کے معنی میں ہے۔ (۲) بعض کے ہاں یہ اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ (۳) بعض کے ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی ہے۔ (۴) بعض کے ہاں طا صیغہ امر ہے اور ھا حرف تنبیہ ہے۔ طا کا مادہ وطء ہے۔ وطأ یطأ سمع یسمع سے معتل الفا اور مھموز اللام ہے "طا" اصل میں طأ فعل امر کا صیغہ ہے۔ ہمزہ ساکنہ کے متعلق یہ مشہور قانون ہے کہ ماقبل کی حرکت کے مطابق تبدیل ہو جاتا ہے۔ اگر ہمزہ ساکن ماقبل مضموم ہو تو واو سے بدل جاتا ہے جیسے نؤمن سے نومن اور اگر ہمزہ ساکن ماقبل مکسور ہو تو یا سے بدل جاتا ہے جیسے اِئْمَانٌ سے اِیْمَانٌ اور اگر ہمزہ ساکن ماقبل مفتوح ہو تو ہمزہ الف سے بدل جاتا ہے۔ جیسے طأ سے طا اور ھا حرف تنبیہ ہے۔ مقصد یہ ہے کہ پاؤں زمین پر رکھیے۔ بعض روایات میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر پڑھتے تھے اور مشقت اُٹھاتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ پاؤں زمین پر رکھیں اور زیادہ مشقت میں اپنے آپ کو نہ ڈالیے۔ (تفسیر ابن کثیر) امام اعظم ابو حنیفہؒ کے متعلق بھی منقول ہے کہ قرآن کریم ایک رات میں ختم کرتے تھے۔ ۱۵ پارے ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر پڑھتے تھے اور ۱۵ پارے دوسرے پاؤں پر کھڑے ہو کر پڑھتے تھے۔

لِتَشْقٰٓى آپ کو تھکاوٹ میں ڈالنا مقصود نہیں ہے۔ اَلْعُلٰى اس کی جمع علیا ہے۔ جیسے کبریٰ اور کبر۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ یہاں ذکر لازم مراد ملزوم ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا کنٹرول مراد ہے۔ اس کی تفصیل پیچھے گزر

چکی ہے کہ باری تعالیٰ کا استواء علی العرش من غیر تکیف ولا تشبیہ ولا تحریف ولا تمثیل ہے۔
تحت الثریٰ ثریٰ سے مراد زمین کا نچلا طبقہ ہے۔ مندرجہ بالا آیات میں بہت سی صفات خداوندی بیان ہوگئیں۔ مثلاً خالق کل شئی مالک الکل اور اس کا علم کائنات کے ہر ہر ذرے کو محیط ہے اور وہ قادر مطلق ہے تو ان سب کا تقاضا یہ ہے کہ عبادت اس ایک خدا کی کی جائے۔ وہی عبادت کرنے اور معبود بنانے کے لائق ہے اور کوئی نہیں ہے۔

وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۹﴾ اس سورۃ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ نہایت ہی بسط وتفصیل سے بیان ہوا ہے۔ یہاں اس واقعہ کے ذکر کرنے سے مقصود یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے اہل کتاب کو اور خصوصاً بنی اسرائیل کو یہ تنبیہ کرنا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی طرح وحی اترتی ہے جیسے حضرت موسیٰؑ پر اُترتی رہی ہے اور تمھیں یہ دعویٰ ہے کہ تم حضرت موسیٰؑ کو نبی مانتے ہو تو پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت سے کیوں انکار کرتے ہو؟ حالانکہ یہ بھی اللہ کے رسول ہیں اور ان پر بھی وحی نازل ہوتی ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے قبل ہی فرعون نے خواب دیکھا تھا کہ آگ لگی ہوئی ہے جو قبطیوں کے گھروں کو جلا رہی ہے اور بنی اسرائیل کے گھروں کو چھوڑ رہی ہے۔ جب اس نے معبرین سے تعبیر پوچھی تو معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تیری حکومت وسلطنت کے زوال کا سبب بنے گا۔ کرسی اور اقتدار کا عجیب نشہ ہے۔ فرعون نے اپنا اقتدار بچانے کے لیے ہزاروں معصوم بچوں کا خون بہایا اور حاملہ عورتوں کو تہہ تیغ کیا، لیکن جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔ حضرت موسیٰؑ کی پرورش فرعون کے گھر میں ہوئی اور پھر آپ نے حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس جا کر آٹھ یا دس سال بکریاں چرائیں اور حضرت شعیبؑ نے اپنی ایک صاحبزادی بھی آپ کے نکاح میں دے دی۔ آپ گھر والوں کو لے کر واپس آرہے تھے کہ راستہ میں رات کا وقت ہوگیا۔ سردی کا موسم تھا کہ حضرت موسیٰؑ کو دور سے کچھ روشنی نظر آئی۔ گھر والوں سے فرمایا کہ یہیں ٹھہرے رہو، میں وہاں جا کر آپ کے لیے آگ لے کر آؤں یا شاید وہاں کوئی راستہ بتانے والا مل جائے۔ وہاں پہنچ کر تجلیات خداوندی کا مشاہدہ فرمایا اور نبوت سے سرفراز ہوگئے۔

بِقَبَسٍ آگ کی مشعل فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ الخ حافظ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ یہ جوتے گدھے کے چمڑے کے تھے۔

حضرت موسیٰ کو جوتا نکالنے کے لیے کیوں کہا گیا؟

(۱) بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ کا جوتا چونکہ حمار میت کے چمڑے سے بنا ہوا تھا، لہٰذا اسے اس وجہ سے اتارنے کا حکم دیا گیا، لیکن یہ بات اس وجہ سے زیادہ وزنی معلوم نہیں ہوتی کہ حدیث میں ہے کہ کل اھاب دبغ فقد طھر الخ یعنی جس کھال کو دباغت دی جائے وہ پاک ہوجاتی ہے۔

(۲) بعض نے کہا ہے کہ جوتا ناپاک تھا، اس وجہ سے نکالنے کا حکم دیا گیا۔ پاک جوتے میں نماز جائز ہے، لیکن ایسا کم ہوتا ہے۔ عموماً ناپاکی کا شبہ رہتا ہی ہے۔ اس وجہ سے عام طور پر جوتوں میں نماز نہیں پڑھی جاتی۔ ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے لیے تیار تھے جبکہ جوتے ابھی آپؐ کے پاؤں میں تھے۔ صحابہ کرامؓ کے پاؤں میں بھی جوتے تھے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے اتار دیے تو صحابہ کرامؓ نے بھی اتار دیے۔ حضور نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا کہ جوتے کیوں اتارے ہیں؟ انہوں نے عرض کی آپ کی اتباع میں۔ آپؐ نے فرمایا، میں نے تو اس وجہ سے اتار دیے ہیں کہ ابھی جبریلؑ نے آ کر مجھ کو بتلایا کہ آپ کے جوتے ناپاک ہیں۔ آپ لوگوں کو نکالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بہرحال صحابہ کرام اطاعت وتقلید کے جذبہ میں کمال رکھتے تھے کہ نماز کے اندر بھی اُنہوں نے اللہ کے رسول کی اطاعت کی۔

(۳) اور بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ جوتے اس وجہ سے اتروائے گئے کہ وادیٔ مقدس کی فیوض وبرکات سے مستفید ہوسکیں اور پاؤں بلاواسطہ اس مقدس سرزمین کو چھوئیں۔

إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۲﴾ طوی یہ لپیٹنے اور طے کرنے کے معنی میں آتا ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے چونکہ وہ راستہ طے فرمایا تھا اس وجہ سے اس وادی کو طوی کہا گیا اور پہلے سے بھی یہ وادی مقدس تھی۔ اب اور زیادہ مقدس ہوگئی۔ ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰؑ جب وادیِ مقدس میں تشریف لے گئے تھے آپ نے اون کے موٹے کپڑے پہن رکھے تھے۔ ایک جبہ تھا، ایک قمیض تھی اور ایک چادر تھی۔ وکان نعلاہ من جلد حمار میت اس حدیث کو ترمذی نے غریب کہا ہے۔

وَأَقِمِ الصَّلَوٰةَ لِذِكْرِي ﴿۱۴﴾ اقامت صلوٰۃ اللہ تعالیٰ کی یاد کا بہترین ذریعہ ہے۔ ایک موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ناسی ونائم کی نماز کا وقت بتلاتے ہوئے اس آیت سے استدلال فرمایا تھا۔

عن انس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا رقد احدكم عن الصلوٰة او غفل عنها فليصلها اذا ذكرها فان الله تعالىٰ قال واقم الصلوٰة لذكرى (مسند احمد)

حضرت انسؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے وقت سوتا رہے یا نماز کو بھول جائے تو اس وقت پھر پڑھے جب جاگ جائے یا یاد آ جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نماز قائم کرو میری یاد کے واسطے۔

أَكَادُ أُخْفِيهَا الخ أُخْفِيهَا یا (۱) تو اظهرها کے معنی میں ہے کیونکہ یہ لفظ من الاضداد ہے۔

(۲) یا باب افعال کا ہمزہ کبھی کبھی سلب ماخذ کے لیے استعمال ہوتا ہے لہٰذا اخفیها ازالة الخفا کے معنی میں ہے۔ (۳) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت کو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں۔ حتیٰ کہ اگر اپنے آپ سے چھپانا ممکن ہوتا تو چھپا دیتا جیسا کہ حدیث میں ہے کہ اچھا صدقہ وہ ہے کہ جب دایاں ہاتھ خرچ کرے تو بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلے۔ اس صورت میں مبالغہ فی الاخفا مراد ہے۔

فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا الخ ماقبل میں تین باتیں ذکر ہوئی تھیں۔(۱) فَاعْبُدْنِي (۲) وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي (۳) اور إِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ الخ یہاں فرمایا کہ مذکورہ بالا تینوں باتوں پہ نا قابل شکست یقین رکھواوران باتوں کے متعلق کوئی تمہیں شک اور تردد میں نہ ڈالے۔ فتردیٰ تردأ کا معنی اوپر سے نیچے گرنے کا ہے جس سے مراد منصب سے گرنا ہے اور یہ ہلاک ہونے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ کیونکہ جس شخص کا ایمان مندرجہ بالا باتوں پر نہ ہوگا تو وہ یقیناً ہلاک ہوجائے گا۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهٗ إِذَا تَرَدّٰى ﴿۱۱﴾ اوراس کا مال اسے فائدہ نہیں پہنچا سکے گا جب وہ ہلاک ہوجائے گا۔

(سورۃ اللیل)

قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا الخ

سوال تو نہایت ہی مختصر تھا کہ موسیٰ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟ مگر حضرت موسیٰؑ علیہ السلام نے جواب ذرا مفصل دے دیا۔ جواب میں اگر صرف ''عصا'' ہی کہہ دیتے تو کافی تھا۔ یٔ کی بھی ضرورت نہ تھی۔ یعنی ضمیر متکلم کی ضرورت نہ تھی۔ یہاں بظاہر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ سے مختصر سوال کیا گیا تھا۔ انھوں نے مختصر جواب کیوں نہ دیا؟ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو خوب علم تھا کہ موسیٰ کے ہاتھ میں کیا ہے، مگر پھر بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھنا یہ مانوس کرنے کے لیے تھا تو حضرت موسیٰ نے بھی خوب دل کھول کر باتیں کر دیں۔ اور دوسرا جواب یہ ہے کہ جب انسان کسی پسندیدہ شخص اور دوست سے گفتگو کرتا ہے تو اس سے کلام میں اس کو ایک خاص لذت محسوس ہوتی ہے، لہٰذا حضرت موسیٰؑ نے بقدر گنجائش ذرا زیادہ گفتگو فرمائی تاکہ ہم کلام ہونے کا جو شرف نصیب ہوا ہے، اس سعادت سے خوب بہرہ ور ہوا ور آگے '' وَلِيَ فِيهَا مَاٰرِبُ أُخْرٰى ﴿۱۸﴾ '' فرما کر متعدد فوائد کی طرف اشارہ کر کے بات مختصر کردی۔ وَأَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِي الخ تمام انبیاء علیہم السلام نے بکریاں چرائیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی حضرت شعیب کے ہاں دس سال بکریاں چرائیں۔ حکمت اس میں یہ تھی کہ بکری فطری طور پر ایک شریر جانور ہے۔ خواہ کتنا ہی سبزہ ہو، لیکن بکری نے ادھر ادھر ضرور منہ مارنا ہوتا ہے۔ کسی کے باغ میں چلی گئی تو مصیبت، کسی کے کھیت میں چلی گئی تو لوگوں کی اُلٹی سیدھی باتیں سننی پڑتی ہیں۔ وہ دور دراز جگہوں میں غائب ہوجاتی ہے۔ اگر سزا دو تو نقصان کا اندیشہ۔ الغرض چرواہا قدم قدم پر اپنا غصہ پیتا ہے اور بکریوں کی خدمت اور نگرانی کرتا ہے۔ جن حضرات نے آئندہ انسانوں کے ریوڑ کو سنبھالنا اور اس کی نگرانی کرنی ہو ان کی تربیت یوں بھی کی جاتی تھی۔ بکریاں چرانے سے حضرات انبیاء کی شان میں کچھ کمی نہیں ہوئی اور نہ ہی بکریاں چرانا حضرات انبیاء کی شان اور قدر و منزلت کے خلاف ہے۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام دربار خداوندی میں سب سے زیادہ عاجزی کرنے والے تھے۔

قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ الخ حافظ ابن کثیرؒ نے ایک روایت نقل کی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب

عصا زمین پر پھینکا اور وہ اژدہا بن گیا پھر پکڑنے کا حکم ہوا اور پکڑنا بھی تھا جبڑوں میں ہاتھ ڈال کر۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کپڑے سے پکڑنے لگے تو فرشتے نے کہا، اے موسیٰؑ اگر اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہو کہ یہ اژدھا آپ کو نقصان پہنچائے تو کیا کپڑے سے آپ بچ جائیں گے؟ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا کپڑے سے بچ تو نہیں سکتے، لیکن ہم کمزور مخلوق ہیں اس وجہ سے بظاہر بچاؤ کا سامان کر رہے ہیں۔ جب مانوس ہو گئے تو پھر کپڑا ڈالنا چھوڑ دیا۔ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ یعنی ہاتھ کا سفید ہونا معجزہ ہے۔ کسی بیماری کی وجہ سے ایسا نہ ہوگا جیسے کوڑھ اور برص کے بیمار کی کھال سفید ہو جاتی ہے۔ عقدة من لسانی بچپن میں زبان جل گئی تھی جس کی وجہ سے زبان مبارک میں لکنت آ گئی تھی۔

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ﴿٢٥﴾ وَيَسِّرْ لِي

کہا اے میرے رب میرا سینہ کھول دے ○ اور میرا کام

أَمْرِي ﴿٢٦﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوا قَوْلِي ﴿٢٨﴾ وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا مِّنْ

آسان کر ○ اور میری زبان سے گرہ کھول دے ○ کہ میری بات سمجھ لیں ○ اور میرے لئے میرے کنبہ میں سے ایک معاون

أَهْلِي ﴿٢٩﴾ هَارُونَ أَخِي ﴿٣٠﴾ اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ﴿٣١﴾ وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي ﴿٣٢﴾ كَيْ نُسَبِّحَكَ

بنا دے ○ ہاروں کو جو میرا بھائی ہے ○ اس سے میری کمر مضبوط کر دے ○ اور اسے میرے کام میں شریک کر دے ○ تا کہ ہم تیری پاک ذات کا

كَثِيرًا ﴿٣٣﴾ وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ﴿٣٤﴾ إِنَّكَ كُنتَ بِنَا بَصِيرًا ﴿٣٥﴾ قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ

بہت بیان کریں ○ اور تجھے بہت یاد کریں ○ بیشک تو ہمیں خوب دیکھتا ہے ○ فرمایا اے موسیٰ تیری درخواست

يَا مُوسَىٰ ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَىٰ ﴿٣٧﴾ إِذْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّكَ مَا يُوحَىٰ ﴿٣٨﴾

منظور ہے ○ اور البتہ تحقیق ہم نے تجھ پر ایک دفعہ اور بھی احسان کیا ہے ○ جب ہم نے تیری ماں کے دل میں بات ڈال دی تھی ○

أَنِ اقْذِفِيهِ فِي التَّابُوتِ فَاقْذِفِيهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ

کہ اسے صندوق میں ڈال دے پھر اسے دریا میں ڈال دے پھر اسے دریا کنارے پر ڈال دے گا

عَدُوٌّ لِّي وَعَدُوٌّ لَّهُ ۚ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِي ﴿٣٩﴾ (وقف لازم)

اسے میرا دشمن اور اس کا دشمن اٹھالے گا اور میں نے تجھ پر اپنی طرف سے محبت ڈال دی اور تا کہ تو میرے سامنے پرورش پائے ○

إِذْ تَمْشِي أُخْتُكَ فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَن يَكْفُلُهُ ۖ فَرَجَعْنَاكَ إِلَىٰ

جب تیری بہن کہتی جا رہی تھی کیا تمہیں ایسی عورت بتاؤں جو اسے اچھی طرح پالے پھر ہم نے تجھے تیری

أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ

ماں کے پاس پہنچا دیا کہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور غم نہ کھائے اور تو نے ایک شخص کو مار ڈالا پھر ہم نے تجھے اس غم سے نکالا اور ہم نے تجھے

فُتُونًا ۚ فَلَبِثْتَ سِنِينَ فِي أَهْلِ مَدْيَنَ ثُمَّ جِئْتَ عَلَىٰ قَدَرٍ يَا مُوسَىٰ ﴿٤٠﴾

کئی مرتبہ آزمائش میں ڈالا پھر تو مدین والوں میں کئی برس رہا پھر تو اے موسیٰ تقدیر سے یہاں آیا ○

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي ﴿٤١﴾ اذْهَبْ أَنتَ وَأَخُوكَ بِآيَاتِي وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي ﴿٤٢﴾

اور میں نے تجھے خاص اپنے واسطے بنایا ہے ○ تو اور تیرا بھائی میری نشانیاں لے کر جاؤ اور میری یاد میں کوتاہی نہ کرو ○

اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۴۳﴾ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿۴۴﴾
فرعون کے پاس جاؤ بے شک وہ سرکش ہو گیا ہے ○ سو اس سے نرمی سے بات کرو شاید وہ نصیحت حاصل کرے یا ڈر جائے ○
قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿۴۵﴾ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِىْ مَعَكُمَآ
کہا اے ہمارے رب ہمیں ڈر ہے کہ وہ ہم پر زیادتی کرے یا یہ کہ زیادہ سرکشی کرے ○ فرمایا ڈرو مت میں تمہارے ساتھ
اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿۴۶﴾ فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِىٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬
سنتا اور دیکھتا ہوں ○ سو تم دونوں اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ بیشک ہم تیرے رب کی طرف سے پیغام لے کر آئے ہیں کہ بنی اسرائیل کو ہمارے
وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿۴۷﴾
ساتھ بھیج دے اور انہیں تکلیف نہ دے ہم تیرے پاس رب کی طرف سے نشانی لے کر آئے ہیں اور سلامتی اس کے لئے ہے جو سیدھی راہ چلے ○
اِنَّا قَدْ اُوْحِىَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۴۸﴾ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ﴿۴۹﴾
بیشک ہمیں وحی سے بتایا گیا ہے کہ عذاب اسی پر ہوگا جو جھٹلائے اور منہ پھیرے ○ کہا اے موسیٰ پھر تمہارا رب کون ہے ○
قَالَ رَبُّنَا الَّذِىْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَىْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿۵۰﴾ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ
کہا ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی صورت عطا کی پھر راہ دکھائی ○ کہا پھر پہلی جماعتوں کا کیا
الْاُوْلٰى ﴿۵۱﴾ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّىْ فِىْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّىْ وَلَا يَنْسَى ﴿۵۲﴾ الَّذِىْ
حال ہے ○ کہا ان کا علم میرے رب کے ہاں کتاب میں ہے میرا رب نہ غلطی کرتا ہے اور نہ بھولتا ہے ○ جس نے
جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ
تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا اور تمہارے لئے اس میں راستے بنائے اور آسمان سے پانی نازل کیا
فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿۵۳﴾ كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ
پھر ہم نے اس سے طرح طرح کی مختلف سبزیاں نکالیں ○ کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو چراؤ بیشک اس میں
لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى النُّهٰى ﴿۵۴﴾ ع
عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں ○

افاداتِ محمود:

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا الخ

مبلغ کی تبلیغ اس وقت اثر انداز ہوتی ہے جب وہ نرمی کے ساتھ بات کرتا ہو۔ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ الخ اس سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ نہ بھولنے کا علاج لکھنا اور تحریر کرنا ہے جیسا کہ قول مشہور ہے۔ العلم صید والکتابة قید یعنی علم شکار کی مانند ہے۔ اس کو محفوظ کرنے کے لیے اسے لکھنا پڑے گا، تب آپ کی قید میں آئے گا۔

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾

اسی زمین سے ہم نے تمہیں بنایا اور اسی میں لوٹائیں گے اور دوبارہ اسی سے نکالیں گے۔

وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿۵۶﴾ قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا

اور ہم نے فرعون کو اپنی سب نشانیاں دکھا دیں پھر اس نے جھٹلایا اور انکار کیا۔ کہا اے موسیٰ کیا تو ہمیں اپنے جادو سے ہمارے ملک سے

بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۵۷﴾ فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا

نکالنے کے لیے آیا ہے۔ سو ہم بھی تیرے مقابلہ میں ایک ایسا ہی جادو لائیں گے سو ہمارے اور اپنے درمیان ایک وعدہ مقرر کر دے

لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿۵۸﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ

نہ ہم اس کے خلاف کریں اور نہ تو کسی صاف میدان میں۔ کہا تمہارا وعدہ جشن کا دن ہے اور

يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿۵۹﴾ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿۶۰﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى

دن چڑھے لوگ اکٹھے کیے جائیں۔ پھر فرعون لوٹ گیا اور اپنے مکر کا سامان جمع کیا پھر آیا۔ موسیٰ نے کہا

وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿۶۱﴾

افسوس تم اللہ پر بہتان نہ باندھو ورنہ وہ کسی عذاب سے تمہیں ہلاک کر دے گا اور بیشک کس نے جھوٹ بنایا وہ غارت ہوا۔

فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿۶۲﴾ قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ

پھر ان کا آپس میں اختلاف ہو گیا اور خفیہ گفتگو کرتے رہے۔ کہا بیشک یہ دونوں جادوگر ہیں

اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿۶۳﴾ فَاَجْمِعُوْا

چاہتے ہیں کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں ملک سے نکال دیں اور تمہارے عمدہ طریقہ کو موقوف کر دیں۔ پھر تم اپنی

كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿۶۴﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى

تدبیر جمع کر کے صف باندھ کر آؤ اور تحقیق آج جیت گیا جو غالب رہا۔ کہا اے موسیٰ

اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿۶۵﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا فَاِذَا حِبَالُهُمْ

یا تو ڈال اور یا ہم پہلے ڈالنے والے ہوں۔ کہا بلکہ تم ڈالو پس اچانک ان کی رسیاں

وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿۶۶﴾ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً

اور لاٹھیاں ان کے جادو سے اس کے خیال میں آئیں کہ دوڑ رہی ہیں۔ پھر موسیٰ نے اپنے دل میں ڈر

مُوسٰى ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلٰى ﴿٦٨﴾ وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا

محسوس کیا○ ہم نے کہا ڈر مت بیشک تو ہی غالب ہوگا○ اور جو تیرے دائیں ہاتھ میں ہے ڈال دے کہ نگل جائے

صَنَعُوا ۖ إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سٰحِرٍ ۖ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتٰى ﴿٦٩﴾ فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ

جو کچھ انہوں نے بنایا ہے جو کچھ کہ انہوں نے بنایا ہے صرف جادوگر کا فریب ہے اور جادوگر کا بھلا نہیں ہوتا جہاں بھی ہو○ پھر جادوگر

سُجَّدًا قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ هٰرُونَ وَمُوسٰى ﴿٧٠﴾ قَالَ آمَنْتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ

سجدہ میں گر پڑے کہا ہم ہارون اور موسیٰ کے رب پر ایمان لائے○ کہا تم میری اجازت سے پہلے ہی اس پر ایمان لے آئے

إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۖ فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ

بیشک یہ تمہارا سردار ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا سو اب میں تمہارے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کٹواؤں گا

وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَا أَشَدُّ عَذَابًا وَأَبْقٰى ﴿٧١﴾

اور تمہیں کھجور کے تنوں پر سولی دوں گا اور تمہیں معلوم ہو جائے گا ہم میں سے کس کا عذاب سخت اور دیر تک رہنے والا ہے○

قَالُوا لَنْ نُؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَاءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِي فَطَرَنَا فَاقْضِ مَا أَنْتَ

کہا ہم تجھے ہرگز ترجیح نہ دیں گے ان کھلی ہوئی نشانیوں کے مقابلہ میں جو ہمارے پاس آ چکی ہیں اور نہ اسکے مقابلہ میں جس نے ہمیں

قَاضٍ ۖ إِنَّمَا تَقْضِي هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٧٢﴾ إِنَّا آمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَا

پیدا کیا ہے سو تو کر گزر جو تجھے کرنا ہے تو صرف اس دنیا کی زندگی پر حکم چلا سکتا ہے○ بیشک ہم اپنے رب پر ایمان لائے ہیں تاکہ ہمارے

أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۗ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَأَبْقٰى ﴿٧٣﴾ إِنَّهُ مَنْ يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا

گناہ معاف کرے اور جو تو نے ہم سے زبردستی جادو کرایا اور اللہ بہتر اور سدا باقی رہنے والا ہے○ بیشک جو شخص اپنے رب کے پاس

فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ ۖ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿٧٤﴾ وَمَنْ يَأْتِهِ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ

مجرم ہو کر آئے گا سو اس کے لئے دوزخ ہے جس میں نہ مرے گا اور نہ جیے گا○ اور جو اس کے پاس مومن ہو کر آئے گا حالانکہ

الصّٰلِحٰتِ فَأُولٰئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿٧٥﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ

اس نے اچھے کام بھی کئے ہوں تو ان کے لئے بلند مرتبے ہوں گے○ ہمیشہ رہنے کے باغ جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی

خٰلِدِينَ فِيهَا ۚ وَذٰلِكَ جَزٰؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿٧٦﴾

وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ اس کی جزا ہے جو گناہ سے پاک ہوا○

افاداتِ محمود:

مَكَانًا سُوًى اس کے دو معنی ہیں۔(۱) ایک یہ ہے کہ ایسی جگہ مقرر کریں گے کہ دونوں طرف سے پیمائش میں برابر ہو اور دونوں فریق کے لیے آنا آسان ہو، کسی کی طرف کم اور کسی کی طرف زیادہ نہ ہو۔(۲) اور دوسرا معنی یہ ہے کہ مقابلہ کرنے کے لیے ایسی ہموار زمین کا انتخاب کریں گے کہ اس میں اونچ نیچ نہ ہو تاکہ لوگ آسانی سے مقابلہ دیکھ سکیں۔

تعداد ساحرین

(۱) حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ یہ ۷۰ یا ۷۲ تھے۔(۲) محمد بن کعب فرماتے ہیں کہ (۸۰۰۰۰) اسی ہزار تھے۔(۳) قاسم بن ابی برہ کے نزدیک (۷۰۰۰۰) ستر ہزار تھے۔(۴) سدی فرماتے ہیں (۳۰۰۰۰) تیس ہزار سے کچھ زیادہ تھے (۵) ابوثمامہ کہتے ہیں (۱۹۰۰۰) انیس ہزار تھے (۶) بقول محمد بن اسحاق کے (۱۵۰۰۰) پندرہ ہزار تھے (۷) اور حضرت کعب احبار کہتے ہیں (۱۲۰۰۰) بارہ ہزار تھے۔(۸) ایک اور قول کے مطابق (۲۴۰۰۰۰) دو لاکھ چالیس ہزار تھے کیونکہ شمعون سب جادوگروں کا رئیس و سرِ گروہ تھا۔ اس کے ۱۲ نقیب تھے اور ہر نقیب کے ساتھ ۲۰ عریف تھے۔ ۲۰×۱۲ کل ۲۴۰ دو سو چالیس بن گئے۔ پھر ہر عریف کے ساتھ ایک ہزار ساحر تھے۔ ۲۴۰×۱۰۰۰ کل ۲۴۰۰۰۰ دو لاکھ چالیس ہزار ہو گئے۔ بہرحال تعداد جتنی بھی ہو، لیکن مقام حیرت ہے کہ صبح کے وقت یہ لوگ جادوگر و ساحر تھے اور شام کو شہادت کے اعلیٰ و ارفع منصب پر فائز ہو گئے۔ فذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ وَأَسَرُّوا النَّجْوَىٰ آپس میں ساحروں نے مشورہ کیا تھا کہ اگر واقعی حضرت موسیٰؑ کے پاس جادو ہے تو ہم غالب آ جائیں گے اور اگر من عند اللہ کوئی اور معاملہ ہے تو پھر موسیٰؑ غالب آ جائیں گے اور اگر یہ غالب آ گئے تو پھر ہم ان کی اتباع کریں گے۔

إِنَّ هَٰذَانِ لَسَاحِرَانِ یہاں ''ان'' مخفف من المثقل ہے۔ اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان حرف مشبہ بالفعل ہے قانون یہ ہے کہ حروف مشبہ بالفعل کا اسم منصوب اور خبر مرفوع ہوتی ہے تو یہاں ہذان کے بجائے ہذین منصوب ہونا چاہیے تھا۔ مرفوع کیوں ہے؟ (۱) اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ دوسری قرأت میں ھذین ہی ہے لیکن مشہور قرأۃ حالت رفع والی ہے۔(۲) دوسرا جواب یہ ہے کہ انسانوں کے بنائے ہوئے ضابطے اور قاعدے اکثر جگہ نافذ ہوتے ہیں، لیکن ہر جگہ نافذ نہیں ہوتے۔ جیسے اصول فقہ میں یہ ضابطہ اکثر بیان ہوا ہے کہ نکرہ جب مکرر آتا ہے تو نکرۂ ثانیہ غیر اولیٰ ہوتا ہے اور اس کی بہت سی مثالیں بھی بیان کی گئی ہیں لیکن صاحب تلویح نے قرآن کریم ہی سے ایک ایسی مثال پیش کی ہے جس سے یہ ضابطہ ٹوٹتا نظر آتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے کہ وھو الذی فی السماء الہ وفی الارض الہ اب اس آیت میں الٰہ مکرر آیا ہے لیکن نکرہ ثانیہ عین اولیٰ ہے

کما لا یخفی علی من له ادنیٰ ممارسة فی الفن اسی طرح یہاں حرف مشبہ بالفعل موجود ہے لیکن وہ عمل نہیں کرتا جیسا کہ ایک شاعر کا شعر ہے۔

ان اباھا وابا اباھا قد بلغا فی المجد منتھاھا

یعنی اس کے باپ دادا بزرگی کی انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں۔

یہاں ابا ھا حالت رفع میں ہے۔ حالانکہ قانوناً اس کو ابیھا ہونا چاہیے تھا لیکن بنو کنانہ کی لغت میں کبھی وہ حرف مشبہ بالفعل کے بعد بھی مرفوع پڑھتے ہیں۔ منصوب نہیں پڑھتے۔ بعض لوگوں نے اور بھی جوابات دیے ہیں مثلاً ان نعم کے معنی میں ہے یا ملغاعن العمل ہے لیکن یہ جوابات چونکہ کمزور اور عام نحو کے قواعد کے خلاف ہیں لہٰذا ہم پہلے دو جوابوں پر اکتفا کرتے ہیں اور لسحران پر لام تاکید اس وجہ سے داخل کیا گیا ہے کہ ان مخفف من المثقل اور ان نافیہ میں فرق واضح ہو۔

امام ابوحنیفہؒ سے پوچھا گیا کہ اگر کسی کو مارنے کی غرض سے بڑا پتھر پھینکا جائے تو اس صورت میں بھی شبہ عمد ہے؟ امام صاحبؒ نے فرمایا ولو بابا قبیس ۔ یعنی کعبہ کے مشرقی جانب کو ایک پہاڑ ہے جسے جبل ابی قبیس کہا جاتا ہے اگر اس سے بھی پتھر پھینکا جائے پھر بھی شبہ عمد ہے۔

یہاں امام اعظمؒ کے کلام میں بھی ولو بابا قبیس ہے۔ حالانکہ قانوناً ''ولو بابی قبیس'' ہونا چاہیے تھا۔ معلوم ہوا کہ بعض لغات میں اس قانون کا تخلف موجود ہے۔ (۳) ایک جواب یہ بھی دیا گیا ہے کہ ان جب مخفف من المثقل ہو تو وہ عمل نہیں کرتا۔

قَالُوْا یٰمُوْسٰی اِمَّآ اَنْ تُلْقِیَ الخ

جادوگر بھی پیغمبر کا احترام کرتے تھے۔ اس وجہ سے انہوں نے حضرت موسیٰؑ سے عرض کیا کہ آپ پہل کریں۔ اس مقابلے کی کیفیت یہ تھی کہ رسیوں اور لکڑیوں کی تعداد جادوگروں کی تعداد سے دوگنی تھی۔ فَاَوْجَسَ فِیْ نَفْسِهٖ خِیْفَةً الخ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خوف کا ایک سبب یہ تھا کہ ایسا نہ ہو کہ لاٹھی زمین پر ڈالنے سے پہلے ہی لوگ جادوگروں کے جال میں پھنس جائیں اور معجزہ دیکھنے اور سمجھنے کا موقع نہ ملے (۲) بے وقوف اور ناسمجھ لوگ معجزہ اور سحر میں فرق نہ کر پائیں اور کسی فتنے کا شکار ہو جائیں۔ جیسا کہ '' لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰی '' سے مفہوم ہوتا ہے۔

سحر اور معجزہ میں فرق

جادو سے درحقیقت کسی چیز کی حقیقت و ماہیت نہیں بدلتی۔ جب جادو کا اثر ختم ہو جاتا ہے تو چیز اپنی اصلی ہیئت پر آ جاتی ہے۔ یہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا نے لاکھوں سانپ جو کہ رسیوں اور لکڑیوں سے بنائے گئے

تھے، ہڑپ کر لیے، حتیٰ کہ وہ بڑے بڑے پتھر بھی کھا گیا، لیکن جب حضرت موسیٰؑ نے عصا ہاتھ میں لیا تو اس نے نہ کوئی رسی اُگلی اور نہ ذرا برابر اس کا حجم بڑا ہوا۔ اس عجوبہ قدرت کو دیکھ کر تمام جادوگر سجدہ میں گر گئے اور باری تعالیٰ کی توحید کا ڈنکے کی چوٹ اعلان کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر اپنی رحمت کے دروازے ایسے کھول دیئے کہ اس حالتِ سجدہ میں جنت ان کے سامنے کر دی گئی اور وہ اس وقت اپنی منازل ومحلات کا نظارہ ومشاہدہ کرنے لگے۔

وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰىٓ ۙ اَنْ اَسْرِ

اور البتہ ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ میرے بندوں کو

بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ﴿۷۷﴾

راتوں رات لے جا پھر ان کے لئے دریا میں خشک راستہ بنا دے پکڑے جانے سے نہ ڈر اور نہ کسی خطرہ کا خوف کھا ○

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿۷۸﴾ وَاَضَلَّ

پھر فرعون نے اپنے لشکر کو لے کر ان کا پیچھا کیا پھر انہیں دریا نے ڈھانپ لیا جیسا ڈھانپا ○ اور فرعون نے

فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿۷۹﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَ

اپنی قوم کو بہکایا اور راہ پر نہ لایا ○ اے بنی اسرائیل ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی اور

وٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿۸۰﴾ كُلُوْا

تم سے طور کی دائیں طرف کا وعدہ کیا اور تم پر من وسلویٰ اتارا ○ کھاؤ

مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ

جو ستھری چیز ہم نے تمہیں دی ہیں اور اس میں حد سے نہ گزرو پھر تم پر میرا غضب نازل ہوگا اور جس پر میرا

عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿۸۱﴾ وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ

غضب نازل ہوا سو وہ گڑھے میں جا گرا ○ اور بیشک میں بڑا بخشنے والا ہوں اس کو جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھے

صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿۸۲﴾ وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۸۳﴾ قَالَ هُمْ

کام کرے پھر ہدایت پر قائم رہے ○ اور اے موسیٰ تجھے اپنی قوم سے پہلے جلدی آنے کا کیا سبب ہوا ○ کہا وہ بھی

اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿۸۴﴾ قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ

میرے پیچھے یہ آرہے ہیں اور اے میرے رب میں جلدی تیری طرف آیا ہوں تاکہ تو خوش ہو ○ فرمایا تیری قوم کو تیرے بعد ہم نے

مِنْ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿۸۵﴾ فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ

آزمائش میں ڈال دیا ہے اور انہیں سامری نے گمراہ کر دیا ہے ○ پھر موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصہ میں بھرے ہوئے

اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ

افسوس کرتے ہوئے لوٹے کہا اے میری قوم کیا تمہارے رب نے تم سے اچھا وعدہ نہیں کیا تھا پھر کیا تم پر بہت زمانہ

الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ﴿۸۶﴾

گزر گیا تھا یا تم نے چاہا کہ تم پر تمہارے رب کا غصہ نازل ہو تب تم نے مجھ سے وعدہ خلافی کی ○

قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ

کہا ہم نے اپنے اختیار سے آپ سے وعدہ خلافی نہیں کی لیکن ہم سے اس قوم کے زیور کا بوجھ اٹھوایا گیا تھا

فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿۸۷﴾ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ

سو ہم نے اسے ڈال دیا پھر اسی طرح سامری نے ڈال دیا ○ پھر ان کے لئے ایک بچھڑا نکال لایا ایک جسم جس میں گائے کی آواز تھی

فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۬ فَنَسِيَ ﴿۸۸﴾ اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ

پھر کہا یہ تمہارا اور موسیٰ کا معبود ہے سو وہ بھول گیا ہے ○ کیا پس وہ نہیں دیکھتے کہ وہ انہیں کسی بات کا جواب

قَوْلًا ۬ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ﴿۸۹﴾

نہیں دیتا اور ان کے نقصان اور نفع کا بھی اسے اختیار نہیں ○

افاداتِ محمود:

طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا الخ

بحر قلزم میں بنی اسرائیل کے (۱۲) بارہ قبائل کے لیے بارہ راستے بنا دیے گئے تھے یہ راستے ایسے خشک ہو گئے تھے جیسے سطح زمین میں عام راستے ہوتے ہیں۔ وہاں کیچڑ تک نہ تھی۔

وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿۸۵﴾ الخ بعض اسرائیلی روایات میں ہے کہ سامری کا نام ہارون تھا اور بعض روایات میں ہے کہ سامری کا نام موسیٰ تھا اور اس کو اس کی ماں نے کسی غار میں بچپن میں پھینک دیا تھا۔ حضرت جبریل اپنی انگلی اس کے منہ میں رکھتے تھے اور باذن خداوندی اس سے دودھ نکلتا تھا۔ گویا اس کی پرورش جبرئیلؑ نے کی تھی۔

صاحب روح البیان نے یہاں ایک شعر نقل کیا ہے، جو درج ذیل ہے:

فموسیٰ الذی رباہ فرعون مرسل

وموسیٰ الذی رباہ جبریل کافر

یعنی جس موسیٰ کی پرورش فرعون نے کی وہ تو اللہ کا رسول بنا اور جس موسیٰ کی پرورش جبریل نے کی وہ کافر بن گیا۔

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ

اور انہیں ہارون نے اس سے پہلے کہہ دیا تھا اے میری قوم

اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ﴿۹۰﴾

اس سے تمہاری آزمائش کی گئی ہے اور بیشک تمہارا رب رحمٰن ہے سو میری پیروی کرو اور میرا کہا مانو ○

قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿۹۱﴾ قَالَ يٰهٰرُوْنُ

کہا ہم برابر اسی پر جمے بیٹھے رہیں گے یہاں تک کہ موسیٰ ہمارے پاس لوٹ کر آئے ○ کہا اے ہارون

مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ﴿۹۲﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿۹۳﴾ قَالَ يَبْنَؤُمَّ

تمہیں کس چیز نے روکا جب تم نے دیکھا تھا کہ وہ گمراہ ہوگئے ہیں ○ کہ تو میرے پیچھے نہ آیا کیا پھر تو نے بھی میری حکم عدولی کی ○ کہا

لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ

اے میری ماں کے بیٹے میری داڑھی اور سر نہ پکڑ بیشک میں ڈرا اس سے کہ تو کہے گا تو نے بنی اسرائیل میں پھوٹ

اِسْرَاۗءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ﴿۹۴﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ﴿۹۵﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا

ڈال دی اور میرے فیصلہ کا انتظار نہ کیا ○ کہا اے سامری تیرا کیا معاملہ ہے ○ کہا میں نے وہ چیز دیکھی تھی

لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ

جو دوسروں نے نہ دیکھی پھر میں نے رسول کے نقش قدم کی ایک مٹھی مٹی کی لے کر ڈال دی اور میرے دل نے مجھے ایسی ہی

نَفْسِيْ ﴿۹۶﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۠ وَاِنَّ لَكَ

بات سوجھائی ○ کہا بس چلا جا تیرے لئے زندگی میں یہ سزا ہے کہ تو کہے گا ہاتھ نہ لگانا اور تیرے لئے ایک

مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۭ لَنُحَرِّقَنَّهٗ

اور وعدہ ہے جو تجھ سے ٹلنے والا نہیں اور تو اپنے معبود کو دیکھ جس پر تو جما بیٹھا تھا ہم اسے ضرور جلادیں گے

ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿۹۷﴾ اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَسِعَ

پھر اسے دریا میں بکھیر کر بہادیں گے ○ تمہارا معبود وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کے علم میں

كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿۹۸﴾ كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ

سب چیز سما گئی ہے ○ ہم اسی طرح سے تجھے گذشتہ لوگوں کی کچھ خبریں سناتے ہیں اور ہم نے تجھے اپنے ہاں سے

مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿٩٩﴾ مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾

ایک نصیحت نامہ دیا ہے ○ جس نے اس سے منہ پھیرا سو وہ قیامت کے دن بوجھ اٹھائے گا ○

خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ؕ وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَ

اس میں ہمیشہ رہیں گے اوران کے لئے قیامت کے دن برا بوجھ ہوگا ○ جس دن صور پھونکا جائے گا اور

نَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿١٠٢﴾ يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾

ہم اس دن مجرموں کو نیلی آنکھوں والے جمع کردینگے ○ چپکے چپکے آپس میں باتیں کہتے ہوں گے کہ تم صرف دس دن ہی ٹھہرے ہو ○

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾

ہم خوب جان لیں گے جو کچھ وہ کہیں گے جب ان میں سے بڑا سمجھدار کہے گا کہ تم ایک ہی دن ٹھہرے ہو ○

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ﴿١٠٥﴾ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾

اور تجھ سے پہاڑوں کا حال پوچھتے ہیں سو کہہ دے میرا رب انہیں بالکل اڑا دے گا ○ پھر زمین کو چٹیل میدان کر کے چھوڑے گا ○

لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ﴿١٠٧﴾ يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ

تو اس میں کجی اور ٹیلا نہیں دیکھے گا ○ اس دن پکارنے والے کا اتباع کریں گے اس میں کوئی کجی نہیں ہوگی

وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٨﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ

اور رحمٰن کے ڈر سے آوازیں دب جائیں گی پھر تو پاؤں کی آہٹ کے سوا کچھ نہیں سنے گا ○ اس دن سفارش کام نہیں آئے گی

اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا

مگر جسے رحمٰن نے اجازت دی اور اس کی بات پسند کی ○ وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے اور پیچھے ہے اور

خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿١١٠﴾ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ وَقَدْ خَابَ

ان کا علم اسے احاطہ نہیں کرسکتا ○ اور سب منہ حی وقیوم کے سامنے جھک جائیں گے اور تحقیق نامراد ہوا

مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿١١١﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا

جس نے ظلم کا بوجھ اٹھایا ○ اور جو نیک کام کرے گا اور وہ مومن بھی ہو تو اسے ظلم اور حق تلفی کا کوئی

وَّلَا هَضْمًا ﴿١١٢﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ

خوف نہیں ہوگا ○ اور اسی طرح ہم نے اسے عربی قرآن نازل کیا ہے اور ہم نے اس میں طرح طرح سے ڈرانے کی

لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا

باتیں سنائیں تا کہ وہ ڈریں یا ان میں سمجھ پیدا کر دے ○ سو اللہ بادشاہ حقیقی بلند مرتبے والا ہے اور تو

تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾

قرآن کے لینے میں جلدی نہ کر جب تک اس کا اترنا پورا نہ ہو جائے اور کہہ اے میرے رب مجھے اور زیادہ علم دے ○

وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ ع وَاِذْ قُلْنَا

اور ہم نے اس سے پہلے آدم سے بھی عہد لیا تھا پھر وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں پختگی نہ پائی ○ اور جب ہم نے

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا

فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے سب نے سجدہ کیا اس نے انکار کیا ○ پھر ہم نے کہا اے آدم بے شک یہ

عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ

تیرا اور تیری بیوی کا دشمن ہے سو تمہیں جنت سے نہ نکلوا دے پھر تو تکلیف میں پڑ جائے ○ بے شک تو اس میں بھوکا

فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ

اور ننگا نہیں ہوگا ○ اور بیشک تو اس میں نہ پیاسا ہوگا اور نہ تجھے دھوپ لگے گی ○ پھر شیطان نے اس کے

الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿۱۲۰﴾ فَاَكَلَا

دل میں خیال ڈالا کہا اے آدم کیا میں تجھے ہمیشگی کا درخت بتاؤں اور ایسی بادشاہی جس میں ضعف نہ آئے ○ پھر دونوں نے

مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۫ وَعَصٰٓى

اس درخت سے کھایا تب ان پر ان کی برہنگی ظاہر ہوگئی اور اپنے اوپر جنت کے پتے چپکانے لگے اور آدم نے

اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿۱۲۱﴾ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿۱۲۲﴾ قَالَ اهْبِطَا

اپنے رب کی نافرمانی کی پھر بھٹک گیا ○ پھر اس کے رب نے اسے سرفراز کیا پھر اس کی توبہ قبول کی اور راہ دکھائی ○ فرمایا تم دونوں

مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۥ فَمَنِ اتَّبَعَ

یہاں سے نکل جاؤ تم میں سے ایک دوسرے کا دشمن ہے پھر اگر تمہیں میری طرف سے ہدایت پہنچے پھر جو میری ہدایت

هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً

پر چلے گا تو گمراہ نہیں ہوگا اور نہ تکلیف اٹھائے گا ○ اور جو میرے ذکر سے منہ پھیرے گا تو اس کی زندگی بھی

ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ

تنگ ہوگی اور اسے قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے○ کہے گا اے میرے رب تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا حالانکہ

كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿۱۲۵﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ

میں بینا تھا○ فرمائے گا اسی طرح تیرے پاس ہماری آیتیں پہنچی تھیں پھر تو نے انہیں بھلا دیا تھا اور اسی طرح آج تو بھی

تُنْسٰى ﴿۱۲۶﴾ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۭ وَلَعَذَابُ

بھلایا گیا ہے○ اور اسی طرح ہم بدلہ دیں گے جو حد سے نکلا اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہیں لایا اور البتہ آخرت کا

الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿۱۲۷﴾ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ

عذاب بڑا سخت اور دیر پا ہے○ سو کیا انہیں اس بات سے بھی سمجھ نہیں آئی کہ ہم نے ان سے پہلے کئی جماعتیں ہلاک کر دی ہیں یہ لوگ

فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

ان کی جگہوں میں پھرتے ہیں بیشک اس میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں○ اور اگر تیرے رب کی طرف سے

مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿۱۲۹﴾ ۭ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ

ایک بات پہلے طے شدہ نہ ہوتی اور میعاد معین نہ ہوتی تو عذاب لازمی طور پر ہوتا○ پس صبر کر اس پر جو کہتے ہیں اور سورج کے

بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ

نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کر اور رات کی کچھ گھڑیوں میں اور دن کے

وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿۱۳۰﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا

اول اور آخر میں بھی تسبیح کر تا کہ تجھے خوشی حاصل ہو○ اور تو اپنی نظر ان چیزوں کی طرف نہ دوڑا جو ہم نے مختلف

بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ڏ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ

قسم کے لوگوں کو دنیاوی زندگی کی رونق کے سامان دے رکھے ہیں تا کہ ہم انہیں اس میں آزمائیں اور تیرے رب کا رزق بہتر

وَّاَبْقٰى ﴿۱۳۱﴾ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۭ لَا نَسْـَٔــلُكَ رِزْقًا ۭ نَحْنُ

اور دیر پا ہے○ اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کر اور خود بھی اس پر قائم رہ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ہم تجھے

نَرْزُقُكَ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اَوَلَمْ

روزی دیتے ہیں اور پرہیزگاری کا انجام اچھا ہے○ اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ ہمارے پاس اپنے رب سے کوئی نشانی کیوں نہیں لے آتا

تَأْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْأُولَى ﴿١٣٣﴾ وَلَوْ أَنَّا أَهْلَكْنَاهُمْ بِعَذَابٍ مِنْ
کیا ان کے پاس پہلی کتابوں کی شہادت نہیں پہنچی ○ اور اگر ہم انہیں اس سے پہلے کسی عذاب سے ہلاک
قَبْلِهِ لَقَالُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ مِنْ قَبْلِ
کر دیتے تو کہتے اے ہمارے رب تو نے ہمارے پس کوئی رسول کیوں نہ بھیجا تا کہ ہم ذلیل وخوار ہونے سے پہلے
أَنْ نَذِلَّ وَنَخْزَىٰ ﴿١٣٤﴾ قُلْ كُلٌّ مُتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ
تیرے حکموں پر چلتے ○ کہہ دو ہر ایک انتظار کرنے والا ہے سو تم بھی انتظار کرو آئندہ تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ
أَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدَىٰ ﴿١٣٥﴾
سیدھی راہ پر کون ہے اور ہدایت پانے والا کون ہے ○

ع ۸

افاداتِ محمود:

زرقا اس سے معلوم ہوا کہ نیلی آنکھوں والا ہونا کوئی خوبصورتی کی بات نہیں ہے۔ لہٰذا انگریزوں کے مقابلہ میں ہمارا حسن فائق ہے۔

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ الخ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا وہ وعدہ ہے جس کا ذکر سورۂ انفال میں گزر چکا ہے یعنی "وما كان الله ليعذبهم وانت فيهم"۔

سورة الانبیاء مکیة

آیتیں ۱۱۲ سورة انبیاء مکی ہے رکوع ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝١ مَا يَأْتِيْهِمْ

لوگوں کے حساب کا وقت قریب آ گیا ہے اور وہ غفلت میں پڑ کر منہ پھیرنے والے ہیں۝ ان کے رب کی

مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝٢ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ

طرف سے سمجھانے کے لئے کوئی ایسی نئی بات انکے پاس نہیں آتی کہ جسے سن کر ہنسی میں نہ ٹال دیتے ہوں۝ ان کے دل کھیل میں

وَأَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا هَلْ هٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ أَفَتَأْتُوْنَ

لگے ہوئے ہیں اور ظالم پوشیدہ سرگوشیاں کرتے ہیں کہ یہ تمہاری طرح ایک انسان ہی تو ہے پھر کیا تم

السِّحْرَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝٣ قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

دیدہ دانستہ جادو کی باتیں سننے جاتے ہو۝ رسول نے کہا کہ میرا رب آسمان اور زمین کی سب باتیں جانتا ہے

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٤ بَلْ قَالُوْا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ بَلِ افْتَرٰهُ بَلْ

اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۝ بلکہ کہتے ہیں کہ یہ بیہودہ خواب ہیں بلکہ اس نے جھوٹ بنایا ہے بلکہ

هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُوْنَ ۝٥ مَا آمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ

وہ شاعر ہے پھر چاہیئے کہ ہمارے پاس کوئی نشانی لائے جس طرح پہلے پیغمبر بھیجے گئے تھے۝ ان سے پہلے کوئی بستی

قَرْيَةٍ أَهْلَكْنٰهَا أَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝٦ وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْ

ایمان نہیں لائی تھی جسے ہم نے ہلاک کیا کیا اب یہ ایمان لائیں گے۝ اور ہم نے تم سے پہلے بھی تو آدمیوں ہی کو رسول بنا کر بھیج تھا

إِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٧ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ

ان کی طرف ہم وحی بھیجا کرتے تھے اگر تم نہیں جانتے تو علم والوں سے پوچھ لو۝ اور ہم نے ان کے

جَسَدًا لَّا يَأْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝٨ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ

ایسے بدن بھی نہیں بنائے تھے کہ وہ کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ ہمیشہ رہنے والے تھے۝ پھر ہم نے ان سے وعدہ سچا کر دیا

فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَاۤءُ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ۞ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ

تب انہیں اور جسے ہم نے چاہا نجات دی اور ہم نے حد سے بڑھنے والوں کو ہلاک کر دیا ۞ البتہ تحقیق ہم نے تمہارے پاس ایک ایسی

ذِكْرُكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۞ ع

کتاب بھیجی ہے جس میں تمہاری نصیحت ہے کیا پس تم نہیں سمجھتے ۞

افاداتِ محمود:

بخاری اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی تو صنادید قریش مثل ابوجہل وغیرہ نے آپ کے گلے میں چادر ڈال دی اور آپ کو لے جانے لگے تو ابوبکرؓ نے فرمایا:

اتقتلون رجلاً ان یقول ربی الله

اس روایت سے یہ بات متبادر ہوتی ہے کہ

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْۤ الخ

اسی سوال کے جواب میں نازل ہوئی ہے۔

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً

اور ہم نے بہت سی بستیوں کو جو ظالم تھیں غارت کردیا ہے

وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۱۱﴾ فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ﴿۱۲﴾

اور ان کے بعد ہم نے اور قومیں پیدا کیں ۝ پھر جب انہوں نے ہمارے عذاب کی آہٹ پائی تو وہ فوراً وہاں سے بھاگنے لگے ۝

لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۳﴾

مت بھاگو اور لوٹ جاؤ جہاں تم نے عیش کیا تھا اور اپنے گھروں میں جاؤ تاکہ تم سے پوچھا جائے ۝

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴﴾ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ

کہنے لگے ہائے ہماری کم بختی بیشک ہم ہی ظالم تھے ۝ سو ان کی یہی پکار رہی یہاں تک کہ ہم نے انہیں ایسا کردیا جس طرح

حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا

کھیتی کٹی ہوئی ہو اور وہ بجھ کر رہ گئے ۝ اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے کھیلتے ہوئے

لٰعِبِيْنَ ﴿۱۶﴾ لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا

نہیں بنایا ۝ اور اگر ہم کھیل ہی بنانا چاہتے تو اپنے پاس کی چیزوں کو بناتے اگر ہمیں

فٰعِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۭ

یہی کرنا ہوتا ۝ بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں پھر وہ باطل کا سر توڑ دیتا ہے پھر وہ مٹنے والا ہوتا ہے

وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَنْ

اور تم پر افسوس ہے ان باتوں سے جو تم بناتے ہو ۝ اور اسی کا ہے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو اس کے

عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ ۚ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ

ہاں ہے اس کی عبادت سے سرکشی نہیں کرتے اور نہ تھکتے ہیں ۝ رات اور دن

وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾

تسبیح کرتے ہیں سستی نہیں کرتے ۝ کیا انہوں نے زمین کی چیزوں سے ایسے معبود بنا رکھے ہیں جو زندہ کریں گے ۝

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا

اگر ان دونوں میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو دونوں خراب ہو جاتے سو اللہ عرش کا مالک ان باتوں سے پاک ہے جو یہ

يَصِفُونَ ﴿۲۲﴾ لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُونَ ﴿۲۳﴾ أَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِۦٓ

بیان کرتے ہیں ○ جو کچھ وہ کرتا ہے اس سے پوچھا نہیں جاتا اور وہ پوچھے جاتے ہیں ○ کیا انہوں نے اس کے سوا اور بھی معبود

ءَالِهَةً ۖ قُلْ هَاتُوا بُرْهَـٰنَكُمْ ۖ هَـٰذَا ذِكْرُ مَن مَّعِىَ وَذِكْرُ مَن قَبْلِى ۗ بَلْ أَكْثَرُهُمْ

بنا رکھے ہیں کہہ دو اپنی دلیل لاؤ یہ میرے ساتھ والوں کی کتاب اور مجھ سے پہلے لوگوں کی کتابیں موجود ہیں بلکہ اکثر

لَا يَعْلَمُونَ الْحَقَّ ۖ فَهُم مُّعْرِضُونَ ﴿۲۴﴾ وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ

ان میں سے حق جانتے ہی نہیں اس لئے منہ پھیرے ہوئے ہیں ○ اور ہم نے تم سے پہلے ایسا کوئی رسول نہیں بھیجا

إِلَّا نُوحِىٓ إِلَيْهِ أَنَّهُۥ لَآ إِلَـٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَاعْبُدُونِ ﴿۲۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَـٰنُ

جس کی طرف یہ وحی نہ کی ہو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں سو میری ہی عبادت کرو ○ اور کہتے ہیں کہ اللہ نے

وَلَدًا ۗ سُبْحَـٰنَهُۥ ۚ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ ﴿۲۶﴾ لَا يَسْبِقُونَهُۥ بِالْقَوْلِ وَهُم بِأَمْرِهِۦ

اولاد بنا رکھی ہے وہ پاک ہے لیکن وہ معزز بندے ہیں ○ بات کرنے میں اس سے پیش قدمی نہیں کرتے اور وہ اسی کے حکم پر

يَعْمَلُونَ ﴿۲۷﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ

کام کرتے ہیں ○ وہ جانتا ہے جو ان کے آگے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ شفاعت بھی نہیں کرتے مگر اسی کے لئے

ارْتَضَىٰ وَهُم مِّنْ خَشْيَتِهِۦ مُشْفِقُونَ ﴿۲۸﴾ وَمَن يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّىٓ إِلَـٰهٌ مِّن

جس سے وہ خوش ہو اور وہ اس کی ہیبت سے ڈرتے ہیں ○ اور جو کوئی ان میں سے یہ کہے کہ بیشک میں اس کے سوا

دُونِهِۦ فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِى الظَّـٰلِمِينَ ﴿۲۹﴾ أَوَلَمْ يَرَ ع

خدا ہوں تو اسی پر ہم اسے جہنم کی سزا دیں گے ہم اسی طرح ظالموں کو سزا دیا کرتے ہیں ○ کیا منکروں نے

الَّذِينَ كَفَرُوٓا أَنَّ السَّمَـٰوَٰتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَـٰهُمَا ۖ وَجَعَلْنَا

نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین جڑے ہوئے تھے پھر ہم نے انہیں جدا جدا کر دیا اور ہم نے

مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَىْءٍ حَىٍّ ۖ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ ﴿۳۰﴾ وَجَعَلْنَا فِى الْأَرْضِ رَوَٰسِىَ

ہر جاندار چیز کو پانی سے بنایا کیا پھر بھی یقین نہیں کرتے ○ اور ہم نے زمین میں بھاری پہاڑ رکھ دیئے

أَن تَمِيدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿۳۱﴾ وَجَعَلْنَا

تاکہ انہیں لے کر اِدھر اُدھر نہ جھکنے پائے اور ہم نے اس میں کشادہ راہیں بنا دی ہیں تاکہ وہ راہ پائیں ○ اور ہم نے

السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚۖ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَهُوَ الَّذِيْ

آسمان کو ایک محفوظ چھت بنا دیا اور وہ آسمان کی نشانیوں سے منہ موڑنے والے ہیں ○ اور وہی ہے جس نے

خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۳۳﴾

رات اور دن اور سورج اور چاند بنائے سب اپنے اپنے چکر میں پھرتے ہیں ○

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿۳۴﴾

اور ہم نے تجھ سے پہلے کسی آدمی کو ہمیشہ کے لئے زندہ رہنے نہیں دیا پھر کیا اگر تو مر گیا تو وہ رہ جائیں گے ○

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَاِلَيْنَا

ہر ایک جاندار موت کا مزہ چکھنے والا ہے اور ہم تمہیں برائی اور بھلائی سے آزمانے کے لئے جانچتے ہیں اور ہماری طرف

تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا

لوٹائے جاؤ گے ○ اور جہاں تمہیں کافر دیکھتے ہیں تو انہیں تجھ سے سوائے ٹھٹھا کرنے کے اور کوئی کام نہیں کیا یہی

الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ خُلِقَ الْاِنْسَانُ

شخص ہے جو تمہارے معبودوں کا نام لیتا ہے اور وہ رحمٰن کے نام سے منکر ہیں ○ آدمی جلد باز

مِنْ عَجَلٍ ؕ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۳۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا

بنایا گیا ہے میں تمہیں اپنی نشانیاں ابھی دکھاتا ہوں سو جلدی مت کرو ○ اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب

الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ

ہوگا اگر تم سچے ہو ○ کاش یہ منکر اس وقت کو جان لیں کہ اپنے مونہوں

عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۳۹﴾ بَلْ تَاْتِيْهِمْ

اور اپنی پیٹھوں سے آگ کو روک نہیں سکیں گے اور نہ مدد کئے جائیں گے ○ بلکہ وہ ان پر

بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَلَقَدِ

ناگہاں آئے گی پھر وہ ان کے ہوش کھو دے گی پھر نہ اسے ٹال سکیں گے اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی ○ اور تجھ سے

اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا

پہلے بھی رسولوں کے ساتھ ٹھٹھا کیا گیا ہے پھر جس عذاب کی بابت وہ ہنسی کیا کرتے تھے ان

ع بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٤١﴾ قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ

ٹھٹھا کرنے والوں پر وہی آپڑا○ کہہ دو تمہاری رات اور دن میں رحمان سے کون نگہبانی کرتا ہے بلکہ

هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٤٢﴾ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ

وہ اپنے رب کے ذکر سے منہ موڑنے والے ہیں○ کیا ہم سے ان کے معبود انہیں بچائے رکھتے ہیں

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿٤٣﴾ بَلْ مَتَّعْنَا

وہ تو خود اپنی بھی مدد نہیں کر سکتے اور نہ ہمارے مقابلہ میں ان کا کوئی ساتھ دے گا○ بلکہ ہم نے

هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِى الْاَرْضَ

ان کو اور ان کے باپ دادا کو خوب سامان دیا یہاں تک کہ ان پر ایک عرصہ دراز گزر گیا کیا وہ یہ نہیں دیکھتے کہ بیشک ہم زمین کو

نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾ قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْىِ ۖ

ہر طرف سے گھٹاتے چلے جاتے ہیں سو کیا یہ لوگ غالب آنے والے ہیں○ کہہ دو کہ میں تو صرف وحی کے ذریعہ سے تمہیں ڈراتا ہوں

وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ

اور یہ بہرے جس وقت ڈرائے جاتے ہیں سنتے ہی نہیں○ اور البتہ اگر انہیں تیرے رب کے عذاب کا ایک جھونکا بھی

عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ

لگ جائے تو ضرور کہیں گے کہ ہائے ہماری کم بختی بیشک ہم ظالم تھے○ اور قیامت کے دن ہم انصاف کی

لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ؕ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ

ترازو قائم کریں گے پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا اور اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی عمل ہوگا

خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ

تو اسے بھی ہم لے آئیں گے اور ہم ہی حساب لینے کے لئے کافی ہیں○ اور البتہ تحقیق ہم نے موسیٰ اور ہارون کو

الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٨﴾ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ

فیصلہ کرنے والی اور روشنی دینے والی اور پرہیزگاروں کو نصیحت کرنے والی کتاب دی تھی○ جو اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں

وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ اَفَاَنْتُمْ

اور قیامت کا بھی خوف رکھنے والے ہیں○ اور یہ ایک مبارک نصیحت ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے پھر کیا تم

لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝٥٠ وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ۝٥١

اس کے بھی منکر ہو ۝ اور ہم نے پہلے ہی سے ابراہیم کو اس کی صلاحیت عطا کی تھی اور ہم اس سے واقف تھے ۝

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ۝٥٢

جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ کیسی مورتیں ہیں جن پر تم مجاور بنے بیٹھے ہو ۝

قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ۝٥٣ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ

انہوں نے کہا ہم نے اپنے باپ دادا کو انہیں کی پوجا کرتے پایا ہے ۝ کہا البتہ تحقیق تم اور تمہارے باپ دادا

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٥٤ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ۝٥٥ قَالَ بَلْ

صریح گمراہی میں رہے ہو ۝ انہوں نے کہا کیا تو ہمارے پاس سچی بات لایا ہے یا تو دل لگی کرتا ہے ۝ کہا بلکہ

رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰي ذٰلِكُمْ

تمہارا رب تو آسمانوں اور زمین کا رب ہے جس نے انہیں بنایا ہے اور میں اسی بات کا

مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝٥٦ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝٥٧

قائل ہوں ۝ اور اللہ کی قسم میں تمہارے بتوں کا علاج کروں گا جب تم پیٹھ پھیر کر جا چکو گے ۝

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ۝٥٨ قَالُوْا مَنْ

پھر ان کے بڑے کے سوا سب کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تاکہ اس کی طرف رجوع کریں ۝ انہوں نے کہا

فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٥٩ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ

ہمارے معبودوں کے ساتھ کس نے یہ کیا بیشک وہ ظالموں میں سے ہے ۝ انہوں نے کہا ہم نے سنا ہے کہ ایک جوان بتوں کو

يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ۝٦٠ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓي اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ

کچھ کہا کرتا ہے اسے ابراہیم کہتے ہیں ۝ کہنے لگے اس کو لوگوں کے سامنے لے آؤ

يَشْهَدُوْنَ ۝٦١ قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝٦٢ قَالَ بَلْ

تاکہ وہ دیکھیں ۝ کہنے لگے اے ابراہیم کیا تو نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ کیا ہے ۝ کہا بلکہ

فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ۝٦٣ فَرَجَعُوْٓا

ان کے اس بڑے نے یہ کیا ہے سو ان سے پوچھ لو اگر وہ بولتے ہیں ۝ پھر وہ اپنے

إِلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ فَقَالُوٓا۟ إِنَّكُمْ أَنتُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ۝٦٤ ثُمَّ نُكِسُوا۟ عَلَىٰ رُءُوسِهِمْ

دل میں سوچ کر کہنے لگے بے شک تم ہی بے انصاف ہو ۝ پھر انہوں نے سر نیچا کر کے کہا

لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هَٰٓؤُلَآءِ يَنطِقُونَ ۝٦٥ قَالَ أَفَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا

تو جانتا ہے کہ یہ بولا نہیں کرتے ۝ کہا پھر کیا تم اللہ کے سوا اس چیز کی پوجا کرتے ہو

لَا يَنفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَلَا يَضُرُّكُمْ ۝٦٦ أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ

جو نہ تمہیں کچھ نفع دے سکے اور نہ نقصان پہنچا سکے ۝ میں تم سے اور جنہیں اللہ کے سوا پوجتے ہو بیزار ہوں

ٱللَّهِ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝٦٧ قَالُوا۟ حَرِّقُوهُ وَٱنصُرُوٓا۟ ءَالِهَتَكُمْ إِن كُنتُمْ فَٰعِلِينَ ۝٦٨

پھر کیا تمہیں عقل نہیں ہے ۝ انہوں نے کہا اگر تمہیں کچھ کرنا ہے تو اسے جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو ۝

قُلْنَا يَٰنَارُ كُونِى بَرْدًا وَسَلَٰمًا عَلَىٰٓ إِبْرَٰهِيمَ ۝٦٩ وَأَرَادُوا۟ بِهِۦ كَيْدًا فَجَعَلْنَٰهُمُ

ہم نے کہا اے آگ ابراہیم پر سرد اور راحت ہو جا ۝ اور انہوں نے اس کی برائی چاہی سو ہم نے

ٱلْأَخْسَرِينَ ۝٧٠ وَنَجَّيْنَٰهُ وَلُوطًا إِلَى ٱلْأَرْضِ ٱلَّتِى بَٰرَكْنَا فِيهَا لِلْعَٰلَمِينَ ۝٧١

انہیں ناکام کر دیا ۝ اور ہم اسے اور لوط کو بچا کر اس زمین کی طرف لے آئے جس میں ہم نے جہان کے لئے برکت رکھی ہے ۝

وَوَهَبْنَا لَهُۥٓ إِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا صَٰلِحِينَ ۝٧٢ وَجَعَلْنَٰهُمْ

اور ہم نے اسے اسحٰق بخشا اور انعام میں یعقوب دیا اور سب کو نیک بخت کیا ۝ اور ہم نے

أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَآ إِلَيْهِمْ فِعْلَ ٱلْخَيْرَٰتِ وَإِقَامَ ٱلصَّلَوٰةِ

انہیں پیشوا بنایا جو ہمارے حکم سے رہنمائی کیا کرتے تھے اور ہم نے انہیں اچھے کام کرنے اور نماز قائم کرنے

وَإِيتَآءَ ٱلزَّكَوٰةِ ۖ وَكَانُوا۟ لَنَا عَٰبِدِينَ ۝٧٣ وَلُوطًا ءَاتَيْنَٰهُ حُكْمًا وَعِلْمًا وَنَجَّيْنَٰهُ

اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا تھا اور وہ ہماری ہی بندگی کیا کرتے تھے ۝ اور لوط کو ہم نے حکمت اور علم عطا کیا تھا اور ہم

مِنَ ٱلْقَرْيَةِ ٱلَّتِى كَانَت تَّعْمَلُ ٱلْخَبَٰٓئِثَ ۗ إِنَّهُمْ كَانُوا۟ قَوْمَ سَوْءٍ فَٰسِقِينَ ۝٧٤

اسے اس بستی سے بچا کر لے آئے جو گندے کام کیا کرتی تھی بیشک وہ لوگ برے نافرمانی کرنے والے تھے ۝

وَأَدْخَلْنَٰهُ فِى رَحْمَتِنَآ ۖ إِنَّهُۥ مِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ۝٧٥ ع ۵

اور اسے ہم نے اپنی رحمت میں لے لیا بیشک وہ نیک بختوں میں سے تھا ۝

افاداتِ محمود:

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ الخ

اگر دو خدا ہوں اور ایک دوسرے کا محتاج ہو کہ ایک اکیلا نظام نہ چلا سکتا ہو تو جو محتاج ہے وہ خدا نہیں ہے اور اگر ایک نظام چلا رہا ہے دوسرے کی ضرورت نہیں ہے تو وہ بیکار ہے۔ لہٰذا کسی صورت میں دو خدا نہیں ہو سکتے۔

قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ الخ

صحیحین کی ایک روایت میں ہے کہ میدان حشر میں لوگ جب کھڑے کھڑے تنگ آ جائیں گے اور چاہیں گے کہ حساب کتاب شروع ہو تو سب سے پہلے حضرت آدمؑ کے پاس جائیں گے اور ان سے کہیں گے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے درخواست فرمائیں کہ وہ حساب کتاب شروع فرما دے۔ حضرت آدمؑ فرمائیں گے مجھ کو اللہ کے سامنے جانے کی ہمت نہیں ہے۔ پھر اسی طرح حضرت نوحؑ کے پاس جائیں گے، وہ بھی اسی طرح جواب دیں گے۔ پھر حضرت ابراہیمؑ کے پاس جائیں گے اور دربار خداوندی میں درخواست کرنے کے لیے عرض کریں گے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں نے دنیا میں تین باتیں ایسی کہی تھیں جن کی ظاہری صورت جھوٹ کی تھی۔ لہٰذا مجھ کو دربار خداوندی میں درخواست پیش کرنے کی ہمت نہیں ہے۔ کیونکہ شفاعت کبریٰ کا منصب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے۔ اسی وجہ سے سب سے آخر میں جب لوگ آپ کے پاس جمع ہوں گے تو آپ دربار خداوندی میں لوگوں کی یہ درخواست پیش فرمائیں گے اور وہ درخواست قبول ہوگی۔

بہر حال اس حدیث میں بھی کذبات ثلاثہ کا ذکر ہے اور ایک جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تین بظاہر خلاف واقعہ باتوں کے سوا حضرت ابراہیم نے اور کبھی کوئی جھوٹ نہیں کہا۔ اور وہ یہ ہیں۔

ایک تو یہی آیت ہے کہ بت تو حضرت ابراہیمؑ نے توڑے تھے لیکن فرمایا ''بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ'' بت توڑنے کی نسبت بڑے بت کی طرف کر دی۔

(۲) جب لوگ عید کے میلے میں جا رہے تھے اور حضرت ابراہیمؑ کو دعوت دی کہ آپ ہمارے ساتھ چلیں تو حضرت ابراہیم نے فرمایا تھا ''انی سقیم'' کہ میں بیمار ہوں۔

(۳) اور جب حضرت ابراہیمؑ مصر گئے اور حضرت سارہؓ آپ کے ہمراہ تھیں۔ وہاں ایک جابر و ظالم شخص تھا۔ کسی شخص کے ساتھ اس کی بیوی ہوتی اور وہ وہاں چلا جاتا تو وہ شخص اس کی بیوی کی بے عزتی کرتا تھا۔ اگر جب بہن ساتھ ہوتی تو بے عزتی نہ کرتا تھا۔ اس اندیشہ کے پیش نظر حضرت ابراہیمؑ نے حضرت سارہؓ سے فرمایا کہ تو میری دینی بہن ہے اور اگر کوئی پوچھے تو ہم یہی کہیں گے کہ ہم بہن بھائی ہیں۔ الغرض یہ تین باتیں ہوگئیں جو بظاہر خلاف واقعہ معلوم ہوتی ہیں، جن کی وجہ سے حضرت ابراہیمؑ قیامت کے دن حساب شروع کرنے کے لیے دربار خداوندی میں درخواست پیش نہ فرمائیں گے اور ان پر کذبات ثلاثہ کا اطلاق بھی کیا گیا ہے؟

جواب ان باتوں کا یہ ہے کہ (۱) حضرت ابراہیمؑ کا بیوی کے متعلق یہ کہنا کہ ہم دونوں دینی بہن بھائی ہیں۔ یہ بات دراصل واقعہ کے عین مطابق ہے۔ ظاہری صورت اس کی جھوٹ کی ہے، لیکن یہ جھوٹ نہیں ہے اور اسی ظاہری صورت کی وجہ سے اس پر حدیث میں کذب کا اطلاق کیا گیا ہے۔

(۲) اسی طرح مذکورہ بالا آیت میں بَلْ فَعَلَهٗ ۚ كَبِيْرُهُمْ (۱) کا ایک جواب تو یہ ہے کہ ان لوگوں کو تبکیت اور خاموش کرنے کے لیے حضرت ابراہیمؑ نے یہ بات فرمائی تا کہ ان بتوں کا عجز اور بے کسی ان لوگوں پر خوب واضح ہو جائے اور یہ لوگ خدائے وحدہ لاشریک لہ کی بندگی اختیار کرلیں اور شرک سے تائب ہو جائیں۔ اس طرح کا کلام عام طور پر تقریباً ہر قوم اور لغت میں شائع و ذائع ہے کہ مدمقابل کو خاموش کرنے کے لیے الزامی جوابات دیے جاتے ہیں۔

(۲) دوسرا جواب یہ ہے کہ بل فعلہ الگ کلام ہے اور فعل کا فاعل حضرت ابراہیمؑ ہی ہیں۔ آگے ''كَبِيْرُهُمْ هٰذَا الخ'' یہ الگ کلام ہے۔ اس صورت میں معنی یہ ہوگا کہ یہ کام ابراہیمؑ نے ہی سرانجام دیا ہے، لیکن پھر بھی ان سے پوچھ تو لو کہ یہ بھی تو اپنا حال بیان کریں کہ سب چھوٹے زیروزبر ہو گئے، لیکن یہ بڑا صحیح سالم ہے۔

(۳) تیسرا جواب یہ ہے کہ یہ نسبت مجازی ہے۔ حقیقت میں بتوں کے توڑنے کا کام تو حضرت ابراہیمؑ نے کیا تھا، لیکن اس توڑنے کا سبب ان بتوں کی ناروا عبادت و پرستش بنی۔ لہٰذا مجازاً توڑنے کی نسبت ان بتوں کی طرف کی گئی۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ وقال فرعون یا هامان ابن لی صرحًا الخ یہاں تعمیر و بناء مکان کی نسبت ہامان کی طرف کرنا مجازی ہے حقیقی نہیں ہے۔ کما هو الظاهر یا جیسے آپ لوگ مزدور مستری لگا کر کوئی مکان تعمیر کروا دیتے ہیں پھر کہتے ہیں میں نے مکان بنایا۔ میں نے دکان بنائی وغیرہ وغیرہ۔

(۳) تیسری بات جو حضرت ابراہیمؑ نے فرمائی تھی۔ جیسا کہ سورۃ الصّٰفّٰت میں ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے ستاروں پر نظر ڈالی اور فرمایا کہ میں بیمار ہوں۔ جہاں تک ستاروں کی طرف دیکھنے کا تعلق ہے تو یہ ان لوگوں کے خیال کے مطابق تھا کیونکہ ستاروں کے ذریعہ اگر کسی بیماری اور مستقبل کے کام کا پتا چلایا جاتا تو وہ لوگ بہت یقین کرتے تھے اور اپنے آپ کو ''سقیم'' کہنا اس وجہ سے درست تھا کہ حضرت ابراہیمؑ کی طبیعت میں بڑی پریشانی اور بڑا املال تھا کہ ان کے والد سمیت پوری قوم شرک میں مبتلا تھی پھر اس بہانے سے پیچھے رہ کر انھوں نے قوم پر بتوں کی کمزوری و بے اختیاری بھی ظاہر فرمائی تھی۔ لہٰذا یہ قول و فعل درست تھا، لیکن بظاہر توریہ تھا اور ابراہیم کی شان رفیع و منصب اعلیٰ کے اعتبار سے غیر اولیٰ تھا۔ اس وجہ سے اس پر حدیث میں کذب کا اطلاق وارد ہوا ہے۔

وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ

اور نوح کو جب اس نے اس سے پہلے

قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾ وَنَصَرْنٰهُ

پکارا پھر ہم نے اس کی دعا قبول کر لی پھر ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو بڑی گھبراہٹ سے بچا لیا○ اور ہم نے اس کی

مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ

مدد کی ان لوگوں پر جو ہماری آیتیں جھٹلاتے تھے بیشک وہ وہ برے لوگ تھے پھر ہم نے ان سب کو

اَجْمَعِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِى الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ

غرق کر دیا○ اور داؤد اور سلیمان کو جب وہ کھیتی کے جھگڑا میں فیصلہ کرنے لگے جب کہ اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں

الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا

رات کے وقت جا پڑیں اور ہم اس فیصلہ کو دیکھ رہے تھے○ پھر ہم نے وہ فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا اور ہر ایک کو ہم نے حکمت

وَّعِلْمًا ۫ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۷۹﴾

اور علم دیا تھا اور ہم نے داؤد کے ساتھ پہاڑ اور پرندے تابع کئے جو تسبیح کیا کرتے تھے اور یہ سب کچھ ہم ہی کرنے والے تھے○

وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿۸۰﴾

اور ہم نے اسے تمہارے لئے زرہیں بنانا بھی سکھایا تا کہ تمہیں لڑائی میں محفوظ رکھیں پھر کیا تم شکر کرتے ہو○

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِىْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِىْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ

اور زور سے چلنے والی ہوا سلیمان کے تابع کی جو اس کے حکم سے اس زمین کی طرف چلتی جہاں ہم نے برکت دی ہے

وَكُنَّا بِكُلِّ شَىْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ

اور ہم ہر چیز کو جاننے والے ہیں○ اور کچھ تو ایسے جن تھے جو دریا میں اس کے واسطے غوطہ لگاتے تھے اور اس کے سوا

عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۲﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ

اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کی حفاظت کرنے والے تھے○ اور جب کہ ایوب نے اپنے رب کو پکارا کہ

اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۸۳﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا

مجھے روگ لگ گیا ہے حالانکہ تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے○ پھر ہم نے اس کی دعا قبول کی

بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى

اور جو اسے تکلیف تھی ہم نے دور کردی اور اسے اس کے گھر والے دیئے اور اتنا ہی ان کے ساتھ اپنی رحمت سے اور بھی دیا اور عبادت

لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۸۵﴾

کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے○ اور اسمٰعیل اور ادریس اور ذوالکفل کو یہ سب صبر کرنے والے تھے○

وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ

اور ہم نے انہیں اپنی رحمت میں داخل کرلیا بیشک وہ نیک بختوں میں سے تھے○ اور مچھلی والے کو جب

مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

غصہ ہو کر چلا گیا پھر خیال کیا کہ ہم اسے نہیں پکڑیں گے اندھیروں میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو

سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ

بے عیب ہے بیشک میں بے انصافوں میں سے تھا○ پھر ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے غم سے نجات دی

وَكَذٰلِكَ نُـنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا

اور ہم ایمانداروں کو یونہی نجات دیا کرتے ہیں○ اور زکریا کو جب اس نے اپنے رب کو پکارا اے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ

وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۸۹﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۫ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ

اور تو سب سے بہتر وارث ہے○ پھر ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے یحیٰی عطا کیا اور اس کے لئے اس کی بیوی کو

زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ

درست کردیا بیشک یہ لوگ نیک کاموں میں دوڑ پڑتے تھے اور ہمیں امید اور ڈر سے پکارا کرتے تھے

وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿۹۰﴾ وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا

اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے○ اور وہ عورت جس نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا پھر ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی

وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۱﴾ اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ

اور اسے اور اس کے بیٹے کو جہان کے لئے نشانی بنایا○ یہ لوگ تمہارے گروہ کے ہیں جو ایک ہی گروہ ہے اور میں تمہارا رب ہوں

فَاعْبُدُوْنِ ﴿۹۲﴾ وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ؕ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع

پھر میری ہی عبادت کرو○ اور ان لوگوں نے اپنے دین میں اختلاف پیدا کرلیا سب ہمارے پاس ہی آنے والے ہیں○

افاداتِ محمود:

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ الخ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے میں کسی قوم کی بکریاں کسی کے کھیت میں چلی گئیں اور کھیت کو بہت نقصان پہنچا۔ جب یہ قضیہ حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس پیش ہوا تو انہوں نے وہ تمام بکریاں کھیت والے کو دینے کا حکم صادر فرمایا کہ کھیت والوں کے نقصان کی تلافی یوں ہی ہو جائے گی۔ جب حضرت سلیمان کو پتا چلا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر یہ قضیہ میرے ہاں پیش ہوتا تو میں کوئی اور فیصلہ کرتا۔ حضرت داؤد نے پوچھا: وہ کون سا؟ حضرت سلیمانؑ نے فرمایا میرے خیال میں بکریاں کھیت والوں کے سپرد کی جائیں۔ وہ بکریوں کے دودھ اون وغیرہ سے استفادہ کرتے رہیں اور خراب کھیت بکریوں کے مالکوں کے حوالہ کیا جائے کہ وہ اس کھیتی کی دیکھ بھال کریں۔ پانی دیں اور جو خدمت وہاں درکار ہے وہ سرانجام دیتے رہیں۔ جب کھیتی اپنی اصلی ہیئت پر ہو جائے گی تو کھیتی مالک کو اور بکریاں اپنے مالکوں کے حوالہ کی جائیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے جو فیصلہ کیا تھا وہ اجتہاد پر مبنی تھا۔ انہوں نے قیاس کر کے فیصلہ صادر فرمایا تھا۔ جبکہ حضرت سلیمانؑ کا فیصلہ استحسان پر مبنی تھا۔ حضرت داؤدؑ نے استحسان کے مقابلہ میں قیاس سے رجوع فرمایا اور فقہاء نے بھی یہ اصول لکھا ہے کہ قیاس کے مقابلہ میں استحسان کو ترجیح دی جائے گی سوائے چھ مسائل یا گیارہ یا بائیس مسائل کے۔ عقود رسم المفتی میں آخری دونوں قول مذکور ہیں۔

ذَا الْكِفْلِ الخ یہ حضرت حزقیل علیہ السلام کا نام تھا۔ ترمذی اور مسند احمد میں یہ روایت مذکور ہے کہ ایک شخص فاجر و فاسق تھا، لیکن اس کے کسی نیک عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے جنت کی بشارت دی تھی۔ اس کا نام بھی کفل تھا لیکن وہ نبی نہ تھا کیونکہ انبیاء علیہم السلام نبوت ملنے سے قبل اور نبوت ملنے کے بعد صغائر و کبائر سے محفوظ رہتے ہیں۔ حضرت ذوالکفل کے متعلق مفسرین کے اقوال مختلف ہیں۔

(۱) ایک قول تو یہ ہے کہ چونکہ ان کا نام نامی انبیاء کی فہرست میں شامل ہے، لہٰذا یہ نبی ہیں اور اکثر تابعینؒ سے منقول یہ ہے کہ نبی نہ تھے، بلکہ ایک مرد صالح تھے اور حضرت الیسعؑ نے لوگوں کو جمع فرمایا تھا۔ کہ ان میں سے کسی کو خلیفہ بناؤں گا۔ ان میں سے اس شخص کو خلیفہ بناؤں گا جس میں صفات ثلاثہ ہوں گی۔ (۱) جو دن کو روزہ رکھتا ہو (۲) جو رات کا قیام کرتا ہو (۳) اور غصہ نہ کرتا ہو۔ چنانچہ یہی حضرت ذوالکفل کھڑے ہو گئے کہ میں ان تین باتوں کا اہتمام کروں گا۔ پھر دوسرے دن بھی لوگوں کو جمع کیا گیا اور یہی بات ہوئی۔ ذوالکفل کے سوا اور کوئی کھڑا نہ ہوا۔ پھر تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا۔ جب حضرت ذوالکفل کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو شیطان نے ان کو غصہ دلانے کے لیے بڑے داؤ اپنائے، لیکن شیطان ناکام رہا اور حضرت ذوالکفل کامیاب رہے۔ اسی وجہ سے ان کو ذوالکفل کہا جاتا ہے یا ذوالکفل اس وجہ سے ان کو کہا جاتا ہے کہ یہ کسی کی ضمانت میں قید ہو گئے تھے۔

ومن شاء التفصیل فلیراجع الی ابن کثیر (جو تفصیلی مطالعہ کرنا چاہتا ہے، وہ ابن کثیر کی طرف رجوع کرے)

فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ نَّقۡدِرَ عَلَیۡهِ الخ

حضرت یونس علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے نینوا کی طرف مبعوث فرمایا تھا۔ وہ مسلسل لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈراتے رہے، لیکن جب لوگوں کی نافرمانی وطغیانی انتہا کو پہنچ گئی تو حضرت یونسؑ نے بددعا فرمائی اور ساتھ ہی ان لوگوں سے فرمایا کہ تین دن کے اندر اندر عذاب آ جائے گا اور مزید حکم الٰہی کا انتظار کیے بغیر بستی سے باہر تشریف لے گئے۔ لوگوں نے جب عذاب کے آثار دیکھے اور حضرت یونس کو بستی میں نہ پایا تو سچی توبہ کی جس کا تذکرہ سورۂ یونس میں گزر چکا ہے۔ ادھر حضرت یونسؑ جا کر کشتی میں سوار ہو گئے۔ کشتی زیادہ بوجھ کی وجہ سے ڈوبنے لگی۔ ان لوگوں کے ہاں یہ مفروضہ مشہور تھا کہ اس کشتی میں اگر کوئی بھاگا ہوا غلام بیٹھ جائے تو یہ پھر نہیں چلتی، لہٰذا حضرت یونس علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ میں ہی ہوں اور دریا میں چھلانگ لگا دی اور مچھلی نے ان کو لقمہ بنا لیا، لیکن حکم خداوندی سے وہ مچھلی ان کو لیے دریا میں گھومتی رہی۔ مچھلی کو حکم یہی تھا کہ یہ تیری غذا نہیں ہے۔ بلکہ تیرا پیٹ اس کے لیے قید خانہ ہے۔ اس کا ایک بال بیکا نہ ہونے پائے۔ ایک وقت مقرر تک مچھلی کے پیٹ میں رہے اس کے بعد مچھلی نے آپ کو اُگل دیا۔ آپؑ کا جسم نہایت ہی نحیف اور ملائم ہو چکا تھا۔ کدو کے درخت کے نیچے رہے۔ کوئی ہرن یا بکری آ کر آپؑ کو دودھ پلاتی رہی اور جب آپؑ کا جسم مبارک بالکل ٹھیک ہو گیا تو آپ صحیح سالم واپس اپنی قوم کی طرف آ گئے۔

اب یہاں جو الفاظ کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے خیال کیا کہ ہم اس پر قادر نہیں ہیں۔ ان الفاظ کے مفسرین نے متعدد جوابات دیے ہیں۔ مرجع و مآل سب کا ایک ہے۔ (۱) ایک تو یہ ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے ہماری رحمت کے زاویہ سے دیکھا کہ یہ تو طے شدہ بات ہے کہ جب کبھی نافرمانوں پر عذاب آیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے انبیاءؑ کی حفاظت فرمائی اور ان کو چلے جانے کا حکم فرمایا۔ میں بستی سے باہر تو اسی دستور کے مطابق گیا ہوں لیکن مجھ کو ابھی جانے کا حکم نہیں ملا تھا۔ لہٰذا یہ معمولی بات ہے۔ اس کی رحمت کا تقاضا ہے کہ وہ میرا مواخذہ نہ فرمائیں گے۔

(۲) یہ الفاظ از قبیل الزام المخاطب بما لم یلزم علیہ یعنی حقیقت میں تو ایسا نہ ہوا کہ حضرت یونسؑ کا یہ خیال ہو کہ وہ اب اللہ کے قبضۂ قدرت میں نہیں ہیں۔ کیونکہ ایسا خیال تو ایک ادنیٰ مومن بھی نہیں کر سکتا چہ جائے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک برگزیدہ فرستادہ ایسا خیال کرے، بلکہ بستی سے باہر تشریف لے جانے کا انداز کچھ ایسا تھا کہ جو کیفیت مذکور فی الآیت مترشح ہو رہی تھی اور عام لوگوں کے مقابلہ میں حضرات انبیاء کی جلالت شان اللہ کے ہاں بہت بلند و بالا ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ذرا سخت الفاظ کے ساتھ اس معمولی خطائے اجتہادی کا تذکرہ فرمایا ہے۔ دربار خداوندی کے آداب سے ناواقف لوگ اگر اس طرح کی غلطی کریں تو عام لوگوں پر گرفت نہیں ہوتی، لیکن مقربین دربار خداوندی جو ہمہ تن ادب ہوتے ہیں، ان کی معمولی لغزش بھی اس ارفع مقام کے مناسب نہیں ہے

لیکن اس سے اللہ تعالیٰ کی محبت کم نہیں ہوتی بلکہ اس طرح کے واقعات تو انبیاء کے مزید قرب اور انتہائی عقیدت کا پتا دیتے ہیں اور ایسے واقعات کے بعد جب انبیاءؑ توبہ واستغفار کی کثرت کرتے ہیں تو ان کی عظمت ومنزلت اور بڑھ جاتی ہے۔

(۳) بعض مفسرین نے یہ جواب دیا ہے کہ یہاں ''قدر'' تنگی کے معنی میں ہے جیسا کہ ایک اور جگہ ارشاد ہے ''اللہ یبسط الرزق لمن یشاء من عبادہ ویقدر الخ گویا آیت کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت یونسؑ نے یہ گمان کیا کہ ان کے نکلنے کے اس طرز وانداز پر ہم اس پر کوئی تنگی نہ کریں گے اور درگزر کریں گے۔ مودودی صاحب نے لکھا ہے کہ پیغمبر بھی غلطی کر لیتے ہیں اور مقصد ان کا یہی تھا کہ یہ آیت اپنے ظاہر پر محمول ہے کہ حضرت یونسؑ نے یہ گمان کیا تھا کہ اب وہ قدرت میں نہیں ہے یعنی ان کا مواخذہ کرنا ممکن نہیں ہے۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ

پھر جو کوئی اچھے

الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَ اِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾ وَحَرٰمٌ

کام کرے گا اور وہ مومن بھی ہوگا تو اس کی کوشش رائگان نہ جائے گی اور بیشک ہم اس کے لکھنے والے ہیں ۞ اور جن

عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَاۤ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾ حَتّٰۤى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ

بستیوں کو ہم فنا کر چکے ہیں ان کے لئے ناممکن ہے کہ وہ پھر لوٹ کر آئیں ۞ یہاں تک جب یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں گے

وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَ اقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ

اور وہ ہر بلندی سے دڑتے چلے آئیں گے ۞ اور سچا وعدہ نزدیک آپہنچے گا پھر اس وقت

شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا

منکروں کی آنکھیں اوپر لگی رہ جائیں گی ہائے کم بختی ہماری بیشک ہم تو اس سے غفلت میں پڑے ہوئے تھے بلکہ

ظٰلِمِيْنَ ﴿۹۷﴾ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا

ہم ہی ظالم تھے ۞ بے شک تم اور اللہ کے سوا جو کچھ پوجتے ہو دوزخ کا ایندھن ہے تم سب

وٰرِدُوْنَ ﴿۹۸﴾ لَوْ كَانَ هٰۤؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ؕ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۹۹﴾ لَهُمْ

اس میں داخل ہوگے ۞ اگر یہ معبود ہوتے تو اس میں داخل نہ ہوتے اور سب اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں ۞ ان کے لئے

فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا

دوزخ میں چیخیں ہوں گی اور وہ اس میں کچھ نہیں سنیں گے ۞ بے شک جن کے لئے ہماری طرف سے بھلائی

الْحُسْنٰۤى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ

مقدر ہو چکی ہے وہ اس سے دور رکھے جائیں گے ۞ اس کی آہٹ بھی نہ سنیں گے اور وہ اپنی

مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ

من مانی مرادوں میں ہمیشہ رہیں گے ۞ اور انہیں بڑا بھاری خوف بھی پریشان نہیں کرے گا اور ان سے فرشتے آملیں گے

هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ

یہی وہ تمہارا دن ہے جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا ۞ جس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹیں گے جیسے خطوں کا طومار

السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۗ كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ۗ وَعْدًا عَلَيْنَا ۗ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰۴﴾

لپیٹا جاتا ہے جس طرح ہم نے پہلی بار پیدا کیا تھا دوبارہ بھی پیدا کریں گے یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے بیشک ہم پورا کرنے والے ہیں ○

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِى الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِىَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

اور البتہ تحقیق ہم نصیحت کے بعد زبور میں لکھ چکے ہیں کہ بے شک زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہی ہوں گے ○

اِنَّ فِىْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

بے شک اس میں خدا پرستوں کے لئے ایک پیغام ہے ○ اور ہم نے تو تمہیں تمام جہان کے لوگوں کے حق میں رحمت بنا کر بھیجا ہے ○

قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ فَاِنْ

کہہ دو مجھے تو یہی حکم آیا ہے کہ تمہارا معبود ایک معبود ہے پھر کیا اس کے آگے سر جھکاتے ہو ○ پھر اگر

تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ۗ وَاِنْ اَدْرِىْۤ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

وہ منہ موڑیں تو کہہ دو کہ میں نے یکساں طور پر خبر دے دی ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ نزدیک ہے یا دور ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے ○

اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ وَاِنْ اَدْرِىْ لَعَلَّهٗ

بے شک وہ جانتا ہے جو بات پکار کر کہو اور جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو ○ اور میں نہیں جانتا شاید وہ تمہارے لئے امتحان ہو

فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ۗ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ

اور ایک وقت تک دنیا کا فائدہ پہنچانا منظور ہو ○ کہا اے رب انصاف کا فیصلہ کر دے اور ہمارا رب بڑا مہربان ہے

الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

اسی سے مدد مانگتے ہیں ان باتوں پر جو تم بیان کرتے ہو ○

افاداتِ محمود:

كَطَىِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۗ الخ ابوداؤد و نسائی وغیرہ میں ایک روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کاتب تھا اس کا نام سجل تھا، لیکن یہ روایت درست نہیں ہے۔

آیتیں ۷۸ سورۂ حج مدنی ہے رکوع ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ﴿١﴾ يَوْمَ

اے لوگو اپنے رب سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ ایک بڑی چیز ہے ۝ جس دن

تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ

اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی دودھ پیتے کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی اپنا حمل

حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ

ڈال دے گی اور تجھے لوگ مدہوش نظر آئیں گے اور وہ مدہوش نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب

شَدِيْدٌ ﴿٢﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ

سخت ہوگا ۝ اور بعضے وہ لوگ ہیں جو اللہ کے معاملہ میں بے سمجھی سے جھگڑتے ہیں اور ہر شیطان سرکش کے کہنے پر

مَّرِيْدٍ ﴿٣﴾ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ

چلتے ہیں ۝ جس کے حق میں لکھا جا چکا ہے کہ جو اسے یار بنائے گا تو وہ اسے گمراہ کر کے رہے گا اور اسے دوزخ کے عذاب کا

السَّعِيْرِ ﴿٤﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ

راستہ دکھائے گا ۝ اے لوگو اگر تمہیں دوبارہ زندہ ہونے میں شک ہے تو ہم نے تمہیں

مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ

مٹی سے پھر قطرہ سے پھر جمے ہوئے خون سے پھر گوشت کی بوٹی نقشہ بنی ہوئی

وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۭ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَاۤءُ اِلٰۤى اَجَلٍ

اور بغیر نقشہ بنی ہوئی سے بنایا تاکہ ہم تمہارے سامنے ظاہر کر دیں اور ہم رحم میں جس کو چاہتے ہیں ایک مدت معین تک

مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى

ٹھہراتے ہیں پھر ہم تمہیں بچہ بنا کر باہر لاتے ہیں پھر تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو اور کچھ تم میں سے مرجاتے ہیں

وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ

اور کچھ تم میں سے نکمی عمر تک پہنچائے جاتے ہیں کہ سمجھ بوجھ کا درجہ پا کر پھر نا سمجھی کی حالت میں جا پڑتا ہے

وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ

اور تم زمین کو سوکھی دیکھتے ہو۔ پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو تر و تازہ ہو جاتی ہے اور ہر قسم کے

مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْىِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ

خوش نما نباتات اُگ آتے ہیں ۝ یہ اس لئے ہے کہ اللہ ہی برحق ہے اور مردوں کو زندہ کرے گا اور وہ

عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝٦ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ

ہر بات پر قادر ہے ۝ اور بیشک قیامت آنے والی ہے جس میں کوئی شک نہیں اور بیشک اللہ قبروں والوں کو

مَنْ فِى الْقُبُوْرِ ۝٧ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا

دوبارہ اٹھائے گا ۝ اور بعضا وہ شخص ہے جو اللہ کے معاملہ میں بے سمجھی اور دلیل اور

هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝٨ ثَانِىَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ

روشن کتاب کے بغیر تکبر سے جھگڑتا ہے ۝ تا کہ اللہ کی راہ سے بہکائے

لَهٗ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝٩ ذٰلِكَ

اس کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے دن بھی ہم اسے دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے ۝ یہ

بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝١٠ ع ٨

تیرے ہاتھوں کے کئے ہوئے کاموں کا بدلہ ہے اور بیشک اللہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ۝

افاداتِ محمود:

اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ دو زلزلے ہوں گے۔ ایک زلزلہ تو قیامت کے قیام سے قبل ہوگا، جس سے لوگ اور تمام جاندار مر جائیں گے۔ دوسرا جب لوگوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا یہ نفخہ ثانیہ کے بعد ہوگا۔ حافظ ابن کثیرؒ نے ایک روایت تین نفخات والی نقل کی ہے۔ دو نفخے تو اوپر مذکور ہوئے اور تیسرے نفخے کے بعد لوگ اپنی اپنی قیام گاہوں سے دربار خداوندی میں حاضری کے لیے چل پڑیں گے۔

وَمِنَ النَّاسِ

اور بعض وہ لوگ ہیں کہ

مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ِۨاطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ

اللہ کی بندگی کنارے پر ہو کر کرتے ہیں پھر اگر اسے کچھ فائدہ پہنچ گیا تو اس عبادت پر قائم ہو گیا اور اگر تکلیف

فِتْنَةُ ِۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۱﴾

پہنچ گئی تو منہ کے بل پھر گیا دنیا اور آخرت گنوائی یہی وہ صریح خسارا ہے ○

يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ

اللہ کے سوا ایسی چیز کو پکارتا ہے جو نہ اسے ضرر دے سکے اور نہ اسے فائدہ پہنچا سکے یہی وہ پرلے درجہ کی

الْبَعِيْدُ ﴿۱۲﴾ يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى

گمراہی ہے ○ ایسے کو پکارتا ہے جس کا ضرر اس کے نفع سے نزدیک تر ہے ایسا کارساز بھی برا

وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ﴿۱۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ

اور ایسا رفیق بھی برا ہے ○ بیشک اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ایسے باغوں میں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ

داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی بیشک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ○ جسے یہ

يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ

خیال ہو کہ اللہ دنیا اور آخرت میں اس کی ہرگز مدد نہ کرے گا اسے چاہیے کہ چھت میں ایک رسی لٹکائے

ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿۱۵﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ

پھر اسے کاٹ دے پھر دیکھے کہ اس کی تدبیر اس کے غصہ کو دور کرتی ہے ○ اور اسی طرح ہم نے

اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿۱۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ

اس قرآن کو واضح آیتیں بنا کر نازل کیا ہے اور بیشک اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے ○ بے شک اللہ مسلمانوں اور

هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا ۖ اِنَّ اللّٰهَ

یہودیوں اور صابیوں اور عیسائیوں اور مجوسیوں اور مشرکوں میں قیامت کے

يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۷﴾ اَلَمْ تَرَ

دن فیصلہ کرے گا بے شک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے ○ کیا تم نے

اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ

نہیں دیکھا کہ جو کوئی آسمانوں میں ہے اور جو کوئی زمین میں ہے اور سورج اور چاند

وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَكَثِيْرٌ حَقَّ

اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چار پائے اور بہت سے آدمی اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور بہت سے ہیں کہ

عَلَيْهِ الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ

جن پر عذاب مقرر ہو چکا ہے اور جسے اللہ ذلیل کرتا ہے پھر اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا بے شک اللہ جو چاہتا ہے

مَا يَشَآءُ ؕ﴿۱۸﴾ السجدۃ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ؗ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ

کرتا ہے ○ یہ دونوں فریق ہیں جو اپنے رب کے معاملہ میں جھگڑتے ہیں پھر جو منکر ہیں ان کے لئے

لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿۱۹﴾ يُصْهَرُ

آگ کے کپڑے قطع کیے گئے ہیں اور ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا ○ جس سے

بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ﴿۲۰﴾ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿۲۱﴾ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا

جو کچھ ان کے پیٹ میں ہے اور کھالیں جھلس دی جائیں گی ○ اور ان پر لوہے کے گرز پڑیں گے ○ جب گھبرا کر وہاں سے

اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۗ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۲۲﴾ ع

نکلنا چاہیں گے اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے اور دوزخ کا عذاب چکھتے رہو ○

افاداتِ محمود:

هٰذٰنِ خَصْمٰنِ الخ

یہاں اللہ تعالیٰ نے ایک ضابطہ بیان فرمادیا کہ قیامت کے دن دو قسم کے فریق اللہ تعالیٰ کے ہاں جھگڑا کریں گے۔ جو کافر ہیں ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور ایمان والوں کا ٹھکانا جنت اور اس کی تمام آسائشیں ہیں۔ قیامت کے روز یہ صورت حال پیش آئے گی۔ خواہ آپ اس کو کسی خاص جماعت پر منطبق کریں یا نہ کریں، لیکن یہ قانون عام ہے۔ اگر آپ اس کو کسی خاص فرد یا جماعت پر منطبق کریں گے تو تاریخ اسلام میں اس کی ان گنت مثالیں ہیں۔ من جملہ ان میں سے یہ بدر والوں کی مثال واضح ہے۔ جب لڑائی کے لیے صفیں بن گئیں تو حضرات مہاجرین میں سے حضرت

حمزہؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبیدہ بن حارثؓ اور کفار میں سے عتبۃ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ سامنے آئے تو جس طرح قیامت کے دن مجادلہ ومباحثہ میں یہ لوگ آمنے سامنے ہوں گے اسی طرح دُنیا میں بھی ایک دوسرے کے آمنے سامنے رہتے ہیں جیسا کہ مذکورہ مثال سے واضح ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

بے شک اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے

الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۭ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا

نہریں بہتی ہوں گی وہاں انہیں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس

حَرِيْرٌ ﴿۲۳﴾ وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ښ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿۲۴﴾

ریشمی ہوگا ۝ اور انہوں نے عمدہ بات کی راہ پائی اور تعریف والے اللہ کی راہ پائی ۝

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ

بے شک جو منکر ہوئے اور لوگوں کو اللہ کے راستہ اور مسجد حرام سے روکتے ہیں جسے ہم نے

لِلنَّاسِ سَوَاۗءَۨ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ۭ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ

سب لوگوں کے لئے بنایا ہے وہاں اس جگہ کا رہنے والا اور باہر والا دونوں برابر ہیں اور جو وہاں ظلم سے کجروی کرنا چاہے

نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۵﴾ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ

تو ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے ۝ اور جب ہم نے ابراہیم کے لئے کعبہ کی جگہ معین کردی کہ

اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـــًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّاۗىِٕفِيْنَ وَالْقَاۗىِٕمِيْنَ وَالرُّكَّعِ

میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع سجود کرنے والوں کے لئے

السُّجُوْدِ ﴿۲۶﴾ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰي كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ

پاک رکھ ۝ اور لوگوں میں حج کا اعلان کردے کہ تیرے پاس پاپیادہ اور پتلے دبلے اونٹوں پر

مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿۲۷﴾ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ

دور دراز راستوں سے آئیں ۝ تا کہ اپنے فائدوں کے لئے آموجود ہوں اور تا کہ جو چار پائے اللہ نے

اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰي مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا

انہیں دیئے ہیں ان پر مقررہ دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں پھر ان میں سے خود بھی کھاؤ

وَاَطْعِمُوا الْبَاۗىِٕسَ الْفَقِيْرَ ﴿۲۸﴾ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ

اور محتاج فقیر کو بھی کھلاؤ ۝ پھر چاہیے کہ اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں

وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ
اور قدیم گھر کا طواف کریں ○ یہی حکم ہے اور جو اللہ کی معزز چیزوں کی تعظیم کرے گا سو یہ اس کے لئے
لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۗ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا
اس کے رب کے ہاں بہتر ہے اور تمہارے لئے مویشی حلال کر دیئے گئے ہیں مگر وہ جو تمہیں پڑھ کر سنائے جاتے ہیں پھر
الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿٣٠﴾ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ
بتوں کی ناپاکی سے بچو اور جھوٹی بات سے بھی پرہیز کرو ○ خاص اللہ کے رہو اس کے ساتھ کسی کو شریک
بِهٖ ۗ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ
نہ کرو اور جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہے تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا پھر اسے پرندے اچک لیتے ہیں یا اسے ہوا
بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿٣١﴾ ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا
اڑا کر کسی دور جگہ میں پھینک دیتی ہے ○ بات یہی ہے اور جو شخص اللہ کی نامزد چیزوں کی تعظیم کرتا ہے
مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿٣٢﴾ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ
یہ دل کی پرہیزگاری ہے ○ تمہارے لئے ان میں ایک وقت معین تک فائدے ہیں پھر اس کے ذبح
اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿٣٣﴾ ع
ہونے کی جگہ قدیم گھر کے قریب ہے ○

افاداتِ محمود:

وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا الخ

جنت میں ریشم کا لباس ان لوگوں کو نصیب ہوگا جو دنیا میں ریشم استعمال نہیں کریں گے اور اور جو دنیا میں استعمال کریں گے تو آخرت میں محروم رہیں گے۔ جیسا کہ یہ مضمون ایک صحیح حدیث میں وارد ہوا ہے۔

وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ الخ

عام حالات میں جب تک انسان بالفعل گناہ کا مرتکب نہ ہو تو محض ارادۂ گناہ سے وہ گناہگار نہیں بنتا لیکن حرم پاک کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ گناہ کا ارادہ کرنے والا بھی پورا پورا مجرم اور یہ بدخیالی بھی قابل گرفت گناہ ہے۔

وَاَذِّنْ فِى النَّاسِ بِالْحَجِّ الخ

حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام جب تعمیر بیت اللہ سے فارغ ہو گئے تو حضرت ابراہیمؑ نے باذن

خداوندی جبل ابی قبیس پر چڑھ کر آواز لگائی کہ اس گھر کا حج تم لوگوں پر فرض قرار دیا گیا ہے، لہٰذا حج کے لیے آؤ۔ عالم ارواح میں ارواح نے، بطون امہات میں اور اصلاب اباء میں بھی بچوں اور روحوں نے لبیک، اللھم لبیک کہا اور اسی حساب سے اب لوگ آفاق سے حج کے لیے آتے رہتے ہیں جس روح نے جتنی مرتبہ لبیک کہا، اتنی بار اس کو حج نصیب ہوگا۔

بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ (۱) عتیق کا ایک معنی یہ ہے کہ یہ قدیم اور پرانا گھر ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ الخ (۲) دوسرا معنی یہ ہے کہ عتیق بمعنی آزاد ہے۔ اس گھر کو اللہ تعالیٰ نے آزاد بنایا ہے (۳) اور تیسرا معنی یہ ہے کہ عتیق بمعنی شریف ہے۔

شَعَآئِرَ اللّٰهِ الخ یہاں شعائر اللہ سے خصوصاً ''بدنہ'' مراد ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۰۰ /اونٹوں کی قربانی دی تھی۔ ۶۰ آپؐ نے خود ذبح کیے تھے اور ۴۰ حضرت علیؓ نے نحر کیے تھے۔

النحر هو الذبح فی اللبة قائما والذبح فی الحلق اضطجاعاً

نحر یہ ہے کہ جانور کھڑا ہوا اور حلق کے قریب سینہ پر (برچھی وغیرہ) سے نحر کیا جائے اور ذبح حلق میں جانور کو لٹا کر کیا جاتا ہے۔

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ

اور ہر امت کے لئے ہم نے قربانی مقرر کر دی تھی تا کہ اللہ نے جو

عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۗ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا ۗ

چارپائے انہیں دیئے ہیں ان پر اللہ کا نام یاد کیا کریں پھر تم سب کا معبود تو ایک اللہ ہی ہے پس اسی کے فرمانبردار رہو

وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ ﴿٣٤﴾ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَىٰ

اور عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو ○ وہ لوگ جب اللہ کا نام لیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر مصیبت آئے تو

مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴿٣٥﴾ وَالْبُدْنَ

صبر کرنے والے ہیں اور نماز قائم کرنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں ○ اور ہم نے تمہارے لئے

جَعَلْنَاهَا لَكُم مِّن شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا

قربانی کے اونٹ کو اللہ کی نشانیوں میں سے بنایا ہے تمہارے لئے ان میں فائدے بھی ہیں پھر ان پر اللہ کا نام کھڑا

صَوَافَّ ۖ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ

کر کے لو پھر جب وہ کسی پہلو پر گر پڑیں تو ان میں سے خود کھاؤ اور صبر سے بیٹھنے والے اور سائل کو بھی کھلاؤ

كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٣٦﴾ لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا

اللہ نے انہیں تمہارے لئے ایسا مسخر کر دیا تا کہ تم شکر کرو ○ اللہ کو نہ ان کا گوشت اور نہ ان کا خون

دِمَاؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا

پہنچتا ہے البتہ تمہاری پرہیزگاری اس کے ہاں پہنچتی ہے اسی طرح انہیں تمہارے تابع کر دیا تا کہ تم اللہ کی

اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ ۗ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ ﴿٣٧﴾ إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ

بزرگی بیان کرو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی اور نیکوں کو خوشخبری سنا دو ○ بیشک اللہ ایمان والوں سے دشمنوں کو

آمَنُوا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ ﴿٣٨﴾ أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ

ہٹا دے گا اللہ کسی دغاباز ناشکرگزار کو پسند نہیں کرتا ○ جن سے کافر لڑتے ہیں انہیں بھی لڑنے کی اجازت دی گئی ہے اس لئے کہ

ظُلِمُوا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ﴿٣٩﴾ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم

ان پر ظلم کیا گیا اور بیشک اللہ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے ○ وہ لوگ جنہیں ناحق ان کے گھروں سے

بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّآ أَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ

نکال دیا گیا ہے صرف اس کہنے پر کہ ہمارا رب اللہ ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا

بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا

تو تکیئے اور مدرسے اور عبادت خانے اور مسجدیں ڈھادی جاتیں جن میں اللہ کا

اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۭ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۭ إِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۴۰﴾

نام کثرت سے لیا جاتا ہے اور اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا بیشک اللہ زبردست غالب ہے ○

اَلَّذِيْنَ إِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَأَمَرُوْا

وہ لوگ اگر ہم انہیں دنیا میں حکومت دے دیں تو نماز کی پابندی کریں اور زکوۃ دیں اور نیک کام کا

بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْأُمُوْرِ ﴿۴۱﴾ وَإِنْ يُّكَذِّبُوْكَ

حکم کریں اور برے کاموں سے روکیں اور ہر کام کا انجام تو اللہ کے ہی ہاتھ میں ہے ○ اور اگر تمہیں جھٹلائیں

فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ﴿۴۲﴾ وَقَوْمُ إِبْرٰهِيْمَ

تو ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور ثمود ○ اور ابراہیم کی قوم

وَقَوْمُ لُوْطٍ ﴿۴۳﴾ وَّأَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَأَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ

اور لوط کی قوم ○ اور مدین والے اپنے اپنے نبی کو جھٹلا چکے ہیں اور موسیٰ کو بھی جھٹلایا گیا پھر میں نے منکروں کو مہلت دی

ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۴﴾ فَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنٰهَا وَ

پھر میں نے انہیں پکڑا پھر میری پکڑ کیسی تھی ○ سو کتنی بستیاں ہم نے ہلاک کر دیں اور

هِىَ ظَالِمَةٌ فَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ

وہ گنہگار تھیں اب وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں اور کتنے کنوئیں نکمے اور کتنے پکے محل

مَّشِيْدٍ ﴿۴۵﴾ أَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْأَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ

اجڑے پڑے ہیں ○ کیا انہوں نے ملک میں سیر نہیں کی پھر ان کے ایسے دل ہو جاتے جن سے سمجھتے

بِهَآ أَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ

یا ایسے کان ہو جاتے جن سے سنتے پس تحقیق بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں

الَّتِىْ فِى الصُّدُوْرِ ﴿۴۶﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ

اندھے ہو جاتے ہیں○ اور تجھ سے عذاب جلدی مانگتے ہیں اور اللہ اپنے وعدہ کا ہرگز خلاف نہیں کرے گا

وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۴۷﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ

اور ایک دن تیرے رب کے ہاں ہزار برس کے برابر ہوتا ہے جو تم گنتے ہو○ اور کتنی بستیوں کو میں نے

اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِىَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَىَّ الْمَصِيْرُ ﴿۴۸﴾ ع

مہلت دی حالانکہ وہ ظالم تھیں پھر میں نے انہیں پکڑا اور میری طرف ہی پھر کر آنا ہے○

افاداتِ محمود:

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا الخ

جہلاء عرب نحر کے دن جانوروں کو ذبح کر کے خون بیت اللہ کی دیواروں اور چٹانوں کے ساتھ ملتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ہدایت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تک حقیقت میں تمہارا تقویٰ اور پرہیزگاری پہنچتی ہے جس کا مدار اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اخلاص نیت پر ہے۔ چٹانوں پر خون ملنے کی ضرورت نہیں ہے۔

لِلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ یعنی جنگیں اس وجہ سے ہوتی ہیں کہ زمین میں اور اللہ کے ملک میں اللہ تعالیٰ کا نظام قائم ہو اور طاغوتی طاقتیں اسلام کے راستہ میں جو روڑے اٹکاتی ہیں، ان کا قلع قمع ہو۔ لہٰذا ان جنگوں کی ابتدا اور انتظام وانصرام ان مراکز سے ہوتا ہے جن کا اوپر ذکر ہوا۔ المعترای الذی یعرض نفسہ یعنی قریب آ کر بیٹھ جاتا ہے لیکن مانگتا نہیں۔

صَوَامِعُ یہ صومعۃ کی جمع ہے۔ وھو موضع یتعبد فیہ الرھبان وینفر دون فیہ لأجل العبادۃ یعنی وہ جگہ جو خصوصی طور پر راہبوں کی عبادت کے لیے تیار کی جاتی تھی۔ وَبِيَعٌ یہ بیعۃ کی جمع ہے، نصاریٰ کا کنیسہ۔ صَلَوٰتٌ یہ صلوٰۃ کی جمع ہے عبرانی زبان میں یہود کی عبادت گاہ کو کہا جاتا ہے۔ مَسٰجِدُ یہ مسجد کی جمع ہے مسلمانوں کی عبادت گاہ کو کہا جاتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ الخ

اس آیت میں اسلامی حکومت کی تعریف اس کے مقاصد اور طریقہ کار کا ذکر ہے۔ لہٰذا جہاں مساجد کو مضبوط کرنا ضروری ہے، وہاں بیت المال کے نظام کو اور دیگر احکام کو نافذ کرنا بھی ازحد ضروری ہے۔ آج بیت المال کے نظام کو قائم نہ رکھنے کی وجہ سے مسلمانوں کی زبوں حالی قابل دید ہے۔ پاکستان کی ۱۲ کروڑ آبادی ہے یہ سب کے سب مقروض ہیں۔ ۳۰٪ فیصد وصول کرنے سے قرضہ کا سود ادا نہیں ہوتا تو قرضہ کب اتارا جائے گا جبکہ اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ نصاب اڑھائی فیصد ہے، لیکن اس کی برکت کا اندازہ لگائیے کہ قرون اولیٰ میں اسلامی ملک کس قدر ترقی

یافتہ اور ہر میدان میں خود کفیل تھے۔

فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَهِيَ خَاوِيَةٌ الخ دوسری قرأۃ میں وخاویۃ ہے وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ الخ اس کا قریہ پر عطف ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہم نے لوگوں کے کفر اور نافرمانیوں کی وجہ سے بہت سی بستیاں اور کنویں تباہ کر دیے۔ بستیاں اُجڑیں اور کنویں ویران پڑے ہیں۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا

کہہ دو اے لوگو

النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٤٩ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

میں تو صرف تمہیں صاف صاف ڈرانے والا ہوں ○ پھر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝٥٠ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ

ان کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے ○ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کے پست کرنے کی کوشش کی

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝٥١ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا

وہی دوزخی ہیں ○ اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی بھی ایسا رسول اور نبی

نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي

نہیں بھیجا کہ جس نے جب کوئی تمنا کی ہو اور شیطان نے اس کی تمنا میں کچھ آمیزش نہ کی ہو پھر اللہ شیطان کی آمیزش کو

الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝٥٢ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي

دور کر کے اپنی آیتوں کو مضبوط کر دیتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ○ تا کہ شیطان کی آمیزش کو

الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ۭ

ان لوگوں کے لئے آزمائش بنا دے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں

وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۝٥٣ وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

اور بے شک ظالم بڑی ضد میں پڑے ہوئے ہیں ○ اور تا کہ علم والے اسے تیرے

اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ

رب کی طرف سے حق سمجھ کر ایمان لے آئیں پھر ان کے دل اس کے لئے جھک جائیں اور بیشک اللہ ایمان داروں کو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٥٤ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ

سیدھے راستہ کی طرف ہدایت کرنے والا ہے ○ اور منکر قرآن کی طرف سے ہمیشہ شک میں رہیں گے

مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ۝٥٥

یہاں تک کہ قیامت یکا یک ان پر آموجود ہو یا منحوس دن کا عذاب ان پر نازل ہو ○

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۭ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ
اس دن اللہ ہی کی حکومت ہوگی وہی ان میں فیصلہ کرے گا پھر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ
جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۞ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۞
نعمت کے باغوں میں ہوں گے۞ اور جو منکر ہوئے اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا سو ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۞

افاداتِ محمود:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ الخ

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کرام کے مختلف اقوال ہیں۔ (۱) بعض مفسرین نے یہاں ایک قصہ نقل کیا ہے جیسے صاحب جلالین وغیرہ نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب سورۂ نجم کی تلاوت فرما رہے تھے جب آپؐ نے یہ آیتیں پڑھیں تو شیطان نے آپ کی زبان پر یہ جاری کر دیا۔ **تلک الغرانیق العلیٰ وان شفاعتھن لترتجی** یعنی یہ خوبصورت مورتیاں ہیں اور ان کی سفارش کی امید کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا حضورؐ کی زبان سے بتوں کی تعریف پر مشتمل جملے سن کر مشرکین مکہ بہت خوش ہوگئے اور آپؐ نے سورۂ نجم کے آخر میں سجدہ کیا تو تمام کفار نے آپ کے ساتھ سجدہ ادا کیا سوائے ایک کے کہ اس نے مٹھی بھر مٹی اٹھا کر چہرہ کے ساتھ لگالی، لیکن اس قصے کی کوئی حقیقت نہیں ہے کیونکہ اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ اگر حضورؐ کی زبان ہی شیطان کے اثر سے محفوظ نہیں رہی تو آپ کے لائے ہوئے دین پر اعتماد کیونکر ہوگا۔ لہٰذا صاحب جلالین کی یہ تفسیر لغو اور فضول ہے۔

مولانا مودودی صاحب نے لکھا ہے کہ انبیاء سے جو اس طرح کے واقعات سرزد ہوئے ہیں۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ لوگوں کو باور کرایا جاسکے کہ انبیاء بشری کمزوریوں سے پاک اور بالاتر نہیں ہوتے، لیکن مودودی صاحب کی یہ بات بھی غلط ہے۔ اگر عصمت انبیاء کو تسلیم نہ کیا جائے تو پورے دین کی بنیادیں کمزور ہو جاتی ہیں۔

مذکورہ بالا آیت کی سہل تفسیر یہ ہے کہ یہاں القاء شیطان سے مراد **القا وسوسۃ فی صدور الناس** ہے یعنی بعض آیات کے متعلق شیطان نے لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالے۔ جیسے جب **حرمت علیکم المیتۃ الخ** والی آیت نازل ہوئی تو شیطان نے لوگوں کے قلوب میں یہ وسوسہ ڈالا کہ مرا ہوا جانور اللہ کا مارا ہوا ہوتا ہے، اُسے مسلمان حرام کہتے ہیں اور ذبح شدہ جانور ان کے اپنے ہاتھ کا مارا ہوا ہوتا ہے اسے حلال کہتے ہیں۔ اسی طرح جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ بیت اللہ کی چابیاں میرے ہاتھ میں ہیں اور ہم احرام باندھ کر عمرہ کر رہے ہیں۔ چونکہ انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ نے خواب ہی کی بنیاد پر حضرت اسماعیلؑ کی گردن پر چھری چلائی تھی تو حضورؐ صحابہ کرامؓ سمیت تشریف لے گئے، لیکن مکہ والوں نے حدیبیہ کے مقام پر آپ کو اور صحابہ کو روکا اور یہ حضرات اس سال عمرہ نہ کر سکے۔ اس کے متعلق بھی شیطان نے

لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالا کہ دیکھئے ان کی بات صحیح ثابت نہیں ہوئی۔ حالانکہ سال کا تعین اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوا تھا۔ اگلے سال اس خواب کی تعبیر من وعن پوری ہوگئی۔ اسی طرح جب آیت۔ **انکم وما تعبدون من دون الله حصب جهنم** الخ نازل ہوئی تو شیطان نے لوگوں کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈالا کہ اللہ کے سوا تو انبیاء کی بھی پرستش کی گئی جیسے حضرت عیسیٰؑ اور حضرت عزیرؑ وغیرہ کی تو اس آیت کے عموم میں وہ بھی داخل ہیں (العیاذ باللہ)۔ اسی طرح جب اللہ تعالیٰ نے مثال سمجھانے کے لیے قرآن کریم میں مکڑی اور مکھی کا ذکر فرمایا تو شیطان نے بعض لوگوں کے دلوں میں یہ شبہ ڈالا کہ دیکھئے اگر قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے تو پھر اس میں ایسی خفیف اور بیکار چیزوں کا ذکر کیوں ہوتا؟ حالانکہ ان احمقوں کو یہ دیکھنا چاہیے تھا کہ مثال مخاطب کو سمجھانے اور کسی بات کی وضاحت کے لیے ہوتی ہے مثال اور ممثل لہ میں مناسبت ہونی چاہیے۔ وجہ اشتراک ہونا چاہیے۔ ایسا بلغاء کے کلام میں اکثر ہوتا ہے۔

الغرض شیطان بعض آیات کے متعلق اسی طرح وسوسے ڈالتا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی ذریعہ سے اس کا ازالہ فرما دیتے تھے اور اصل مضمون کو جو من جانب اللہ ہوتا تھا باقی رکھ لیتے تھے۔ یہی مطلب ہے مندرجہ بالا آیت کا واللہ اعلم۔

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ

اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی پھر قتل کیے گئے یا مر گئے البتہ انہیں اللہ

رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا

اچھا رزق دے گا اور بے شک اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے ○ البتہ انہیں ایسی جگہ پہنچائے گا

يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ

جسے پسند کریں گے اور بیشک اللہ جاننے والا بردبار ہے ○ بات یہ ہے اور جس نے اسی قدر بدلہ لیا جس قدر اسے تکلیف

بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ

دی گئی تھی پھر اس پر زیادتی کی گئی تو اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا بے شک اللہ درگزر کرنے والا معاف کرنے والا ہے ○ یہ اس لئے کہ

اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ

اللہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کیا کرتا ہے اور بیشک اللہ سننے والا

بَصِيْرٌ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ

دیکھنے والا ہے ○ یہ اس لئے کہ حق اللہ ہی کی ہستی ہے ا ور جنہیں اس کے سوا پکارتے ہیں باطل ہیں

وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ

اور بیشک اللہ ہی بلند مرتبہ بڑائی والا ہے ○ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی

مَآءً ؗ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۶۳﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

نازل کیا پھر زمین سرسبز ہو جاتی ہے بے شک اللہ مہربان خبردار ہے ○ جو کچھ آسمانوں

وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۶۴﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ

اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور بے شک اللہ وہی بے نیاز قابل تعریف ہے ○ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے

ع ۸ / ۱۵

لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ

زمین کی سب چیزوں اور کشتیوں کو تمہارے تابع کر دیا ہے جو دریا میں اس کے حکم سے چلتی ہیں اور آسمان کو

اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۵﴾ وَهُوَ

زمین پر گرنے سے تھامے ہوئے ہے مگر اس کے حکم سے بیشک اللہ لوگوں پر نرمی کرنے والا نہایت رحم والا ہے ○ اور وہ

الَّذِیْٓ اَحْیَاکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَکَفُوْرٌ ﴿۶۶﴾ لِکُلِّ

وہی ہے جس نے تمہیں زندہ کیا پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا بیشک انسان البتہ بڑا ہی ناشکرا ہے ○ ہم نے

اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَکًا ھُمْ نَاسِکُوْہُ فَلَا یُنَازِعُنَّکَ فِی الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰی

ہر قوم کے لئے ایک دستور مقرر کر دیا ہے جس پر وہ چلتے ہیں پھر انہیں تمہارے ساتھ اس معاملہ میں جھگڑنا نہ چاہئے اور اپنے

رَبِّکَ ؕ اِنَّکَ لَعَلٰی ھُدًی مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۶۷﴾ وَاِنْ جٰدَلُوْکَ فَقُلِ اللّٰہُ اَعْلَمُ

رب کی طرف بلا بے شک تو البتہ سیدھے راستہ پر ہے ○ اور اگر تجھ سے جھگڑا کریں تو کہہ دے اللہ بہتر جانتا ہے

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۸﴾ اَللّٰہُ یَحْکُمُ بَیْنَکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا کُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۶۹﴾

جو تم کرتے ہو ○ اللہ قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا جس چیز میں تم اختلاف کرتے تھے ○

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِکَ فِیْ کِتٰبٍ ؕ

کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے یہ سب کتاب میں لکھا ہوا ہے

اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرٌ ﴿۷۰﴾ وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ

یہ اللہ پر آسان ہے ○ اور اللہ کے سوا ایسی چیز کو پوجتے ہیں جس پر اس نے کوئی

بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَیْسَ لَھُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ نَّصِیْرٍ ﴿۷۱﴾

سند نہیں اتاری اور نہ ان کے پاس کوئی اس کا علم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا ○

وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْھِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْہِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا

اور جب انہیں ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھ کر سنائی جائیں تو تم منکروں کے چہروں میں ناراضگی

الْمُنْکَرَ ؕ یَکَادُوْنَ یَسْطُوْنَ بِالَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ عَلَیْھِمْ اٰیٰتِنَا ؕ قُلْ

دیکھو گے قریب ہوتے ہیں کہ جو لوگ انہیں ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں ان پر حملہ کر دیں کہہ دو

اَفَاُنَبِّئُکُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِکُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَھَا اللّٰہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؕ

کیا میں تمہیں اس سے بھی بدتر بات بتاؤں آگ ہے کہ جس کا اللہ نے منکروں سے وعدہ کیا ہے

وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۷۲﴾ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ

اور وہ بری جگہ ہے ○ اے لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے اسے کان لگا کر سنو جنہیں

الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ

تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے اگرچہ وہ سب اس کے لئے جمع ہو جائیں

وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ

اور اگر ان سے مکھی کوئی چیز چھین لے تو اسے مکھی سے چھڑا نہیں سکتے عابد اور معبود دونوں ہی

وَالْمَطْلُوْبُ ۝۷۳ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝۷۴

عاجز ہیں۝ انہوں نے اللہ کی کچھ بھی قدر نہ کی بے شک اللہ زور والا غالب ہے۝

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ

فرشتوں اور آدمیوں میں سے اللہ ہی پیغام پہنچانے کے لئے چن لیتا ہے بیشک اللہ سننے والا

بَصِيْرٌ ۝۷۵ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ

دیکھنے والا ہے۝ وہ ان کے اگلے اور پچھلے حالات جانتا ہے اور سب کاموں کا مدار

الْاُمُوْرُ ۝۷۶ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ

اللہ پر ہے۝ اے ایمان والو رکوع اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی بندگی کرو

وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۷۷ السجدۃ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ

اور بھلائی کرو تاکہ تمہارا بھلا ہو۝ اور اللہ کی راہ میں کوشش کرو جیسا کوشش کرنے کا حق ہے

هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ

اس نے تمہیں پسند کیا ہے اور دین میں تم پر کسی طرح کی سختی نہیں کی تمہارے باپ

اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ

ابراہیم کا دین ہے اسی نے تمہارا نام پہلے سے مسلمان رکھا تھا اور اس قرآن میں بھی تاکہ

الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚۖ فَاَقِيْمُوا

رسول تم پر گواہ بنے اور تم لوگوں پر گواہ بنو پس نماز

الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى

قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو مضبوط ہو کر پکڑو وہی تمہارا مولیٰ ہے پھر کیا ہی

وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿٧٨﴾ ع
اچھا مددگار ہے ○

افاداتِ محمود:

هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ الخ

حضرت ابراہیمؑ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے جس کا معنی ہے حکم بردار، وفا شعار اور حضرت ابراہیمؑ نے تعمیر کعبہ سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا فرمائی تھی ''وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ الخ'' ہمارے لیے یہ بات باعث فخر اور صد اعزاز ہے کہ ہمارا نام ایک جلیل القدر پیغمبر نے تجویز فرمایا۔ حالانکہ ہم ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج ہماری عملی زندگی کی حالت زار اور اعتقادی کمزوریاں قابل دید وشنید ہیں۔ اگر آج وہ تشریف فرما ہوتے ہمارے ان اعمال کو دیکھ کر جانے اُن پر کیا گزرتی کہ یہ وہ بندے ہیں جن کا نام ہم نے مسلمان تجویز کیا تھا۔

وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۖ الخ

اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے لیے یہ بات باعث فخر واعزاز ہے کہ قیامت کے دن جب کفار لوگ حضرات انبیاء علیہم السلام کی تبلیغ کا انکار کریں گے تو اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے کے باوجود حضرات انبیاءؑ کی طرف متوجہ ہوں گے تو انبیاء علیہم السلام اُمت محمدیہ کو گواہ بنائیں گے۔ وہ لوگ مسلمانوں پر جرح کریں گے کہ یہ تو اس وقت پیدا ہی نہیں ہوئے تھے تو ان کی شہادت کیا معنی رکھتی ہے؟ مسلمان کہیں گے کہ حضرات انبیاء کی تبلیغ کا ذکر ایک تو کلام اللہ میں ہے۔ وھو اصدق القائلین اور یہ بات ہمیں ہمارے اور اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بتلائی تھی۔ لہٰذا ان دو ٹھوس اور مضبوط بنیادوں پر ہماری شہادت کا ڈھانچہ قائم ہے جو کہ کذب اور خلاف واقعہ کلام سے کوسوں دور ہے۔ واللہ اعلم

سُورَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَکِّیَّۃٌ

سورت مومنون مکی ہے اس میں ایک سو اٹھارہ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝۲ وَالَّذِيْنَ

بے شک ایمان والے کامیاب ہو گئے ۝ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں ۝ اور جو

هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝۳ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝۴ وَالَّذِيْنَ

بے ہودہ باتوں سے منہ موڑنے والے ہیں ۝ اور جو زکوٰۃ دینے والے ہیں ۝ اور جو اپنی

هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝۵ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ

شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں ۝ مگر اپنی بیویوں یا لونڈیوں پر اس لئے کہ

فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝۶ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝۷

ان میں کوئی الزام نہیں ۝ پس جو شخص اس کے علاوہ طلب گار ہو تو وہی حد سے نکلنے والے ہیں ۝

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝۸ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ

اور جو اپنی امانتوں اور اپنے وعدہ کا لحاظ رکھنے والے ہیں ۝ اور جو اپنی نمازوں کی

يُحَافِظُوْنَ ۝۹ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝۱۰ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا

حفاظت کرتے ہیں ۝ وہی وارث ہیں ۝ جو جنت الفردوس کے وارث ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ

خٰلِدُوْنَ ۝۱۱ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝۱۲ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً

رہنے والے ہوں گے ۝ اور البتہ ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا ۝ پھر ہم نے اسے حفاظت کی

فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝۱۳ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً

جگہ میں نطفہ بنا کر رکھا ۝ پھر ہم نے نطفہ کا لوتھڑا بنایا پھر ہم نے لوتھڑے سے گوشت کی بوٹی بنائی

فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ

پھر ہم نے اس بوٹی سے ہڈیاں بنائیں پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت پہنایا پھر اسے ایک نئی صورت میں بنا دیا سو اللہ بڑی

اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۴﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ
برکت والا سب سے بہتر بنانے والا ہے۝ پھر تم اس کے بعد مرنے والے ہو۝ پھر تم قیامت کے دن
الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ
اٹھائے جاؤ گے۝ اور ہم ہی نے تمہارے اوپر سات آسمان بنائے ہیں اور ہم بنانے میں
الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۖ
بے خبر نہ تھے۝ اور ہم نے ایک اندازہ کے ساتھ آسمان سے پانی نازل کیا پھر اسے زمین میں ٹھیرایا
وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ
اور ہم اس کے لے جانے پر بھی قادر ہیں۝ پھر ہم نے اس سے تمہارے لئے کھجور اور انگور کے
وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ
باغ اگا دیئے جن میں تمہارے لئے بہت سے میوے ہیں اور انہی میں سے کھاتے ہو۝ اور وہ درخت جو طور سینا سے
طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ
نکلتا ہے جو کھانے والوں کے لئے روغن اور سالن لے کر اگتا ہے۝ اور بے شک تمہارے لئے چار پایوں میں بھی عبرت ہے کہ ہم تمہیں
لَعِبْرَةً ۗ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾
ان کے پیٹ کی چیزوں میں سے پلاتے ہیں اور تمہارے لئے ان میں اور بھی بہت سے فائدے ہیں اور ان میں سے بعض کو کھاتے ہو۝
وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾
اور ان پر اور کشتیوں پر سوار بھی کئے جاتے ہو۝

افاداتِ محمود:

احادیث میں سورۂ مومنون کی ابتدائی دس آیات کی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے۔ ابن کثیرؒ نے حضرت عمرؓ سے نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر دس آیتیں نازل فرمائی ہیں جو ان کا حق ادا کرے گا، جنت میں چلا جائے گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت عدن پیدا فرمائی جس کی ایک اینٹ سونے اور ایک اینٹ چاندی کی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا تکلمی یعنی کچھ بول تو جنت عدن نے ان دس آیات کی تلاوت فرمائی۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ﴿۲﴾

یعنی وہی ایمان والے کامیاب ہیں جو اپنی نمازیں خشوع خضوع کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ خشوع کی تفسیر حضرت ابن عباسؓ سے خائفون، ساکنون کے ساتھ منقول ہے۔ امام راغب لکھتے ہیں:

الخشوع الضراعة، واكثر ما يستعمل الخشوع فيما يوجد على الجوارح' والضراعة اكثر ما تستعمل فيما يوجد فى القلب (المفردات)

یعنی خشوع بمعنی ضراعت یعنی عاجزی کے ہے۔ خشوع کا استعمال اکثر ان افعال میں ہوتا ہے جو جوارح سے متعلق ہیں اور ضراعت کا استعمال اکثر ان افعال میں ہوتا ہے جو قلب سے متعلق ہیں۔

خشوع کی نسبت قرآن کریم میں زمین کی طرف بھی ہوئی ہے۔ ارشاد ہے وترى الارض خاشعة الخ یعنی دبی ہوئی ذلیل وخوار۔ اس کی نسبت اصوات کی طرف بھی ہوئی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ وخشعت الاصوات للرحمن الخ یعنی رحمٰن کے سامنے (قیامت کے دن) آوازیں پست ہوجائیں گی اس کی نسبت وُجُوۡهٌ کی طرف بھی ہوئی ہے۔ ارشاد ہے وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ خَاشِعَةٌ الخ اور قیامت کے دن ہیبت سے چہرے ڈرے ہوئے ہوں گے اور ابصار کی طرف بھی ہوئی ہے۔ ارشاد ہے خاشعة ابصارهم" ان کی آنکھیں جھکی پڑتی ہوں گی۔ قلوب کی طرف بھی ہوئی ہے۔ ارشاد ہے الم يان للذين امنوا ان تخشع قلوبهم یہاں خشیت قلب کی صفت ہے۔ معلوم یہ ہوا کہ اصل خشیت قلب کی ہے اور اعضاء وجوارح اس کے تابع ہیں۔ جب نماز میں قلب خاشع وساکن ہوگا تو اس کا اثر اعضاء وجوارح پر نمودار ہوگا۔ اس طور پر کہ نہ آدمی ڈاڑھی سے کھیلے گا، نہ کپڑوں سے، نہ انگلیوں کو چٹخائے گا۔ احادیث میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور حضرت صدیق اکبر نماز میں ایسے کھڑے ہوتے تھے جیسے بے جان لکڑی ہوتی ہے۔

وَالَّذِيۡنَ هُمۡ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوۡنَ ۝

یہاں اللہ تعالیٰ نے ادائے زکوٰۃ کا حکم ایک انوکھے انداز سے دیا ہے۔ عام طور پر تو ایتاء کے ساتھ زکوٰۃ کا حکم دیا گیا ہے، لیکن یہاں "فٰعِلُوۡنَ" میں شاید استمرار اور دوام کی طرف اشارہ ہے۔ ادائے زکوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ میں استمرار نہیں ہے۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ زکوٰۃ سے صرف فرض زکوٰۃ مراد نہیں ہے، بلکہ عام ہے۔ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَكّٰى ۝ اور قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَكّٰىهَا ۝ بھی اس میں شامل ہے اور مالی زکوٰۃ بھی اس میں شامل ہے۔ جیسا کہ سورہ توبہ والی آیت "خذ من اموالهم صدقة تطهرهم وتزكيهم بها گزر چکی ہے۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ سورۃ مکی ہے اور زکوٰۃ کی فرضیت مدینہ منورہ میں ہوئی ہے، فكيف التوفيق؟ جواب اس کا یہ ہے کہ مطلق زکوٰۃ کی فرضیت مکہ مکرمہ میں ہوگئی تھی جیسا کہ سورۂ مزمل میں ہے، لیکن زکوٰۃ کی مقادیر تفاصیل اور نصاب کے مفصل احکام مدینہ منورہ میں آئے ہیں۔

وَالَّذِيۡنَ هُمۡ لِفُرُوۡجِهِمۡ حٰفِظُوۡنَ ۝

حفاظت فرج بھی فرض ہے۔ حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ کو اس چیز کی ضمانت دے دے جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان) اور اس چیز کی جو اس کی دو ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی شرم گاہ) تو میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ (الترغیب)

حرمت زنا، حرمت متعہ وغیرہ کا ثبوت

مذکورہ بالا آیت کے بعد اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے دوصورتوں کا استثناء فرمایا ہے۔ (۱) اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ (۲) اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ یعنی اپنی منکوحہ بیوی سے خواہش پوری کرنا یا لونڈی سے خواہش پوری کرنا حرمت کے حکم سے مستثنیٰ اور عبادت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے شادی کر لی اس نے اپنا آدھا ایمان محفوظ کر لیا۔ فليتق الله فى النصف الباقى تو بقیہ آدھے ایمان میں بھی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور اس کی بھی حفاظت کرے۔

مذکورہ بالا آیت میں دوصورتیں حلال قرار دے دی گئی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان دوصورتوں کے سوا جو بھی صورت ہوگی وہ حرام اور ناجائز ہوگی، لہٰذا زنا بھی حرام ہے جو اس کے سوا ہے جیسا کہ دیگر نصوص سے مفصل و مجمل ثابت ہے اور متعہ بھی حرام ہے۔ کیونکہ متعہ ان دونوں صورتوں کے علاوہ ہے۔ اس پر ازدواج کی تعریف صادق نہیں آتی۔ کیونکہ شادی تو ہمیشہ کے لیے ہوتی ہے اور متعہ چند دن یا چند گھڑیوں کے لیے ہوتا ہے۔ حدیث میں بھی ہے کہ غزوۂ خیبر کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے متعہ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام قرار دے دیا ہے۔ اسی طرح لواطت بھی مذکورہ دونوں مستثنیٰ صورتوں کے علاوہ ہے اور احادیث میں بھی اس کی حرمت وارد ہوئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اسی طرح استمتاع باليد بھی مذکورہ بالا دونوں جائز صورتوں کے علاوہ ہے۔ لہٰذا یہ بھی حرام و ناجائز ہے۔

عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۹﴾ ابتداء میں نماز میں خشوع و خضوع کا ذکر تھا۔ اب نماز کی حفاظت کا ذکر ہے۔ وہاں مقصود خشوع فی الصلوٰۃ تھا۔ یہاں مقصود بالذات حفاظت صلوٰۃ ہے یعنی قضا نہ ہو گویا آداب نماز کے ساتھ ساتھ پابندی صلوٰۃ مطلوب ہے۔

مومن کی صفات ستہ

خلاصہ یہ ہے کہ کامیابی و کامرانی کے لیے یہاں مومن کی صفات ستہ ذکر کی گئی ہیں۔ خشوع فی الصلوۃ (۲) لغو اور لایعنی باتوں سے بچنا (۳) مالی حقوق ادا کرنا (۴) شہوات نفسانیہ پر قابو پانا (۵) عہد و پیمان اور امانت کی حفاظت کرنا (۶) نمازوں کو سنن و آداب سمیت پابندی سے ادا کرنا۔ آج جتنی خرابیاں ہیں ان چھ صفات کے مفقود اور معدوم ہونے کی وجہ سے ہیں۔ نمازوں میں خشوع ہے، نہ پابندی نہ انفاق ہے نہ فرج کی حفاظت۔ لغویات اور فضول باتوں میں زندگیاں بیت جاتی ہوں تو مسلمان کیسے کامیاب ہوں گے؟

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ الخ

یہاں سے تذکیر بالاء اللہ ہے۔ ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿۱۵﴾ مرنا بھی انعامات میں سے ہے۔ بعض

لوگ ایسے ہوتے ہیں اگر موت نہیں آتی تو مرنے کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔ اے اللہ اب اُٹھالے۔ نیند اور موت ابدی زندگی اور ابدی نعمتوں کے لیے واسطہ ہیں۔ جیسا کہ کہا گیا ہے "**الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب**" موت ایک پل ہے جو حبیب کو حبیب سے ملا دیتا ہے۔ **سبع طرائق** اس سے مراد آسمانوں کے راستے ہیں اور فرشتوں کی گزرگاہیں ہونے کی وجہ سے طرائق سے تعبیر فرمایا ہے۔

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ الخ

یعنی زیتون کے درخت سے تیل نکلتا ہے جو مالش وغیرہ کے کام آتا ہے اور بہت سے لوگ اس کو بطور سالن استعمال کرتے ہیں۔ **صِبْغٍ** سے اسی کی طرف اشارہ ہے کہ روٹی کے ساتھ جب سالن استعمال ہو تو روٹی رنگین ہو جاتی ہے۔ یہ مبارک درخت ہے سورۃ التین میں اللہ تعالیٰ نے اس کی قسم کھائی ہے۔ کوہ طور کی طرف اس کی نسبت کرنے سے بھی اس کے مبارک ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ قدرتی طور پر اس پہاڑ پر یہ درخت بہت زیادہ اُگتے ہیں اور اس پہاڑ کا تجلیات ربانیہ سے منور ہونا اس کے مبارک ہونے کے لیے کافی ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ

اور ہم نے نوح کو اس کی قوم کے پاس بھیجا پھر اس نے کہا

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ

اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں پھر تم کیوں نہیں ڈرتے ○ سو اس کی قوم کے کافر

كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ۭ وَلَوْ

سرداروں نے کہا کہ یہ بس تم ہی جیسا آدمی ہے تم پر بڑائی حاصل کرنا چاہتا ہے اور اگر

شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ښ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ

اللہ چاہتا تو فرشتے بھیج دیتا ہم نے اپنے پہلے باپ دادا سے یہ بات کبھی نہیں سنی ○ یہ تو بس ایک دیوانہ

بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾

آدمی ہے پس اس کا ایک وقت تک انتظار کرو ○ کہا اے میرے رب تو میری مدد کر کیونکہ انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے ○

فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ

پھر ہم نے اس کی طرف وحی کی کہ ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہمارے حکم سے کشتی بنا پھر جب ہمارا حکم آ پہنچے اور تنور ابلنے لگے

فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ

پس تو کشتی میں ہر چیز کا جوڑا نر مادہ اور اپنے گھر والوں کو بٹھا لے مگر ان میں سے وہ شخص جس کے لئے پہلے

مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِذَا اسْتَوَيْتَ

فیصلہ ہو چکا ہے اور ظالموں کے معاملہ میں مجھ سے بات نہ کر بے شک وہ غرق کئے جائیں گے ○ پھر جب

اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ

تو اور تیرے ساتھ ہے کشتی پر چڑھ بیٹھو تو کہہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں ظالموں سے

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۸﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ

چھوڑایا ○ اور کہہ اے میرے رب مجھے برکت کے ساتھ اتار اور تو بہتر اتارنے والا ہے ○ اس

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۳۱﴾ۚ

واقعہ میں بہت سی نشانیاں ہیں بیشک ہم تو آزمائش کرنے والے تھے ○ پھر ہم نے انکے بعد ایک دوسرا دور پیدا کیا ○

فَاَرْسَلْنَا فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾ ع

پھر ان میں بھی انہیں میں سے ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو تمہارے لئے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں پھر تم کیوں نہیں ڈرتے ○

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِی

اور اس کی قوم کے سرداروں نے کہا جنہوں نے کفر کیا تھا اور قیامت کی آمد کو جھٹلاتے تھے اور جنہیں ہم نے دنیا کی

الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ یَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَیَشْرَبُ

زندگی میں آسودہ کر رکھا تھا کہ یہ بس تمہیں جیسا آدمی ہے وہی کھاتا ہے جو تم کھاتے ہو اور وہی پیتا ہے

مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَیَعِدُكُمْ

جو تم پیتے ہو ○ اور اگر تم نے اپنے جیسے آدمی کی فرمانبرداری کی تو بے شک تم گھاٹے میں پڑ گئے ○ کیا تمہیں

اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ﴿۳۵﴾ هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ

وعدہ دیتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے تو تم نکالے جاؤ گے ○ بہت ہی بعید بات ہے

لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۶﴾ اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ ﴿۳۷﴾

جو تم سے کہی جاتی ہے ○ ہماری صرف یہی دنیا کی زندگی ہے مرتے اور جیتے ہیں اور ہم اٹھائے نہیں جائیں گے ○

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ۨ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ

بس یہ ایک ایسا شخص ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے اور ہم اسے ماننے والے نہیں ہیں ○ کہا

رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾ قَالَ عَمَّا قَلِیْلٍ لَّیُصْبِحُنَّ نٰدِمِیْنَ ﴿۴۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ

اے میرے رب میری مدد کر کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے ○ فرمایا تھوڑی دیر کے بعد یہ خود نادم ہوں گے ○ پھر انہیں

الصَّیْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۱﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ

ایک سخت آواز نے سچے وعدہ کے موافق آ پکڑا پھر ہم نے انہیں خس و خاشاک کر دیا پھر ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہے ○ پھر ہم نے

بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِیْنَ ﴿۴۲﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا یَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا

ان کے بعد اور بہت سے دور پیدا کئے ○ کوئی جماعت نہ اپنے وقت سے آگے بڑھ سکتی ہے نہ پیچھے ہٹ سکتی ہے ○ پھر ہم اپنے رسول

رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ

لگاتار بھیجتے رہے جب کوئی رسول اپنی قوم کے پاس آیا وہ اسے جھٹلاتی ہی رہی پھر ہم بھی ایک کے بعد دوسری کو ہلاک کرتے گئے اور ہم نے

اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ۬
ان کو افسانے بنادیئے پھران لوگوں پر پھٹکار ہے جو ایمان نہیں لاتے ○ پھر ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کو
بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۵﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا
اپنی نشانیاں اور کھلی سند دے کر ○ فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا پھر انہوں نے تکبر کیا اور وہ سرکش
عَالِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَقَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَكَذَّبُوْهُمَا
لوگ تھے ○ پھر کہا کیا ہم اپنے جیسے دو شخصوں پر ایمان لائیں جن کی قوم ہماری غلامی کر رہی ہو ○ پھر ان دونوں کو جھٹلایا
فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾
پھر ہلاک کر دیئے گئے ○ اور البتہ ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی تا کہ وہ ہدایت پائیں ○
وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗۤ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ﴿۵۰﴾ ع
اور ہم نے مریم کے بیٹے اور اس کی ماں کو نشانی بنایا تھا اور انہیں ایک ٹیلہ پر جگہ دی جہاں ٹھہرنے کا موقع اور پانی جاری تھا ○

افاداتِ محمود:

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗۤ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبْوَةٍ الخ

ربوہ سے اکثر مفسرین کے ہاں وہی اونچی جگہ اور ٹیلہ مراد ہے جہاں حضرت مریم صدیقہؑ وضع حمل کے وقت تشریف رکھتی تھیں اور بعض مفسرین کے ہاں شام یا فلسطین کی کوئی اونچی جگہ مراد ہے، لیکن کسی مفسر نے ربوہ سے کشمیر مراد نہیں لیا۔ سوائے مرزائیوں کے کہ ان کے ہاں ربوہ سے مراد کشمیر ہے۔ وہ مرزا قادیانی کو مسیح موعود بتلاتے ہیں۔ اسی وجہ سے جس جگہ مرزا کے جانشینوں کی رہائش تھی، اس جگہ کا نام بھی انہوں نے ربوہ رکھ دیا۔

يٰاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۵۱﴾ؕ

اے رسولو! ستھری چیزیں کھاؤ اور اچھے کام کرو بے شک میں جانتا ہوں جو تم کرتے ہو○

وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿۵۲﴾ فَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ

اور بے شک یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تم سب کا رب ہوں پس مجھ سے ڈرو○ پھر انہوں نے اپنے دین کو

بَيْنَهُمْ زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى

آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کرلیا ہر ایک جماعت اس ٹکڑے پر جو ان کے پاس ہے خوش ہونے والے ہیں○ پھر ایک وقت تک انہیں

حِيْنٍ ﴿۵۴﴾ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۵۵﴾ۙ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي

اپنے نشہ میں پڑا رہنے دو○ کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم انہیں مال اور اولاد میں ترقی دے رہے ہیں○ انہیں فائدہ پہنچانے میں

الْخَيْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۵۷﴾ۙ

جلدی کر رہے ہیں بلکہ یہ نہیں سمجھتے○ بے شک جو اپنے رب کی ہیبت سے ڈرنے والے ہیں○

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۸﴾ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾ۙ

اور جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان لاتے ہیں○ اور جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے○

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَاۤ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿۶۰﴾ۙ

اور جو دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل اس سے ڈرتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں○

اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا

یہی لوگ نیک کاموں میں جلدی کرتے ہیں اور وہی نیکیوں میں آگے بڑھنے والے ہیں○ اور ہم کسی پر اس کی طاقت سے

وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ بَلْ قُلُوْبُهُمْ

بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتے اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو سچ بولے گی اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا○ بلکہ ان کے دل

فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿۶۳﴾

اس سے بے ہوشی میں پڑے ہوئے ہیں اور اس کے سوا ان کے اور بھی کام ہیں کہ جنہیں وہ کیا کرتے ہیں○

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ﴿۶۴﴾ؕ لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ

یہاں تک کہ جب ہم ان میں سے آسودہ حال لوگوں کو عذاب میں پکڑیں گے فوراً وہ چلائیں گے○ آج کے دن مت چلاؤ

إِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنصَرُونَ ﴿٦٥﴾ قَدْ كَانَتْ ءَايَٰتِى تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنتُمْ عَلَىٰٓ أَعْقَٰبِكُمْ

بے شک تم ہم سے چھڑائے نہ جاؤ گے ○ تمہیں میری آیتیں سنائی جاتی تھیں پھر تم ایڑیوں پر الٹے

تَنكِصُونَ ﴿٦٦﴾ مُسْتَكْبِرِينَ بِهِۦ سَٰمِرًا تَهْجُرُونَ ﴿٦٧﴾ أَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا۟ ٱلْقَوْلَ أَمْ

بھاگتے تھے ○ غرور میں آ کر اسے کہانی سمجھ کر چلے جایا کرتے تھے ○ کیا انہوں نے اس ارشاد میں غور ہی نہیں کیا

جَآءَهُم مَّا لَمْ يَأْتِ ءَابَآءَهُمُ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿٦٨﴾ أَمْ لَمْ يَعْرِفُوا۟ رَسُولَهُمْ فَهُمْ

یا ان کے پاس ایسی بات آئی ہے جو ان کے پہلے باپ دادا کے پاس نہیں آئی تھی ○ یا یہ لوگ اپنے رسول کو پہچانتے نہیں

لَهُۥ مُنكِرُونَ ﴿٦٩﴾ أَمْ يَقُولُونَ بِهِۦ جِنَّةٌۢ ۚ بَلْ جَآءَهُم بِٱلْحَقِّ وَأَكْثَرُهُمْ

تب یہ اس کے منکر ہیں ○ یا کہتے ہیں کہ اسے جنون ہے بلکہ رسول ان کے پاس حق بات لے کر آیا ہے اور ان میں سے اکثر

لِلْحَقِّ كَٰرِهُونَ ﴿٧٠﴾ وَلَوِ ٱتَّبَعَ ٱلْحَقُّ أَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ ٱلسَّمَٰوَٰتُ وَٱلْأَرْضُ

حق کو ناپسند کرنے والے ہیں ○ اور اگر حق ان کی خواہش کے مطابق ہوتا تو آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے درہم برہم

وَمَن فِيهِنَّ ۚ بَلْ أَتَيْنَٰهُم بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَن ذِكْرِهِم مُّعْرِضُونَ ﴿٧١﴾ أَمْ

ہو گیا ہوتا بلکہ ہم نے ان کی نصیحت انہیں پہنچا دی ہے سو وہ اپنی نصیحت سے منہ موڑنے والے ہیں ○ کیا

تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَهُوَ خَيْرُ ٱلرَّٰزِقِينَ ﴿٧٢﴾ وَإِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ

تو ان سے اجرت مانگتا ہے سو تیرے رب کی اجرت بہتر ہے اور وہی سب سے بہتر روزی دینے والا ہے ○ اور بے شک تو انہیں

إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٧٣﴾ وَإِنَّ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْـَٔاخِرَةِ عَنِ ٱلصِّرَٰطِ

سیدھے راستہ کی طرف بلاتا ہے ○ اور جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے سیدھے راستہ سے

لَنَٰكِبُونَ ﴿٧٤﴾ وَلَوْ رَحِمْنَٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِم مِّن ضُرٍّ لَّلَجُّوا۟ فِى طُغْيَٰنِهِمْ

ہٹنے والے ہیں ○ اور اگر ہم ان پر رحم کر کے ان کی تکلیف کو دور کر دیں تو بھی وہ اپنی سرکشی میں گمراہ ہی

يَعْمَهُونَ ﴿٧٥﴾ وَلَقَدْ أَخَذْنَٰهُم بِٱلْعَذَابِ فَمَا ٱسْتَكَانُوا۟ لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ ﴿٧٦﴾

پڑے رہیں گے ○ اور البتہ ہم نے انہیں عذاب میں مبتلا بھی کیا پھر بھی اپنے رب کے سامنے عاجزی نہ کی اور نہ گڑگڑائے ○

حَتَّىٰٓ إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ إِذَا هُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿٧٧﴾

یہاں تک کہ جب ہم نے ان پر سخت عذاب کا دروازہ کھولا تو فوراً اس میں ناامید ہو گئے ○

افاداتِ محمود:

سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ﴿۶۷﴾ سمر اصل میں ضیاء القمر یعنی چاند کی روشنی کو کہا جاتا ہے۔ پھر اس میں توسیع کر کے فاطلق علی حلقة الاحباء فی ضوء القمر یعنی سمر دوستوں کے اس حلقے کو کہا جاتا ہے جو رات کو چاند کی روشنی میں بیٹھ کر قصہ گوئی کرے۔ آیت کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ قیامت کے دن کفار کو الزام دیا جائے گا کہ تم ہماری آیات سے اعراض کر کے ایسے دوڑتے تھے جیسے کسی قصہ گوئی کی مجلس سے بھاگتے ہوں۔ (۲) اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ تم رات کی قصہ گوئی میں طرح طرح کی نسبتیں کرتے ہو، مشرکین مکہ رات کو چاندنی میں بیت اللہ کے قریب بیٹھ کر اس طرح کی باتیں کرتے تھے۔ کوئی حضورؐ کو جادوگر کہتا تھا، کوئی قصہ گو کہتا تھا، کوئی کاہن و کذاب کہتا تھا (العیاذ باللہ) سٰمِرًا مفرد ہے اور تَهْجُرُوْنَ جمع ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سامراً سے جنس مراد ہے۔ بہر حال اس آیت میں مشرکین کی مذمت کی گئی ہے۔

وَهُوَ
اور اسی نے
الَّذِیْٓ اَنْشَاَ لَکُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْئِدَۃَ قَلِیْلًا مَّا تَشْکُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ وَ هُوَ
تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے ہیں تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو ○ اور اسی نے
الَّذِیْ ذَرَاَکُمْ فِی الْاَرْضِ وَ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَ هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ
تمہیں زمین میں پھیلا رکھا ہے اور اسی کی طرف جمع کئے جاؤ گے ○ اور وہی زندہ کرتا ہے اور
یُمِیْتُ وَ لَهُ اخْتِلَافُ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۸۰﴾ بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ
مارتا ہے اور رات اور دن کا بدلنا اسی کے اختیار میں ہے سو کیا تم نہیں سمجھتے ○ بلکہ وہی کہتے ہیں جو پہلے لوگ
الْاَوَّلُوْنَ ﴿۸۱﴾ قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَ کُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۸۲﴾
کہتے تھے ○ کہتے ہیں کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ زندہ کئے جائینگے ○
لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَ اٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۸۳﴾
اس کا تو ہم سے اور اس سے پہلے ہمارے باپ دادا سے وعدہ ہوتا چلا آیا ہے یہ صرف اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں ○
قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِیْهَآ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۴﴾ سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا
ان سے پوچھو یہ زمین اور جو کچھ اس میں ہے کس کا ہے اگر تم جانتے ہو ○ وہ فوراً کہیں گے اللہ کا ہے کہہ دو پھر تم
تَذَکَّرُوْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴿۸۶﴾ سَیَقُوْلُوْنَ
کیوں نہیں سمجھتے ○ ان سے پوچھو ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا مالک کون ہے ○ وہ فوراً کہیں گے
لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۸۷﴾ قُلْ مَنْ بِیَدِهٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّ هُوَ یُجِیْرُ وَ لَا
اللہ ہے کہہ دو کیا پھر تم اللہ سے نہیں ڈرتے ○ ان سے پوچھو کہ ہر چیز کی حکومت کس کے ہاتھ میں ہے اور وہ بچا لیتا ہے اور
یُجَارُ عَلَیْهِ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۸﴾ سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ فَاَنّٰی تُسْحَرُوْنَ ﴿۸۹﴾ بَلْ
اس سے کوئی نہیں بچا سکتا اگر تم جانتے ہو ○ وہ فوراً کہیں گے اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے کہہ دو پھر تم کیسے دیوانے ہو رہے ہو ○ بلکہ
اَتَیْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَ اِنَّهُمْ لَکٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّ مَا کَانَ
ہم نے تو ان کے پاس حق بات پہنچا دی اور بیشک وہ البتہ جھوٹے ہیں ○ اللہ نے کوئی بھی بیٹا نہیں بنایا اور نہ اس کے ساتھ

مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

کوئی معبود ہی ہے اگر ہوتا تو ہر خدا اپنی بنائی ہوئی چیز کو الگ لے جاتا اور ایک دوسرے پر چڑھائی کرتا

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾ عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا

اللہ پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں○ غائب اور حاضر سب کا جاننے والا ہے وہ بہت بلند ہے اس سے

يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾ قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِى الْقَوْمِ

جسے یہ شریک بناتے ہیں○ کہہ دو اے میرے رب اگر تو مجھے دکھائے وہ چیز جس کا انہیں وعدہ دیا جا رہا ہے○ تو اے میرے رب مجھے

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ

ظالموں میں شامل نہ کر○ اور ہم اس پر قادر ہیں کہ تجھے دکھا دیں جو ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے○ بری بات کے جواب میں

هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۭ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ

وہ کہو جو بہتر ہے ہم خوب جانتے ہیں جو یہ بیان کرتے ہیں○ اور کہو اے میرے رب میں شیطانی

هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَ اَحَدَهُمُ

خطرات سے تیری پناہ مانگتا ہوں○ اور اے میرے رب میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ شیطان میرے پاس آئیں○ یہاں تک کہ

الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۭ اِنَّهَا

جب ان میں سے کسی کو موت آئے گی تو کہے گا اے میرے رب مجھے پھر بھیج دے○ تاکہ جسے میں چھوڑ آیا ہوں اس میں نیک کام کر لوں

كَلِمَةٌ هُوَ قَاۗىِٕلُهَا ۭ وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَاِذَا نُفِخَ

ہرگز نہیں ایک بات ہی بات ہے جسے یہ کہہ رہا ہے اور ان کے آگے قیامت تک ایک پردہ پڑا ہوا ہے○ پھر جب صور

فِى الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ وَّلَا يَتَسَاۗءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ

پھونکا جائے گا تو اس دن ان میں نہ رشتہ داریاں رہیں گی اور نہ کوئی کسی کو پوچھے گا○ پھر جن کا پلہ بھاری ہوا

فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا

تو وہی فلاح پائیں گے○ اور جن کا پلہ ہلکا ہو گا تو وہی یہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کیا

اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ اَلَمْ تَكُنْ

ہمیشہ جہنم میں رہنے والے ہوں گے○ ان کے مونہوں کو آگ جھلس دے گی اور وہ اس میں بدشکل ہونے والے ہوں گے○ کیا تمہیں

اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا

ہماری آیتیں نہیں سنائی جاتی تھیں پھر تم انہیں جھٹلاتے تھے ○ کہیں گے اے ہمارے رب ہم پر ہماری بدبختی غالب آگئی تھی

وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿۱۰۶﴾ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قَالَ

اور ہم لوگ گمراہ تھے ○ اے رب ہمارے ہمیں اس سے نکال دے اگر پھر کریں گے تو بے شک ہم ظالم ہوں گے ○ فرمائے گا

اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا

اس میں پھٹکارے ہوئے پڑے رہو اور مجھ سے نہ بولو ○ میرے بندوں میں سے ایک گروہ تھا جو کہتے تھے اے ہمارے رب

اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا

ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو بہت بڑا رحم کرنے والا ہے ○ سو تم نے ان کی ہنسی اڑائی

حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ

یہاں تک کہ انہوں نے تمہیں میری یاد بھی بھلا دی اور تم ان سے ہنسی ہی کرتے رہے ○ آج میں نے انہیں

بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

ان کے صبر کا بدلہ دیا کہ وہی کامیاب ہوئے ○ فرمائے گا تم زمین پر گنتی کے کتنے برس رہے ○

قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا

کہیں گے ایک دن یا اس سے بھی کم رہے ہیں پس آپ گنتی کرنیوالوں سے پوچھ لیں ○ فرمائے گا تم اس میں بہت نہیں

قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ

تھوڑا ہی رہے ہو کاش کہ تم سمجھ لیتے ○ سو کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تمہیں نکما پیدا کیا ہے اور یہ کہ

اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

تم ہمارے پاس لوٹ کر نہیں آؤ گے ○ سو اللہ بہت ہی عالیشان ہے جو حقیقی بادشاہ ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں عرش عظیم کا

الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ

مالک ہے ○ اور جس نے اللہ کے ساتھ اور معبود کو پکارا جس کی اس کے پاس کوئی سند نہیں تو اس کا حساب

عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ

اسی کے رب کے ہاں ہوگا بے شک کافر نجات نہیں پائیں گے ○ اور کہو اے میرے رب معاف کر اور رحم کر اور تو سب سے بہتر

الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾
رحم کرنے والا ہے○

ع

افاداتِ محمود:

قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۔ ارْجِعُوْنِ ۔ یہ جمع مذکر حاضر فعل امر کا صیغہ ہے اور خطاب اللہ تعالیٰ کو ہے۔ اللہ تعالیٰ خود تو کبھی کبھی اپنا غلبہ وقدرت تامہ بتلانے کے لیے جمع کا صیغہ اپنے لیے استعمال فرماتے ہیں، لیکن بندے عام طور پر مفرد کا صیغہ اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال کرتے ہیں، لیکن یہاں جمع کا صیغہ ہے اور قیامت کے دن بندے یوں کہیں گے؟ جواب اس کا یہ ہے گویا مکرر بندے تین بار اس طرح کہتے رہیں گے۔ تین مرتبہ کی تکرار کو بصیغہ جمع لایا گیا ہے۔ جیسا کہ سورہ ق میں ''القیا فی جھنم'' تثنیہ کے ساتھ وارد ہوا ہے۔ یہاں بھی دو بار کی تکرار کو بصیغہ تثنیہ لایا گیا ہے۔ واللہ اعلم

آیاتہا ۶۴ — سُورَةُ النُّورِ مَدَنِيَّةٌ ۲۴ — ۱۰۲ — رکوعاتہا ۹

سورۂ نور مدنی ہے اور اس میں ۶۴ آیتیں اور نو رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سُورَةٌ أَنزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا وَأَنزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝۱

یہ ایک سورت ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے اور اس کے احکام ہم نے ہی فرض کئے ہیں اور ہم نے اس میں صاف صاف آیتیں نازل کی ہیں تا کہ تم سمجھو ۝

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا

بدکار عورت اور بدکار مرد سو دونوں میں سے ہر ایک کو سو سو درّے مارو اور تمہیں اللہ کے معاملہ میں

رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا

ان پر ذرا رحم نہ آنا چاہئے اگر تم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو اور ان کی سزا کے وقت

طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝۲ الزَّانِي لَا يَنكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ

مسلمانوں کی ایک جماعت کو حاضر رہنا چاہئے ۝ بدکار مرد سوائے بدکار عورت یا مشرکہ کے نکاح نہیں کرے گا اور بدکار عورت سے

لَا يَنكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذَٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝۳ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ

سوائے بدکار مرد یا مشرک کے اور کوئی نکاح نہیں کرے گا اور ایمان والوں پر یہ حرام کیا گیا ہے ۝ اور جو لوگ پاک دامن

الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا

عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں اور پھر چار گواہ نہیں لاتے تو انہیں اسی درے مارو اور کبھی ان کی

لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝۴ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ

گواہی قبول نہ کرو اور وہی لوگ نافرمان ہیں ۝ مگر جنہوں نے اس کے بعد توبہ کر لی

وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝۵ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُن

اور درست ہو گئے تو بے شک اللہ بھی بخشنے والا نہایت رحم والا ہے ۝ اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں اور ان کے لئے

لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ

اور کوئی گواہ نہیں تو ایسے شخص کی گواہی کی یہ صورت ہے کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ بے شک وہ سوائے اپنے

الصّٰدِقِیْنَ ۝ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝

سچا ہے ۝ اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹا ہے ۝

وَیَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝

اور عورت کی سزا کو یہ بات دور کردے گی کہ اللہ کو گواہ کر کے چار مرتبہ یہ کہے کہ بے شک وہ سراسر جھوٹا ہے ۝

وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ وَلَوْلَا

اور پانچویں مرتبہ کہے کہ بے شک اس پر اللہ کا غضب پڑے اگر وہ سچا ہے ۝ اور اگر تم پر

فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِیْمٌ ۝ ع

اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ توبہ قبول کرنے والا حکمت والا ہے (تو کیا کچھ نہ ہوتا) ۝

افاداتِ محمود:

اس سورت میں حدود، عفت وعصمت اور توحید ورسالت سے متعلق بہت سے مضامین بیان کیے گئے ہیں، سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا سے اس کی اہمیت کی طرف اشارہ ہے لیکن اہم حصہ واقعہ افک ہے جو حضرت عائشہ صدیقہؓ کی سیرت وکردار اور برأت من جانب اللہ سے متعلق ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے شروع ہی میں فرمادیا کہ اس سورت کے تمام مضامین ہماری طرف سے ہیں اور ہمارے نازل کردہ ہیں تا کہ کوئی بد باطن وکینہ پرور اس میں چوں وچرا نہ کرسکے۔ ورنہ تمام قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہے۔

زنا کی تعریف اور اس کی سزا

اس شنیع فعل سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے بہت سی حدیں مقرر فرمائی ہیں اور مختلف زاویوں سے حضرت انسان کو سمجھایا ہے کہ اس بے حیائی سے محفوظ رہ سکے، لہٰذا نگاہیں نیچے رکھنے کا، بغیر اجازت کسی کے گھر میں داخل نہ ہونے اور حجاب و پردہ کے تمام احکام پر عمل درآمد کا پابند بنایا ہے، لیکن جب ایک انسان ان تمام حدود کو پھلانگ کر کسی کی عصمت دری کا مرتکب ہوتا ہے تو جتنا یہ فعل سخت ہے اس حساب سے اس کی سزا بھی سخت ہے۔

اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا الخ زنا کی تعریف اسم لوطی رجل بالنساء بغیر النکاح بمطاوعتها یعنی کسی بالغ مرد کا عورت کی مرضی سے، اُس سے بغیر نکاح کے مباشرت کرنا (یہ زنا ہے)

نابالغ کے لیے کوئی حد نہیں ہے اور غلام کے لیے ۵۰ کوڑے ہیں اور اگر شادی شدہ مرد عورت زنا کا ارتکاب کریں تو ان کے لیے رجم ہے کوڑے نہیں ہیں۔

مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ کا طرز بیان عام طریقہ سے ذرا جدا ہے۔ عام طور پر تو جمع مذکر کے صیغوں کے ذریعہ احکام کو بیان کیا جاتا ہے اور عورتیں خود بخود ان میں شامل ہو جاتی ہیں یہاں ایک تبدیلی یہ ہے کہ صیغۂ مونث الگ اور صیغہ مذکر الگ بیان فرمایا گیا ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ صیغہ تانیث کو صیغہ تذکیر پر مقدم رکھا گیا ہے۔ اس طرز بیان میں چند حکمتیں ہیں۔ (۱) تا کہ لوگوں کو یہ شبہ نہ ہو کہ حدود اور سزاؤں کا تعلق صرف مردوں سے ہے۔ عورتیں مستثنیٰ ہیں۔ (۲) عورتیں تکوینی طور پر صنف نازک ہیں۔ ان پر شفقت و مہربانی اللہ کی حد قائم کرنے سے رکاوٹ نہ بنے۔ (۳) عورتوں میں اللہ تعالیٰ نے فطری طور پر وصف حیا ودیعت فرمائی ہے۔ مردوں کی نسبت وہ بے حیائی کی باتوں سے زیادہ بچتی اور شرم محسوس کرتی ہیں تو ان کا تذکرہ مقدم کر کے ان کے ضمیر کو جھنجھوڑا گیا ہے۔ جیسا کہ مرد اپنی خداداد جرأت و طبعی بسالت سے عورت کے مقابلہ میں رزق حلال کمانے کی ہر طرح صلاحیت رکھتا ہے۔ خواہ ہوا بازی ہو یا کاندھوں پر بوجھ اٹھانا ہو۔ اعلیٰ سے اعلیٰ اور اسفل سے اسفل محنت و مزدوری کرنا اس کے لیے نہ تو باعث عار ہے، نہ کوئی مشکل۔ پھر چوری ڈکیتی جیسی نازیبا حرکتیں کرنا اس کے لیے باعث صد ننگ ہیں۔ گو عورتوں کے لیے بھی نامناسب ہیں، مگر مردوں کے لیے بہت زیادہ مکروہ ہیں۔ لہٰذا وہاں السارق و السارقة میں سارق مرد کو شرم دلانے کے لیے مقدم کیا گیا ہے اور سارقہ عورت کا ذکر بعد میں کیا گیا ہے اور یہاں اس کا عکس ہے۔

فَاجۡلِدُوۡا الخ کا مخاطب امیر المومنین اور اس کے نائبین ہیں۔ لہٰذا امام اور اس کے نائبین کے بغیر نفاذ حدود جائز نہیں ہے۔ اگرچہ بعض ائمہ نے کہا ہے کہ مالک اپنے غلام پر حد جاری کر سکتا ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ نفاذ حدود من دون الامام جائز نہیں ہے۔ حدود ثلاثہ یعنی حد زنا' حد قذف اور حد شرب خمر میں سزا کوڑوں کے ساتھ دی جائے گی۔ ۴۰ چالیس سے کم کوڑے تعزیر کہلائیں گے حد نہیں کہلائیں گے۔ خدا نے تعزیر کا اختیار انسان کو دیا ہے کہ حاکم وقت تعزیر میں جتنے عدد کو مناسب سمجھے وہی درست ہے۔ عام طور پر کوڑا چونکہ جلد سے بنایا جاتا ہے، اس وجہ سے ''فاجلدوا'' کا لفظ استعمال فرمایا گیا ہے۔ کوڑوں کی سزا میں اعتدال کو پسند فرمایا گیا۔ نہ اتنی سخت سزا دی جائے کہ کھال سے تجاوز کر کے گوشت ادھڑ جائے۔ ہڈیاں متاثر ہو جائیں، ورنہ دیت لازم آئے گی۔ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعتدال کا خیال رکھا ہے جیسا کہ صحیح احادیث سے ثابت ہے اور نہ سزا میں اتنی نرمی کی جائے کہ سزا برائے نام ہو۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے خصوصیت کے ساتھ حضرت ایوب علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ قسم پوری کرنے کے لیے جھاڑو لے کر، جس میں سو تنکے ہوں، اس کے ذریعہ بیوی کو سزا دو تا کہ حانث نہ ہو، لیکن وہ خاص معاملہ تھا عام لوگوں کے لیے یہ ضابطہ نہیں ہے اور کوڑے لگاتے وقت بغل کو زیادہ نہ کھولنا چاہیے۔

حد زنا کے متعلق پہلا حکم، جیسا کہ سورۂ نساء میں گزر چکا ہے کہ مردوں کی سزا کو حاکم وقت کی صوابدید پر چھوڑ

دیا گیا تھا۔ جو سزا وہ مناسب سمجھے وہ دے دے اور عورتوں کے متعلق یہ حکم تھا کہ ان کو گھروں میں قید کر کے رکھو۔ یہاں تک کہ وفات پا جائیں یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی راستہ بتلا دیں۔ چنانچہ جب سورۂ نور نازل ہوئی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خذوا عنی خذوا عنی قد جعل اللہ لھن سبیلا البکر بالبکر جلدماۃ وتغریب عام والثیب بالثیب جلد ماۃ والرجم (ابن کثیر)

مجھ سے علم حاصل کرو مجھ سے علم حاصل کرو تحقیق اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے (جس راستے کا وعدہ سورہ نساء میں فرمایا تھا) وہ راستہ اب (سورۂ نور میں) بتلا دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ غیر شادی شدہ مرد اور عورت اگر زنا کا ارتکاب کریں تو ان کی سزا سو کوڑے اور سال بھر کے لیے ان کو جلاوطن کرنا ہے اور شادی شدہ مرد اور عورت اگر زنا کا ارتکاب کریں تو ان کی سزا سو کوڑے اور سنگسار کرنا ہے۔ اس حدیث میں کوڑوں کے ساتھ جو جلاوطنی کا ذکر ہے یہ قاضی کی رائے پر موقوف ہے۔ اگر وہ مناسب سمجھے تو یہ سزا بھی دے دے اور اگر سو کوڑوں سے ہی اس کا درست ہونا قرین قیاس ہو تو صرف سو کوڑوں کی سزا کافی ہے۔ جلاوطنی اس کا جزو لازم نہیں ہے۔ جیسا کہ تعامل صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے۔ اسی طرح حدیث کے دوسرے جز میں رجم کے ساتھ سو کوڑوں کا ذکر اگرچہ موجود ہے لیکن خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف رجم والی سزا پر اکتفا فرمایا ہے۔ لہٰذا صرف رجم کی سزا کافی ہے۔

شادی شدہ مرد وعورت اگر زنا کا ارتکاب کریں تو سزا رجم ہے

آیت مذکورہ میں زانی اور زانیہ کی سزا جو سو کوڑے مذکور ہے، یہ حکم غیر شادی شدہ مرد اور عورت کے لیے ہے۔ خدانخواستہ اگر شادی شدہ مرد وعورت اس فعل قبیح کے مرتکب ہوں تو ان کی سزا رجم ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں ایک شادی شدہ عورت نے اپنے گھریلو ملازم کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "**والذی نفسی بیدہٖ اقضی بینکما بکتاب اللہ**" قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں تم دونوں کے درمیان کتاب اللہ کے ذریعہ فیصلہ کروں گا۔ پھر اس شخص سے فرمایا کہ تیرے بیٹے کو (بوجہ غیر شادی شدہ ہونے کے سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لیے اسے جلاوطن کیا جائے گا اور حضرت انسؓ سے فرمایا کہ جا کے عورت سے پوچھ لے۔ اگر وہ اقبال جرم کر لیتی ہے تو (چونکہ شادی شدہ ہے لہٰذا) اسے رجم کیا جائے گا۔ چنانچہ اس نے اعتراف جرم کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے رجم کی گئی۔

(۲) اسی طرح حضرت ماعز بن مالک اسلمیؓ نے جب بار بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اعتراف جرم کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کافی کچھ استفسارات کے بعد مزید پوچھا تھا۔ ابک جنون؟ کہ کیا تو پاگل تو نہیں ہے۔ حضرت ماعزؓ نے فرمایا نہیں اور پھر حضورؐ کے ارشاد پر صحابہ کرامؓ نے اسے رجم کر دیا۔

(۳) اسی طرح غامدیہ عورت نے جب آپؐ کے پاس حاضر ہو کر اعتراف جرم کر لیا تو وہ بھی رجم کی گئی۔

(۴) حضرت فاروق اعظمؓ نے مستقبل میں آیت رجم کے متعلق کسی بھی ممکنہ غلط فہمی یا کجروی سے متعلق ایک مفصل خطبہ ارشاد فرمایا تھا جو کتب احادیث میں مختلف الفاظ کے ساتھ منقول ہے۔

اِنَّ الله بعث محمد ابالحق وانزل عليه الكتاب فكان مما انزل الله آية الرجم فقرأناها و عقلنا ها ووعينا ها رجم رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجمنا بعده فأخشى ان طال بالناس زمان ان يقول قائل والله مانجد اٰية الرجم فى كتاب الله فيضلوا بترك فريضة انزلها الله والرجم فى كتاب الله حق علىٰ من زنىٰ اذا احصن من الرجال والنساء اذا قامت البينة او كان الحبل اوالاعتراف ثم انا كنا نقرأ من كتاب الله الا ترغبوا عن ابائكم فانه كفربكم (بخاری)

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق دے کر بھیجا اور آپؐ پر کتاب نازل فرمائی اور جو کچھ آپ پر نازل فرمایا اس میں آیت رجم بھی تھی۔ ہم نے اس کو پڑھا سمجھا اور محفوظ کیا۔ حضورؐ نے بھی رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا۔ اب مجھ کو اندیشہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ زمانہ گزرنے پر لوگ کہنا شروع کر دیں کہ ہم رجم کا حکم کتاب اللہ میں نہیں پاتے تو اللہ تعالیٰ کے ایک نازل کردہ فریضہ کو چھوڑنے کی وجہ سے گمراہ ہو جائیں گے۔ رجم کا حکم کتاب اللہ میں حق ہے۔ ان مردوں اور عورتوں کے لیے جو زنا کا ارتکاب کریں اور شادی شدہ ہوں جبکہ زنا کا ثبوت گواہوں سے ہو یا اقرار سے یا عورت کو حمل ہو اور ہم یہ بھی کتاب اللہ میں پڑھتے ہیں کہ اپنے باپوں سے (اپنے نسب کو کسی اور کی طرف منسوب کر کے) اعراض نہ کرو کیونکہ یہ کفر ہے اور مسلم شریف کی ایک روایت میں کچھ الفاظ یوں ہیں۔

ولولا ان يقول قائلون ان عمر زاد فى كتاب الله ماليس فيه لكتبت فى ناحية المصحف

اور اگر یہ خدشہ نہ ہوتا کہ کہنے والے کہیں گے کہ عمرؓ نے کتاب اللہ میں اس چیز کا اضافہ کیا ہے جو اس میں سے نہیں ہے تو میں اس کو (یعنی آیت رجم کو) قرآن کریم کے حاشیہ پر لکھ دیتا۔

بہر حال رجم کا حکم قطعی ہے اور یہ تواتر سے ثابت ہے۔ ہر زمانہ میں اس پر امت کا اجماع رہا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کتاب اللہ ہی کا حکم قرار دیا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ آیا رجم کا حکم جن الفاظ کے ساتھ منقول ہے، یہ واقعی کوئی قرآنی آیت تھی جو اب منسوخ التلاوت اور باقی الحکم ہے یا صرف سورۂ نور کی تشریح ہے۔ حافظ ابن کثیرؒ نے بعض سنن کے حوالہ سے اُس آیت کے الفاظ بھی نقل فرمائے ہیں، لیکن حضرت فاروق اعظمؓ کی مذکورہ بالا تقریر سے یہی بات مترشح ہوتی ہے کہ یہ مستقل آیت نہ تھی۔ بلکہ سورۂ نور کی تشریح تھی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جو کتاب اللہ سے تعبیر فرمایا وہ اس وجہ سے کہ نبی جو بھی ارشاد فرماتا ہے وہ وحی خداوندی ہوتی ہے، جیسا کہ ارشاد ہے۔

وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ

الغرض کوڑے لگانا اور رجم کرنا دونوں الگ الگ سزائیں ہیں اور یہ الگ الگ محل پر محمول ہوں گی۔ کوڑے لگاتے وقت امام مالکؒ اور امام ابوحنیفہؒ کے ہاں مجرد عن الثیاب ہونا چاہیے اور ستر پر کپڑا ہونا چاہیے۔ البتہ جو زائد کپڑا بدن پر ہو، خصوصاً جس کی وجہ سے سزا صحیح نہ دی جاسکتی ہو، وہ نکلوا دینے چاہئیں جیسے کوٹ جرسی وغیرہ۔ کوڑے مجرم کی پیٹھ پر مارنے چاہئیں اور کوڑے لگاتے وقت ہاتھ بغل سے زیادہ اُونچا نہ ہونے پائے۔

تنبیہ

لواطت کی سزا یا کسی جانور سے فعل بد کی سزا مفوض الی رائی الحاکم ہے۔ کیونکہ اس پر زنا کی تعریف صادق نہیں آتی۔ لہٰذا اس کو قسم زنا سمجھ کر حد زنا تو قائم نہیں کی جائے گی، لیکن یہ فعل اشد من الزنا ہے۔ لہٰذا سخت سے سخت سزا دی جائے گی۔ صحابہ کرامؓ نے ایسے شخص کو زندہ جلانے کی سزا دی ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے ہاں ایسے شخص کو خواہ قتل کیا جائے یا سنگسار کیا جائے یا پہاڑ سے نیچے گرا دیا جائے۔ وَلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ الخ یعنی مجرم پر ترس کھا کر اس اہم فریضہ کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا الخ سزا کے ساتھ ساتھ بوقت سزا مسلمانوں کا ایک جم غفیر ہونا چاہیے تا کہ مجرم خوب شرم سار ہو اور دیکھنے والوں کے لیے باعث عبرت ہو۔

اَلزَّانِي لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً الخ زانی کا زانیہ اور مشرکہ کے نکاح میں رغبت کرنا اور زانیہ کے نکاح میں زانی و مشرک کی جستجو یہ تکوینی و تجرباتی مسئلہ ہے۔ تشریعی مسئلہ نہیں ہے۔ جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے "کند ہم جنس با ہم جنس پرواز، کبوتر با کبوتر باز با باز" یعنی جس شخص کا مزاج بے حیائی پر ہی ڈھل گیا ہو، وہ اپنی ہم جنس عورتوں کا متلاشی رہتا ہے۔ اصل مقصد شہوت رانی ہے، خواہ اس کے لیے اسے نکاح کا لیبل لگانا پڑے اور وہ اپنی اس قبیح حاجت کے لیے کسی مشرکہ کو بھی پاس رکھنے سے دریغ نہیں کرتا۔ یہی حال ان عورتوں کا ہے جنہوں نے فطری و جبلی حیا کی چادر اتار دی ہو اور غلط ماحول میں رہ رہ کر ان کی فطرتیں مسخ ہو چکی ہوں۔ انہیں بھی ایسے مردوں کی تلاش رہتی ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ نکاح اور زنا دونوں کے مقاصد جدا جدا ہیں اور وہ دونوں ایک دوسرے کے بالکل ضد ہیں۔ نکاح سے مقصود ایمان کی حفاظت، نگاہ کی حفاظت، اولاد صالح کے ذریعہ امت محمدیہ میں اضافہ، اولاد کی اچھی تربیت کر کے اپنے لیے صدقہ جاریہ بنانا۔ بچیوں کی پرورش کر کے حدیث کے مطابق انسان کے لیے جہنم کی آگ سے آڑ بننا۔ بچوں کو کھلانا پلانا اور پہنانا انسان کے لیے عمدہ ترین صدقہ شمار کیا گیا ہے۔ جبکہ زنا میں نقصان ہی نقصان ہے جیسا کہ ظاہر ہے۔

وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ۝ کا مشارٌ الیہ بعض مفسرین نے زنا کو قرار دیا ہے، لیکن یہ سیاق و سباق سے بعید ہے۔ صحیح یہ ہے کہ ذالک کا مشار الیہ نکاح ہے۔ مسلمان کا نکاح مشرکہ سے ہونا تو اس کی حرمت میں تو کوئی کلام و ابہام ہی نہیں، لیکن زانی کا نکاح زانیہ سے جبکہ دونوں مسلمان ہوں جائز تو ہے۔ پھر اس حرمت سے

کیا مراد ہے؟ جواب یہ ہے کہ حرمت کے شریعت مطہرہ میں دو معنی ہیں۔ایک یہ ہے کہ ایک کام قطعی طور پر حرام ہو، وہ تو کالعدم ہوتا ہے جیسا کہ محرمات نسبیہ یا رضاعیہ میں سے کسی کے ساتھ اگر کسی محرم نے نکاح کرلیا تو وہ نکاح کالعدم ہے۔(۲) دوسرا معنی حرمت کا یہ ہے کہ وہ فعل تو حرام ہے، لیکن اس پر ثمرات مرتب ہوتے ہیں جیسے ایک فاحشہ عورت اگر اپنی عادت قبیحہ سے باز نہیں آتی اور مسلسل اس گناہ کا ارتکاب کرتی جارہی ہے۔مرد کو علم ہے اور وہ اس کے باوجود وہ ایسی ناپاک عورت سے نکاح رچاتا ہے تو یقیناً جو فوائد نکاح سے مطلوب ہیں وہ کبھی حاصل نہ ہو سکیں گے۔لہٰذا اس صورت میں فعل نکاح تو حرام ہے، لیکن نکاح کر لینے کی صورت میں نکاح منعقد ہو جائے گا اور احکام شرعیہ مثل نسب وراثت وغیرہ کے مرتب ہوں گے اور زانیہ عورت کے اس قبیح فعل پر راضی ہونے والا حکماً زانی ہے۔چنانچہ حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں۔

فان زوجها والحالة هذه يكون ديوثا یعنی اگر عورت فسق وفحش عادت سے باز نہیں آتی تو اس کے ساتھ جو شخص نکاح کرے گا وہ دیوث ہوگا اور دوسری حدیث میں وارد ہے کہ دیوث جنت میں نہیں جائے گا۔اسی طرح کسی پاک دامن وعفیفہ کے لیے کسی بد سے نکاح اس صورت میں جائز نہیں ہے جب کہ وہ اپنی بدکاری سے توبہ نہ کرتا ہو(۲) اور بعض تابعین سے منقول ہے کہ حرمت کا حکم عام اور مطلق تھا، لیکن آگے آنے والی آیت ”**وانكحوا الايامىٰ منكم** الخ“ سے منسوخ ہو چکا ہے۔واللہ اعلم۔بہر حال زانی کا نکاح زانیہ عورت سے جائز ہے۔حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت میں ایک دفعہ ایک زانی وزانیہ کو سزا دی گئی پھر ان کا آپس میں نکاح کرایا گیا۔اسی طرح حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے کہ زانی اور زانیہ کے نکاح کی مثال یہ ہے کہ زانی قبل از نکاح ایسا تھا جیسا کہ کوئی کسی کے باغ سے پھل چوری کرے اور بعد از نکاح ایسا ہے جیسا کہ وہی باغ خرید کر اس سے فائدہ اُٹھائے۔

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الخ

زنا کے متعلق تیسرا حکم حد قذف کا ہے۔جیسا کہ بیان کیا جاچکا ہے کہ زنا تمام جرائم سے زیادہ بگاڑ کا سبب ہے۔اس لیے شریعت اسلامیہ میں اس کی سزا بھی سخت رکھی گئی ہے اور ثبوت زنا کے لیے شرائط بھی کڑی رکھی گئی ہیں تاکہ بغیر شرعی ثبوت کے کوئی کسی پر الزام تراشی کی جرات نہ کرے۔اگر کسی نے شرعی شہادت کے بغیر، جو کہ چار عادل گواہ مردوں میں سے ہیں، کسی پر زنا کی صریح تہمت لگائی تو تہمت لگانے والوں پر حد قذف جاری کی جائے گی جو ۸۰ اسی کوڑے ہیں۔اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ کوئی شخص اکیلا یا ایک دو مل کر کسی کے زنا کے متعلق گواہی نہیں دیں گے۔شریعت کی روح بھی یہی ہے کہ حتیٰ الامکان کسی کی طرف اس قبیح فعل کی نسبت نہ ہو۔جیسا کہ حضرت ماعز اسلمیؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف امکانات کے ذریعہ واپس کرنے کی کوشش فرمائی تھی۔**لعلک قبلت** وغیرہ آخر میں فرمایا **ابک جنون**، لیکن جب وہ مسلسل گناہ کا اقرار ہی کرتے رہے تب ان کو سزا دی گئی۔اسی طرح حضرت مریم صدیقہ کے لیے قوم کے لوگوں نے کچھ کنایات استعمال کیے جیسے **لقد جئت شيأ فريا**“ یا

اخت ھارون ما کان ابوک امرأ سوء وما کانت امک بغیاً لیکن صراحۃ زنا کی نسبت اس کی طرف نہیں کی۔ الغرض شہادت لثبوت الزنا کو سخت رکھا گیا ہے تا کہ ذرا برابر کوتاہی کی صورت میں کسی کی عصمت دری نہ ہو اور کسی پر ناحق حد جاری نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک چودہ سو سال گزر گئے لیکن کسی پر گواہوں کی گواہی کی وجہ سے حد جاری نہیں ہوئی بلکہ جب بھی حد جاری ہوئی ہے تو اپنے اعتراف سے ہوئی ہے۔ اسلام یہ چاہتا ہے کہ حدود کا رعب قائم رہے اور کسی پر ظلم نہ ہو۔ مقصد لوگوں کی زبانیں بند کرنا ہے اور عزت و ناموس کی حفاظت کرنا ہے۔

رہی یہ بات کہ جب زنا کے لیے گواہوں کی اتنی بڑی تعداد اور ان کا مشاہدہ شرط گردانا گیا تو لوگوں کو گویا کھلی چھٹی مل گئی۔ وہ گناہ کرتے رہیں گے۔ گویا اتنی بڑی شہادت میسر ہوگی، نہ ان کو سزا ملے گی۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ چار گواہوں سے کم تعداد کے لوگ صریح زنا کی شہادت شرعی نہیں دے سکتے۔ البتہ اگر دو آدمی بھی قابل اعتراض حالت میں مرد و عورت کو دیکھ لیتے ہیں تو وہ ان کی حرکات قبیحہ کی شہادت دے سکتے ہیں۔ اس پر کوئی پابندی نہیں ہے اور جرم ثابت ہونے پر ان کو تعزیر کی جاسکے گی۔

حد قذف تین باتوں پر مشتمل ہے۔ (۱) ان کو اسی کوڑے لگائے جائیں گے (۲) ان کی شہادت کبھی بھی قبول نہیں کی جائے گی اور وہ فاسق ہیں۔ ولا تقبلوا لھم شھادۃ ابداً یہ دوسری سزا ہے یعنی اسی کوڑوں کے ساتھ ساتھ ایسے شخص کی شہادت کبھی بھی قبول نہیں کی جائے گی۔ کسی بھی معاملہ میں اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا الخ اِلَّا الَّذِيْنَ الخ یہ مستثنیٰ ہے ماقبل سے، ماقبل میں تین سزاؤں کا ذکر تھا تو اس پر سب کا اتفاق ہے کہ الا کے ذریعہ جو استثناء ہوا ہے اس کا تعلق حد قذف سے نہیں ہے۔ حد قذف تو جاری ہو چکی ہے اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ اگر قاذف نے سچی توبہ کر لی اور مقذوف سے معافی مانگ لی تو اس کا فسق بھی زائل ہو جائے گا اور اخروی سزا معاف ہو جائے گی۔ اب ایک بات یہ رہ گئی کہ محدود فی القذف مردود الشہادت ہے، لیکن توبہ کرنے اور مقذوف سے معافی مانگ لینے کے بعد اس کی شہادت قبول کی جائے گی یا نہیں؟ امام شافعیؒ اور دیگر ائمہ کے ہاں الا کے استثناء کا تعلق قبول شہادت اور فسق دونوں سے ہے۔ یعنی بعد التوبہ اس کا فسق بھی ختم ہے اور اس کی شہادت بھی بحال ہو جائے گی۔ امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ اگر بعد التوبہ اس کی شہادت کی صلاحیت بحال ہو جاتی ہے تو نہی عن القبول میں جو ابداً کی قید ہے اس کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ لہٰذا محدود فی القذف ہمیشہ کے لیے مردود الشہادت رہے گا۔

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ الخ زنا سے متعلق چوتھا حکم لعان کا ہے۔ لعان کا معنی ایک دوسرے پر لعنت کرنے اور بددعا کرنے کے ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ گزشتہ آیات میں بتلایا جا چکا ہے کہ اثبات زنا کے لیے چار گواہ ہونے چاہئیں اور اگر چار کی تعداد پوری نہ ہو پھر بھی کسی نے زنا کی شہادت دے دی تو اس پر حد قذف جاری ہوگی۔ خدانخواستہ اگر یہ معاملہ گھر میں پیش آ جائے تو انسان کے لیے چار کی تعداد پورا کرنا بہت مشکل ہے۔ جیسا کہ صحابہ کرامؓ کے خدشات سے بھی آگے واضح ہو جائے گا تو اس کا حل اللہ تعالیٰ نے یہ بتلا دیا ہے کہ اگر کوئی شخص

بیوی کے خلاف یہ دعویٰ کرے کہ میں نے اسے اس گناہ میں مبتلا دیکھا ہے تو دونوں کو قاضی کے ہاں پیش کر کے دونوں سے قسمیں لی جائیں گی۔ پانچ قسمیں مرد کھائے گا اس طور پر کہ پہلی چار قسموں میں کہے گا کہ میں سچا ہوں اور پانچویں قسم میں یہ کہے گا کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پہ خدا کی لعنت ہو۔ پھر عورت چار قسمیں کھائے گی اور کہے گی کہ میرا شوہر جھوٹا ہے پانچویں قسم میں کہے گی اگر وہ سچا ہے تو مجھ پر خدا کا غضب نازل ہو۔ قسمیں دلوانے سے قبل ہر ایک کو جھوٹی شہادت اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا جائے گا۔ اگر کوئی اپنے جھوٹے ہونے کا اعتراف کرے تو اس پر حد قذف جاری کی جائے گی اور اگر اپنے جرم کا اعتراف کرے تو اس پر حد زنا جاری کی جائے گی۔ اور نکاح قائم رہے گا۔ اگر وہ دونوں اپنی اپنی بات پر قائم رہتے ہیں تو پھر لعان ہوگا اور لعان کی قسمیں مکمل ہونے کے بعد دونوں میاں بیوی میں ہمیشہ کے لیے تفریق کر دی جائے گی۔ اب وہ ہمیشہ ایک دوسرے پر حرام ہیں ان کا دوبارہ آپس میں نکاح نہیں ہوسکتا۔

آیات لعان کا پس منظر اور شان نزول

تفسیر ابن کثیر میں ہے حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب حد قذف کے متعلق آیت نازل ہوئی تو انصار کے سردار حضرت سعد بن عبادہؓ حضورؐ سے پوچھنے لگے کہ کیا یہ آیت اسی طرح نازل ہوئی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انصار کی جماعت کیا تم سنتے نہیں کہ تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے۔ انصار عرض کرنے لگے کہ اے اللہ کے رسول اسے ملامت نہ فرمائیے۔ یہ شخص بہت زیادہ غیور ہے۔ اس نے جب بھی شادی کی ہے تو کنواری لڑکی سے کی ہے اور جب بھی اس نے کسی عورت کو طلاق دی تو اس کی غیرت کی پاسداری کرتے ہوئے اس عورت سے کسی اور نے شادی نہیں کی۔ حضرت سعدؓ عرض کرنے لگے کہ اے اللہ کے رسول میں خوب سمجھ رہا ہوں کہ یہ آیتیں حق ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہیں، لیکن مجھے تعجب اس بات پر ہو رہا ہے کہ اگر میں دیکھوں کہ کوئی شخص میری بیوی کے ساتھ گناہ میں مبتلا ہے، کیا میں اسے ڈانٹ بھی نہ سکوں گا اور دور بھی نہ کرسکوں گا تاوقتیکہ چار گواہ اکٹھے نہ کروں اور اللہ کی قسم گواہ لاتے لاتے وہ اپنا کام کر کے چلا بھی جائے گا۔ کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ حضرت ہلال بن امیہؓ شام کے وقت جب اپنے باغ سے گھر آ گئے اور یہ ان میں سے تیسرے تھے جو غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تینوں کی توبہ قبول فرمائی تھی۔ خیر باغ سے آ کر انہوں نے اپنی بیوی کو قابل اعتراض حالت میں کسی کے ساتھ دیکھا اور اپنے کانوں سے ان کی باتیں سنیں، لیکن اس وقت کچھ نہیں کیا۔ صبح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور یہ قصہ بیان کر دیا جس کا حضورؐ پر بھی گہرا اثر ہوا۔ آپؐ رنجیدہ ہو گئے۔ انصار اس کے پاس جمع ہو گئے۔ پھر آپس میں کہنے لگے کہ جو بات ہمارے سردار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی تھی ہم ہی پہلے اس میں مبتلا ہو گئے۔ پھر کہنے لگے کہ اگر ہلالؓ اس بات کا اظہار کرتا ہے تو حضورؐ اس پر قذف کی حد جاری فرما کر اس کو ہمیشہ مردود الشہادت قرار دیں گے۔ تو حضرت ہلالؓ نے فرمایا:

واللہ انی لا رجو ان یجعل اللہ لی منھا مخرجا

اللہ کی قسم میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے لیے خلاصی کا راستہ بنا دیں گے۔

اور حضورؐ سے بھی کہنے لگے کہ حضورؐ آپ میری بات کی وجہ سے پریشان ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں سچا ہوں۔ حضورؐ کا ارادہ ہو رہا تھا کہ اس پر حد قذف جاری فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ نے لعان والی آیت نازل فرمائی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ہلالؓ سے فرمایا:

ابشر یا ھلال قد جعل اللہ لک فرجا ومخرجا

اے ہلال تجھ کو خوشخبری ہو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے اس مشکل سے نکلنے کا راستہ بنا دیا ہے۔

حضرت ہلالؓ نے کہا میں اپنے رب سے یہی آس لگائے بیٹھا تھا۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کو بلاؤ۔ وہ بھی آ گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے سامنے آیات لعان کی تلاوت فرمائی اور دونوں کو آخرت کے عذاب سے ڈرایا۔ تاکہ کوئی ایک دوسرے پر جھوٹ نہ بولے، لیکن حضرت ہلالؓ نے فرمایا کہ میں سچا ہوں اور اس کی بیوی کہنے لگی کہ یہ جھوٹا ہے۔ پھر حضورؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ اب ان دونوں سے لعان کی قسمیں لے لو۔ چنانچہ قرآنی دستور کے مطابق حضرت ہلالؓ نے بھی پانچ قسمیں کھائیں اور اس کی بیوی نے بھی پانچ قسمیں کھائیں۔ پھر حضورؐ نے دونوں کے درمیان تفریق فرمائی۔ (ابن کثیر)

دوسرا واقعہ ابن کثیر نے مسند احمد کے حوالہ سے نقل فرمایا ہے کہ انصار میں سے ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ

احدنا اذا وجد مع امرأتہ رجلا ان قتلہ قتلتموہ وان تکلم جلد تموہ وان سکت سکت علی غیظ.

اگر ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو مبتلائے گناہ دیکھے تو اگر اُسے قتل کرے تو آپ لوگ اسے (قصاص میں) قتل کرو گے اور اگر زبان سے کوئی بات اس کے متعلق کرے گا تو آپ لوگ اس پر حد قذف جاری کریں گے اور اگر خاموش رہے گا تو زندگی بھر یہ کڑوا گھونٹ پیتا رہے گا۔

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عویمر عجلانیؓ نے حضرت عاصم بن عدیؓ کو کہا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے کہ اگر کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ کسی مرد کو مبتلائے گناہ دیکھے تو کیا اسے قتل کرے گا یا کیا کرے گا؟ جب حضرت عاصمؓ نے پوچھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت عاصمؓ نے حضرت عویمرؓ سے کہا کہ مجھ کو تو دربار رسالت سے کوئی جواب نہیں ملا تو حضرت عویمرؓ نے کہا کہ میں ضرور جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھوں گا۔ چنانچہ جب خود جا کر حضورؐ سے پوچھا تو حضورؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے متعلق حکم نازل فرما دیا ہے۔ جاؤ اس کو لے کر آؤ جب دونوں آ گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں لعان کروائی۔ لعان کی قسمیں مکمل ہونے کے بعد حضرت عویمرؓ نے کہا کہ حضورؐ اب اگر میں اس کو رکھوں تو اس کا مقصد

یہ ہوگا کہ میں نے اس پر ویسے الزام تراشی کی تھی، لہٰذا حضورؐ کے کچھ فرمانے سے قبل ہی تین طلاقیں دے دیں اور حضورؐ نے اُن دونوں میں تفریق فرمائی۔ (بخاری) اس سے صاف معلوم ہوا کہ تین طلاقیں ایک مجلس میں واقعہ ہو جاتی ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ آیات لعان کا پس منظر یہ دو واقعات ہیں۔ نصوص سے تو بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ اصل شان نزول پہلا والا واقعہ ہے اور دوسرا واقعہ جب پیش آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے متعلق حکم آ چکا ہے جن میاں بیوی میں لعان ہو جائے، وہ ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے پر حرام ہو جاتے ہیں اور اس کے بعد عورت کے ہاں جو بچہ پیدا ہوگا اس کو برا بھلا کہنے سے حضورؐ نے منع فرمایا ہے۔ وہ اپنی ماں کا وارث ہوگا۔ ماں اس کی وارث ہوگی۔ عورتیں چونکہ لعنت کا لفظ زیادہ استعمال کرتی ہیں، لہٰذا اس کی قسم میں لفظ ''غضب'' کو رکھا گیا ہے۔ تا کہ ڈریں اور مرد کی قسم میں لفظ ''لعنت'' کو رکھا گیا ہے کیونکہ جو لفظ روز مرہ استعمال ہوتا ہے اس سے پھر اتنا اندیشہ نہیں ہوتا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ

بے شک جو لوگ یہ طوفان لائے ہیں

عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ۭ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ۭ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا

تم ہی میں سے ایک گروہ ہے تم اسے اپنے حق میں برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے ان میں سے ہر ایک کے لئے

اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱﴾ لَوْلَآ اِذْ

بقدر عمل گناہ ہے اور جس نے ان میں سے سب سے زیادہ حصہ لیا اس کے لئے بڑا عذاب ہے○ جب تم نے

سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۲﴾

یہ بات سنی تھی تو مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنے لوگوں کے ساتھ نیک گمان کیوں نہ کیا اور کیوں نہ کہا کہ یہ صریح بہتان ہے○

لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰۗىِٕكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ

یہ لوگ اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے پھر جب وہ گواہ نہ لائے تو اللہ کے نزدیک وہی

الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ

جھوٹے ہیں○ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور دنیا اور آخرت میں اس کی رحمت نہ ہوتی تو

اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾ ښ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ

اس چرچا کرنے میں تم پر کوئی بڑی آفت پڑتی○ جب تم اسے اپنی زبانوں سے نکالنے لگے اور اپنے مونہوں سے وہ بات کہنی شروع کردی

لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ڰ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ

جس کا تمہیں علم بھی نہ تھا اور تم نے اسے ہلکی بات سمجھ لیا تھا حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے○ اور جب تم نے اسے سنا تھا

قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِھٰذَا ڰ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَعِظُكُمُ

تو کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمیں تو اس کا منہ سے نکالنا بھی لائق نہیں سبحان اللہ یہ بڑا بہتان ہے○ اللہ تمہیں

اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾ ۚ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ

نصیحت کرتا ہے کہ پھر کبھی ایسا نہ کرنا اگر تم ایمان دار ہو○ اور اللہ تمہارے لئے آیتیں بیان کرتا ہے اور اللہ

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ

جاننے والا حکمت والا ہے○ بے شک جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان داروں میں بدکاری کا چرچا ہو

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ⑲ وَلَوْلَا
ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ○ اور اگر تم پر
فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ⑳
اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ نرمی کرنے والا مہربان ہے (تو کیا کچھ نہ ہوتا) ○

افاداتِ محمود:

واقعہ افک

اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ۭ الخ جیسا کہ پیچھے بیان کیا جا چکا ہے کہ سورۂ نور کا اکثر حصہ عفت، عصمت اور کسی کی عصمت دری اور اس کی سزا اور احکام حجاب وغیرہ پر مشتمل ہے اور اس سورۃ کا اہم ترین رکن برأت عائشہؓ ہے کہ ۶ھ میں بعض منافقین نے حضرت صدیقہؓ پر الزام تراشی کی اور بعض سادہ لوح مسلمان بھی اس سیلاب میں بہہ گئے۔ لہٰذا اب وہ قصہ بیان کیا جاتا ہے جس میں بہت سے احکامات، عبرتیں اور فضائل ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ جب آپ کسی غزوہ میں تشریف لے جاتے اور ازواج مطہرات میں سے کسی کو ساتھ لے جانے کا ارادہ ہوتا تو ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈال دیتے تھے جس کے نام قرعہ نکلتا تھا اس کو ساتھ لے جاتے تھے۔ ۶ھ میں جب آپ غزوۂ بنی المصطلق یا غزوۂ مریسیع پر تشریف لے جانے لگے اور ازواج مطہرات میں قرعہ ڈالا۔ قرعہ میرے نام نکل آیا۔ میں آپ کے ساتھ چلی گئی۔ جب غزوہ سے واپس آ رہے تھے تو ایک مقام پر قافلہ نے پڑاؤ ڈالا اور آرام کیا۔ صبح صادق سے قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ کے لیے تیاری کا حکم دے دیا تو میں قضائے حاجت کے لیے ذرا دور چلی گئی۔ جب واپس آنے لگی تو میرے گلے میں ایک ہار تھا جو میں گم کر بیٹھی تھی۔ میں نے دوبارہ جا کر اس کو تلاش کیا تو ہار مجھ کو مل گیا، لیکن جب واپس وہاں آئی جہاں قافلہ ٹھہرا ہوا تھا تو قافلہ چل چکا تھا اور حجاب کا حکم نازل ہونے کے بعد طریقہ کار یہ تھا کہ میں ہودج میں بیٹھ جاتی تھی اور صحابہ کرامؓ اس کو اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیتے تھے۔ اس زمانہ میں چونکہ چکنی اور عمدہ غذائیں نہیں تھیں، لہٰذا عورتیں دبلی اور نحیف ہوا کرتی تھیں، صحابہ کرامؓ نے میرا خالی ہودج اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا اور یہ نہ سمجھ سکے کہ میں اس میں موجود نہیں ہوں۔ جب میں نے دیکھا کہ قافلہ جا چکا ہے تو جسم سے چادر لپیٹ کر وہیں راستہ کے کنارے بیٹھ گئی۔ خیال تھا کہ راستہ میں جیسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوگا کہ میں پیچھے رہ گئی ہوں تو آپ لوگ مجھ کو تلاش کریں گے اور اس جگہ آئیں گے۔ چنانچہ بیٹھے بیٹھے میری آنکھ لگ گئی۔ اتنے میں حضرت صفوان بن المعطل السلمیؓ آ گئے اور مجھ کو چونکہ پہلے سے جانتے تھے تو انہوں نے اونچی آواز سے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ میں سمجھ گئی کہ ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلہ سے کچھ فاصلے پر

چلنے کا حکم دیا ہے تاکہ کوئی گری پڑی چیز اٹھا سکیں۔ اللہ کی قسم سوائے انا للہ پڑھنے کے اور کوئی بات انہوں نے مجھ سے نہیں کی اور اونٹ میرے آگے بٹھایا۔ میں اونٹ پر بیٹھ گئی۔ حضرت صفوانؓ نکیل پکڑ کر چلنے لگے۔ یہاں تک کہ ہم قافلہ سے مل گئے۔ مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد میرے متعلق غلط بیانی کر کے وہ لوگ ہلاک ہو گئے جن کی قسمت میں ہلاک ہونا لکھا ہوا تھا اور اس جھوٹ اور بہتان کا بیڑہ عبداللہ بن ابی بن سلول نے اٹھایا تھا۔

مجھ کو تو کچھ علم نہ تھا کہ میرے متعلق کیا طوفان بدتمیزی برپا ہے۔ میری طبیعت ان دنوں میں کچھ خراب تھی اور اس خرابی کی وجہ بھی یہ تھی کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو میں وہ حلاوت اور مٹھاس محسوس نہیں کرتی تھی جو یہ طوفان برپا ہونے سے پہلے پاتی تھی۔ جب آپ گھر میں تشریف لے آتے تھے تو صرف یہ جملہ ارشاد فرماتے تھے۔

کیف تیکم فذالک الذی یریبنی ولا اشعر بالشر

یعنی آپؐ کے اس انداز سے مجھے آپؐ کی ناراضی کا شک گزرتا تھا لیکن میں سمجھ نہ پا رہی تھی کہ حضرت رنجیدہ طبع کیوں ہیں۔ یہاں تک کہ میں رات کے وقت حضرت ام مسطحؓ کے ساتھ قضائے حاجت کے لیے جانے لگی۔ یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خالہ زاد بہن تھیں، واضح رہے ہمارے ہاں بیت الخلاء گھروں میں بنانے کا رواج نہ تھا۔ راستے میں جاتی دفعہ حضرت ام مسطحؓ کو کوئی ٹھوکر لگی تو کہنے لگی ''تعس مسطح'' یعنی مسطح ہلاک ہو۔ حضرت عائشہؓ کہنے لگی۔ اماں کیا تو اپنے اس بیٹے کو برا کہتی ہے جو بدر میں شریک ہوا تھا؟ حضرت ام مسطحؓ کہنے لگی کہ کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ مسطح آپ کے متعلق کیا کچھ کہتا پھر رہا ہے؟ میں نے کہا مجھ کو تو کوئی علم نہیں ہے۔ تب انہوں نے مجھے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ اس واقعہ کو سنتے ہی میری بیماری میں شدت آ گئی۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر آ گئے اور میری طبیعت کا حال پوچھا تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی کہ میں والدین کے ہاں جانا چاہتی ہوں۔ میرا مقصد یہ تھا کہ والدین سے اس واقعہ کے متعلق تفصیل معلوم کروں گی کہ یہ واقعہ واقعی لوگوں میں پھیلا ہوا ہے؟ آپؐ نے اجازت مرحمت فرما دی۔ میں والدین کے ہاں پہنچتے ہی والدہ سے پوچھنے لگی کہ امی یہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟ والدہ کہنے لگی بیٹی اپنے اوپر رحم کھانا اور کوئی سختی نہ کرنا۔ کیونکہ جب ایک عورت کا مقام شوہر کے ہاں یہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو نصیب کیا ہے تو لوگ حسد کر جاتے ہیں۔ میں نے کہا سبحان اللہ کیا لوگ آج کل یہی بات کرتے پھرتے ہیں؟ پھر ساری رات مجھ پر اس حال میں گزری کہ میں مسلسل روتی رہی اور نیند بھی نہ آئی۔ صبح بھی روتی رہی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہؓ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مشورہ لیا کہ یہ پریشان کن صورت حال ہے۔ آپ لوگوں کی رائے کیا ہے؟ حضرت اسامہؓ نے کہا ''**یا رسول اللہ اھلک ولا نعلم الا خیرا**'' اے اللہ کے رسول! آپؐ کے اہل خانہ کے متعلق ہم خیر کے سوا کچھ نہیں جانتے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ حضور عورتیں تو حضرت عائشہؓ کے سوا اور بھی ہیں، لیکن آپ حضرت بریرہؓ جو حضرت عائشہ کی

لونڈی ہے سے پوچھ لیجیے (صاحب البیت ادریٰ بما فیہ) کہ وہ کیا کہتی ہے۔ حضورؐ نے حضرت بریرہؓ کو بلوا کر اس سے پوچھا کہ تو حضرت عائشہؓ کے متعلق کیا جانتی ہے؟ حضرت بریرہؓ نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو رسول برحق بنا کر بھیجا ہے، میں نے ایسی کوئی بات نہیں دیکھی جو آپ سے چھپاؤں سوائے اس بات کے کہ یہ نوعمر ہیں۔ آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری کا بچہ آ کے اُسے کھا لیتا ہے۔

اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین سے فرمایا کہ اس غلط بیانی کو چھوڑ دو اور منبر پر آپؐ نے خطبہ دیا اور مسلمانوں سے فرمایا کہ کچھ لوگ خواہ مخواہ مجھ کو اذیت پہنچا رہے ہیں۔ اللہ کی قسم میں اپنے گھر والوں میں سوائے خیر کے اور کچھ نہیں دیکھتا اور جس شخص کو یہ لوگ ملوث کر رہے ہیں اس میں بھی مجھ کو خیر کے سوا کچھ نظر نہیں آتا اور وہ میرے گھر میں میری عدم موجودگی میں کبھی آیا بھی نہیں ہے۔ انصار مدینہ کے سرداروں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی کہ اگر جناب کی طرف سے اشارہ مل گیا تو ہم وہ سر تن سے جدا کر دیں گے جن میں ایسی زبانیں ہیں جو جناب کو اذیت پہنچاتی ہیں۔ (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں) میں مسلسل روتی رہی اور والدین کہتے رہے کہ رونے سے کلیجہ پھٹ جائے گا۔ میں روتی ہی رہی اور والدین پاس رہے اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے۔ جب سے یہ طوفان برپا ہوا تھا، اس کے بعد پہلی بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس جلوہ افروز ہوئے۔ تقریباً ایک ماہ کا عرصہ گزر چکا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے متعلق کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ عائشہؓ مجھ کو تیرے متعلق کچھ باتیں پہنچی ہیں۔ اگر تو ان باتوں سے بری ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ کو عنقریب بری کر دیں گے اور خدانخواستہ اگر تجھ سے کوئی لغزش ہو گئی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ۔ کیونکہ جب بندہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتا ہے۔

میرے آنسو تھم گئے۔ میں نے اپنے والد سے کہا کہ حضورؐ کو جواب دو۔ وہ فرمانے لگے کہ مجھ سے بن نہیں پڑتا کہ کیا جواب دوں۔ پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ تم جواب دو۔ اس سے بھی کوئی جواب بن نہیں پڑا۔ میں نے کہا کہ آپ لوگوں نے ایک بات سنی اور وہ آپ لوگوں کے دلوں میں بیٹھ گئی۔ اب اگر میں کہوں کہ میں اس جرم سے بری ہوں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں بری ہوں تو آپ لوگوں کو یقین نہیں آئے گا اور اگر میں کہوں کہ میں نے یہ گناہ کیا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نے یہ گناہ نہیں کیا ہے تو آپ لوگ تصدیق کر دیں گے۔ اللہ کی قسم میں اپنے اور آپ لوگوں کے لیے اس کے سوا کچھ نہیں پاتی کہ وہی کہوں جو حضرت یعقوبؑ نے کہا تھا۔ **فصبر جمیل واللہ المستعان علی ماتصفون** پھر جا کر میں اپنے بستر پر لیٹ گئی اور مجھے یقین تھا کہ جب میں اس جرم سے بری ہوں تو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب پر میری براءت ضرور عیاں فرمائیں گے، لیکن میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتی تھی کہ میرے متعلق وحی نازل ہو گی۔ جس کی ہمیشہ تلاوت کی جاتی رہے گی۔

حضورؐ ابھی وہیں تشریف فرما تھے کہ نزول وحی کی کیفیت شروع ہو گئی اور آپؐ پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو

سخت سردی میں بھی آپؐ کی پیشانی سے پسینہ ٹپک جاتا تھا۔ جب نزول وحی کی کیفیت ختم ہوگئی اور آپؐ نے ہم لوگوں کی طرف دیکھا تو آپؐ بہت خوش نظر آرہے تھے اور آپ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے۔

ابشری یا عائشۃ اما للہ فقد برآک

عائشہ تجھ کو مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تو تجھے بری کردیا ہے۔ میری والدہ نے مجھ سے کہا اٹھ کھڑی ہو اور حضورؐ کا شکریہ ادا کر۔ میں نے کہا نہیں، بلکہ میں اس اللہ کی حمد و ثنا کرتی ہوں جس نے میری براءت نازل فرمائی ہے۔ یہ شکوے کا انداز ہے۔ جہاں سچی محبت ہو، وہاں اس طرح شکوے ہوتے رہتے ہیں اور اس طرح کے شکوے ہی حقیقت میں سچی محبت کی عکاسی کرتے ہیں۔ یہ بات بآسانی سمجھی جاسکتی ہے، بشرطیکہ فہم سلیم ہو فہم سقیم نہ ہو۔ ایسے ہی طبیعت سلیم ہی سمجھ سکتی ہے کہ ناراضی کے آنسو کیسے ہوتے ہیں اور خوشی کے آنسو کیسے ہوتے ہیں۔ حضرت عائشہ کی برأت کے نزول کے بعد تین مسلمانوں پر حد قذف جاری کی گئی جن کے نام یہ ہیں۔ (۱) مسطح بن اثاثہ (۲) حسان بن ثابتؓ (۳) حمنہ بنت جحشؓ یہ ام المومنین حضرت زینبؓ کی بہن تھیں۔ یہ سیدھے سادے مسلمان منافقین کے کہنے میں آگئے تھے، لیکن بعد میں سچی توبہ کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف فرمادیا۔ عبداللہ بن ابی کے متعلق کوئی تصریح نہیں ملی کہ اس پر حد جاری ہوئی ہو۔ البتہ دیگر منافقین پر حد قذف جاری کردی گئی تھی۔

خصوصیات حضرت سیدہ عائشہؓ اور واقعہ افک پر ایک نظر

(۱) حضرت مریم صدیقہؓ پر جب بہتان بازی کی گئی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام، جو اس وقت ننھے سے تھے، نے اپنی والدہ کی برأت بیان کی اور حضرت یوسف علیہ السلام پر جب الزام تراشی کی گئی تو بھی ایک چھوٹے بچے نے حضرت یوسفؑ کی براءت ظاہر کی، لیکن جب ام المومنین حضرت عائشہؓ پر افتراء باندھا گیا تو خود خدا نے آپ کی برأت بیان فرمائی

(۲) عورتوں میں احادیث کی سب سے بڑی تعداد حضرت اماں عائشہؓ سے ہی منقول ہے جو کہ ۲۲۱۰ ہے۔

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سوا اور کسی کنواری لڑکی سے شادی نہیں فرمائی۔

(۴) ازواج مطہرات میں سے صرف حضرت سیدہ عائشہؓ کو یہ شرف حاصل ہے کہ حضرت جبرئیلؑ ان کے حجرہ میں تشریف لایا کرتے تھے۔

(۵) شادی ہونے سے قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جبرئیل نے ریشمی کپڑے میں حضرت سیدہ عائشہؓ کی تصویر دکھائی تھی۔

(۶) وہ خلیفہ رسول اللہ کی بیٹی ہیں۔

(۷) بے مثال فصاحت اور بلاغت کی مالکہ تھیں۔

(۸) اس کی جرأت و بہادری خراج تحسین کے قابل ہے کہ ایک نوعمر خاتون ہونے کے باوجود بیابان میں تن تنہا رہ جانے پر انہوں نے کوئی واویلا نہیں کیا، بلکہ اس جگہ استقامت سے بیٹھی رہیں۔

(۹) ان کی فہم اور امور کے منطقی انجام تک پہنچنا بھی قابل ستائش ہے کہ اگر میں اس جگہ سے ادھر ادھر ہوگئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کو تلاش کرنے میں مشکل ہوگی۔

(۱۰) جو جو لوگ اس واقعہ میں ملوث تھے، باوجود اکثر کے متعلق علم ہو جانے کے کسی کو ذرا برابر برا نہیں کہا تاہم اللہ تعالیٰ کے دامن عدل کو تھامے رکھا۔

(۱۱) بار بار فرماتی رہیں کہ میں اپنے آپ کو اس سے کمتر سمجھتی تھی کہ میری برأت کے متعلق وحی نازل ہوگی جو ہمیشہ تلاوت کی جائے گی۔

(۱۲) اس غم والم کے عالم میں بھی جب والدین کے ہاں جانے لگیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے باقاعدہ اجازت لی، ورنہ اچھے خاصے لوگ ایسے موقعوں پر حواس باختہ ہو جاتے ہیں۔

(۱۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار تھے تو حضرت سیدہ عائشہؓ مسواک اپنے منہ میں نرم کر کے دیتی تھیں اور پھر حضورؐ اس سے مسواک فرماتے تھے۔

(۱۵) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو آپ کا سر مبارک حضرت سیدہؓ کی گود میں تھا۔

واقعہ افک اور خصوصیات سیدہ عائشہ کا بیان یہاں تک مکمل ہوا آگے چیدہ چیدہ آیات کی تشریح ہے۔

وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ الخ

یہاں خطاب تمام مومنین سے ہے، خصوصاً ان لوگوں سے جو اس واقعہ میں ملوث تھے۔ مراد یہ ہے کہ تم لوگوں کو اپنی ماں کے دامن عصمت کو داغدار کرتے ہوئے شرم نہیں آئی؟

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ الخ

اب اللہ تعالیٰ تمہیں یہ نصیحت فرما رہے ہیں کہ آئندہ اس طرح کی الزام تراشی و بہتان بازی سے عام لوگوں کے متعلق عموماً اور ازواج مطہرات کے متعلق خصوصاً باز رہنا۔ یہ غلطی پھر نہ دہرانا، اگر تم مومنین ہو۔ اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ جو روافض اب بھی افک علیٰ سیدۃ عائشہؓ کے قائل ہیں وہ خارج از اسلام ہیں۔ ایران میں جب کسی عورت کو برا بھلا کہنا مقصود ہوتا ہے تو اس کو کہتے ہیں تو عائشہ ہے۔ (العیاذ باللہ)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا

اے ایمان والو شیطان کے

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ

قدموں پر نہ چلو اور جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلے گا سو وہ تو اسے بے حیائی اور بری باتیں ہی بتائے گا

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ

اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی کبھی بھی پاک صاف نہ ہوتا اور لیکن اللہ جسے چاہتا ہے

مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ

پاک کر دیتا ہے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ۝ اور تم میں سے بزرگی اور کشائش والے اس بات پر

يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ښ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ۭ

قسم نہ کھائیں کہ رشتہ داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کی نہ دیا کرینگے اور انہیں معاف کرنا اور درگذر کرنا چاہیئے

اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ

کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں معاف کر دے اور اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے ۝ جو لوگ پاک دامنوں

الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾

بے خبر ایمان والیوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے ۝

يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ يَوْمَىِٕذٍ

جس دن ان پر ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ پاؤں گواہی دینگے جو کچھ وہ کیا کرتے تھے ۝ اس دن

يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿۲۵﴾

اللہ انہیں انصاف سے پوری جزا دے گا اور جان لیں گے بے شک اللہ ہی حق بیان کرنے والا ہے ۝

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ

ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لئے ہیں اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لئے ہیں اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے ہیں

اُولٰۗىِٕكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۶﴾

وہ لوگ اس سے پاک ہیں جو یہ کہتے ہیں ان کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے ۝

ع

افاداتِ محمود:

وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ الخ

حضرت مسطحؓ کے متعلق گزشتہ سطور میں معلوم ہو چکا ہے کہ وہ بھی منافقین کی بدخوئی اور بدگوئی کے شکار ہو گئے تھے۔ یہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے خالہ زاد بھائی تھے اور مسکین تھے۔ صدیق اکبرؓ سال بھر اس پر مال خرچ کرتے تھے، لیکن واقعہ افک میں ملوث ہونے کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ نے فرما دیا تھا کہ اب میں ایسے شخص پر کبھی خرچ نہیں کروں گا۔ نہ ہی اسے کوئی نفع پہنچاؤں گا۔ سبحان اللہ مندرجہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے براہ راست صدیق اکبرؓ سے خطاب فرمایا کہ جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہوا ہے کہ وہ منصب صدیقیت پر فائز ہوں اور مال و وسعت بھی اللہ تعالیٰ نے دے رکھی ہو، ان کو یہ قسم نہ کھانی چاہیے کہ ہم مستحق لوگوں پر خرچ نہیں کریں گے۔ وہ معاف کریں اور درگزر کریں۔ کیا تمہیں پسند نہیں کہ اللہ تعالیٰ بھی تمہاری بخشش فرما دے؟ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا 'واللہ انی لاحب ان یغفر اللہ لی' اور فرمایا کہ اب تادم حیات مسطحؓ کا وظیفہ جاری رہے گا۔ کبھی بند نہ کروں گا۔ اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کی غیرت کو جوش دلا دے تو وہ یہ کہے کہ میں نے سب کچھ اللہ کے لیے معاف کر دیا۔ (ابن کثیر)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اے ایمان والو

لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ

اپنے گھروں کے سوا اور کسی کے گھروں میں نہ جایا کرو جب تک اجازت نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ کرلو یہ تمہارے لئے

لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝۲۷ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ

بہتر ہے تا کہ تم نصیحت حاصل کرو۝ پھر اگر وہاں کسی کو نہ پاؤ تو اندر نہ جاؤ جب تک تمہیں اجازت نہ

لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝۲۸

دی جائے اور اگر تمہیں کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو واپس چلے جاؤ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ جانتا ہے۝

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ

تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ ان گھروں میں جاؤ جہاں کوئی نہیں بستا ان میں تمہارا سامان ہے اور اللہ

يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝۲۹ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ

جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۝ ایمان والوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہ نیچی رکھا کریں

وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝۳۰ وَقُلْ

اور اپنی شرمگاہوں کو بھی محفوظ رکھیں یہ ان کے لئے بہت پاکیزہ ہے بے شک اللہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۝ اور

لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ

ایمان والیوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو

زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰي جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَلَا يُبْدِيْنَ

ظاہر نہ کریں مگر جو جگہ اس میں سے کھلی رہتی ہے اور اپنے ڈوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رکھیں اور اپنی زینت

زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اٰبَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اَبْنَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ

ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں پر یا اپنے باپ یا خاوند کے باپ یا اپنے بیٹوں یا خاوند کے بیٹوں

اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَاۗىِٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ

یا اپنے بھائیوں یا بھتیجوں یا بھانجوں پر یا اپنی عورتوں پر یا اپنے غلاموں پر

أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ

یا ان خدمتگاروں پر جنہیں عورت کی حاجت نہیں یا ان لڑکوں پر جو عورتوں کی

يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ

پردہ کی چیزوں سے واقف نہیں اور اپنے پاؤں زمین پر زور سے نہ ماریں کہ ان کو مخفی زیور

زِينَتِهِنَّ ۚ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٣١﴾ وَأَنْكِحُوا

معلوم ہو جائے اور اے مسلمانو تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو تا کہ تم نجات پاؤ ۝ اور جو تم میں

الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ۚ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ

مجرد ہوں اور جو تمہارے غلام اور لونڈیاں نیک ہوں سب کے نکاح کرادو اگر وہ مفلس ہوں گے

يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٣٢﴾ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ

تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی کردے گا اور اللہ کشائش والا سب کچھ جاننے والا ہے ۝ اور چاہئے کہ پاک دامن رہیں وہ جو نکاح کی

نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ

توفیق نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کردے اور تمہارے غلاموں میں سے جو لوگ مال دے کر آزادی کی

أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا ۖ وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي

تحریر چاہیں تو انہیں لکھ دو بشرطیکہ ان میں بہتری کے آثار پاؤ اور انہیں اللہ کے مال میں سے دو جو اس نے

آتَاكُمْ ۚ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ

تمہیں دیا ہے اور تمہاری لونڈیاں جو پاک دامن رہنا چاہتی ہیں انہیں دنیا کی زندگی کے فائدہ کی غرض سے

الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣٣﴾

زنا پر مجبور نہ کرو اور جو انہیں مجبور کرے گا تو اللہ ان کے مجبور ہونے کے بعد بخشنے والا مہربان ہے ۝

وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ وَمَثَلًا مِنَ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ

اور البتہ ہم نے تمہارے پاس روشن آیتیں بھیج دی ہیں اور جن میں تم سے پہلوں کے حالات ہیں

وَمَوْعِظَةً لِلْمُتَّقِينَ ﴿٣٤﴾ ع

اور جو پرہیزگاروں کے لئے نصیحت ہیں ۝

افاداتِ محمود:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا الخ

ماقبل میں زنا اور حد قذف کے احکام بیان ہو چکے۔ اب اس رکوع میں پردہ اور اجازت لینے کے احکام بیان کیے جاتے ہیں کیونکہ بغیر اجازت کسی کے گھر میں داخل ہونا انسان کے لیے حد قذف کا سبب بن سکتا ہے۔ مذکورہ بالا آیت اور اس کے بعد والی آیت میں نہایت ہی حکیمانہ باتیں مذکور ہیں کہ کسی کے گھر میں داخل ہونے سے قبل اجازت لینی چاہیے اور اجازت کی بہترین صورت سلام ہے۔ حدیث میں ہے کہ کسی کے دروازہ پر جا کر تین بار سلام کہو۔ اگر تیسری بار سلام کرنے تک اندر سے اجازت نہ ملے تو خوشی خوشی واپس چلے جاؤ۔ کیونکہ معلوم نہیں کہ اس وقت انسان کس حال میں ہو اور وہ اس وقت کسی سے ملنا گوارا کرتا ہے یا نہیں۔ لہٰذا واپس چلے جانے میں متعدد فائدے اور حکمتیں ہیں۔ ایک صحابی کے دروازہ پر ایک بار امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ ایک بار سلام ارشاد فرمایا کوئی جواب نہیں آیا۔ دوسری بار ارشاد فرمایا پھر کوئی جواب نہ آیا۔ تیسری بار سلام فرمایا اور جب جواب نہ ملا تو چل پڑے۔ دیکھتے کیا ہیں کہ صاحب خانہ پیچھے پیچھے دوڑ رہا ہے اور حضرتؐ کو آوازیں دے رہا ہے۔ آپؐ نے پوچھا کہ جب میں نے تین بار سلام کیا تو آپ نے جواب تو کوئی دیا نہیں اور اب پیچھے بھاگے آ رہے ہو؟ وہ صحابی فرمانے لگے کہ یارسول اللہ آپ کا سلام سرتاپا خیر و برکت ہے۔ میں جان بوجھ کر خاموش رہا کہ جناب کے تکرار سلام سے زیادہ سے زیادہ برکتیں اور دعائیں سمیٹ لوں۔ پھر آپؐ کو لا کر گھر بٹھایا۔ سبحان اللہ عشق کا کیا نرالا انداز ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امتثال بالا وامر کی کیا اعلیٰ مثال ہے۔ آپؐ نے واپس جانے کو ارتفاع شان کے ذرہ برابر خلاف نہ سمجھا۔ **فصلی الله علیه بعد دکل معلوم له**

اپنے گھر میں بھی جاتے ہوئے کم از کم گھر والوں کو آہٹ محسوس ہونی چاہیے۔ اجازت اور اطلاع زیادہ بہتر ہے۔

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا الخ

یہاں سے اب محارم اور غیر محارم کے درمیان بعض مسائل میں جو فرق ہے۔ وہ بیان کیا جاتا ہے اگر ہر وقت ہر فرد سے مکمل حجاب کا حکم دیا جاتا تو یہ بات عورتوں کے لیے شاق تھی کیونکہ کام کاج کے وقت مکمل باپردہ ہونا متعذر ہے۔ کچھ حدیں متعین ہیں تاکہ احکام حجاب پر آسانی سے عمل درآمد ہو سکے اور حرج لازم نہ ہو۔ عورت کفین، چہرہ اور قدمین غیر محرم کے سامنے کھول سکتی ہے۔ بشرطیکہ خوف فتنہ نہ ہو اور محارم کے لیے چہرہ، منہ پنڈلی تک دیکھنا جائز ہے۔ سینہ، پیٹ، کمر اور گھٹنوں کو محارم بھی نہیں دیکھ سکتے۔ دوسری بات قابل لحاظ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو غض بصر کا حکم دیا ہے تو عورت اگر اپنی کسی مجبوری سے چہرہ اور قدمین وغیرہ کھول دیتی ہے تو اس جواز کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مردان جگہوں کو دیکھتے رہیں۔ عورت کے لیے کھول کر رکھنے کی اجازت تو اضطراری حالت میں ہے، لیکن مردوں کے لیے دیکھنا جائز نہیں ہے۔ اس وجہ سے حدیث میں فرمایا گیا "**الاولی لک والثانیة**

عـــلیک ''یعنی پہلی بار جو نظر غیر ارادی طور پر پڑی وہ معاف ہے اور دوبارہ بالقصد دیکھنا گناہ ہے۔اسی طرح آگے جو بیان ہے کہ محارم زینت کی جگہوں کو بھی دیکھ سکتے ہیں۔ان سب میں فرق مراتب بھی ہے اور یہ بھی ہے کہ جس محرم سے کوئی اندیشہ ہو اور وہ بدکردار ہو تو اس سے بھی عورت کو پردہ کرنا چاہیے۔ بے پردگی اور کشف عورت بے حیائی کی بنیاد ہے۔ یورپ میں تو اب توالد و تناسل کا جو فطری طریقہ ہے اس کے ختم ہونے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ یورپ والے دن بدن عورت کو ننگا کرتے جا رہے ہیں۔تا کہ لوگوں کی خواہشات و جذبات میں اُبھار پیدا ہو۔کیونکہ فطرتی قانون ہے ''الانسان حریص علیٰ ما منع '' تمہارے گھروں میں جو نحیف اور کمزور عورتیں اور غیر تعلیم یافتہ عورتیں بیٹھی ہوئی ہیں ان کی ناقدری نہ کرنا نہ اُن کو اپنے پر بوجھ سمجھنا اور نہ یہ سمجھنا کہ یہ کماتی نہیں ہیں۔کیونکہ حدیث میں ہے کہ ''انـمـا تـرزقون بضعفائکم ''یعنی تمہارے کمزور اور بے سہارا لوگوں کی وجہ اور برکت سے تمہیں روزی ملتی ہے۔رازق اللہ تعالیٰ کی ذات ہے لہٰذا رزق کے انتقال سے ڈر کر شادی کا ارادہ ترک نہ کرنا چاہیے۔واللہ اعلم

مزید تفصیل کتب فقہ میں ملاحظہ فرمائیں۔حرہ یعنی آزاد عورت کو عام حالات میں مکمل حجاب کا حکم ہے۔جبکہ امۃ یعنی لونڈی کے لیے جسم کے ان حصوں کا پردہ لازم ہے جو آزاد عورت کے لیے محارم سے چھپانا لازم ہے۔

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا الخ

یعنی جس شخص کو فی الحال اس قدر مقدور نہیں کہ حق مہر اور واجبات نکاح ادا کر سکے تو ایسا شخص عفت کی زندگی گزارتا رہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کو اس کو غنی کر دے اور پھر نکاح کر دے۔حدیث میں ایسے لوگوں کے لیے روزہ رکھنے کی فضیلت آئی ہے۔بہر حال وَلْيَسْتَعْفِفِ جو صیغہ امر ہے۔استحبابی ہے وجوبی نہیں ہے۔کیونکہ ایک بار حضور کی مجلس میں ایک عورت آئی تھی جو آپؐ سے نکاح کرنا چاہتی تھی تو آپؐ نے اس کا نکاح ایک صحابیؓ سے کر دیا تھا جو لوہے کی ایک انگوٹھی کے بھی مالک نہ تھے۔آپؐ نے اُن سے فرمایا کہ قرآن کریم کا جو بھی حصہ تجھ کو یاد ہے اُسے پڑھا دینا۔

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ

اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثال ایسی ہے

فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ

جیسے کسی طاق میں چراغ ہو چراغ شیشے کی قندیل میں ہے قندیل گویا کہ موتی کی طرح چمکتا ہوا ستارا ہے

شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّ لَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَ لَوْ لَمْ

زیتون کے مبارک درخت سے روشن کیا جاتا ہے نہ مشرق کی طرف ہے اور نہ مغرب کی طرف اس کا تیل قریب ہے کہ روشن ہو جائے اگرچہ اسے

تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ

آگ نے نہ چھوا ہو روشنی پر روشنی ہے اللہ جسے چاہتا ہے اپنی روشنی کی راہ دیکھاتا ہے اور اللہ لوگوں کے لئے

الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۳۵﴾ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ

مثالیں بیان فرماتا ہے اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے ○ ان گھروں میں جن کی تعظیم کرنے اور ان میں

وَ يُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ﴿۳۶﴾ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ

اس کا نام یاد کرنے کا اللہ نے حکم دیا ان میں صبح اور شام اللہ کی تسبیح پڑھتے ہیں ○ ایسے آدمی جنہیں

تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۪ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا

سوداگری اور خرید وفروخت اللہ کے ذکر اور نماز کے پڑھنے اور زکوٰۃ کے دینے سے غافل نہیں کرتی اس دن سے ڈرتے ہیں

تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَ الْاَبْصَارُ ﴿۳۷﴾ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ يَزِيْدَهُمْ

جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی ○ تاکہ اللہ انہیں ان کے عمل کا اچھا بدلہ دے اور انہیں اپنے فضل سے

مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَعْمَالُهُمْ

اور بھی دے اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے ○ اور جو کافر ہیں ان کے اعمال ایسے ہیں

كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّ وَجَدَ

جیسے جنگل میں چمکتی ہوئی ریت ہو جسے پیاسا پانی سمجھتا ہے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آتا ہے اسے کچھ بھی نہیں پاتا اور

اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۳۹﴾ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ

اللہ ہی کو اپنے پاس پاتا ہے پھر اللہ نے اس کا حساب پورا کر دیا اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے ○ یا جیسے گہرے دریا میں

يَغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ
اندھیرے ہوں اس پر ایک لہر چڑھ آتی ہے اس پر ایک اور لہر ہے اس کے اوپر بادل ہے اوپر تلے بہت سے اندھیرے ہیں
إِذَآ أَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ؏
جب اپنا ہاتھ نکالے تو اسے کچھ بھی دیکھ نہ سکے اور جسے اللہ ہی نے نور نہ دیا ہو اس کے لئے کہیں نور نہیں ہے○

افاداتِ محمود:

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ الخ

سارا جہاں اللہ تعالیٰ کے نور سے منور اور آباد ہے۔ اگر ایک گھڑی کے لیے اس جہان سے اللہ تعالیٰ کا نور ہٹ جائے تو سب کچھ اُجڑ جائے۔ سورج کی روشنی، چاند کی روشنی، سیاروں کی روشنی، حضرات انبیاء کو جو روشنی نصیب ہوئی، یہ سب عطیہ خداوندی ہیں۔ چنانچہ اب ایمان والوں کو جو نور ملا ہے، اس کی مثال بیان کی جاتی ہے۔ مسلمان کا جسم بمنزلہ طاق کے ہے اور اس کا دل چراغ و قندیل کی مانند ہے اور وحی خداوندی کے ذریعہ اس کو روشن کیا گیا ہے۔ نور علیٰ نور ایک زیتون کے تیل کی روشنی ہے۔ ایک آگ کی روشنی ہے۔ مسلمان میں ایک فطری استعداد ہے۔ پھر مزید روشنی وحی الٰہی سے حاصل ہوگئی۔

لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ الخ درخت اگر مغرب کی حدود کے بالکل قریب ہو تو اس پر جلدی سایہ آ جاتا ہے اور اگر مشرق کی حدود کے قریب ہو تو اس پر دھوپ جلدی نہیں لگتی۔ لہٰذا درمیان میں ہونے کی وجہ سے اس کو آفتاب کی حرارت زیادہ ملتی ہے۔ جس کی وجہ سے درخت بھی پائیدار ہوتا ہے اور اس کا تیل بھی زیادہ اچھا ہوتا ہے۔

فِيْ بُيُوْتٍ الخ بیوت سے یہاں مراد مساجد ہیں ان کی تطہیر اور ان میں عبادات کا اہتمام صبح و شام کرنا چاہیے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ الخ

یہاں سے کفار کی دو مثالیں بیان کی جاتی ہیں۔ (۱) پہلی مثال یہ ہے کہ کفار جو دنیا میں کچھ اچھے کام کرتے ہیں یا برے کام، لیکن ان کو اچھا سمجھ کر کرتے ہیں تو گناہ والے اعمال تو ہوتے ہی مردود ہیں اور قیامت کے دن کے لیے بوجھ ہیں اور جو اچھے اعمال ہیں وہ بوجہ ایمان نہ ہونے کے قابل قبول نہیں ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص کو شدید پیاس لگی ہو۔ دور سے اُسے چمکیلی ریت نظر آئے اور وہ دوڑتا ہانپتا وہاں پہنچ جائے اور وہاں ریت کے سوا کچھ بھی نہ ہو۔ پانی کا کوئی قطرہ نہ ہو۔ قیامت کے دن کفار کے اعمال کا یہی حشر ہوگا۔ (۲) اور دوسری مثال ان کی جہالت کی ہے کہ وہ جہالت کے ایسے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں پڑے ہوئے ہیں جیسے سمندر کی تہہ میں ہو، رات کا وقت ہو، اوپر سے بادل اور بخارات چھائے ہوئے ہوں تو ایسی صورت میں وہاں کچھ بھی نظر نہیں آ سکتا حتیٰ کہ اپنا ہاتھ جو آنکھوں کے قریب تر ہوتا ہے، وہ بھی نہیں نظر آتا۔ یہ لوگ کفر، شرک اور ظلم کے ایسے اندھیروں میں ہیں کہ ان کو حق بات نظر ہی نہیں آتی۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ

کیاتم نے نہیں دیکھا کہ آسمانوں اور زمین کے رہنے والے اور پرند جو پر پھیلائے اڑتے ہیں سب اللہ کی

عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

تسبیح کرتے ہیں ہر ایک نے اپنی تسبیح سمجھ رکھی ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں ۞ اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی

وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ

اللہ ہی کی ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ۞ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی بادل کو چلاتا ہے پھر اسے ملاتا ہے

ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ

پھر اسے تہ بر تہ کرتا ہے پھر تو بارش کو دیکھتا ہے کہ اس کے بیچ میں سے نکلتی ہے اور آسمان سے جو ان میں اولوں کے

جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ

پہاڑ ہیں ان میں سے اولے برساتا ہے پھر انہیں جس پر چاہتا ہے گراتا ہے اور جس سے چاہتا ہے روک لیتا ہے قریب ہے کہ

سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿۴۳﴾ يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً

اس کی بجلی کی چمک آنکھوں کے لے جائے ۞ اللہ ہی رات اور دن کو بدلتا ہے بیشک اس میں آنکھوں

لِّاُولِى الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ

والوں کے لئے عبرت ہے ۞ اور اللہ نے ہر جاندار کو پانی سے بنایا ہے سو بعض ان میں سے اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ اللّٰهُ

اور بعض ان میں سے دو پاؤں پر چلتے ہیں اور بعض ان میں سے چار پاؤں پر چلتے ہیں اللہ جو چاہتا ہے

مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ

پیدا کرتا ہے بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۞ البتہ ہم نے کھلی کھلی آیتیں نازل کر دی ہیں اور اللہ

يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۶﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ

جسے چاہے سیدھے راستہ پر چلاتا ہے ۞ اور کہتے ہیں ہم اللہ اور رسول پر ایمان لائے

وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾

اور ہم فرمانبردار ہو گئے پھر ایک گروہ ان میں سے اس کے بعد پھر جاتا ہے اور وہ لوگ مومن نہیں ہیں ۞

وَإِذَا دُعُوٓا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم مُّعْرِضُونَ ﴿٤٨﴾ وَإِن يَكُن

اور جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جائے تا کہ ان میں فیصلہ کرے تبھی ایک گروہ ان میں سے منہ موڑنے والے ہیں ۞ اور اگر

لَّهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوٓا إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ ﴿٤٩﴾ أَفِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَمِ ارْتَابُوٓا أَمْ يَخَافُونَ

انہیں حق پہنچتا ہو تو اس کی طرف گردن جھکائے آتے ہیں ۞ کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے یا شک میں پڑے ہیں یا ڈرتے ہیں

ربع

أَن يَحِيفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهٗ ۚ بَلْ أُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّمَا كَانَ

اس سے کہ ان پر اللہ اور اس کا رسول ظلم کرے گا بلکہ وہی ظالم ہیں ۞ مومنوں کی

قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوٓا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا

بات تو یہی ہوتی ہے جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تا کہ ان کے درمیان فیصلہ کرے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا

وَأَطَعْنَا ۚ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥١﴾ وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ

اور مان لیا اور وہی لوگ نجات پانے والے ہیں ۞ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اور اللہ سے ڈرتا ہے اور اس کی نافرمانی سے بچتا ہے

فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُونَ ﴿٥٢﴾ وَأَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۖ

بس وہی کامیاب ہونے والے ہیں ۞ اور اللہ کی پکی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اگر آپ انہیں حکم دیں تو سب کچھ چھوڑ کر نکل جائیں

قُل لَّا تُقْسِمُوا ۖ طَاعَةٌ مَّعْرُوفَةٌ ۚ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٥٣﴾ قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ

کہہ دو قسمیں نہ کھاؤ دستور کے موافق فرمانبرداری چاہیئے بے شک اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو ۞ کہہ دو اللہ اور اس کے

وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُم مَّا حُمِّلْتُمْ ۖ وَإِن

رسول کی فرمانبرداری کرو پھر اگر منہ پھیرو گے تو پیغمبر پر تو وہی ہے جس کا وہ ذمہ دار ہے اور تم پر وہ ہے جو تمہارے ذمہ لازم کیا گیا ہے اور

تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ۚ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِينُ ﴿٥٤﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ

اگر اس کی فرمانبرداری کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور رسول کے ذمہ صرف صاف طور پر پہنچا دینا ہے ۞ اللہ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے

اٰمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ

جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کیے کہ انہیں ضرور ملک کی حکومت عطا کرے گا جیسا کہ ان سے

مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ

پہلوں کو عطا کی تھی اور ان کے لئے جس دین کو پسند کیا ہے اسے ضرور مستحکم کر دے گا اور البتہ ان کے خوف کو امن سے

اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَ مَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ

بدل دے گا بشرطیکہ میری عبادت کرتے رہیں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور جو اس کے بعد ناشکری کرے وہی

الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۵۵﴾ وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ

فاسق ہوں گے○ اور نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور رسول کی فرمانبرداری کرو تاکہ تم پر

تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۵۶﴾ لَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مُعۡجِزِیۡنَ فِی الۡاَرۡضِ ۚ وَ مَاۡوٰىہُمُ النَّارُ ؕ

رحم کیا جائے○ کافروں کی نسبت یہ خیال نہ کر کہ ملک میں عاجز کر دیں گے اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے

وَ لَبِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ ﴿۵۷﴾ ع

اور بہت ہی برا ٹھکانا ہے○

افاداتِ محمود:

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ الخ یہ وعدہ خلفاء راشدین کے دور میں پورا ہوا اور ایک ایک پیش گوئی حرف بہ حرف سچی ثابت ہوئی اور آئندہ امام مہدی اسی نہج پر حکومت کریں گے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

اے ایمان والو تمہارے غلام اور تمہارے وہ لڑکے جو ابھی بالغ نہیں ہوئے

وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۚ مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ

تم سے ان تین وقتوں میں اجازت لے کر آیا کریں صبح کی نماز سے پہلے اور دوپہر کے

تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ۚ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ

وقت جب کہ تم اپنے کپڑے اتار دیتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد یہ تین وقت تمہارے

لَكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ ۚ طَوَّافُونَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ

پردوں کے ہیں ان کے بعد تم پر اور نہ ان پر کوئی الزام ہے تم آپس میں ایک دوسرے کے پاس

عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝٥٨ وَإِذَا بَلَغَ

آنے جانے والے ہو اسی طرح اللہ تمہارے لئے آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۝ اور جب

الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ

تمہارے لڑکے بلوغ کو پہنچ جائیں انہیں بھی اجازت لے کر آنا چاہئے جس طرح کہ ان سے پہلے لوگ اجازت لے کر آتے ہیں اللہ

يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝٥٩ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ

اس طرح تمہارے لئے کھول کر احکام بیان کرتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۝ اور وہ بڑی بوڑھی عورتیں جو نکاح کی رغبت

نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ ۖ وَأَنْ

نہیں رکھتیں ان پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں کہ اپنے کپڑے اتار رکھیں بشرطیکہ زینت کا اظہار نہ کریں اور اس سے

يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝٦٠ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى

بھی بچیں تو ان کے لئے بہتر ہے اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۝ اندھے پر اور

الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ

لنگڑے پر اور بیمار پر اور خود تم پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں کہ تم اپنے گھروں سے کھانا کھاؤ

بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ

یا اپنے باپ کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے

أَخَوٰتِكُمْ أَوْ بُيُوْتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ أَوْ بُيُوْتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوْتِ

گھروں سے اور اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے

خٰلٰتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ أَوْ صَدِيْقِكُمْ ۭ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوْا

گھروں سے یا ان گھروں سے جن کی کنجیاں تمہارے اختیار میں ہیں یا اپنے دوستوں کے گھروں سے تم پر کوئی گناہ نہیں کہ

جَمِيْعًا أَوْ أَشْتَاتًا ۭ فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ

مل کر کھاؤ یا الگ الگ کھاؤ پھر جب گھروں میں داخل ہونا چاہو تو اپنے لوگوں پر سلام کیا کرو جو اللہ کی طرف سے

اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ ع إِنَّمَا

مبارک اور عمدہ دعا ہے اسی طرح اللہ تمہارے لئے احکام بیان فرماتا ہے تا کہ تم سمجھو۰ مومن تو

الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَإِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى أَمْرٍ جَامِعٍ

وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں اور جب وہ اس کے ساتھ کسی جمع ہونے کے کام میں

لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَأْذِنُوْهُ ۭ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَأْذِنُوْنَكَ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

ہوتے ہیں تو چلے نہیں جاتے جب تک اس سے اجازت نہ لیں جو لوگ تجھ سے اجازت لیتے ہیں وہی ہیں جو اللہ اور اس کے

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ

رسول پر ایمان لائے ہیں پھر جب تجھ سے اپنے کسی کام کے لئے اجازت مانگیں تو ان میں سے جسے تو چاہے

مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ۭ إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۲﴾ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ

اجازت دے اور ان کے لئے اللہ سے بخشش کی دعا کر اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۰ رسول کے بلانے کو

الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ۭ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ

آپس میں ایک دوسرے کے بلانے جیسا نہ سمجھو اللہ انہیں جانتا ہے جو تم میں سے چھپ کر

مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ أَمْرِهٖٓ أَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ

کھسک جاتے ہیں سو جو لوگ اللہ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس سے ڈرنا چاہئے کہ ان پر کوئی آفت آئے

أَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ أَلَآ إِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۭ قَدْ يَعْلَمُ

یا ان پر کوئی دردناک عذاب نازل ہو جائے۰ خبردار اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اسے معلوم ہے

مَآ اَنۡتُمۡ عَلَيۡهِ ؕ وَيَوۡمَ يُرۡجَعُوۡنَ اِلَيۡهِ فَيُنَبِّئُهُمۡ بِمَا عَمِلُوۡا ؕ وَاللّٰهُ
جس حال پر تم ہو اور جس دن اس کی طرف پھیر لائے جائیں گے تو انہیں بتائے گا جو کچھ وہ کرتے تھے اور اللہ
بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿٦٤﴾
ہر چیز کو جاننے والا ہے ۝

ع ۱۵

آیاتها ٧٧ — سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ ٢٥ ٤٢ — رکوعاتها ٦

سورۂ فرقان مکی ہے اور اس میں ۷۷ ستتر آیتیں اور ۶ چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ① الَّذِیْ

وہ بڑی برکت والا ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل کیا تا کہ تمام جہان کے لئے ڈرانے والا ہو○ وہ جس کی

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ

آسمانوں اور زمین میں سلطنت ہے اور اس نے نہ کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ کوئی سلطنت میں اس کا شریک ہے

وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا ② وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ

اور اس نے ہر چیز کو پیدا کر کے اندازہ پر قائم کر دیا○ اور انہوں نے اللہ کے سوا ایسے معبود بنا رکھے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں

شَیْـًٔا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ وَلَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا یَمْلِكُوْنَ

کر سکتے حالانکہ وہ خود پیدا کیے گئے ہیں اور وہ اپنی ذات کے لئے نقصان اور نفع کے مالک نہیں اور موت

مَوْتًا وَّلَا حَیٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ③ وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ

اور زندگی اور دوبارہ اٹھنے کے بھی مالک نہیں○ اور کافر کہتے ہیں کہ یہ تو محض جھوٹ ہے جسے اس نے بنالیا ہے

وَاَعَانَهٗ عَلَیْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ④ وَقَالُوْۤا اَسَاطِیْرُ

اور دوسرے لوگوں نے اس میں اس کی مدد کی ہے پس وہ بڑے ظالم اور جھوٹ پر اتر آئے ہیں○ اور کہتے ہیں کہ پہلوں کی

الْاَوَّلِیْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِیَ تُمْلٰی عَلَیْهِ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا ⑤ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِیْ یَعْلَمُ

کہانیاں ہیں کہ جنہیں اس نے لکھ رکھا ہے پس وہی اس پر صبح اور شام پڑھی جاتی ہیں کہہ دو کہ اسے تو اس نے نازل کیا ہے جو

السِّرَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ⑥ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ

آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں جانتا ہے بے شک وہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے○ اور کہتے ہیں اس رسول کو کیا

یَاْكُلُ الطَّعَامَ وَیَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ ؕ لَوْلَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مَلَكٌ فَیَكُوْنَ مَعَهٗ

ہو گیا کہ کھانا کھاتا اور بازاروں میں پھرتا ہے اس کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا ہے کہ اس کے ساتھ وہ بھی

نَذِيرًا ﴿٧﴾ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ

ڈرانے والا ہوتا ○ یا اس کے پاس کوئی خزانہ آ جاتا یا اس کے لئے باغ ہوتا جس میں سے کھاتا اور بے انصافوں نے کہا کہ

اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿٨﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ

تم تو بس ایک ایسے شخص کے تابع ہو گئے جس پر جادو کیا گیا ہے ○ دیکھو تو تمہارے لئے کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں

فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿٩﴾ تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا

پس وہ ایسے گمراہ ہوئے کہ راستہ بھی نہیں پا سکتے ○ بڑی برکت ہے اس کی جو چاہے تو تیرے لئے اس سے بہتر

مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ﴿١٠﴾ بَلْ كَذَّبُوْا

باغ بنا دے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں اور تیرے لئے محل بنا دے ○ بلکہ انہوں نے تو

بِالسَّاعَةِ ۫ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ﴿١١﴾ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ

قیامت کو جھٹ سمجھ لیا ہے اور ہم نے اس کے لئے آگ تیار کی ہے جو قیامت کو جھٹلاتا ہے ○ جب وہ انہیں دور سے

بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ﴿١٢﴾ وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ

دیکھے گی تو اس کے جوش و خروش کی آواز سنیں گے ○ اور جب وہ اس کے کسی تنگ مکان میں جکڑ کر ڈال دیئے جائیں گے

دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ﴿١٣﴾ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ﴿١٤﴾

تو وہاں موت کو پکاریں گے ○ آج ایک موت کو نہ پکارو اور بہت سی موتوں کو پکارو ○

قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً

کہہ دو کیا یہ بہتر ہے یا وہ بہشت جو کہ پرہیزگاروں کے لئے وعدہ کیا گیا ہے جو ان کا بدلہ

وَّمَصِيْرًا ﴿١٥﴾ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُوْلًا ﴿١٦﴾

اور ٹھکانا ہوگی ○ وہاں انہیں جو چاہیں گے ملے گا وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ وعدہ تیرے رب کے ذمہ ہے جو قابل درخواست ہے ○

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ

اور جس دن انہیں اور ان کے معبودوں کو جمع کرے گا جنہیں وہ اللہ کے سوا پوجتے تھے تو فرمائے گا کیا تم ہی نے میرے

هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ﴿١٧﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ

ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا وہ خود راستہ بھول گئے تھے ○ کہیں گے تو پاک ہے ہمیں یہ کب لائق تھا کہ

نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا

تیرے سوا کسی اور کو کارساز بناتے لیکن تو نے انہیں اور ان کے باپ دادا کو یہاں تک آسودگی دی تھی

الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًا بُوْرًا ﴿١٨﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ

وہ یاد کرنا بھول گئے اور یہ لوگ تباہ ہونیوالے تھے ○ سو تمہارے معبودوں نے تمہاری باتوں میں تمہیں جھٹلا دیا سو تم نہ تو

صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿١٩﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا

ٹال سکتے ہو اور نہ مدد دے سکتے ہو اور جو تم میں سے ظلم کرے گا ہم اسے بڑا عذاب چکھائیں گے ○ اور ہم نے

قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِى الْاَسْوَاقِ ۗ

تجھ سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے وہ کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے

وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۭ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿٢٠﴾ ع

اور ہم نے تمہیں ایک دوسرے کے لئے آزمائش بنایا کیا تم ثابت قدم رہتے ہو اور تیرا رب سب کچھ دیکھنے والا ہے ○

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى

اوران لوگوں نے کہا جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے کہ ہمارے پاس فرشتے کیوں نہ بھیجے گئے یا ہم اپنے رب کو

رَبَّنَا لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿۲۱﴾ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى

دیکھ لیتے البتہ انہوں نے اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھ لیا ہے اور بہت بڑی سرکشی کی ہے ○ جس دن فرشتوں کو دیکھیں گے

يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۲﴾ وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ

اس دن مجرموں کے لئے کوئی خوشی نہیں ہوگی اور کہیں گے آڑ کر دی جائے ○ اور جو عمل انہوں نے کئے تھے ہم ان کی طرف متوجہ ہوں گے

فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ

پھر انہیں اڑتی ہوئی خاک کر دیں گے ○ اس دن بہشتیوں کا ٹھکانا بہتر ہوگا اور دوپہر کی آرامگاہ بھی عمدہ

مَقِيْلًا ﴿۲۴﴾ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿۲۵﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ

ہوگی ○ اور جس دن آسمان بادل سے پھٹ جائے گا اور فرشتے بکثرت اتارے جائیں گے ○ اس دن کی حقیقی

الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿۲۶﴾ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ

حکومت رحمٰن ہی کی ہوگی اور وہ دن کافروں پر بڑا سخت ہوگا ○ اور اس دن ظالم اپنے

عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿۲۷﴾ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ

ہاتھ کاٹ کاٹ کھائے گا کہے گا اے کاش میں بھی رسول کے ساتھ راہ چلتا ○ ہائے میری شامت کاش میں نے

لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿۲۸﴾ لَقَدْ اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِىْ ؕ وَكَانَ

فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا ○ اسی نے تو نصیحت کے آنے کے بعد مجھے بہکا دیا اور

الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِى اتَّخَذُوْا هٰذَا

شیطان تو انسان کو رسوا کرنے والا ہی ہے ○ اور رسول کہے گا اے میرے رب بیشک میری قوم نے اس

الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِىٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى

قرآن کو نظر انداز کر رکھا تھا ○ اور ہم اسی طرح مجرموں کو ہر ایک نبی کا دشمن بناتے رہے ہیں اور ہدایت کرنے

بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ﴿۳۱﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً

اور مدد کرنے کے لئے تیرا رب کافی ہے ○ اور کافر کہتے ہیں کہ اس پر یکبارگی قرآن کیوں نازل نہیں

وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿۳۲﴾ وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ

کیا گیا اسی طرح اتارا گیا تا کہ ہم اس سے تیرے دل کو اطمینان دیں اور ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھ سنایا○ اور جو انوکھی بات

اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿۳۳﴾ اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ

تیرے سامنے لائیں گے ہم بھی تمہیں اس کا بہت ٹھیک جواب اور بہت عمدہ حل بتائیں گے○ جو لوگ مونہوں کے بل گھسیٹ کر جہنم میں

اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۳۴﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

ڈالے جائیں گے یہی برے درجے والے ہیں اور بہت ہی بڑے گمراہ ہیں○ اور البتہ تحقیق ہم نے موسیٰ کو کتاب دی

وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ﴿۳۵﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

اور ہم نے اس کے ساتھ اس کے بھائی ہارون کو وزیر بنایا○ پھر ہم نے کہا تم دونوں ان لوگوں کی طرف جاؤ جنہوں نے ہماری آیتیں

بِاٰيٰتِنَا ۭ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿۳۶﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ

جھٹلائی ہیں پھر ہم نے انہیں جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا○ اور نوح کی قوم کو بھی جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں غرق کر دیا اور ہم نے

لِلنَّاسِ اٰيَةً ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۷﴾ وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۠ وَاَصْحٰبَ

انہیں لوگوں کے لئے نشانی بنا دیا اور ہم نے ظالموں کے لئے دردناک عذاب تیار کیا ہے○ اور عاد اور ثمود اور کنوئیں

الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿۳۸﴾ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۡ وَكُلًّا تَبَّرْنَا

والوں کو بھی اور بہت سے دور جوان کے درمیان تھے○ اور ہم نے ہر ایک کو مثالیں دے کر سمجھایا تھا اور سب کو ہم نے

تَتْبِيْرًا ﴿۳۹﴾ وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۭ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا

ہلاک کر دیا○ اور یہ اس بستی پر بھی گزرے ہیں جس پر بری طرح پتھر برسائے گئے سو کیا یہ لوگ اسے

يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿۴۰﴾ وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا

دیکھتے نہیں رہتے بلکہ یہ لوگ مر کر زندہ ہونے کی امید ہی نہیں رکھتے○ اور جب یہ لوگ تمہیں دیکھتے ہیں تو بس تم سے مذاق کرنے لگتے ہیں

اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿۴۱﴾ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا

کیا یہی ہے جسے اللہ نے رسول بنا کر بھیجا○ اس نے تو ہمیں ہمارے معبودوں سے ہٹا ہی دیا ہوتا اگر ہم ان پر

عَلَيْهَا ۭ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾ اَرَءَيْتَ مَنِ

قائم نہ رہتے اور انہیں جلدی معلوم ہو جائے گا جب عذاب دیکھیں گے کہ کون شخص گمراہ تھا○ کیا تم نے اس

اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ﴿٤٣﴾ أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ

شخص کو دیکھا جس نے اپنا خدا خواہشات نفسانی کو بنا رکھا ہے پھر کیا تو اس کا ذمہ دار ہو سکتا ہے ○ یا تو خیال کرتا ہے کہ اکثر ان میں سے

أَوْ يَعْقِلُونَ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٤٤﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ

سنتے یا سمجھتے ہیں یہ تو محض چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں ○ کیا تو نے اپنے رب کی طرف

كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ﴿٤٥﴾

نہیں دیکھا کہ اس نے سایہ کو کیسے پھیلایا ہے اور اگر چاہتا تو اسے ٹھہرا رکھتا پھر ہم نے سورج کو اس کا سبب بنا دیا ہے ○

ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا ﴿٤٦﴾ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ

پھر ہم اسے آہستہ آہستہ اپنی طرف سمیٹتے ہیں ○ اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے رات کو اوڑھنا اور نیند کو

سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا ﴿٤٧﴾ وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ

راحت بنا دیا اور دن چلنے پھرنے کے لئے بنایا ○ اور وہی تو ہے جو اپنی رحمت سے پہلے خوشخبری لانے والی ہوائیں

رَحْمَتِهِ وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ﴿٤٨﴾ لِّنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا

چلاتا ہے اور ہم نے آسمان سے پاک پانی نازل فرمایا ○ تاکہ ہم اس سے مرے ہوئے شہر کو زندہ کریں اور اسے اپنی

خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ﴿٤٩﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا فَأَبَىٰ أَكْثَرُ

پیدا کی ہوئی چیزوں، چارپایوں اور بہت سے آدمیوں کو پلائیں ○ اور ہم نے اسے لوگوں میں بانٹ دیا ہے تاکہ نصیحت حاصل کریں پس

النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿٥٠﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيرًا ﴿٥١﴾ فَلَا تُطِعِ

بہت سے آدمی ناشکری کئے بغیر نہ رہے ○ اور اگر ہم چاہتے تو ہر گاؤں میں ایک ڈرانے والا بھیج دیتے ○ پس کافروں کا

الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُم بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا ﴿٥٢﴾ وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَٰذَا عَذْبٌ

کہنا نہ مان اور اس کے ساتھ بڑے زور سے ان کا مقابلہ کر ○ اور وہی ہے جس نے دریاؤں کو آپس میں ملا دیا یہ میٹھا

فُرَاتٌ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَّحْجُورًا ﴿٥٣﴾ وَهُوَ الَّذِي

خوشگوار ہے اور یہ کھاری کڑوا ہے اور ان دونوں میں ایک پردہ اور مستحکم آڑ بنا دی ○ اور وہی ہے جس نے

خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ﴿٥٤﴾ وَيَعْبُدُونَ

انسان کو پانی سے پیدا کیا پھر اس کے لئے رشتہ نسب اور دامادی قائم کیا اور تیرا رب ہر چیز پر قادر ہے ○ اور وہ اللہ کے سوا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۗ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ

ایسے کو پوجتے ہیں جو انہیں نہ نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور کافر اپنے رب کی طرف

ظَهِيْرًا ﴿۵۵﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۵۶﴾ قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ

پیٹھ پھیرنے والا ہے۝ اور ہم نے تمہیں محض خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۝ کہہ دو میں اس پر تم سے کوئی مزدوری

اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۵۷﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ

نہیں مانگتا مگر جو شخص اپنے رب کی طرف راستہ معلوم کرنا چاہے۝ اور تم اس زندہ خدا پر بھروسہ رکھو جو کبھی نہ مرے گا

وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۭ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ﴿۵۸﴾ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

اور اس کی تسبیح اور حمد کرتے رہو اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے کافی خبردار ہے۝ جس نے آسمان

وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ

اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے چھ دن میں بنایا پھر عرش پر قائم ہوا وہ رحمٰن ہے

فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴿۵۹﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ۤ اَنَسْجُدُ

پس اس کی شان کسی خبردار سے پوچھو۝ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں رحمٰن کیا ہے کہ ہم اسے سجدہ کریں جس کے لئے

لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿۶۰﴾ تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ

تو کہہ دے اور اس سے انہیں اور زیادہ نفرت ہوتی ہے۝ بڑا برکت والا ہے وہ جس نے آسمان میں ستارے بنائے اور اس میں

فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿۶۱﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ

چراغ اور چمکتا ہوا چاند بھی بنایا۝ اور وہی ہے جس نے رات اور دن یکے دیگرے آنے والے بنائے

اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿۶۲﴾ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ

یہ اس کے لئے ہے جو سمجھنا چاہے یا شکر کرنا چاہے۝ اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر دبے پاؤں

هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿۶۳﴾ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا

چلتے ہیں اور جب ان سے بے سمجھ لوگ بات کریں تو کہتے ہیں سلام ہے۝ اور وہ لوگ جو اپنے رب کے سامنے سجدہ میں اور کھڑے ہو کر

وَّقِيَامًا ﴿۶۴﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا

رات گزارتے ہیں۝ اور وہ لوگ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم سے دوزخ کا عذاب دور کر دے بے شک اس کا عذاب

كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٦٦﴾ وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا

پوری تباہی ہے ○ بے شک وہ برا ٹھکانا اور بری قیام گاہ ہے ○ اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی نہیں کرتے

وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا

اور نہ تنگی کرتے ہیں اور ان کا خرچ ان دونوں کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے ○ اور وہ جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں

آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَنْ

پکارتے اور اس شخص کو ناحق قتل نہیں کرتے جسے اللہ نے حرام کر دیا ہے اور زنا نہیں کرتے اور جس

يَفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ﴿٦٨﴾ يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ

شخص نے یہ کیا وہ گناہ میں جا پڑا ○ قیامت کے دن اسے دگنا عذاب ہوگا اور اس میں ذلیل ہو کر

مُهَانًا ﴿٦٩﴾ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ

پڑا رہے گا ○ مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کیے سو انہیں اللہ برائیوں کی جگہ

حَسَنٰتٍ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٧٠﴾ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ

بھلائیاں بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور جس نے توبہ کی اور نیک کام کیے تو وہ اللہ کی طرف

إِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾ وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ ۙ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ﴿٧٢﴾

رجوع کرتا ہے ○ اور جو بیہودہ باتوں میں شامل نہیں ہوتے اور جب بیہودہ باتوں کے پاس سے گزریں تو شریفانہ طور سے گزرتے ہیں ○

وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿٧٣﴾ وَالَّذِينَ

اور وہ لوگ جب انہیں ان کے رب کی آیتوں سے سمجھایا جاتا ہے تو ان پر بہرے اندھے ہو کر نہیں گرتے ○ اور وہ جو

يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ﴿٧٤﴾

کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا دے ○

أُولٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿٧٥﴾ خٰلِدِينَ

یہی لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کے بدلہ میں جنت کے بالاخانے دیئے جائیں گے اور ان کا وہاں دعا اور سلام سے استقبال کیا جائے گا ○ اس میں

فِيهَا ۚ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٧٦﴾ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ ۚ فَقَدْ

ہمیشہ رہنے والے ہوں گے ٹھہرنے اور رہنے کی خوب جگہ ہے ○ کہہ دو میرا رب تمہاری پروا نہیں کرتا اگر تم اسے نہ پکارو سو تم

كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿۷۷﴾ ع

جھٹلا تو چکے ہو پھر اب تو اس کا وبال پڑ کر رہے گا ○

افاداتِ محمود:

یہ مکی سورت ہے ۷۷ آیات اور ۶ رکوع ہیں۔ اس سورت میں تذکیر بالاء اللہ ہے۔ بعض اقوام کے عذاب کا ذکر ہے اور بعض لوگوں کے وجوہ کفر کو بھی ذکر فرمایا گیا جن میں نبی کی بشریت کا انکار بھی شامل ہے۔ اَصْحٰبَ الرَّسِّ یہ ایک قوم تھی ان کی طرف رسول کو بھیجا گیا تھا۔ انہوں نے اس رسولؑ کو کنویں میں بند کر دیا جس کی وجہ سے عذاب خداوندی کے مستحق ہوئے اور عذاب نے ان کو آ لیا۔ اسی وقت رسولؑ کو خلاصی نصیب ہوئی۔

جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا الخ

بروج سے یا فرشتوں کے راستے مراد ہیں یا ستارے مراد ہیں۔ رہی یہ بات کہ علم ہیئت والوں نے جو ۱۲ برج لکھے ہیں سو ان کا اسلام اور عقائد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ واللہ اعلم

آیتیں ۲۲۷ سورۃ شعراء مکی ہے رکوع ۱۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ﴿۲﴾ لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفۡسَکَ اَلَّا یَکُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۳﴾

یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں○ شاید تو اپنی جان ہلاک کرنے والا ہے اس لئے کہ وہ ایمان نہیں لاتے○

اِنۡ نَّشَاۡ نُنَزِّلۡ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ اٰیَۃً فَظَلَّتۡ اَعۡنَاقُہُمۡ لَہَا خٰضِعِیۡنَ ﴿۴﴾ وَ مَا

اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایسی نشانی نازل کریں کہ اس کے آگے ان کی گردنیں جھک جائیں○ اور

یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ ذِکۡرٍ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ مُحۡدَثٍ اِلَّا کَانُوۡا عَنۡہُ مُعۡرِضِیۡنَ ﴿۵﴾ فَقَدۡ کَذَّبُوۡا

ان کے پاس رحمٰن کی طرف سے کوئی نئی بات نصیحت کی ایسی نہیں آئی کہ وہ اس سے منہ نہ موڑ لیتے ہوں○ سو یہ جھٹلا تو چکے

فَسَیَاۡتِیۡہِمۡ اَنۡۢبٰٓؤُا مَا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ ﴿۶﴾ اَوَ لَمۡ یَرَوۡا اِلَی الۡاَرۡضِ کَمۡ اَنۡۢبَتۡنَا

اب ان کے پاس اس چیز کی حقیقت آئے گی جس پر ٹھٹھا کیا کرتے تھے○ کیا وہ زمین کو نہیں دیکھتے ہم نے اس میں

فِیۡہَا مِنۡ کُلِّ زَوۡجٍ کَرِیۡمٍ ﴿۷﴾ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً ؕ وَ مَا کَانَ اَکۡثَرُہُمۡ

ہر ایک قسم کی کتنی عمدہ چیزیں اگائی ہیں○ البتہ اس میں بڑی نشانی ہے اور ان میں سے اکثر ایمان

مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۸﴾ وَ اِنَّ رَبَّکَ لَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ﴿۹﴾ وَ اِذۡ نَادٰی رَبُّکَ مُوۡسٰۤی اَنِ

لانے والے نہیں○ اور بیشک تیرا رب زبردست رحم کرنے والا ہے○ اور جب تیرے رب نے موسیٰ کو پکارا کہ

ائۡتِ الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۱۰﴾ قَوۡمَ فِرۡعَوۡنَ ؕ اَلَا یَتَّقُوۡنَ ﴿۱۱﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اَنۡ

اس ظالم قوم کے پاس جا○ فرعون کی قوم کے پاس کیا وہ ڈرتے نہیں○ عرض کی اے میرے رب میں ڈرتا ہوں کہ مجھے

یُّکَذِّبُوۡنِ ﴿۱۲﴾ؕ وَ یَضِیۡقُ صَدۡرِیۡ وَ لَا یَنۡطَلِقُ لِسَانِیۡ فَاَرۡسِلۡ اِلٰی ہٰرُوۡنَ ﴿۱۳﴾ وَ لَہُمۡ

جھٹلادیں○ اور میرا سینہ تنگ ہو جائے اور میری زبان نہ چلے پس ہارون کو پیغام دے○ اور میرے ذمہ ان کا

عَلَیَّ ذَنۡۢبٌ فَاَخَافُ اَنۡ یَّقۡتُلُوۡنِ ﴿۱۴﴾ قَالَ کَلَّا ۚ فَاذۡہَبَا بِاٰیٰتِنَاۤ اِنَّا مَعَکُمۡ مُّسۡتَمِعُوۡنَ ﴿۱۵﴾

ایک گناہ بھی ہے سو میں ڈرتا ہوں کہ مجھے مار نہ ڈالیں○ فرمایا ہرگز نہیں تم دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ ہم تمہارے ساتھ سننے والے ہیں○

فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُولَا إِنَّا رَسُولُ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿۱۶﴾ أَنْ أَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيٓ

سوفرعون کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم پروردگار عالم کا پیغام لے کر آئے ہیں○ یہ کہ ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو

إِسْرَآءِيلَ ﴿۱۷﴾ قَالَ أَلَمْ نُرَبِّكَ فِينَا وَلِيدًا وَّلَبِثْتَ فِينَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِينَ ﴿۱۸﴾

بھیج دے○ کہا کیا ہم نے تمہیں بچپن میں پرورش نہیں کیا اور تو نے ہم میں اپنی عمر کے کئی سال گزارے○

وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَأَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِينَ ﴿۱۹﴾ قَالَ فَعَلْتُهَآ إِذًا وَّأَنَا

اور تو اپنا وہ کرتوت کر گیا جو کر گیا اور تو ناشکروں میں سے ہے○ کہا جب میں نے وہ کام کیا تھا تو میں

مِنَ الضَّآلِّينَ ﴿۲۰﴾ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَّجَعَلَنِي مِنَ

بے خبر تھا○ پھر میں تم سے تمہارے ڈر کے مارے بھاگ گیا تب مجھے میرے رب نے دانائی عطا کی اور مجھے

الْمُرْسَلِينَ ﴿۲۱﴾ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ ﴿۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ

رسول بنایا○ اور یہ احسان جو تو مجھ پر رکھتا ہے اسی لئے تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے○ فرعون نے کہا

وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِينَ ﴿۲۳﴾ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ

رب العلمین کیا چیز ہے○ فرمایا آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا پروردگار ہے اگر تمہیں

مُّوقِنِينَ ﴿۲۴﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ أَلَا تَسْتَمِعُونَ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَآئِكُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿۲۶﴾

یقین آئے○ اپنے گرد والوں سے کہا کیا تم سنتے نہیں ہو○ فرمایا تمہارا اور تمہارے پہلے باپ دادا کا رب ہے○

قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمُ الَّذِيٓ أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ ﴿۲۷﴾ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

کہا بے شک تمہارا رسول جو تمہارے پاس بھیجا گیا ہے ضرور دیوانہ ہے○ فرمایا مشرق اور مغرب اور جو ان کے

وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿۲۸﴾ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلٰهًا غَيْرِي لَأَجْعَلَنَّكَ

درمیان ہے سب کا پروردگار ہے اگر تم عقل رکھتے ہو○ کہا اگر تو نے میرے سوا اور کوئی معبود بنایا تو تمہیں

مِنَ الْمَسْجُونِينَ ﴿۲۹﴾ قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِينٍ ﴿۳۰﴾ قَالَ فَأْتِ بِهٖٓ إِنْ كُنْتَ

قید میں ڈال دوں گا○ فرمایا اگرچہ میں تیرے پاس ایک روشن چیز لے آؤں○ کہا اگر تو سچا ہے

مِنَ الصّٰدِقِينَ ﴿۳۱﴾ فَأَلْقٰى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ﴿۳۲﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَإِذَا هِيَ

تو وہ چیز لا○ پھر اس نے اپنا عصا ڈال دیا سو اسی وقت وہ صریح اژدہا ہو گیا○ اور اپنا ہاتھ نکالا سو اسی وقت

بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿٣٣﴾ قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ

وہ دیکھنے والوں کو چمکتا ہوا دکھائی دیا ۝ اپنے گرد کے سرداروں سے کہا کہ بیشک یہ بڑا ماہر جادوگر ہے ۝ چاہتا ہے کہ تمہیں تمہارے

مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِی الْمَدَآئِنِ

دیس سے اپنے جادو کے زور سے نکال دے پھر تم کیا رائے دیتے ہو ۝ کہا اسے اور اس کے بھائی کو مہلت دو اور شہروں میں چپراسیوں کو

حٰشِرِيْنَ ﴿٣٦﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿٣٧﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٣٨﴾ وَّقِيْلَ

بھیج دیجیے ۝ کہ تیرے پاس بڑے ماہر جادوگروں کو لے آئیں ۝ پھر سب جادوگر ایک مقرر دن پر جمع کیے گئے ۝ اور لوگوں سے

لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿٣٩﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤٠﴾

کہا گیا کیا تم بھی اکٹھے ہوتے ہو ۝ تاکہ اگر جادوگر غالب آجائیں تو ہم انہیں کی راہ پر رہیں ۝

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤١﴾

پھر جب جادوگر آئے تو فرعون سے کہا کہ اگر ہم غالب آگئے تو کیا ہمیں کوئی بڑا انعام ملے گا ۝

قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ

کہا ہاں اور بیشک تم اس وقت مقربوں میں داخل ہو جاؤ گے ۝ موسیٰ نے ان سے کہا ڈالو جو تم

مُّلْقُوْنَ ﴿٤٣﴾ فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾

ڈالتے ہو ۝ پھر انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈال دیں اور کہا فرعون کے اقبال سے ہماری فتح ہے ۝

فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿٤٥﴾ فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿٤٦﴾

پھر موسیٰ نے اپنا عصا ڈالا پھر وہ فوراً ہی نگلنے لگا جو انہوں نے جھوٹ بنایا تھا ۝ پھر جادوگر سجدے میں گر پڑے ۝

قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٧﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿٤٨﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ

کہا ہم رب العالمین پر ایمان لائے ۝ جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے ۝ کہا کیا تم میری اجازت سے پہلے ہی ایمان

اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِیْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۬ لَاُقَطِّعَنَّ

لے آئے بیشک وہ تمہارا استاد ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے سو تمہیں ابھی معلوم ہو جائے گا البتہ میں تمہارا ایک

اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٤٩﴾ قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۖ اِنَّاۤ

طرف کا ہاتھ اور دوسری طرف کا پاؤں کاٹ دوں گا اور تم سب کو سولی پر چڑھا دوں گا ۝ کہا کچھ حرج نہیں بیشک

إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّا نَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطَايَانَا أَن كُنَّا أَوَّلَ

ہم اپنے رب کے پاس پہنچنے والے ہوں گے ○ ہمیں امید ہے کہ ہمارا رب ہمارے گناہوں کو معاف کر دے گا اس لئے کہ ہم سب سے پہلے

الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥١﴾ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ﴿٥٢﴾

ایمان لانے والے ہیں ○ اور ہم نے موسیٰ کو حکم بھیجا کہ میرے بندوں کو رات کو لے نکل البتہ پیچھا کیا جائے گا ○

فَأَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ﴿٥٣﴾ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ ﴿٥٤﴾ وَإِنَّهُمْ

پھر فرعون نے شہروں میں چپڑاسی بھیجے ○ کہ یہ ایک تھوڑی سی جماعت ہے ○ اور انہوں نے

لَنَا لَغَائِظُونَ ﴿٥٥﴾ وَإِنَّا لَجَمِيعٌ حَاذِرُونَ ﴿٥٦﴾ فَأَخْرَجْنَاهُم مِّن جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٥٧﴾ وَكُنُوزٍ

ہمیں بہت غصہ دلایا ہے ○ اور بیشک ہم سب ہتھیار بند ہیں ○ پھر ہم نے انہیں باغوں اور چشموں سے نکال باہر کیا ○ اور خزانوں

وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿٥٨﴾ كَذَٰلِكَ وَأَوْرَثْنَاهَا بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿٥٩﴾ فَأَتْبَعُوهُم مُّشْرِقِينَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا

اور عمدہ مکانوں سے ○ اسی طرح ہوا اور ہم نے ان چیزوں کا بنی اسرائیل کو وارث بنایا ○ پھر سورج نکلنے کے وقت ان کے پیچھے پڑے ○ پھر جب

تَرَاءَى الْجَمْعَانِ قَالَ أَصْحَابُ مُوسَىٰ إِنَّا لَمُدْرَكُونَ ﴿٦١﴾ قَالَ كَلَّا ۖ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي

دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا ہم تو پکڑے گئے ○ کہا ہرگز نہیں میرا رب میرے ساتھ ہے

سَيَهْدِينِ ﴿٦٢﴾ فَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۖ فَانفَلَقَ فَكَانَ

وہ مجھے راہ بتائے گا ○ پھر ہم نے موسیٰ کو حکم بھیجا کہ اپنی لاٹھی کو دریا پر مار پھر پھٹ گیا پھر ہر ٹکڑا

كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ ﴿٦٣﴾ وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ الْآخَرِينَ ﴿٦٤﴾ وَأَنجَيْنَا مُوسَىٰ

بڑے ٹیلے کی طرح ہو گیا ○ اور ہم نے اس جگہ دوسروں کو پہنچا دیا ○ اور ہم نے موسیٰ کو سے

وَمَن مَّعَهُ أَجْمَعِينَ ﴿٦٥﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ﴿٦٦﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ

اور جو اس کے ساتھ تھے سب کو نجات دی ○ پھر ہم نے دوسروں کو غرق کر دیا ○ البتہ اس میں بڑی نشانی ہے اور ان میں

أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٦٧﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٦٨﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ إِبْرَاهِيمَ ﴿٦٩﴾

اکثر ایمان لانے والے نہیں ○ اور بے شک تیرا رب زبردست رحم کرنے والا ہے ○ اور انہیں ابراہیم کی خبر سنا دے ○

إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ ﴿٧٠﴾ قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا

جب اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تم کس کو پوجتے ہو ○ کہنے لگے ہم بتوں کو پوجتے ہیں پھر انہیں کے

عٰكِفِيْنَ ﴿۷۱﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ﴿۷۲﴾ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿۷۳﴾

گردہا کرتے ہیں ○ کہا کیا وہ تمہاری بات سنتے ہیں جب تم پکارتے ہو ○ یا تمہیں کچھ نفع یا نقصان پہنچا سکتے ہیں ○

قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۵﴾

کہنے لگے بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسا کرتے پایا ہے ○ کہا کیا تمہیں خبر ہے جنہیں تم پوجتے ہو ○

اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۷﴾ الَّذِيْ

تم اور تمہارے پہلے باپ دادا جنہیں پوجتے تھے ○ سو وہ سوائے رب العالمین کے میرے دشمن ہیں ○ جس نے

خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿۷۸﴾ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ﴿۷۹﴾ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ

مجھے پیدا کیا پھر وہی مجھے راستہ دکھاتا ہے ○ اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے ○ اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی

يَشْفِيْنِ ﴿۸۰﴾ وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿۸۱﴾ وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓئَتِيْ

مجھے شفا دیتا ہے ○ اور وہ جو مجھے مارے گا پھر زندہ کرے گا ○ اور وہ جو مجھے امید ہے کہ میرے گناہ قیامت کے دن مجھے

يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۸۲﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ

بخش دے گا ○ اے میرے رب مجھے کمال علم عطا فرما اور مجھے نیکوں کے ساتھ شامل کر ○ اور آیندہ آنے والی نسلوں میں

صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿۸۵﴾ وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ

میرا ذکر خیر باقی رکھ ○ اور مجھے نعمت کے باغ کے وارثوں میں کر دے ○ اور میرے باپ کو بخش دے کہ

مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۸۷﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾

وہ گمراہوں میں سے تھا ○ اور مجھے ذلیل نہ کر جس دن لوگ اٹھائے جائیں گے ○ جس دن مال اور اولاد نفع نہیں دے گی ○

اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۹۰﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ

مگر جو اللہ کے پاس پاک دل لے کر آیا ○ اور پرہیزگاروں کے لئے جنت قریب لائی جائے گی ○ اور دوزخ سرکشوں کے لئے

لِلْغٰوِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۹۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ

ظاہر کی جائے گی ○ اور انہیں کہا جائے گا کہاں ہیں جنہیں تم پوجتے تھے ○ اللہ کے سوا کیا وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں

اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿۹۴﴾ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿۹۵﴾

یا بدلہ لے سکتے ہیں ○ پھر وہ اور سب گمراہ اس میں اوندھے ڈال دیئے جائیں گے ○ اور شیطان کے سارے لشکروں کو بھی ○

قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٩٦﴾ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٩٧﴾ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ

اور وہ وہاں آپس میں جھگڑتے ہوئے کہیں گے ○ اللہ کی قسم بیشک ہم صریح گمراہی میں تھے ○ جب ہم تمہیں رب العالمین کے

بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٩٩﴾ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿١٠٠﴾ وَلَا صَدِيْقٍ

برابر کیا کرتے تھے ○ اور ہمیں ان بدکاروں کے سوا کسی نے گمراہ نہیں کیا ○ پھر کوئی ہماری سفارش کرنے والا نہیں ○ اور نہ کوئی مخلص

حَمِيْمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٢﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا

دوست ہے ○ پھر اگر ہمیں دوبارہ جانا ملے تو ہم ایمان والوں میں شامل ہوں ○ البتہ اس میں بڑی نشانی ہے اور ان میں

كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ

اکثر ایمان لانے والے نہیں ○ اور بیشک تیرا رب زبردست رحم کرنے والا ہے ○ نوح کی قوم نے

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٠٥﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٠٦﴾ اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٠٧﴾

پیغمبروں کو جھٹلایا ○ جب ان کے بھائی نوح نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ○ میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں ○

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٠٨﴾ وَمَآ اَسْـَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ

پس اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو ○ اور میں تم سے اس پر کوئی مزدوری نہیں مانگتا میری مزدوری تو بس رب العالمین کے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١١٠﴾ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ﴿١١١﴾

ذمہ ہے ○ سو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو ○ انہوں نے کہا کیا ہم تجھ پر ایمان لائیں حالانکہ تیرے تابع تو کمینے لوگ ہوئے ہیں ○

قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١١٢﴾ اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰي رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿١١٣﴾

کہا اور مجھے کیا خبر کہ وہ کیا کرتے تھے ○ ان کا حساب تو میرے رب ہی کے ذمہ ہے کاش کہ تم سمجھتے ○

وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٤﴾ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١١٥﴾ قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ

اور ایمان والوں کو دور کرنے والا نہیں ہوں ○ میں تو بس کھول کر ڈرانے والا ہوں ○ کہنے لگے اے نوح اگر تو

يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿١١٦﴾ قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ﴿١١٧﴾ فَافْتَحْ بَيْنِيْ

باز نہ آیا تو ضرور سنگسار کیا جائے گا ○ کہا اے میرے رب میری قوم نے مجھے جھٹلایا ہے ○ پس تو میرے

وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٨﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ

اور ان کے درمیان فیصلہ ہی کر دے اور مجھے اور جو میرے ساتھ ایمان والے ہیں نجات دے ○ پھر ہم نے اسے اور جو

فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿۱۱۹﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبَاقِينَ ﴿۱۲۰﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا

اس کے ساتھ بھری کشتی میں تھے بچالیا ○ پھر ہم نے اس کے بعد باقی لوگوں کو غرق کر دیا ○ البتہ اس میں بڑی نشانی ہے اور

كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۲۱﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۱۲۲﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۲۳﴾

ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں ○ اور بیشک تیرا رب زبردست رحم کرنے والا ہے ○ قوم عاد نے پیغمبروں کو جھٹلایا ○

إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۲۴﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۲۵﴾ فَاتَّقُوا

جب ان سے ان کے بھائی ہود نے کہا کہ تم کیوں نہیں ڈرتے ○ البتہ میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں ○ پس اللہ سے

اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۱۲۶﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۲۷﴾

ڈرو اور میرا کہا مانو ○ اور میں تم سے اس پر کوئی مزدوری نہیں مانگتا میری مزدوری تو بس رب العالمین کے ذمہ ہے ○

أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ﴿۱۲۹﴾

کیا تم ہر اونچی زمین پر کھیلنے کے لئے ایک نشان بناتے ہو ○ اور بڑے بڑے محل بناتے ہو شاید کہ تم ہمیشہ رہو گے ○

وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ﴿۱۳۰﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۱۳۱﴾ وَاتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُمْ

اور جب ہاتھ ڈالتے ہو تو بڑی سختی سے پکڑتے ہو ○ پس اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو ○ اور اس سے ڈرو جس نے تمہاری ان چیزوں سے مدد کی ہے

بِمَا تَعْلَمُونَ ﴿۱۳۲﴾ أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ ﴿۱۳۳﴾ وَجَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿۱۳۴﴾ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ

جنہیں تم بھی جانتے ہو ○ چارپایوں اور اولاد سے ○ اور باغوں اور چشموں سے تمہیں مدد دی ○ میں تم پر ایک بڑے دن کے

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۱۳۵﴾ قَالُوا سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَوَعَظْتَ أَمْ لَمْ تَكُنْ مِنَ الْوَاعِظِينَ ﴿۱۳۶﴾

عذاب سے ڈرتا ہوں ○ کہنے لگے تو نصیحت کر یا نہ کر ہمارے لئے سب برابر ہے ○

إِنْ هَٰذَا إِلَّا خُلُقُ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۳۷﴾ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿۱۳۸﴾ فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَاهُمْ ۗ إِنَّ

یہ تو بس پہلے لوگوں کی ایک عادت ہے ○ اور ہمیں عذاب نہیں ہو گا ○ پھر انہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا تب ہم نے انہیں ہلاک کر دیا البتہ

فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۳۹﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۱۴۰﴾

اس میں بڑی نشانی ہے اور ان میں اکثر ایمان والے نہیں ○ اور بیشک تیرا رب زبردست رحم کرنے والا ہے ○

كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۴۱﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۴۲﴾ إِنِّي

قوم ثمود نے پیغمبروں کو جھٹلایا ○ جب ان سے ان کے بھائی صالح نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ○ میں

لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۴۳﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۱۴۴﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ

تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں ○ پس اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو ○ اور میں تم سے اس پر کوئی مزدوری نہیں مانگتا

إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿۱۴۵﴾ أَتُتْرَكُونَ فِي مَا هٰهُنَا آمِنِينَ ﴿۱۴۶﴾ فِي جَنّٰتٍ

میری مزدوری تو بس رب العالمین کے ذمہ ہے ○ کیا تمہیں ان چیزوں میں یہاں بے فکری سے رہنے دیا جائے گا ○ یعنی باغوں

وَعُيُونٍ ﴿۱۴۷﴾ وَزُرُوعٍ وَنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيمٌ ﴿۱۴۸﴾ وَتَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا

اور چشموں میں ○ اور کھیتوں اور کھجوروں میں جن کا خوشہ ملائم ہے ○ اور تم پہاڑوں کو تراش کر تکلف کے گھر

فَرِهِينَ ﴿۱۴۹﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۱۵۰﴾ وَلَا تُطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ﴿۱۵۱﴾ الَّذِينَ

بناتے ہو ○ پس اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو ○ اور ان حد سے نکلنے والوں کا کہا مت مانو ○ جو

يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿۱۵۲﴾ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ﴿۱۵۳﴾

زمین میں فساد کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے ○ کہنے لگے تم پر تو کسی نے جادو کیا ہے ○

مَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا فَأْتِ بِآيَةٍ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِينَ ﴿۱۵۴﴾ قَالَ هٰذِهِ

تو بھی ہم جیسا ایک آدمی ہے سو کوئی نشانی لے کر آ اگر تو سچا ہے ○ کہا یہ

نَاقَةٌ لَهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ﴿۱۵۵﴾ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ

اونٹنی ہے اس کے پینے کا ایک دن ہے اور ایک دن معین تمہارے پینے کے لئے ہے ○ اور اسے برائی سے ہاتھ نہ لگا ورنہ تمہیں

عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۱۵۶﴾ فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا نٰدِمِينَ ﴿۱۵۷﴾ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ

بڑے دن کا عذاب آ پکڑے گا ○ سو انہوں نے اس کے پاؤں کاٹ ڈالے پھر پشیمان ہوئے ○ پھر انہیں عذاب نے آ پکڑا

إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۵۸﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ

البتہ اس میں بڑی نشانی ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں ○ اور بے شک تیرا رب زبردست

الرَّحِيمُ ﴿۱۵۹﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۶۰﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۶۱﴾ ع

رحم کرنے والا ہے ○ لوط کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا ○ جب انہیں ان کے بھائی لوط نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ○

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۶۲﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ

میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں ○ پس اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو ○ اور میں تم سے اس پر کوئی مزدوری نہیں مانگتا

إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٤﴾ أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٥﴾ وَتَذَرُونَ

میری مزدوری تو بس اللہ رب العالمین کے ذمہ ہے○ کیا تم دنیا کے لوگوں میں لڑکوں پر گرے پڑتے ہو○ اور تمہارے رب نے

مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ ۚ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ﴿١٦٦﴾ قَالُوا لَئِنْ لَمْ

جو تمہارے لئے بیویاں پیدا کردی ہیں انہیں چھوڑ دیتے ہو بلکہ تم حد سے گزرنے والے لوگ ہو○ کہنے لگے

تَنْتَهِ يَا لُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ﴿١٦٧﴾ قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُمْ مِنَ الْقَالِينَ ﴿١٦٨﴾ رَبِّ

اے لوط اگر تو ان باتوں سے باز نہ آیا تو ضرور تو نکال دیا جائے گا○ کہا میں تو تمہارے کام سے سخت بیزار ہوں○ اے میرے رب

نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٦٩﴾ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿١٧٠﴾ إِلَّا عَجُوزًا فِي

مجھے اور میرے گھر والوں کو اس کے وبال سے نجات دے جو وہ کرتے ہیں○ پھر ہم نے اسے اور اس کے سارے کنبے کو بچالیا○ مگر ایک بڑھیا

الْغَابِرِينَ ﴿١٧١﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ﴿١٧٢﴾ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا ۖ فَسَاءَ مَطَرُ

جو پیچھے رہ گئی تھی○ پھر ہم نے اور سب کو ہلاک کردیا○ اور ہم نے ان مینہ برسایا پھر ڈرائے ہوؤں پر

الْمُنْذَرِينَ ﴿١٧٣﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٧٤﴾ وَإِنَّ

برا مینہ برسا○ البتہ اس میں بڑی نشانی ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں○ اور بیشک

رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٧٥﴾ كَذَّبَ أَصْحَابُ لْئَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٧٦﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ

تیرا رب زبردست رحم کرنے والا ہے○ بن والوں نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا○ جب ان سے شعیب نے کہا

أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٧٧﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٧٨﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٧٩﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ

کیا تم ڈرتے نہیں○ میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں○ پس اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو○ اور میں تم سے اس پر کوئی

مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٨٠﴾ أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ

مزدوری نہیں مانگتا میری مزدوری تو بس رب العالمین کے ذمہ ہے○ پیمانہ پورا دو اور نقصان دینے والے

الْمُخْسِرِينَ ﴿١٨١﴾ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ﴿١٨٢﴾ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ

نہ بنو○ اور صحیح ترازو سے تولا کرو○ اور لوگوں کو ان کی چیز کم کر کے نہ دو

وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿١٨٣﴾ وَاتَّقُوا الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْأَوَّلِينَ ﴿١٨٤﴾

اور ملک میں فساد مچاتے نہ پھرو○ اور اس سے ڈرو جس نے تمہیں اور پہلی خلقت کو بنایا○

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ

کہنے لگے تم پر تو کسی نے جادو کر دیا ○ اور تو بھی ہم جیسا ایک آدمی ہے اور ہمارے خیال میں

لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۱۸۶﴾ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۷﴾

تو تو جھوٹا ہے ○ سو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دے اگر تو سچا ہے ○

قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۭ اِنَّهٗ

کہا میرا رب خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ○ پھر اسے جھٹلایا پھر انہیں سائبان والے دن کے عذاب نے پکڑ لیا بیشک

كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۰﴾

وہ بڑے دن کا عذاب تھا ○ البتہ اس میں بڑی نشانی ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں ○

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۹۱﴾ وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۹۲﴾ نَزَلَ بِهِ

اور بے شک تیرا رب زبردست رحم کرنے والا ہے ○ اور یہ قرآن رب العالمین کا اتارا ہوا ہے ○ اسے امانت دار

الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿۱۹۳﴾ عَلٰي قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹۵﴾

فرشتہ لے کر آیا ہے ○ تیرے دل پر تاکہ تو ڈرانے والوں میں سے ہو ○ صاف عربی زبان میں ○

وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۹۶﴾ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰۗؤُا

اور البتہ اس کی خبر پہلوں کی کتابوں میں بھی ہے ○ کیا ان کے لئے نشانی کافی نہیں کہ اسے بنی اسرائیل کے علماء بھی

بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿۱۹۷﴾ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰي بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿۱۹۸﴾ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا

جانتے ہیں ○ اور اگر ہم اسے کسی عجمی پر نازل کرتے ○ پھر وہ اسے ان کے سامنے پڑھتا

كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۹﴾ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۰۰﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ

تو بھی ایمان نہ لاتے ○ اسی طرح ہم نے اس انکار کو گنہگاروں کے دل میں ڈال رکھا ہے ○ وہ دردناک عذاب

حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۲۰۱﴾ فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ فَيَقُوْلُوْا هَلْ

دیکھے بغیر اس پر ایمان نہیں لائیں گے ○ پھر وہ ان پر اچانک آئے گا اور انہیں خبر بھی نہ ہوگی ○ پھر کہیں گے کیا

نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۲۰۴﴾ اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿۲۰۵﴾ ثُمَّ

ہمیں مہلت مل سکتی ہے ○ کیا ہمارے عذاب کو جلد چاہتے ہیں ○ بھلا دیکھ اگر ہم انہیں چند سال فائدہ اٹھانے دیں ○ پھر

جَآءَهُم مَّا كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٢٠٦﴾ مَآ أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يُمَتَّعُونَ ﴿٢٠٧﴾ وَمَآ أَهْلَكْنَا

ان کے پاس وہ عذاب آئے جس کا وعدہ دیئے جاتے ہیں○ تو جوانہوں نے فائدہ اٹھایا ہے کیا انکے کچھ کام بھی آئے گا○ اور ہم نے ایسی

مِن قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنذِرُونَ ﴿٢٠٨﴾ ذِكْرَىٰ وَمَا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿٢٠٩﴾ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ

کوئی بستی ہلاک نہیں کی جس کے لئے ڈرانے والے نہ آئے ہوں○ نصیحت دینے کے لئے اور ہم ظالم نہیں تھے○ اور قرآن کو شیطان

الشَّيَاطِينُ ﴿٢١٠﴾ وَمَا يَنبَغِي لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٢١١﴾ إِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُولُونَ ﴿٢١٢﴾

لے کر نہیں نازل ہوئے○ اور نہ یہ ان کا کام ہے اور نہ وہ اسے کر سکتے ہیں○ وہ تو سننے کی جگہ سے بھی دور کر دیئے گئے ہیں○

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتَكُونَ مِنَ الْمُعَذَّبِينَ ﴿٢١٣﴾ وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ

سو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکار ورنہ تو بھی عذاب میں مبتلا ہو جائے گا○ اور اپنے قریب کے

الْأَقْرَبِينَ ﴿٢١٤﴾ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢١٥﴾ فَإِنْ

رشتہ داروں کو ڈرا○ اور جو ایمان لانے والے تیرے ساتھ ہیں ان کے لئے اپنا بازو جھکائے رکھ○ پھر اگر

عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢١٦﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ﴿٢١٧﴾ الَّذِي

تیری نافرمانی کریں تو کہہ دے میں تمہارے کام سے بیزار ہوں○ اور زبردست رحم والے پر بھروسہ کر○ جو

يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ ﴿٢١٨﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ ﴿٢١٩﴾ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٢٢٠﴾ هَلْ

تجھے دیکھتا ہے جب تو اٹھتا ہے○ اور نمازیوں میں تیری نشست و برخاست دیکھتا ہے○ بیشک وہ سننے والا جاننے والا ہے○ کیا

أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ﴿٢٢١﴾ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿٢٢٢﴾ يُلْقُونَ السَّمْعَ

میں تمہیں بتاؤں شیطان کس پر اترتے ہیں○ ہر جھوٹے گنہگار پر اترتے ہیں○ وہ سنی ہوئی باتیں پہنچاتے ہیں

وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ ﴿٢٢٣﴾ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ﴿٢٢٤﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ

اور اکثر ان میں سے جھوٹے ہوتے ہیں○ اور شاعروں کی پیروی تو گمراہ ہی کرتے ہیں○ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر

يَهِيمُونَ ﴿٢٢٥﴾ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ﴿٢٢٦﴾ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

میدان میں بھٹکتے پھرتے ہیں○ اور وہ جو کہتے ہیں کرتے نہیں○ مگر وہ جو ایمان لائے اور نیک

الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانتَصَرُوا مِن بَعْدِ مَا ظُلِمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ

کام کئے اور اللہ کو بہت یاد کیا اور مظلوم ہونے کے بعد بدلہ لیا اور ظالموں کو

ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾ ع
ابھی معلوم ہو جائے گا کہ کس کروٹ پر پڑتے ہیں ○

ع ۱۵

افاداتِ محمود:

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبی بنا کر فرعون کے پاس بھیجا گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کی خدائی جھٹلائی تو فرعون کو غصہ آیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگا کہ کیا آپ کی پرورش میرے گھر میں نہیں ہوئی اور تو ہمارے گھر میں پلا بڑھا نہیں ہے؟ کہ اب مجھ کو سمجھانے آیا جبکہ تو ہماری قوم کا ایک شخص بھی قتل کر چکا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دونوں باتوں کا الگ الگ جواب دیا ہے۔ (۱) قتل خطاء کا جواب تو یہ دیا کہ جس وقت مجھ سے یہ غلطی سرزد ہو گئی تھی اس وقت میں امور تشریعیہ سے بالکل ناواقف تھا اور مجھ کو نبوت کی نعمت ہنوز عطا نہ ہوئی تھی اور جب غلطی کا احساس ہوا تو اس وقت اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگی۔ قال رب انی ظلمت نفسی فاغفر لی فغفر له الخ اللہ تعالیٰ نے وہ غلطی معاف فرمائی (۲) اور فرعون کے گھر میں پرورش پانے، بڑھنے اور پلنے کے متعلق بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے الزامی جواب دیا کہ عجیب بات ہے کہ تیرے گھر میں میری پرورش اور چند روٹیاں جو تیرے گھر میں میں نے کھائی ہیں وہ تجھ کو یاد ہیں لیکن تو نے جو میری پوری قوم بنی اسرائیل کو غلام بنایا اور ہزاروں معصوم بچوں کو تہہ تیغ کیا ان کو بھول گیا؟ اور ہزاروں مردوں عورتوں کو رات دن ظلم کا تختہ مشق بنائے رکھا۔ ان کا تجھے خیال نہیں آیا؟

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۳﴾ لفظ ما کے ذریعہ کسی چیز کی حقیقت و ماہیت کا سوال ہوتا ہے۔ فرعون نے بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ذات خداوند کے متعلق سوال کیا لیکن انبیاءؑ کا جواب ہمیشہ حکمت و تدبر، دین و دنیا کے اعتبار سے بہتر بات پر مشتمل ہوتا ہے۔ لہٰذا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آگے جواب میں اوصاف خداوندی کو بیان فرمایا جو ربوبیت رب کی علامات وعلل ہیں۔

وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿۲۱۹﴾ بعض مفسرین کے ہاں اس آیت سے مراد یہ ہے کہ آپ نمازیوں میں الٹتے پلٹتے ہیں یعنی نمازیوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور ان کے ارکان نماز کی نگرانی فرماتے ہیں۔ بعض مفسرینؒ نے ساجدین سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء واجداد مراد لیے ہیں یعنی آپ کا نور ایک صلب سے دوسرے صلب میں جب منتقل ہو رہا تھا تو اللہ تعالیٰ اس بات کو دیکھ رہے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیدا فرمایا اور بعد میں آپ رسول و نبی بنائے گئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور جن جن واسطوں اور پشتوں سے منتقل ہوتا چلا آیا ان میں کسی نے زنا کا ارتکاب نہیں کیا۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

لیس فی ابائی من لدن ادم سفاح بل کلنا نکاح (ابن مردویہ)

حضرت آدمؑ سے لے کر میرے والد تک میرے آباء واجداد میں کسی نے زنا کا ارتکاب نہیں کیا، بلکہ سب

نکاح کیا کرتے تھے۔

بعض لوگوں نے مندرجہ بالا آیت سے حضورؐ کے والدین کے مسلمان ہونے پر استدلال کیا ہے، لیکن ضابطہ یہ ہے کہ نبی کی نبوت کے لیے والدین کا مسلمان ہونا شرط نہیں ہے۔

وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾

اکثر و بیشتر شعراء کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ تخیلات کی دنیا آباد کر کے اور جھوٹ کے فسانے لوگوں کو سنا کر اور تخیل کے عجائبات دکھا کر لوگوں سے خوب داد وصول کریں اور محفل گرم رکھیں۔ اکثر مضامین مبنی بر کذب و تخیلات ہوتے ہیں جن کی حقیقت کچھ نہیں ہوتی۔ اسی وجہ سے شعر کے متعلق مشہور ہے کہ اکـذبـه احسـنـه یعنی جو شعر جتنا جھوٹا ہوگا اتنا ہی زیادہ خوبصورت ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لبید شاعر نے یہ ایک بات بالکل سچ کہی ہے۔

الا كل شى ماخلا الله باطل

سن رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جو کچھ ہے وہ ختم ہونے والا ہے۔

شاعر بزدل ہوتا ہے۔ کبھی لڑ نہیں سکتا۔ الغرض شعر و شاعری میں بہت سے مضرات ہیں اور اللہ کے رسول کی تمام باتیں مبنی بر حقیقت ہوتی ہیں۔ لہٰذا اللہ کے رسول کو شاعر کہنا یا سمجھنا پرلے درجہ کی نادانی ہے۔